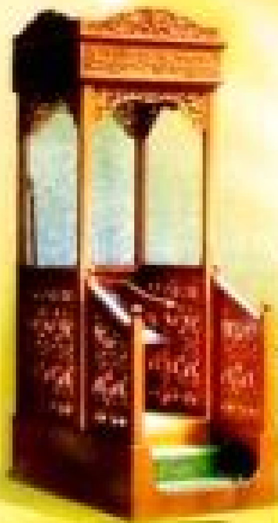
جلد دوم

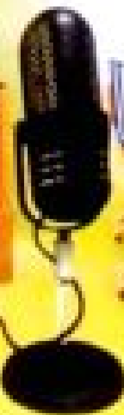
# خُطباتِ خالد

خطیبِ دلنشیں حضرت مولانا قاری محمد خالد مجاہد



جلد دوم







جمع و ترتیب
عبدالرؤف تابانی

مکتبہ ربانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فن تقریر و خطابت کا شوق رکھنے والے طلباء کے لیے انمول تحفہ

# خطباتِ خالد

جلد دوم


خطیب دلنشیں

حضرت مولانا قاری محمد خالد مجاہد

جمع و ترتیب

عبدالرؤف تابانی



ناشر

مکتبہ ربانیہ

منڈی عثمان والا، ضلع قصور 0300-6595304

بسم اللہ الرحمن الرحیم




نام کتاب ............ خطبات خالد جلد دوم

مصنف ............ حضرت مولانا قاری محمد خالد مجاہد

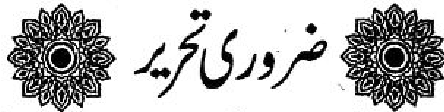
جمع و ترتیب ............ عبدالرؤف تابانی

تعداد ............ 800

ناشر ............ مکتبہ ربانیہ

قیمت ............ [redacted]/- روپے



## ضروری تحریر

# فہرست

# عرض ناشر

کچھ پرندوں کی اڑانیں بھی پتہ دیتی ہیں
شاید اطراف سے موسم ہے بدلنے والا
پھر فضاؤں میں پر اسرار سی سرگوشی ہے
جانے کیا پردہ شب سے ہے نکلنے والا

خطبات مجاہد کی جلد دوم آپ کے ہاتھوں میں ہے مولانا (قاری محمد خالد مجاہد) کے خطبات میں آپ کو ایسی انفرادیت نظر آئے گی جو شاذ ہی کسی اور جگہ نظر آئے اس لئے مولانا کے خطبات اتنے نایاب ہیں کہ کم یاب ہیں کم یاب اس لئے ہیں کہ جو بھی ایڈیشن چھپتا ہے فوراً ختم ہو جاتا ہے۔

مولانا کے خطبات کے اندر ایک نہایت ہی روشن پہلو اصلاح معاشرہ ہے۔ جو یقیناً ایک اہم موضوع ہے اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اصلاح معاشرہ کا مسلم اٹھائے مولانا صاحب معاشرے میں موجود بدعات و خرافات کو قرآن وسنت کے دلائل سے ختم کرنے اور لادینی وجہالت کے خاتمہ کے لئے بروقت کمر بستہ و سربکف ہیں جناب مولانا موصوف حفظہ اللہ کو بچپن ہی سے تقریر کا ملکہ من عند اللہ ملا ہوا ہے۔ جن احباب نے ایک دفعہ آپ کی تقریر سن لی بس دوبارہ سننے کے لئے مضطرب بے تاب رہے، پتوکی شہر میں مولانا عرصہ دراز سے خطابت کے جوبن وجوہر دکھا رہے ہیں، جہاں لوگ جوق در جوق بڑے ذوق شوق سے چلے آتے ہیں۔

دور دراز شہروں کے لوگ چمنستان اسلام کے اس باغبان کی روشنی سے مستفید و مستفیض ہونے کے لئے کشاں کشاں چلے آتے ہیں اور اپنی دینی پیاس بجھاتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو حاسدین کی نظر بد سے بچائے اور ان کے علم و برہان میں برکت کثیر عطا فرمائے اور ہماری اس کاوش کو مسلمانوں کے عمل وعقیدہ میں اصلاح کا سبب بنائے اس کے مصنف ناشرین ومعاونین اور ہمارے اساتذہ کرام کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

حافظ محمد ربانی

۰۲-۰۵-۲۰۰۹

# ذالك فضل الله

زبان کا سوز اور قرآن وسنت کا ساز ہم آہنگ ہو تو دل اثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا اور بارگاہ ایزدی سے یہ عطیہ قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتا ہے۔ان چند خوش نصیبوں میں جماعت کے معروف عالم دین، مبلغ اسلام، واعظ خوش الحان حضرت مولانا قاری محمد خالد مجاہد حفظہ اللہ بھی شامل ہیں۔

جن کی شب وروز سعی جمیلہ سے ملک کے دور دراز علاقوں میں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

اللہ کرے زورِ بیاں اور زیادہ

دین اسلام کی اشاعت ایک فریضہ بھی ہے اور سعادت بھی، جہاں اس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے، افراد اور ادارے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق کتب، کیسٹ اور دیگر ذرائع سے اس فریضہ کو سرانجام دے رہے ہیں، وہاں الحمدللہ **مکتبہ ربانیہ** بھی اپنی استطاعت کے مطابق اس فریضہ کو بحسن وخوبی سرانجام دے رہا ہے۔

مکتبہ کے روح رواں محترم **حافظ محمد ربانی** صاحب بفضل اللہ تعالیٰ پورے خلوص اور جذبہ سے سرگرم عمل ہیں۔

رب کریم کی مہربانیوں اور اس کے فضل وکرم سے روز بروز ان کے جذبہ کے ساتھ ساتھ ان کا اشاعتی پروگرام بھی ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔

علاقہ قصور ہی نہیں بلکہ پاکستان بھر کے مذہبی ذوق رکھنے والے احباب ان کی خدمات سے بہرہ مند ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی کوششوں کو شرف قبولیت سے نواز کر ہمیں دنیا اور آخرت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔آمین

کاشف سلیم، یاسر سلیم
۰۲-۰۵-۲۰۰۹

# پہلے مجھے پڑھیئے

مسلکِ حقہ کے عظیم ترجمان الشیخ قاری محمد خالد مجاہد حفظہ اللہ ابھرتے ہوئے بہترین خطیب ہیں' ملک کے طول وعرض میں سبھی لوگ آپ کے نام سے واقف ہیں۔تقریر اور تلاوت قرآن میں آپ کا ثانی نہیں ہے' آپ نے ہر محاذ پر شرک وبدعت کی سرکوبی اور کتاب وسنت کے علم کو بلند رکھنا اپنا مقصد حیات سمجھا اور ہمارے لئے یہ بہت بڑا اعزاز بھی ہے کہ ہماری ہر بات اپنی نہیں ہوتی بلکہ ہمارے عقائد ونظریات کا مرکز ومحور کتاب وسنت ہیں اور یہی دو چیزیں بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ ہیں۔

زیر نظر کتاب بنام ''خطبات مجاہد'' آپ کی تقاریر کی کیسٹوں سے انتہائی محنت شاقہ سے قلمبند کی گئی ہے' جو یقیناً مقررین' طلباء اور عوام کے لئے ایک نادر تحفہ ہے' ان میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ باغیچۂ دین محمدی سے قرآن وسنت کے سچے واقعات پر مبنی ایسے موضوعات ترتیب دیئے جائیں جو عقیدہ وعمل راسخ کرنے اور اصلاح معاشرہ میں اہم کردار ادا کرسکیں۔لوگ جھوٹی حکایات' من گھڑت واقعات اور بناوٹی قصے کہانیوں کی بجائے قرآن وسنت کے فرامین پڑھیں اور ان میں دین کی رغبت پیدا ہو' ورنہ موجودہ دَور میں دین سے جتنی بے توجہی اور بے التفاتی کی جارہی ہے وہ محتاج بیان نہیں اس لئے ایسی کتب خود بھی پڑھیں اور دوستوں کو بھی مطالعہ کی دعوت دیں۔

الحمد للہ مکتبہ ربانیہ اپنی گوناگوں خصوصیات کی بناء پر قارئین سے دادِ تحسین وصول کر چکے ہیں۔اس لئے قارئین کی فرمائشوں اور ان کے اشتیاق کو دیکھتے ہوئے ادارہ نے علماء کے مواعظ کے کئی ایک سلسلے شروع کر رکھے ہیں' اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ ہماری پرخلوص کوشش صحیح معنوں میں مفید اور کارآمد ثابت ہو' اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔آمین

ابوعمران عبدالرؤف تابانی

گکھڑ منڈی

5-3-2009ء

# عقیدہ اور عقیدت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍo﴾ (ال عمران: ١٦٤)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن ہے

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' پردے میں بیٹھ کر سننے والی اسلامی روحانی میری معززات مکرمات ماؤں اور بہنو' اس شہر کے غیور اور باشعور مسلمانو! اہلحدیث یوتھ فورس کے شاہینو' کتاب وسنت کے پروانو! دعا ہے اللہ جل جلالہٗ میری اور آپ سب کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے' آپ جس عقیدت اور محبت سے تشریف لائے ہیں' مولا کریم اس ایمانی ولولے اور جذبے کو ہماری بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے۔

## عقیدہ کی درستگی پہلے پھر اعمال:

حضرات! مسلک حق اہل حدیث کی دعوت کیا ہے' عقیدے کا بنیادی مسئلہ' عقیدہ توحید ہے' دو چیزیں سامنے آتی ہیں' ایک ہے عقیدہ اور ایک ہے عقیدت' عقیدہ یہ ہے کہ اللہ ذوالجلال کو اکیلا پوری کائنات کا مشکل کشا بھی ہے' حاجت روا بھی ہے--- وہی اولاد دینے والا ہے--- اللہ ہی فریاد سننے والا ہے--- اللہ ہی کرم کرنے والا ہے--- اللہ ہی فضل فرمانے والا ہے--- اللہ ہی بارش برسانے والا ہے--- اللہ ہی مراد عطا فرمانے والا ہے--- اور عقیدت یہ ہے کہ جس محبوب کو اللہ کریم نے ہماری ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا' وہ نبی!

## انبیائے کرام کا عقیدہ:

رحمۃ للعالمین بن کر آئے--- شفیع المذنبین بن کر آئے--- صاحب خلق عظیم بن کر

آئے --- احمد مصطفیٰ بن کر آئے --- حامد مجتبیٰ بن کر آئے --- نیر بطحاء بن کر آئے --- انجم طٰہٰ بن کر آئے --- مہر تدلیٰ بن کر آئے --- زینت کعبہ بن کر آئے --- پوری کائنات کے امام بن کر آئے --- اللہ کی مخلوق کے سلطان بن کر آئے۔

بھائیو! عقیدہ بھی سنو اور عقیدت بھی سنو‘ عقیدہ یہ ہے کہ عقیدت میں آ کر انبیاء‘ اولیاء کو مشکل کشا اور حاجت روا نہیں بنانا‘ کیونکہ یہ اللہ ذوالجلال کی خصوصیات ہیں اور عقیدت یہ ہے کہ

انبیاء قابل احترام --- اولیاء قابل تعظیم --- بزرگان دین قابل احترام
آئمہ دین قابل احترام --- محدثین قابل احترام --- مفسرین قابل احترام

اللہ کے فضل و کرم سے اہلحدیث کا عقیدہ بھی چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہے اور عقیدت بھی پھولوں کی طرح مہکتی ہوئی ہے‘ عقیدت بھی مہکار والی اور عقیدہ بھی توحید کے پرچار والا‘ اللہ ہماری عقیدت اور عقیدہ دونوں سلامت رکھنا۔

حضرات! ایک دو عقیدے کی باتیں‘ پھر ان شاء اللہ عقیدت کی باتیں‘ آج عقیدہ اور عقیدت ہی بیان کریں گے‘ یہ بات تفریق اور انتشار والی نہیں‘ فرقہ وارانہ گفتگو نہیں‘ محبت بھرا پیغام ہے‘ پیار کی باتیں ہیں‘ پوری دنیا کے مسلمانوں کو خواہ کوئی اپنے آپ کو اہل سنت کہلوائے --- اپنے آپ کو اہلحدیث کہلوائے --- اپنی نسبت دیوبند کی طرف کرے --- اپنی نسبت بریلی شہر کی طرف کرے‘ جو بھی کلمہ پڑھنے والا ہے‘ ہم پوری دنیا کے لوگوں کو عقیدے کی دعوت دیتے ہیں‘ عقیدہ کیا ہے ؏

ہمارا تمہارا داتا اللہ ہے وہی سب کا بھائیو مشکل کشا ہے

یہ عقیدہ ہے‘ عقیدہ پڑھنے کے لئے جب اللہ کریم کا قرآن کھولیں گے تو اللہ کی قسم ہے‘ نبیوں کی جماعتیں اللہ رب العزت کے دروازے پر گدا بن کر دعائیں مانگتی نظر آئیں گی‘ کہیں آواز آرہی ہے:

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۝﴾ (الاعراف: ۲۳)

عقیدہ پڑھنا ہو تو اللہ رب العزت کا قرآن کھولا کرو‘ اللہ کریم کا قرآن پڑھیں گے‘ تو جناب ابراہیم علیہ السلام اللہ رب العزت کے دروازے پر گدا بن کر صدا دیتے نظر آئیں گے۔

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۝﴾ (الصافات: ۱۰۰)

بھائیو! عقیدہ پڑھو تا کہ تمہیں معلوم ہو عقیدہ کیا ہے اور عقیدت کیا ہے عقیدہ بھی بچایا کرو اور عقیدت بھی سجایا کرو یہ دونوں خزانے بڑے اعلیٰ ہیں۔ ان کو خلط ملط نہ کیا کرو۔

آؤ غور فرماؤ عقیدہ کیا ہے اللہ رب العزت کے دروازے پر نبی صدائیں لگا رہے ہیں فریادیں کر رہے ہیں کوئی کہتا ہے:

﴿وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۝﴾

(الانبیاء: ۸۳)

عقیدہ پڑھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا قرآن کھولیں گے تو ایک دکھیار اور اشکبار نبی غموں سے چور اور بیٹے کی یاد کا ستایا ہوا نبی اللہ تعالیٰ کے دروازے پر جھولی پھیلا کر کھڑا نظر آئے گا اور وہ کہہ رہے ہیں:

﴿اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ (یوسف: ۸۶)

اسی لئے میں نے عرض کیا ع

وہی سب کو دیتا ہے اولاد لوگو
وہی سب کی سنتا ہے فریاد لوگو
ہر نبی اور ولی اس کے در کا گدا ہے
ہمارا تمہارا داتا اللہ ہے
اسی نے ہی دی انبیاء کو نبوت
اسی نے ہی دی اولیاء کو ولایت
ہمارا تمہارا بس وہ آسرا ہے
وہی سب کا بھائیو مشکل کشا ہے
اسی کے کرم سے یہ دنیا حسیں ہے
اسی کے فضل سے یہ محفل سجی ہے
خالد پہ بھی بس اسی کی عطا ہے
ہمارا تمہارا داتا اللہ ہے

عقیدہ کیا ہے:

﴿وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۝﴾ (البقرۃ: ۱۶۳)

اللہ کی قسم ہے سچے سونے سے زیادہ سچا ہے۔

﴿هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ﴾ (ال عمران: ۶)

لوگو! شکم مادر میں صورتیں بنانے والا اللہ ہے اور ہے بھی اکیلا۔

اللہ پاک نے اپنی مرضی سے ہماری صورتیں اور ڈیزائن بنائے۔

اللہ رب العزت نے اپنی مرضی سے رنگ وروپ بنائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے زیب وزیبائش کی ہے۔

اللہ پاک نے اپنی مرضی سے چہرے بنائے ہیں۔

میرے دوستو! عقیدہ سنو!

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ﴾ (الشوریٰ: ٤٩)

لوگو! یہ اللہ پاک کی توحید' کبریائی اور یکتائی کا عقیدہ ہے' اب ذرا عقیدت پر بھی غور فرماؤ۔

**نبی اکرم ﷺ سے عقیدت:**

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (الاعراف: ١٥٨)

تمام نبی اپنی بستیوں کے نبی--- اپنے علاقے کے نبی--- اپنی اپنی قوم کے نبی--- عقیدت یہ ہے کہ میرا نبی سارے جہان کا نبی--- پوری کائنات کا نبی--- قیامت تک کے لئے نبی--- ساری رات اس محبوب سے عقیدت کا اظہار اور محبت کا پرچار کروں' رات ختم ہو جاتی ہے بات ختم نہیں ہوتی۔

اللہ پاک نے میرے محبوب کو پیارا اور اونچا ہی اتنا بنایا ہے' میاں جی صمصام رحمۃ اللہ علیہ اللہ تیرا یہ ولی جہاں آرام کر رہا ہے اس کی مرقد پر کروڑوں رحمتیں نازل فرما اور اس کی آرام گاہ کو نور سے بھر پور فرما' آپ بڑے پیار سے فرمایا کرتے تھے ع

محمد محمد پکاوندا چلا جا ایہو گیت صمصام گاوندا چلا جا

دیکھ' اہل حدیث کی کتنی پیاری اور خوشبودار عقیدت ہے ع

محمد محمد او معراج والا بھلے بھاگ والا بھلے راج والا
او لڑھ لکیاں دی بڑی لاج والا دروداں دی برسات پاوندا چلا جا
محمد پیارا بڑی شان والا بڑی شرم والا' بڑی آن والا
او اسلام والا' او قرآن والا تو بس نعت اس دی سناوندا چلا جا

لوگو! دیکھو میرا بزرگ کیسی پیاری بات کر گیا ہے' اگر عزت کے ساتھ جینا ہے' قبر میں عزت چاہتا ہے' میدان حشر میں عزت کے تاج چاہتا ہے تو ع

محمد محمد پکاوندا چلا جا ایہو گیت صمصام گاؤندا چلا جا

جو بھائی کہتے ہیں یہ نعت نہیں پڑھتے' نظم پڑھتے ہیں' میں کہتا ہوں' نعت نعت میں بھی فرق ہے' جب اہل حدیث نعت پڑھتا ہے تو عقیدہ بھی سامنے رکھتا ہے اور عقیدت بھی سامنے رکھتا ہے' لیکن میرے بھائی عقیدہ پیٹھ پیچھے پھینک دیتے ہیں اور عقیدت میں آ کر ایسے جملے بول دیتے ہیں جو عقیدے کے شایان شان نہیں' نعت میں دعائیہ جملے ہوتے ہیں۔

لوگو! جب اہل حدیث نعت پڑھے گا تو اس میں دعائیہ جملے نہیں ہوں گے' اس لئے کہ یہ میرا عقیدہ ہے' دعا صرف اللہ ذوالجلال سے مانگنی ہے' اب اگر ایک آدمی کہے کہ ع

بھر دو جھولی میری یا محمد

بتاؤ' کیا یہ نعت ہے' یہ دعا ہے' نعت تو تعریف کو کہتے ہیں۔

آقا علیہ السلام کے چہرے کی تعریف نعت بن جائے۔

آقا علیہ السلام کے سینے کی تعریف میں نعت بن جائے۔

آقا علیہ السلام کے پسینے کی صفتوں میں نعت بن جائے۔

آپ کے مدینے کی صفتوں میں نعت بن جائے۔

آقا علیہ السلام کے کردار کی تعریف نعت بن جاتی جائے۔

آپ کی گفتار کی تعریف میں نعت بن جائے۔

لیکن جب دعا کا معاملہ ہو' اس وقت خالق کے سامنے ہاتھ اٹھایا کرو اور نعت ذرا سوچ سمجھ کر پڑھا کرو' یہ نہ ہو کہ انڈیا کا گانا بارڈر کراس کرے تو تو اسے توڑ کر نعت بنا دیں' اہل حدیث ایسی لچر بات کو نعت نہیں کہتا۔

دوستو! نعت وہ ہے جو شرک اور غلو سے پاک ہو' اہلحدیث نعت کا منکر ہو جائے' اللہ کی قسم ہے ''چٹا'' جھوٹ ہے' اہل حدیث نعت کا پروانہ ہوتا ہے لیکن بنیادی مسئلہ کیا ہے' میرے نزدیک سب سے پیاری نعت اللہ پاک کا قرآن ہے۔

میں نعت بناؤں، حق ادا ہی نہیں ہوسکتا۔
تم نعت بناؤ، حق ادا ہی نہیں ہوسکتا۔
کوئی خطیب نعت پڑھے، حق ادا نہیں ہوسکتا۔
صرف محبت کا اظہار اور عقیدت کا پرچار ہے اگر کسی نعت سے حق ادا ہوتا ہے تو اللہ کے قرآن سے ہوتا ہے۔

رسول رحمت ﷺ کا مقام:

لوگو! قرآن میں نعت کا حق کس طرح ادا ہوتا ہے، ذرا قرآن دل لگا کر اور سوچ سوچ کر پڑھو، قرآن پاک میرے محبوب کی کس طرح نعتیں پڑھ رہا ہے، کہیں قرآن کریم میں آواز آئے گی:

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

کہیں اللہ رب العزت کا قرآن میرے محبوب کی تعریفیں کرے گا۔

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الاحزاب: ۴۰)

کہیں قرآن پاک میرے محبوب کی اس طرح نعتیں پڑھتا ہے:

﴿وَالضُّحٰىo وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰىo مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰىo﴾ (الضحیٰ: ۱۔۳)

کہیں اللہ پاک کا قرآن میرے پاک نبی کی نعتیں اس طرح بیان کرتا ہے:

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَo وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَo الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَo وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَo﴾ (الانشراح: ۱۔۴)

میں ایک مسجد میں محفل نعت سننے کے لئے گیا تو نعت خواں آ کر کہتا ہے ع

کوئی جوڑا اے پکھیاں دا

بتاؤ، کیا یہ نبی علیہ السلام کی نعت ہے؟ کیا اس میں کوئی جملہ کام کا ہے؟ لوگوں نے لفظ اور بات نہیں دیکھی، انہوں نے صرف اس کی سُر دیکھی اور کہہ دیا، سبحان اللہ

لوگو! یہ مسلک پاگلوں کا نہیں، یہ پڑھے لکھے اور باشعور لوگوں کا مسلک ہے، الحمدللہ یہ قرآن پر

جھومتے ہیں، آقا علیہ السلام کی تعریف پر جھومتے ہیں، اہلحدیث کی نعتیں کیا ہیں، بابا جی شیخوپوری رحمۃ اللہ کتنی پیاری نعت پڑھتے ہیں ع

مکے چن چڑھیا جگ لو ہوئی، کالی شرک دی رات سوہنا مکان آیا
راہواں بھلیاں جاندیاں راہیاں نوں، گلی باغ بہشت وکھان آیا

عقیدہ بھی سنو اور عقیدت بھی سنو، اللہ پاک کا قرآن بھی سنو، میرے محبوب کا شان بھی سنو، سرکارِ مدینہ کی پاک نعت بھی سنو، اہل حدیث کا بچہ بچہ نبی کریم علیہ السلام کا ثناء خواں ہے، آقا علیہ السلام کا مدح سراء اور نعت خواں ہے، ہم گلوکاروں کے گانے بگاڑ کر نعتیں نہیں بناتے بلکہ عقیدت سے بھرے ہوئے الفاظ سے نعتیں بناتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ ہماری طرزیں گانوں جیسی نہیں، بابا جی صمصام رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی پیاری نعت بنائی ع

مخلوق خدا دی اک پاسے محبوب ربانا اک پاسے
سارے جگ دی دھرتی اک پاسے میرا عرب سہانا اک پاسے

دیکھے، اللہ کے ولیوں کی کتنی پیاری نعتیں ہیں، اگر ابھی آپ کا دل ٹھنڈا نہیں ہوا تو آؤ تجھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں سناؤں، اللہ پاک کا قرآن محبوب کی شان بیان کرتا ہے اور اہل حدیث قرآن کے الفاظ میں کیا کہتا ہے ع

مدنی دے لباں تے کلام رب دا بن کے رسول آیا کل جگ دا
بھلی ہوئی قوم نوں اوسدھے راہے پا گیا سید کونین دا تے جگ اتے چھا گیا

خالق کائنات نے فرمایا: محبوب! اپنی پیاری زبان سے اعلان کرو، اللہ پاک نے مجھے ساری دنیا کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے، جہاں تک کے لئے میرا رب رب العلمین ہے، میرا کملی والا رحمۃ للعالمین ہے۔

جب اللہ پاک کی تعریفیں ہوتی ہیں تو ہم کہتے ہیں، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم۔
جب محبوب کی تعریفیں ہوتی ہیں تو اللہ فرماتے ہیں، اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔
تمہیں کہاں کہاں سے اللہ پاک کا قرآن سناؤں، سارا قرآن محبوب کی صفتیں کر رہا ہے، خالق کائنات نے فرمایا:

﴿اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○﴾

(الکوثر: ۱۔۳)

میرے محبوب کی عظمتیں پیارا قرآن بیان کرے۔

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○﴾ (ال عمران: ١٦٤)

خالق کائنات فرماتے ہیں: ہم نے مومنوں پر بہت بڑا احسان فرمایا کہ ان میں سے رسول پیدا فرما کر ان میں ہی مبعوث فرمایا جو ان کو اللہ پاک کے کلام کی آیتوں کی تلاوت کر کے سناتا ہے' ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب وحکمت کی قیمتی باتیں بتاتا ہے' میرے پیارے محبوب کے آنے سے پہلے ساری دنیا ضلالت اور جہالت میں ڈوبی ہوئی تھی' ہر طرف ظلم و بربریت کا دور دورہ تھا' ہر طرف کفر وشرک کے بادل چھائے ہوئے تھے' مظلوم کی حمایت کوئی نہیں کرتا' ظالم کا ہاتھ پکڑنے والا کوئی نہیں' یتیموں کے آنسو صاف والا کوئی نہیں' بیوہ عورتوں کے سروں پر عزت کی چادریں دینے والا کوئی نہیں' وہ لوگ خاندانی لڑائیاں لڑنے والے تھے۔ معمولی بات پر لڑ پڑتے تو ایسی لڑائی چھڑ جاتی جو سالہا سال ختم نہ ہوتی' خاندان کنبے قبیلے ذبح ہو جاتے۔

لوگو! اللہ ذوالجلال کو قوم کی مسکنت پر ترس آ گیا تو پھر!

میرا پیارا ان لڑنے والوں کو آپس میں گلے ملانے کے لئے آیا۔

میرا پیارا روتے ہوؤں کے آنسو صاف کے لئے آیا۔

میرا کملی والا بیوہ بچیوں کے سروں پر عزت کی چادریں دینے کے لئے آیا۔

میرا رحمت عالم نبی دنیا میں امن وسکون کا پیغام لے کر آیا۔

ایک اللہ والا کہتا ہے ؎

چراغ ایسا زمانے میں جلایا ہے محمد نے
جہالت کے اندھیروں کو مٹایا ہے محمد نے

محبوب کی سیرت پر غور کرو' اتنا پیارا نام ہے ؎

لیا ہے نام جب ان کا' سکوں اس دل میں پایا ہے
ہمارے دل کے ہر غم کو' بھلایا ہے محمد نے

اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

محبوب مومنوں کے لئے دعا کیا کرو' آپ کی دعائیں مومنوں کے لئے ٹھنڈ ڈال دیتی ہیں' آپ کی دعا مومنوں کے لئے باعث تسکین ہے۔

بھائیو! عرض کر رہا تھا' خالق کائنات نے قرآن کریم میں میرے کملی والے مصطفیٰ علیہ السلام کو نعمت عظمیٰ (سب سے بڑے انعام) کے طور پر پیش فرمایا۔

آنکھیں' اللہ پاک کی نعمت --- کان' اللہ رب العزت کی نعمت --- زبان' اللہ پاک کی نعمت --- دل دماغ اللہ پاک کی نعمت --- اولاد اللہ پاک کی نعمت --- اولاد کے لئے ماں باپ کی زیارت اللہ پاک کی نعمت --- ماں باپ کے لئے اولاد بھی نعمت ہے۔

یہ سب اللہ پاک کے احسان ہیں' اللہ پاک نے قرآن میں اس انداز سے کسی نعمت کا تذکرہ نہیں فرمایا جس انداز میں اپنے پیارے حبیب کا تذکرہ فرمایا' جب اللہ پاک نے باقی نعمتوں کا ذکر کیا' اپنی نعمتیں یاد دلائیں' اس وقت انداز کیسا ہے اور جب میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا تذکرہ فرمایا' اس وقت انداز کیسا ہے۔

ادھر بھی الفاظ پر غور کرو' ادھر بھی الفاظ پر غور کرو۔

ادھر بھی قرآن پر غور کرو' ادھر بھی قرآن پر غور کرو۔

لوگو! اہلحدیث کی آمنہ کے لال علیہ السلام کے ساتھ سچے پھولوں جیسی عقیدت ہے' جب اللہ پاک نے باقی نعمتوں کا ذکر کیا تو فرمایا:

﴿اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ○ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ○ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ○﴾

(البلد: ۸۔۱۰)

بندے کیا میں نے تجھے آنکھیں عطا نہیں فرمائیں' زبان عطا نہیں فرمائی' ہونٹ عطا نہیں فرمائے۔

ایک جگہ آواز آتی ہے:

﴿اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا o وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا o وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا o وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا o وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا o وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا o وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا o وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا o وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا o﴾ (النباء: ٦- ١٣)

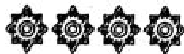
اللہ پاک نے زمین و آسمان کا تذکرہ فرمایا' نیند کا ذکر کیا' دن اور رات کا تذکرہ فرمایا' اے بندے تیرا جوڑا جوڑا ہونے کا تذکرہ فرمایا' آسمان سے برسنے والی بارش کا تذکرہ فرمایا' یہ ساری اللہ پاک کی نعمتیں ہیں لیکن جب محبوب کا تذکرہ فرمایا' اس وقت اللہ پاک نے بڑے فخر سے فرمایا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

اللہ پاک نے مومنوں پر احسان فرمایا۔

چونکہ وقت کافی ہو چکا ہے' علماء کی کثیر تعداد موجود ہے' اللہ ذوالجلال ہمارا سننا سنانا قبول فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



# ولادتِ رسول ﷺ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ ﴿اَلَمۡ یَجِدۡكَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۝﴾

(الضحیٰ: ٦)

حضور آئے تو چمکیں فکرِ انسانی کی تنویریں
حضور آئے تو ٹوٹیں جبرو محکومی کی زنجیریں
جمے ذہنوں سے زنگ اترا اور بجھے چہروں پہ نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
تمدن آیا' تہذیب آئی' امن آیا' قرار آیا
حضور آئے' تو گلشن میں بہار آئی نکھار آیا

سامعین محترم' واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت واحترام کے لائق معزز ات مکرمات پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنو' دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ میری اور آپ سب کی حاضری کو شرف قبولیت عطا فرما کر اس حاضری کو ہم سب کے لئے بخشش اور نجات کا سبب بنادے اور اسی طرح قیامت کے دن اپنے محبوب کے حوضِ کوثر پر جمع فرمادے۔

حضرات! چونکہ یہ ربیع الاول کا مہینہ ہے' میں سالہا سال سے اس مہینے میں اللہ کی توفیق اور اس کی رحمت سے اللہ کے پیارے حبیب' نیرِ بطحاء' انجم طٰہٰ' مہر تدلیٰ' زینتِ کعبہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت' سیرت مطہرہ' آپ کے اخلاق کریمانہ اور کردار کو بیان کرتا چلا آرہا ہوں اور آج بھی ان شاء اللہ' اللہ کی توفیق سے اسی مناسبت کے ساتھ خطبہ عرض کروں گا۔

## دنیائے انسانیت کی حالت زار:

آج سے ساڑھے چودہ برس قبل اس جہان کے رنگ و بو کا نقشہ ہی کچھ اور تھا' اس معاشرے میں جرائم اور برائیاں اس قدر جڑ پکڑ چکی تھیں کہ کوئی ایسا جرم نہ تھا' کوئی ایسی برائی نہ تھی' کوئی ایسا

گناہ نہ تھا جو اس وقت معاشرے میں موجود نہ تھا' ظالم ظلم کر رہا ہے تو روکنے والا کوئی نہیں۔

مظلوم ظلم سے پس رہا ہے تو حمایت کرنے والا کوئی نہیں۔

جواباز جوا کھیل رہا ہے تو روکنے ٹوکنے والا کوئی نہیں۔

لوگو! اخلاقی پستی کا یہ عالم تھا کہ شراب پینا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھا جاتا' ظلم کی بات یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں سے لکڑی اور پتھر کا معبود بنا کر اس کے نام کے چڑھاوے چڑھائے جاتے اور پھر اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر دعائیں کی جاتیں' معاشرہ اس قدر پراگندہ ہو چکا تھا کہ بیٹا پیدا ہوتا تو بڑے فخر کے ساتھ برادری کو اکٹھا کر کے دعوتیں پکائی جاتیں اور اگر بیٹی پیدا ہوتی تو بے چاری روتی ہوئی کو زندہ در گور کر دیا جاتا' اب اس بگڑے ہوئے معاشرے کو سدھارنے اور اس اجڑے ہوئے ویران گلشن کو آباد کرنے کے لئے' جس گلشن کو!

کبھی آدم علیہ السلام نے آباد کیا---- کبھی نوح علیہ السلام نے محنت کی

کبھی زکریا و یحییٰ علیہ السلام نے محنت کی---- کبھی پیارے موسیٰ علیہ السلام نے آباد کیا

کبھی عیسیٰ علیہ السلام نے آباد کیا---- کبھی ابراہیم علیہ السلام نے محنت کی۔

اب اللہ پاک نے میرے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھیجا۔

## نبی اکرم ﷺ کی تاریخ پیدائش:

آپ ﷺ کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے۔

عربی کے مؤرخ ابوالفداء نے کہا ہے کہ آپ دس ربیع الاول کو دنیا میں تشریف لائے۔

ایک مؤرخ نے کہا ہے کہ آپ آٹھ ربیع الاول کو دنیا میں تشریف لائے۔

عظیم مؤرخ محمود پاشا فلکی نے لکھا ہے کہ آپ نو ربیع الاول کو دنیا میں تشریف لائے۔

ایک مؤرخ نے لکھا ہے کہ آپ بارہ ربیع الاول کو دنیا میں تشریف لائے۔

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ دس محرم کو دنیا میں تشریف لائے۔

لیکن اکثریتی فیصلہ یہ ہے کہ آپ نو ربیع الاول سوموار کے دن دنیا میں تشریف لائے۔

میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ اللہ پاک نے قرآن میں جتنے نبیوں کا تذکرہ کیا' ہر نبی کا تذکرہ اس کے بچپن کے بعد کیا۔ کسی نبی کی جوانی سے شروع کیا' ایک میرا نبی کملی والا ہے کہ جن کی

سیرت کا تذکرہ اللہ کریم نے قرآن میں اس وقت کیا' جب زمین نہیں بنی' آسمان نہیں بنا' آدم علیہ السلام کا ڈھانچہ نہیں بنا' زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے اللہ پاک نے اعلان کر دیا' اے نبیو! یاد رکھو' تمہاری نبوت چلتی ہو' تمہاری شریعت کے دوران میرا کملی والا آ جائے تو تم نے اپنی شریعت کو چھوڑ کر میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو اپنا مقتدا و پیشوا ماننا ہے' اپنی شریعت کو چھوڑ کر میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے پیچھے چلنا ہے۔

## اللہ رب العزت کا احسان عظیم:

اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (ال عمران: ١٦٤)

لوگو! سن لو' اللہ پاک نے اہل ایمان پر بہت بڑا احسان فرمایا کہ ان میں اپنا پیارا رسول مبعوث فرمایا' وہ کیسا رہبر اور رہنما آیا' جس طرح میں نے عرض کیا' معاشرے میں تمام جرائم اور برائیاں موجود تھیں' اللہ پاک نے اس بگڑے ہوئے معاشرے کو درست کرنے اور یہ تمام جرائم اور برائیاں مٹانے کے لئے ایسا نبی بھیجا جس میں تمام خوبیاں موجود تھیں۔

اللہ ذوالجلال کا پیارا قرآن اشارہ کر رہا ہے کہ آقا علیہ السلام کی تشریف آوری سے پہلے سارا معاشرہ بگڑا ہوا تھا' لوگ واضح گمراہی میں ڈوبے ہوئے تھے' لوگو!

ظالموں کو ظلم سے روکنے والا کوئی نہیں۔

چوروں' ڈاکوؤں کو سیدھے راستہ پر لانے والا کوئی نہیں۔

یتیم بچوں کے آنسو صاف کرنے والا کوئی نہیں۔

بیوہ بچیوں کے سروں پر عزت کی چادریں دینے والا کوئی نہیں۔

جس کا غم خوار کوئی نہیں' اس کی گٹھڑی اٹھانے والا کوئی نہیں۔

یہ تمام محبت کی ادائیں پیش کیں تو میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے پیش کیں۔

جناب عیسیٰ علیہ السلام نے اعلان کیا:

﴿اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ۔﴾ (الصف: ٦)

پیارے عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطاب فرمارہے ہیں' لوگو! مجھ سے پہلے تورات آئی' میں اس کا مصدق بن کر آیا ہوں کہ بالکل نبی بھی برحق اور اس کی کتاب بھی برحق ہے اور دوسری بات' میں ایک رسول کی بشارت لے کر آیا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور اس پیارے کا نام احمد ہوگا۔

آپ علیہ السلام کا نام عرش پر احمد اور فرش پر محمد ﷺ ہے' دونوں نام بڑے پیارے ہیں' احمد کا معنی اللہ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا۔ لوگو!

نبی علیہ السلام کھانا کھائیں تو اللہ کی تعریف کریں۔

آقا علیہ السلام نیا کپڑا پہنیں تو اللہ کی تعریف کریں۔

محبوب بیت الخلاء سے باہر نکلیں تو اللہ کی تعریف کریں۔

میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے قدم قدم پر اللہ پاک کی تعریف کی ہے' قرآن کہہ رہا ہے:

﴿وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ۔﴾

(بنی اسرائیل: ٤٤)

اللہ فرماتے ہیں: دنیا جہان میں کوئی چیز ذرہ' پتہ' حجر شجر' نباتات' جمادات ایسا نہیں ہے جو اللہ کریم کی حمد نہ کرے' تمام مخلوقات میری تسبیحات بیان کرتی ہیں۔ لوگو!

پہاڑ اللہ کی تعریف کرتے ہیں--- دریا اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔

سمندر اللہ کی حمدیں بیان کرتے ہیں--- جڑی بوٹیاں اللہ پاک کا ذکر کرتی ہیں۔

پرندے' درندے' چرندے' انسان' حیوان' جن' فرشتے تمام اللہ پاک کی تعریفیں کرتے ہیں' لیکن تمام مخلوق سے زیادہ اللہ پاک کی تعریفیں اکیلے مصطفیٰ علیہ السلام نے کی ہیں' تمام مخلوقات کی تسبیحات اور تحمیدات اکٹھی کرو تو ایک میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی تسبیحات کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

## اسم با مسمّٰی:

فرش پر میرے پیارے کا نام ''محمد ﷺ'' محمد کا معنی جس کی سب سے زیادہ تعریف کی جائے' آج جگہ جگہ دیکھ لیں!

کہیں نبی پاک علیہ السلام کے ہونٹوں کی تعریفیں ہورہی ہیں۔
کہیں نبی پاک علیہ السلام کے رُخسار کی تعریفیں ہورہی ہیں۔
کہیں نبی پاک علیہ السلام کے پیارے بالوں کی تعریفیں ہورہی ہیں۔
کہیں نبی پاک علیہ السلام کی داڑھی مبارک کی تعریفیں ہورہی ہیں۔
کہیں نبی پاک علیہ السلام کے کردار کی تعریفیں ہورہی ہیں۔
کہیں نبی پاک علیہ السلام کے اخلاق کی تعریفیں ہورہی ہیں۔
کہیں میرے مصطفےٰ علیہ السلام کی شرافت کی تعریفیں ہورہی ہیں۔
کہیں میرے نبی علیہ السلام کی شجاعت کی تعریفیں ہورہی ہیں۔
کہیں نبی پاک علیہ السلام کے مدینے کی تعریفیں ہورہی ہیں۔
کہیں آقا علیہ السلام کے پسینے کی تعریفیں ہورہی ہیں۔
کہیں آقا علیہ السلام کے سینے کی تعریفیں ہورہی ہیں۔

ساری دنیا میں سب سے زیادہ اللہ کی ذات کے بعد اگر صفتیں ہورہی ہیں، تو میرے پاک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہورہی ہیں۔

## انبیائے کرام علیہم السلام کا تذکرہ:

اللہ پاک نے میرے پاک نبی کو کس طرح نوازا، اللہ پاک نے قرآن میں آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک اپنے پیاروں کا ذکر فرمایا لیکن جس انداز میں آمنہ کے لال، صاحبِ شرف وکمال کا ذکر ہے، اس انداز میں کسی اور کو یہ شان ومقام نہیں ملا، اللہ پاک نے!

آدم علیہ السلام کو نام لے کر پکارا، یا آدم!
موسیٰ علیہ السلام کو نام لے کر پکارا، یا موسیٰ!
عیسیٰ علیہ السلام کی باری آئی تو اللہ پاک نے یاعیسیٰ کہہ کر بلایا۔
جناب زکریا علیہ السلام کی باری آئی تو اللہ پاک نے فرمایا: یازکریا!
جناب یحییٰ علیہ السلام کی باری آئی تو اللہ پاک نے فرمایا: یَا یَحْیٰی خُذِالْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ۔
جناب ابراہیم علیہ السلام کی باری آئی تو اللہ پاک نے فرمایا: یاابراہیم!

نبی ﷺ کا تذکرہ:

لوگو! ہر نبی کو اللہ پاک نے نام لے کر بلایا لیکن جب میرے رحمۃ للعالمین کی باری آئی تو اللہ پاک نے پورے قرآن کے تیس پاروں میں ''یا محمد'' کہہ کر نہیں بلایا' اللہ کریم نے پیارے کو جب بھی بلایا' بڑے ناز اور پیار سے بلایا۔

کہیں اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے یٰسٓ

کہیں اللہ پاک نے فرمایا: طٰہٰO مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓیO

کہیں اللہ پاک نے فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُO

کہیں اللہ پاک نے فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُO

پھر مجھے بھی کہہ لینے دو ع

دیکھو قرآن میں یہ جا بجا مومنوں کیسے القاب رب نے نبی کو دیئے
کہیں یٰسٓ کہا' کہیں طٰہٰ کہا نام لے کر نبی کو پکارا نہیں
خوب نام محمد ہے اے مومنوں جس میں نکتہ بھی رب کو گوارہ نہیں
جو نبی کی محبت سے منہ موڑ لے دونوں عالم میں اس کا گذارہ نہیں

میں نبی پاک علیہ السلام کے تذکرے اس لئے کر رہا ہوں کہ اللہ پاک میری نبی پاک سے نسبت جوڑ دے تاکہ قیامت کے دن بیڑا پار ہو جائے' بیڑا پار ان لوگوں کا ہوگا جن کی نسبتیں کملی والے سے ملی ہوں گی' اس لئے میرا عقیدہ سن لو ع

نسبت مصطفیٰ بھی بڑی چیز ہے جس کو نسبت نہیں اس کی بخشش نہیں
خود خدا نے نبی سے یہ فرما دیا جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں

لوگ دیوانے اس کے بنتے ہیں جس میں خوبیاں ہوں' مشرق سے مغرب' شمال سے جنوب تک دنیا دیوانی ہوئی تو میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی اگر چشم فلک نے سب سے زیادہ خوبیوں والا انسان دیکھا ہے' تو میرے کملی والے مصطفیٰ علیہ السلام کو دیکھا ہے' اس لئے ذرا غور کرنا ع

ظلم پر ظلم سہہ کر یہ بولے بلال ظالموں غلط ہے تمہارا خیال
دامنِ مصطفیٰ میں کیسے چھوڑ دوں اتنا کمزور ایماں ہمارا نہیں

قربان جاؤں، اللہ پاک نے حالات کی درستگی کرنے، برائیاں اور جرائم مٹانے کے لئے وہ کملی والا مبعوث فرمایا، جو تمام خوبیاں لے کر آیا۔

لوگو! آپ علیہ السلام ماہِ ربیع الاول، موسم بہار اور سوموار کے دن دنیا میں تشریف لائے، صبح کا وقت ہے، ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں، دنیا صبح کا انتظار کر رہی تھی، کاروبار آدمی جس کو پیٹ لگا ہوا ہے، اس کو بچوں کی فکر ہے، وہ انتظار کرتا ہے کہ رات جائے اور دن آئے، دوکان کھولوں، ریڑھی لگاؤں، مزدوری اور ڈیوٹی کے لئے جاؤں، ہر شخص سوچتا ہے کہ دن آئے تاکہ بچوں کی روزی کا کچھ کروں، اسی طرح انسانیت انگھڑائیاں لے کر ایک رہبر کا انتظار کر رہی ہے، پھر اللہ پاک نے میرے کملی والے آقا کو صبح کے وقت پیدا فرمایا:

رات جا رہی تھی اور دن آ رہا تھا۔

اندھیرا جا رہا تھا اور سویرا آ رہا تھا۔

اللہ پاک نے ایسے موسم میں نبی ﷺ کو پیدا فرمایا تاکہ دنیا کو پتہ چل جائے، کہ یہ صبح کا وقت ہے، جس طرح رات جا رہی ہے، دن آ رہا ہے!

یہ وہ نبی پیدا ہوا ہے جس کے آنے سے شرک کی کالی رات جا رہی ہے اور نبی توحید کا اجالا لے کر آ رہا ہے۔

یہ وہ نبی پیدا ہوا ہے جس کے آنے سے کفر کی کالی راتیں جا رہی ہیں اور میرا کملی والا قرآن کی روشنی لے کر آ رہا ہے۔

سرکارِ مدینہ کی تشریف آوری کو سوز بھری آواز میں خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے ایک صاحب دل پکار اٹھا ع

مکے چن چڑھیا جگ لو ہوئی، سوہنا کفر دی رات مکان آیا
راہواں بھلیا جاندیاں راہیاں نوں، گلی باغ بہشت وکھان آیا

اللہ پاک نے بھولے ہوئے راہیوں کو راستہ دکھانے کے لئے میرے کملی والے مصطفےٰ علیہ السلام کو بھیجا، آپ کن حالات میں آئے۔

﴿اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰیO﴾ (الضحیٰ:٦)

آقا علیہ السلام یتیمی کی حالت میں آئے، آپ کے پیدا ہونے سے کچھ مہینے پہلے باپ کا سایہ اٹھ گیا، جب میرے آقا علیہ السلام چھ سال کے ہوئے تو والدہ جدائی دے گئی، آقا علیہ السلام نو سال کے ہوئے تو دادا چھوڑ گیا، اسی طرح آہستہ آہستہ بچپن میں ہی سر سے سائے اٹھتے چلے گئے، میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے آکر یتیمی کی زندگی بسر کی۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، لوگو! یتیموں سے پیار کیا کرو، جو شخص کسی یتیم کی پرورش کرے گا (بے شک بھتیجا یتیم ہو، بے شک بھانجا یتیم ہو، کوئی رشتہ دار یتیم ہو یا کوئی محلے دار بچہ یتیم ہو گیا، ماں باپ چھوڑ گئے، بچہ بے سہارا ہے) قیامت کے دن جس طرح ہاتھ کی انگلیاں اکٹھی ہیں، وہ جنت میں میرے ساتھ اس طرح ہوگا۔

آقا علیہ السلام نے مثال دی ہے کہ جس طرح انگلیاں اکٹھی ہیں، ان انگلیوں میں کوئی فاصلہ نہیں، اللہ پاک اس کو میرے اتنا قریب کر دے گا، میں بھی در یتیم ہوں، میں دکھیوں اور یتیموں کا سہارا بن کر آیا ہوں، جو میری سنت پر چل کر یتیموں کو سینے سے لگائے گا وہ قیامت کے دن جنت میں میرا ساتھی بن جائے گا۔

یزدانی شہید فرمایا کرتے تھے اللہ بچے پیدا ہوں، باپ کو خبر ملے کہ اللہ نے بچہ دیا ہے، باپ کو چاؤ چڑھ جاتا ہے وہ کہتا ہے میری جیب میں جو کچھ ہے میں اسے خوشی میں لٹا دوں۔ دوستوں کو کھلا پلا دوں، باپ کو خوشی ہوتی ہے کہ!

اللہ نے بڑھاپے کا سہارا دیا ہے۔

اللہ نے میری نسل کو سرسبز و شاداب کر دیا ہے۔

اس میرے بیٹے سے میرے باپ دادا کی نسل چلے گی۔ اے عرش والے کملی والے آقا پیدا ہوئے ہیں تو یتیمی کا عالم ہے۔ دنیا میں تو یہ حال ہے کہ!

ماں بچے کو مارتی ہے تو ابو کے سامنے شکایت لے کر جاتا ہے۔

بہنیں مارتی ہیں تو باپ کے سامنے شکایت لے کر جاتا ہے۔

محلے کے بچے پریشان کرتے ہیں تو ابو کے سامنے شکایت لے کر جاتا ہے۔

کملی والا تو یتیم ہے، میرے کملی والے کو دکھ آئے، پریشانیاں آئیں، شکایت کس کے پاس

لے کر جائے گا۔ اس طرح لگتا ہے جیسے اللہ پاک نے نبی علیہ السلام کی تربیت توحید پر کی ہے۔ فرمایا! اے میرے پیارے میں نے تیرے باپ کو اپنے پاس بلا لیا ہے۔ اب بچپن میں بھی تجھے پریشانیاں آئیں تو ہائے ابا نہیں، ہائے ربا پکارنا ہے۔ تجھے جب بھی کوئی ضرورت پیش آئے رب کے سامنے پیش کرنی ہیں۔

## نبی ﷺ کی پرورش:

میرے آقا علیہ السلام پیدا ہوئے تو ہوازن سے دائیاں آئیں، انہوں نے آ کر مکہ شہر کا راؤنڈ لگایا اور شہر سے بڑے بڑے سرداروں کے بچے وصول کیے، بڑے بڑے ڈیرے داروں کے گھروں سے بچے لیے۔ جس کو کسی بڑے گھر سے بچہ مل جاتا وہ بڑی خوش ہوتی کہ اس کے ماں باپ بڑے مالدار ہیں۔ یہ دائیوں کی بڑی خدمت کرنے والے ہیں۔ یہ چلتیں چلتیں جب بی بی آمنہ کے دروازہ پر آتیں تو انہیں پتہ چلتا کہ!

بچہ موجود ہے لیکن سر پر باپ کا سایہ نہیں۔
بچہ موجود ہے لیکن باپ کی محبت سے محروم ہے۔
تمام دائیاں چھوڑ گئیں، لیکن میرا ایمان کہتا ہے، یہ چھوڑ کر نہیں گئیں!
ان کی قسمت میں تو میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی زیارت ہی نہیں ہوئی۔
ان کے نصیب میں میرے کملی والے محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت ہی نہیں آئی۔
وہ نبی حلم والا تھا، اللہ پاک نے بی بی حلیمہ کا انتخاب فرمایا!

بی بی حلیمہ نے دیکھا کہ پورے شہر میں جس دروازے پر جاتی ہوں، وہاں سے پتہ چلتا ہے۔ فلاں دائی آ کر بچہ لے گئی ہے۔ اگلے دروازے پر جاتی ہوں تو وہاں پتہ چلتا ہے، فلاں دائی بچہ لے گئی ہے، سارے شہر کے بچے وہ دائیاں لے گئی ہیں۔ صرف بی بی آمنہ کا ایک ہی بچہ موجود ہے۔ سیّدہ حلیمہ اپنے خاوند حارث سے جا کر کہتی ہیں۔ اے میرے سرتاج، اگر تیرا مشورہ ہو تو آمنہ کے یتیم کو لے آؤں، حارث کہتا ہے حلیمہ دیکھ لے، ہم سارے شہر کے دھکے کھا آئے ہیں، کوئی بچہ نہیں مل رہا، چلو اس طرح کرتے ہیں کہ اس بی بی آمنہ کے یتیم کو لے چلتے ہیں۔ اس یتیم کی پرورش کریں گے۔ ہوسکتا ہے اس یتیم کی برکت سے اللہ مہربانی کردے۔ انہوں نے اٹھا کر

سینے سے لگایا' ان کی سواری بے چاری بھوک کی ماری کمزور' لاغر اور لاچار تھی جو چل نہیں سکتی' انہوں نے میرے کملی والے آقا علیہ السلام کو سوار کیا تو اللہ نے ایسی توانائی عطا فرمائی' اب اس طرح چلتی ہے جیسے اللہ پاک نے نئی جوانی عطا کر دی ہے۔

میرا نبی ایسی برکت والا ہے کہ بچپن میں بی بی حلیمہ سعدیہ کی سواری پر سوار ہوئے تو اللہ پاک نے اس سواری کو ایسی برکت عطا فرمائی کہ پہلے جانے والی تمام سواریوں کو کراس کر گئی' یہ اتنی برکت والا نبی ہے کہ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر سوار ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ساری امت کو بڑھ گیا' کیونکہ اس کے کندھوں پر برکت والا نبی سوار ہوا ہے۔ اسی لیے اللہ پاک نے فرمایا ہے!

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾

## رضاعی ماں کی محبت کا انداز:

بی بی حلیمہ نے آپ کو اٹھا کر محبت و پیار کیا' چہرہ چوما' راستے میں باتیں کرتے جا رہے ہیں۔ اے حلیمہ' بچے تو بہت دیکھے ہیں لیکن اللہ کی قسم ہے' دیکھ اس کے ہونٹ کتنے پیارے ہیں!

اس کے رخساروں کی سرخی دیکھ۔

اس کے چہرے کا جمال دیکھ۔

اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ دیکھ۔

یہ میاں بیوی باتیں کرتے جا رہے ہیں۔ ان کو غربت اور نبی علیہ السلام کی یتیمی بھول گئی ہے کہ اس کا باپ فوت ہو گیا ہے۔ اس کے سر پر باپ کا سایہ نہیں' کیونکہ ان کو وہ پیارا' راج دلارا مل گیا ہے۔ جس کے حسن نے تمام بھوک پیاس بھلا دی۔ کبھی بی بی حلیمہ اس کے ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے' حارث دیکھ' اس کے ہاتھ کتنے نرم ہیں' کبھی پیروں کی تعریفیں' کبھی ہاتھوں کی تعریفیں' کیونکہ یہ ہے ہی محمد ﷺ جس کی!

بچپن میں تعریف --- بلوغت میں تعریف

لڑکپن میں تعریف --- جوانی میں تعریف

لوگو! جس کے

پیروں کی تعریفیں --- ہاتھوں کی تعریفیں

سینے کی تعریفیں---بالوں کی تعریفیں

جس کی!

سوچ کی تعریفیں---نظر کی تعریفیں

فکر کی تعریفیں---ذکر کی تعریفیں

اس کا نام ہے ''محمد'' ﷺ۔

لوگو! اپنے پیٹ کی خاطر دین میں دیواریں کھڑی کر کے دین کو نہ توڑا کرو' اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو کہ فلاں جماعت کا نبی ہے' یہ کملی والا پوری امت کا اتفاق واتحاد اور محبت و پیار والا نبی ہے۔

جس کو نبی علیہ السلام سے پیار نہیں اس بے ایمان کے کلمہ پڑھنے پر ہی اعتبار نہیں۔

جس کو نبی علیہ السلام سے محبت نہیں' اس کی قسمت میں جنت نہیں۔

یہ نبی دنیا کو لڑانے کے لئے نہیں آیا بلکہ لڑے ہوؤں کو ملانے کے لئے آیا ہے۔

حضرات! عرض کر رہا تھا کہ ایسا برکت والا نبی آیا' آقا علیہ السلام بی بی حلیمہ کی کمزور سواری پر سوار ہوئے تو اللہ پاک نے اتنی برکتیں عطا کیں' جو چل نہیں سکتی' اللہ پاک نے اس کو نئی پاور عطا کر دی' یہ بڑی تیز رفتاری سے جا رہی ہے' جاتی دفعہ دائیاں چھوڑ کر چلی گئیں کہ اس کی سواری کمزور ہے۔ چلتی ہے نہ چلنے دیتی ہے' ٹائم ضائع کرتی ہے۔ انہوں نے کہا ہم چلتی ہیں' یہ میاں بیوی آہستہ آہستہ آجائیں گے' لیکن جب اللہ کریم نے بی بی حلیمہ کے بھاگ جگائے' اب یہ سواری بڑی تیز رفتاری سے آ رہی ہے۔ آگے قافلہ جا رہا ہے' جو اسے کمزور سمجھ کر چھوڑ آئیں' اللہ والے نے اپنا تخیل پیش کیا ہے ع

لنگی جاں سواری کولوں' دائیاں نے بلایا اے

دس نی حلیمہ تو اے شان کتھوں پایا اے

انہوں نے سمجھا کہ یہ غریب سی ہے' کسی کو اس کی حالت پر ترس آ گیا ہے' انہوں نے کہا ہو گا حلیمہ تو کمزور' تیری سواری کمزور' تو کیا یاد کرے گی' بچہ بھی لے جا اور سواری بھی لے جا' بی بی حلیمہ فرماتی ہیں ع

سواری اگلی پر سوار میں وٹایا اے
نی ساڈا رب نے مقدر چمکایا اے

دائیاں کہتی ہیں ؏

سانوں دس نی حلیمہ سواری کیوں نئیں رک دی
نی جیویں روک نی ایں اوویں پیر جاوے چک دی
کیڑے سوہنے نوں مہاراں پھڑائی جانی ایں
کیوں اینی تیز سواری نوں دوڑائی جانی ایں
سانوں دس نی حلیمہ رل کہن ساریاں
نی تو کتھوں شاناں پایاں گلاں پچھن ساریاں

دائیاں کہتی ہیں حلیمہ بات سن' تو تو بات ہی نہیں سنتی' بی بی حلیمہ فرماتی ہیں' کیا وہاں تم نے میرا انتظار کیا تھا' تم مجھے کمزور سمجھ کر چھوڑ آئیں' اب میرے گھر آ و وہاں تمہاری بات سنوں گی۔ دائیاں کہنے لگیں حلیمہ بچہ تو دکھا دے۔ ہم نے تو مکہ کا کوئی چوہدری نہیں چھوڑا' ہم نے تو سارا مکہ چھان مارا ہے اور امیر گھر کا کوئی بچہ نہیں چھوڑا' تجھے کون سا گھر مل گیا ہے' تو یہ کون سا لال لیکر آئی ہے' بی بی حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں ؏

تساں کیتا نہ پسند' یتیم جان کے
اساں چم لیا جگ توں حسین جان کے
چن آمنہ دا سینے نال' لائی جانی آں
تائیوں اینی تیز سواری نوں دوڑائی جانی آں

اگر سچ پوچھو تو ؏

ساری دنیا دی دولت کمائی جانی آں
تائیوں اینی تیز سواری نوں دوڑائی جانی آں
جیدی کوئی نئیں مثال' بے مثال لبھیا
مینوں آمنہ دی گود وچوں لال لبھیا

اوسے لال نوں میں سینے نال لائی جانی آں
تائیوں اپنی تیز سواری نوں دوڑائی جانی آں

گھر پہنچ کر دیکھا کہ وہ بکری جو کئی دن سے بھوکی باندھی ہوئی ہے اس کے آگے چارہ پڑا ہوا ہے تو وہ بھی سوکھا ہوا ہے آ کر کہتی ہے میرے پڑوسی اتنے سخت دل ہیں کہ کسی کو ترس نہیں آیا کہ وہ بے چاری غریب دور گئی ہوئی ہے، چلو بکری کو تھوڑا سا چارہ ہی ڈال دیں۔ گھر میں دیکھا تو دودھ کوئی نہیں، اونٹنی دوہنے کی کوشش کی لیکن دودھ کوئی نہیں، جب میرے کملی والے مصطفیٰ کو گھر لائے تو بہاریں آ گئیں۔

## رضاعی بہن کی لوریاں:

بی بی شیماں آ کر اٹھاتی ہے اور پوچھتی ہے امی تو یہ کہاں سے لیکر آئی ہے۔ اس کی امی کا کیا نام ہے۔ اس کے باپ کا کیا نام ہے۔ یہ کون سے قبیلے اور خاندان کا ہے۔ بی بی حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں بیٹی تو خاندان نہ پوچھ، یہ نہ پوچھ کہ اس کے باپ کا نام کیا ہے، پہلے بھائی تو دیکھ کیسا ہے۔ شیماں کہتی ہے امی، یہ اتنا خوبصورت ہے کہ میری آنکھ نے آج تک دیکھا ہی نہیں، تو اتنا خوبصورت کہاں سے لائی ہے، حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں شیماں میں یہ مکہ سے لے کر آئی ہوں، اللہ پاک نے ہمیں یہ ہیرا، موتی اور انمول خزانہ دیا ہے۔ شیماں نے اٹھا کر سینے سے لگایا۔ اب یہ اسے باہر کھیلانے کیلئے لے جا رہی ہے، محلے کی بچیوں نے اپنے اپنے بھائیوں کو اٹھایا ہوا ہے۔

کوئی کہتی ہے میرا بھائی سردار بننے والا ہے۔
کوئی کہتی ہے میرا بھائی پہلوان بنے گا۔
کوئی کہتی ہے میرا بھائی لڑاکا بنے گا۔
لیکن بی بی شیماں کی زبان پر ایک ہی جملہ ہے، کہتی ہے ؏

یا ربنا ابق لنا محمدا حتی اراہ یافعا وامردا

یا اللہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا بھائی چلنے پھرنے کے قابل ہو تو اس کی امی لے جائے، میری اور میرے بھائی کی جدائی پڑ گئی، اللہ مجھے اور میرے بھائی کو اکٹھا رکھنا اور ہماری محبت باقی رکھنا، میں اپنے بھائی محمد ﷺ کی ابھرتی ہوئی جوانی، سرداری، عزت اور شان دیکھوں۔

لوگو! وہ کیسا پیارا اور شاندار منظر ہوگا جب بی بی شیماں نے اپنے بھائی پاک محمد ﷺ کو سینے سے لگا کر پیار کی لوریاں دیں اور اپنے بھائی کیلئے دعائیں کیں؛ اس وقت بہن کی مانگی ہوئی تمام دعائیں اللہ نے قبول فرمالیں، پھر ایک وقت آیا کہ شیماں کے بھائی:

بدر منیر بن گئے---سراج منیر بن گئے---بدرالدجیٰ بن گئے۔

شمس الضحیٰ بن گئے---احمد مصطفیٰ بن گئے---رحمۃ للعلمین بن گئے۔

شفیع المذنبین بن گئے---رؤف الرحیم بن گئے---صاحب خلق عظیم بن گئے۔

جس کے سینے پر قرآن آیا اور جس کے دروازے پر جبرائیل سلام کرنے کیلئے آیا۔

مولا عبدالمجید سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ نے سیرت کے حوالے سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں انہوں نے ایک تاریخی واقعہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں جب آقا علیہ السلام چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو ایک دن بہن انگلی سے لگا کر باہر کھیلانے کیلئے لے گئی اور دور ایک پہاڑی کے دامن میں جا کر کھیلنا شروع کر دیا جس طرح بچے کھیلتے ہیں۔ شیماں بھائی سے محبت و پیار کرتی ہے، دوپہر کا وقت ہے، بی بی حلیمہ سعدیہ تلاش کرتی ہوئی یہاں آ پہنچیں اور آ کر بڑے غصے سے کہتی ہیں، شیماں خبردار، میرے لال کو دور نہ لے کر آیا کر، اسے لے کر آئی تھی تو اس کی امی نے بڑی تاکید کی تھی کہ اے حلیمہ، باپ زندہ ہو تو بیٹوں کے پیچھے جاتا ہے، اس کا ابو فوت ہو چکا ہے۔ اس نے تو پیچھے آنا نہیں، مجھے کبھی موقع ملے گا تو میں اپنے لال کا پتہ کرنے کیلئے آیا کروں گی۔

میرے لال کو باہر دھوپ میں نہ جانے دینا۔

میرے لال کو نہ جھڑکنا۔

میرے لال کو کہیں غصے نہ ہونا۔

اس کو محبت دینا، اس کو پیار کرنا، اس لئے بیٹی شیماں؛ اسے دھوپ میں دور نہ لے کر آیا کر، کہیں پیارے کا رنگ کالا نہ پڑ جائے، بی بی شیماں عرض کرتی ہے، امی تو گھبرا کیوں گئی ہے پریشان کیوں ہوگئی ہے، اللہ پاک نے اس کو بڑی شان دی ہے، میں نے کئی مرتبہ تجربہ کر کے دیکھا ہے، میں اسے دھوپ میں بھی لے کر آجاتی ہوں تو آسمان کے بادل آ کر میرے بھائی پر سایہ کر دیتے ہیں۔

## واقعہ شقِّ صدر:

بی بی شیماں اوران کا دوسرا بھائی بکریاں چرایا کرتے تھے۔آپ ایک دن کہنے لگے امی' میرا دل چاہتا ہے' مجھے چھوٹی سی چھڑی دو' میں بھی اپنی بہن کے ساتھ بکریاں چرانے کے لئے جاؤں' فرمایا نہیں بیٹے' تو میرے پاس ہی رہ' ایک دن اصرار کر کے چلے گئے' آپ نے اپنے ننھے منے پیارے پیارے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چھڑی پکڑی ہوئی ہے اور ننھے منے قدم اٹھاتے ہوئے بکریاں چرانے کیلئے جارہے ہیں۔آپ ایک جگہ پر کھڑے ہیں کہ آسمان سے دو سبز پوش فرشتے آئے' انہوں نے آکر میرے پیارے کو لٹایا' سینہ چاک کر کے اندر سے دل نکالا اور سونے کے طشت میں رکھا' اب اسے انوار و تجلیات سے بھر کر پھر دوبارہ بند کر رہے ہیں' بی بی حلیمہ کا دوسرا بیٹا چیختا ہوا دوڑا ہوا' آکر کہتا ہے اماں' میرے مکی بھائی کو بندے ذبح کر رہے ہیں' اماں حلیمہ دوڑتی ہوئی آئیں' آکر دیکھا کہ پیارا اور معصوم سا چہرہ لیے بڑے نڈھال اور پریشان کھڑے ہیں۔بی بی حلیمہ نے سینے سے لگایا اور پوچھا' بیٹے کیا ہوا ہے' تجھے کس نے مارا ہے' کیا پریشانی ہے' آقا فرماتے ہیں امی' دو آدمی آسمان کی طرف سے آئے تھے' وہ یہاں آکر پتہ نہیں کیا کرتے رہے۔

لوگو! اللہ پاک نے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا سینہ چاک کر کے صبر' حلم' علم' تحمل اور حوصلہ بھر کر آپ کا بچپن بھی پیارا بنا دیا ہے۔بی بی حلیمہ کا بیان ہے کہ بچے بچپن میں گالیاں نکالتے ہیں' کھانا تیار ہو تو بے صبری کرتے ہیں لیکن پیارے محمد ﷺ نے مجھے کبھی پریشان نہیں کیا۔آپ نے کبھی میرے بستر پر پیشاب نہیں کیا اور کبھی بدتمیزی والا جملہ نہیں بولا۔آمنہ کے لال علیہ السلام نے چھ سال یہاں رہ کر میرے اجڑے ہوئے گھر کو بسا دیا ہے۔

آقا علیہ السلام جب واپس بی بی آمنہ کے پاس گئے' ایک دن آپ کی آنکھوں کو تکلیف ہوئی تو بی بی آمنہ فرماتی ہیں ابا جی' ذرا پتہ کرو' بیٹے کی آنکھوں کو تکلیف' تم اس کی دوا لے کر آؤ' سردار عبدالمطلب میرے آقا علیہ السلام کو اٹھا کر ایک راہب کے پاس لے گئے' راہب اپنے کمرے میں بند کوئی وظیفہ پڑھ رہا ہے' محلے داروں نے بتایا سردار جی' یہ ذکر اذکار کر رہا ہے' اس نے دروازہ نہیں کھولنا' ابھی یہ باتیں ہو رہی ہیں کہ اس کی جھونپڑی پر زلزلہ برپا ہو جاتا ہے' یہ گھبرا کر باہر نکلا' باہر آکر دیکھتا ہے کہ سردار عبدالمطلب اپنے پوتے کو اٹھا کر کھڑے ہیں' یہ پوچھتا ہے کیا بات ہے'

سردار صاحب فرماتے ہیں میرے پوتے کی آنکھیں درد کرتی ہیں' تمہارے پاس بڑے نسخے ہیں اس کے لئے کوئی دوائی دو' اس راحب نے رخ مصطفیٰ پر نظر دوڑائی تو کافی دیر تک دیکھتا رہا' پھر کہتا ہے سردار جی' میں تورات اور انجیل کا عالم ہوں' تورات اور انجیل میں آنے والے نبی کے جو اوصاف بیان ہوئے ہیں' اللہ ذوالجلال کی قسم ہے وہ تمام اوصاف آپ کے اس پوتے میں موجود ہیں۔ سردار صاحب فرماتے ہیں جناب مجھے لمبی کہانیاں نہ سناؤ' میرے بیٹے کی آنکھوں میں درد ہے' راہب کہتا ہے سردار جی' آپ اتنے بڑے طبیب کو میرے جیسے مریض کے پاس لے آئے ہیں۔ جاؤ اس کے ہونٹ کھول کر اس کا لعاب اس کی آنکھوں پر لگا دو۔ انشاء اللہ شفاء ہو جائے گی۔ میرے آقا علیہ السلام نے پیارے پیارے ہونٹ کھولے سردار صاحب نے لعاب لے کر آپ کی آنکھوں پر لگایا' رات کو لگا کر سوئے' صبح اٹھ کر دیکھا تو آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔

لوگو! یہ اتنی شان اور عظمت والا نبی ہے' میں انہیں الفاظ پر اکتفاء کرتا ہوں' انشاء اللہ وفات رسول ﷺ بھی عرض کروں گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



# ادبِ رسول ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ○﴾ (الحجرات: ۲)

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت ادب اور احترام کے لائق معززات پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں' اللہ وحدہ لاشریک کی رضا اور محبت کی خاطر اللہ کے گھر میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جمع ہونے والو' دعا ہے اللہ ذوالجلال والاکرام میری اور آپ سب کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس حاضری کی برکت سے اللہ قیامت کے دن نبی پاک علیہ السلام کے حوضِ کوثر کا پانی نصیب فرمائے۔

حمد وثنا تعریف کبریائی اللہ وحدہ لاشریک کے لئے بے شماران گنت' لاتعداد' بے حد وحساب درود وسلام سرورِ کونین' رحمۃ للعالمین' سید الاولین والآخرین' امام الانبیاء والمرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لئے۔

میرے بھائیو! جس طرح رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی سے ہر کلمہ پڑھنے والے مسلمان کی والہانہ محبت لازم اور ضروری ہے اسی طرح نبی پاک علیہ السلام کی بات کا ادب اور احترام بھی لازم اور ضروری ہے' جنت کا داخلہ لینے کے لئے اللہ ذوالجلال نے عقیدہ توحید اور اپنے حبیب کی محبت کی شرط لگائی' جس طرح آقا علیہ السلام کی محبت کے بغیر جنت کا داخلہ مشکل ہے' اسی طرح نبی پاک علیہ السلام کی ذات گرامی کا ادب اور احترام بھی ضروری ہے' اس لئے کہ ادب کے بغیر گذارہ نہیں' ادب لازمی چیز ہے' بلکہ اسلام تو مذہب ہی ایسا ہے جس میں ادب ہی ادب اور آداب ہی آداب ہے' رسول اکرم ﷺ نے یہاں تک فرمایا' کہ جو شخص اپنے سے بڑے کا ادب اور احترام نہیں کرتا' چھوٹے پر شفقت نہیں کرتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں' اسلام نے اس قدر ادب اور

احترام کی تعلیم دی ہے۔

اولاد کو والدین کا ادب بتایا ہے۔

شاگرد کو استاد کا ادب بتایا ہے۔

چھوٹوں کو بڑوں کا ادب بتایا ہے۔

بیٹی کو ماں کا ادب بتایا ہے۔

بیٹے کو والدین کا ادب بتایا ہے۔

داماد کو سسرال کا احترام بتایا ہے۔

بھائیو! جس طرح دنیاوی معاملات میں چھوٹے پر لازم اور ضروری ہے' کہ اپنے سے بڑے کا ادب اور احترام کرے' اس سے کئی گناہ زیادہ رب کائنات اس بات پر زور دیتے ہیں کہ امتی اپنے محبوب کا ادب کرے' ویسے بھی اللہ ذوالجلال نے اپنے حبیب کو اس قدر نوازا کہ دنیا میں کوئی مخلوق ایسی نہیں جس نے اللہ کے پاک نبی کا ادب اور احترام نہ کیا ہو۔ آپ سن چکے ہیں کہ

جنگل کے بھیڑیئے اور درندوں نے میرے کملی والے کا ادب کیا ہے۔

حجروں اور شجروں نے میرے کملی والے کا ادب کیا ہے۔

شب معراج سوا لاکھ انبیاء نے میرے کملی والے کے پیچھے نماز پڑھ کر آقا کا ادب کیا ہے۔

وہ آقا علیہ السلام کی موجودگی میں مصلے پر نہیں آئے' ادب کیا ہے' کیونکہ کملی والے کا ادب لازم اور ضروری ہے۔

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ مجمع میں تشریف فرما ہوتے' اجتماع بھی عام لوگوں کا نہیں بلکہ کملی والے کے صحابہ کا اجتماع ہے' یہ جنتیوں کا مجمع لگا ہوا ہے' جس میں

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسے صداقت کے تاجدار بیٹھے ہوئے ہیں۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسے عدالت کے شاہکار بیٹھے ہوئے ہیں۔

سیدنا عثمان وسیدنا علی رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر انسان بیٹھے ہوئے ہیں۔

جب میرے آقا علیہ السلام ان صحابہ میں وعظ فرماتے' کوئی مسئلہ بیان کرتے' کچھ آدمی جن کو بات کی سمجھ نہ آتی' دور بیٹھے ہوتے' وہ میرے آقا علیہ السلام سے عرض کرتے' آقا آپ کی آواز نہیں پہنچی'

بات سمجھ نہیں آئی' راعنا

ہماری رعایت کریں' آقا ہمارا خیال فرمانا (رَاعِنَا عربی کا لفظ ہے ہماری طرف شفقت فرماؤ) ان میں میرے کملی والے سے دشمنی کمانے والے' امام کائنات سے نفاق رکھنے والے کچھ غدار بھی آجاتے' جب صحابہ رَاعِنَا کہتے' آقا ہماری کچھ رعایت کریں' ان بے ایمانوں کو موقع مل گیا انہوں نے راعنا کی بجائے ع کے آگے ی کا اضافہ کر دیا' رَاعِیْنَا' صحابہ رَاعِنَا کہتے اور وہ رَاعِیْنَا کہتے' اس کا معنی ہے اے ہماری بکریوں کے چرواہے' نعوذ باللہ

یہ میرے آقا علیہ السلام کو طنز و مزاح کرتے ہیں۔

یہ کملی والے کی بے ادبی اور گستاخی کرتے ہیں۔

یہ کفر کے مارے ہوئے' آقا علیہ السلام کو مذاق کرتے ہیں۔

اللہ ذوالجلال نے یہ لفظوں کا ہیر پھیر بھی اپنے نبی کے لئے گوارہ نہ کیا' اللہ پاک نے ساری کائنات میں اعلان کروا دیا' اللہ پاک فرماتے ہیں: اے جبرائیل! لبیک یارب جلیل! فرمایا: زمین پر چلا جا' ان بے ایمانوں اور نبوت کے دشمنوں کو موقع مل گیا ہے' میرے کملی والے کے دیوانے راعنا کہتے ہیں اور وہ راعینا کہہ کر نبی علیہ السلام کو مذاق کرتے ہیں' جا کر سورۃ بقرہ کی آیت نازل کر دے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا﴾ (البقرة: ١٠٤)

اے جبرائیل! پیارے صدیق اکبر' عمر فاروق' عثمان غنی' حیدر کرار' سعد و سعید' طلحہ و زبیر' ابن مسعود رضوان اللہ علیہم اجمعین ایمان والو! آج کے بعد میں نے پابندی لگا دی ہے کہ کوئی شخص میرے نبی کو راعنا نہ کہے کیونکہ بے ایمانوں کو موقع مل جاتا ہے وہ راعنا کی بجائے راعینا کہہ دیتے ہیں' اس لئے میں نے راعنا کا لفظ بند کر دیا ہے۔

اللہ اگر ہم نے نبی پاک علیہ السلام سے کوئی بات کرنی ہو تو کیسے کریں' اللہ پاک نے فرمایا: وَقُوْلُوا انْظُرْنَا میرے نبی سے کہا کریں۔

آقا ہماری طرف بھی نظر کرم فرماؤ' محبوب یہ پیار' نبوت اور برکت والی نظریں ہماری طرف بھی کرنا' اسی طرح ادب اور احترام کے لہجے میں میرے نبی سے بات کیا کرو' وہ لفظ جس سے نبی علیہ السلام کے دشمنوں کو مذاق کا موقع ملتا ہے' ان لفظوں پر اللہ نے پابندی لگا دی کہ کوئی شخص نبی

پاک علیہ السلام کے لئے راعنا کا لفظ نہ بولے۔

## حدیث رسول کا ادب واحترام:

میرے بھائی! آؤ میں کملی والے کا ادب اوراحترام عرض کروں، اللہ پاک نے کس قدر کملی والے کے ادب اوراحترام کی تعلیم دی، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ آقا علیہ السلام کی حدیث کا سبق دے رہے ہیں، شاگردوں کا مجمع لگا ہوا ہے اور یہ دیوانہ رسول آقا علیہ السلام کے سچے تابعدار، آقا علیہ السلام سے سچا پیار کرنے اور آپ کی تعلیم کو عام کرنے والے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حدیث پاک پڑھا رہے ہیں، اس تعلیم کے دوران ایک بچھو آیا، اس نے آکر امام صاحب کی کمر پرڈنگ لگایا، شاگردوں نے دیکھا کہ استاد جی کا رنگ زرد ہوتا جارہا ہے، معلوم نہیں کیا ماجرا ہے؟

قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا ادب کتنا ہے، آقا علیہ السلام کی حدیث کا احترام کتنا ہے، امام صاحب تعلیم جاری رکھتے ہیں، اور پڑھاتے جارہے ہیں، اس نے دوسرا ڈنگ لگایا، تیسرا ڈنگ لگایا، پھر چوتھا ڈنگ لگایا، اس بچھو نے سترہ مرتبہ ڈنگ لگایا، لیکن نبی علیہ السلام کا ادب اوراحترام کرنے والے نے اپنے سبق کو بند نہیں کیا، جب سبق مکمل ہوا تو فرماتے ہیں، بیٹا ذرا جلدی سے آنا، میری کمر سے کپڑا اٹھا کر دیکھنا، کیا چیز ہے، شاگردوں نے آکر دیکھا تو عرض کرتے ہیں، استاد جی! یہ بڑا زہریلی قسم کا بچھو ہے، اس نے ایک دو تین ڈنگ نہیں لگائے، اس بچھو نے سترہ جگہ پرڈنگ لگا دیا ہے، امام صاحب فرماتے ہیں، بچو میں کیا کروں، کملی والے کی حدیث پڑھا رہا تھا، میری غیرت نے گوارہ نہ کیا کہ اپنے جسم کو بچانے کے لئے آقا علیہ السلام کی حدیث پڑھانا بند کردوں، کہیں آقا علیہ السلام کی حدیث اور سرکار کے فرمان کی بے ادبی نہ ہو جائے، میں کملی والے کے فرمان میں اس قدر مگن اور مستغرق ہو گیا کہ آقا علیہ السلام کی حدیث چھوڑنے کو میرا دل نہیں چاہتا تھا۔

میری محبت جوش مار رہی تھی کہ امام اگر تیری جان بھی چلی جائے، پرواہ نہ کرنا لیکن کملی والے کی حدیث پر آنچ نہیں آنی چاہیے۔

بھائیو! جنہوں نے ادب اوراحترام کیا، اللہ پاک نے ان کی دنیا بھی بنائی اور آخرت میں بھی سرخرو فرمایا، آج لوگ ایک دوسرے پر فتوے لگاتے ہیں، کوئی کہتا ہے وہ گستاخ ہے، دوسرا کہتا ہے وہ گستاخ ہے، تیسرا کہتا ہے وہ نبی علیہ السلام کا نافرمان ہے، فتوے نہ لگایا کرو، ایک دوسرے کا دل نہ

دکھایا کرو، قرآن وحدیث کی روشنی میں حبیب کبریا علیہ السلام کا ادب اور احترام کیا کرو، نیر بطحاء، انجم طٰہٰ کی تعظیم کیا کرو اگر آپ آقا علیہ السلام کی تعظیم کریں گے تو اللہ ذوالجلال تمہیں جنت عطا فرمادیں گے۔

## سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی پریشانی کی انتہا:

ایک صحابی رسول سیّدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ ہیں، قدرتی طور پر اللہ ذوالجلال نے ان کا گلا کچھ ایسا بنایا کہ یہ آہستہ بھی گفتگو کرتے تو آواز خود بخود بلند ہو جاتی، قرآنی آیات نازل ہوئیں، اللہ پاک نے اپنے محبوب کے ادب واحترام کی تعلیم دی، سورۃ حجرات کی دوسری آیت میں اللہ پاک نے آڈر جاری فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ (الحجرات: ٢)

اللہ ذوالجلال نے حکم جاری فرمایا: اے ایمان کا دعوی کرنے والو! اپنے آپ کو مومن سمجھنے والو! اللہ رسول اور قبر قیامت پر یقین کرنے والو! میرے کملی والے محبوب نبی کی آواز سے اپنی آوازیں اونچی نہ کیا کرو، اپنی آوازیں پست رکھنی ہیں، کہیں نبی علیہ السلام کی آواز کی بے ادبی نہ ہو جائے آدابِ نبوت کو ملحوظ خاطر رکھنا ہے، کہیں میرے کملی والے کی ذات و بات میں گستاخی اور بے ادبی کا تھوڑا سا پہلو بھی نہ ہو اور جس طرح آپس میں باتیں کرتے ہو اس لہجے میں میرے کملی والے حبیب سے بات نہ کرنا، تمیز اور آداب کے دائرے میں میرے کملی والے کے ساتھ سلیقے سے بات کرنا۔

یا اللہ! ورنہ کیا ہوگا، فرمایا اگر نبی سے بے ادبی کا لہجہ اختیار کرو گے اگر میرے حبیب سے گستاخانہ لہجے میں بات کرو گے تو تمہیں معلوم بھی نہیں ہوگا کہ میں تمہاری تمام نیکیاں ضائع کر دوں گا۔

بے شک تم کتنے بڑے نمازی ہو۔
بے شک تم کتنے بڑے حاجی ہو۔
بے شک تم کتنے بڑے صدقہ خیرات دینے والے سخی ہو۔

تمہاری سخاوت، تلاوت، عبادت اور منصب شہادت اپنی جگہ پر، لیکن یاد رکھنا اگر کملی والے محبوب کی گستاخی اور بے ادبی ہوگئی تو میں تمہاری زندگی کی نیکیاں برباد کردوں گا، تمہارے اعمال ضائع کردوں گا اور تمہیں علم تک نہیں ہوگا، تمہاری سب نیکیاں خاک میں مل جائیں گی، اس لئے لہجہ اور انداز ادب اور احترام والا ہو، میرے کملی والے کی ذات کا بھی ادب کرنا ہے، میرے حبیب کی بات کا بھی ادب کرنا ہے اور آقا علیہ السلام کے دستور کا بھی احترام کرنا ہے۔

جب سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی یہ آیات سنیں تو بڑے افسردہ و پریشان ہو کر گھر چلے گئے اور اپنی بیوی سے کہنے لگے، اے اللہ والی میں اپنے گھوڑے والے کمرے میں چلا جاتا ہوں اور تو باہر سے دروازہ بند کردے، نہ میں باہر نکلوں اور نہ میں کملی والے کے پاس جاؤں اگر میں آقا علیہ السلام کے پاس جاؤں گا تو میری آواز بلند ہے، کہیں آقا علیہ السلام کی بے ادبی اور گستاخی نہ ہوجائے، میری آواز اونچی ہے، کہیں میں گفتگو کروں، آقا علیہ السلام سے کوئی سوال کروں؛ میں آپ سے کوئی مسئلہ پوچھوں تو اللہ نہ کرے کہیں میری آواز بلند نہ ہوجائے اور ساتھ کہتے ہیں، اس طرح لگتا ہے جیسے یہ آیتیں اور قرآن کا یہ حکم میرے بارے میں ہی آیا ہے۔

میرے بھائیو! ان کو کتنی فکر ہے، کہیں نبی پاک علیہ السلام کی بے ادبی اور گستاخی نہ ہوجائے، جب حجامت بنوانے کے لئے حمام میں بیٹھو تو حجام سے کہو صابن بعد میں لگانا، پہلے مجھے دو منٹ سوچ لینے دے، کہیں میرے نبی کی گستاخی تو نہیں ہو رہی، کہیں مجھ سے آقا علیہ السلام کی بے ادبی تو نہیں ہو رہی۔

میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں، اس بات پر توجہ کرو اگر آپ نبی پاک علیہ السلام کا احترام اور عزت کرو گے، کملی والے کا ادب کرو گے تو اللہ پاک تمہاری دنیا بھی روشن کریں گے اور آخرت بھی منور کردیں گے۔

یہ صحابیِ رسول ہیں جنہوں نے سچی تابعداری کی، کملی والے سے سچا پیار کیا، کہتا ہے میں اپنے گھوڑے والے کمرے میں بیٹھ جاتا ہوں تو باہر سے تالا لگادے، میں باہر نہیں نکلنا چاہتا، آقا علیہ السلام کے پاس جا کر بات کروں گا، کہیں آواز اونچی ہوگئی تو بے ادبی ہوجائے گی اور میری زندگی بھر کی نیکیاں برباد چلی جائیں گی، یہ بڑے فکرمند ہوئے، اتنی فکر لگی ہوئی ہے، آقا علیہ السلام نماز پڑھ کر نظر دوڑاتے کہ میرا کوئی صحابی غیر حاضر تو نہیں، میرا کوئی صحابی ایسا تو نہیں جو آج نماز پڑھنے کے لئے

نہیں آیا، آخر کیوں نہیں آیا، اسے کیا پریشانی ہے۔

ایک دن آپ نے دیکھا کہ سیّدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نظر نہیں آئے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، این الثابت؟ اے میرے ساتھیو، معلوم کرو، میرے ساتھ کرنے والا، میرا ادب کرنے والا اور میرے اشاروں پر جان گھول گھمانے کے پروگرام رکھنے والا میرا ثابت بن قیس نظر نہیں آ رہا، صحابہ عرض کرتے ہیں، آقا اس کا تو قصہ ہی بڑا عجیب بن گیا ہے، آقا علیہ السلام پوچھتے ہیں: بتاؤ کیا معاملہ ہے؟ صحابہ کرام عرض کرتے ہیں، آقا جب سے اللہ پاک نے یہ حکم اتارا ہے اس وقت سے وہ بے چارہ بڑا ہی فکر مند ہے، آقا اس نے اپنے آپ کو اپنے گھر میں ہی قید کر لیا ہے، وہ اپنے گھر مقید ہو کر رہ گیا ہے، آقا وہ اس فکر سے اپنے گھر میں بیٹھا ہوا ہے، وہ ڈرتا ہے کہ میں نبی پاک علیہ السلام کے پاس جاؤں گا تو کہیں میرا بول اونچا نہ ہو جائے، کہیں میری آواز نبی علیہ السلام کی آواز سے بلند نہ ہو جائے اور اس طرح میری زندگی کی ساری محنت تباہ و برباد نہ ہو جائے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے اللہ پاک کا قرآن کہتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۝﴾ (الحجرات: ۳)

اللہ پاک فرماتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے میرے کملی والے کے پاس رہ کر اپنی آواز آہستہ کر لی۔

## دعوتِ فکر و تدبر:

میں یہاں ایک بات عرض کرنے لگا ہوں جس میرے بھائی کا عقیدہ ہے کہ نبی علیہ السلام ہر وقت ہر جگہ حاضر ناظر ہیں، اللہ پاک کا تو حکم ہے کہ نبی علیہ السلام کی آواز سے اونچی آواز نہ کرنا، جو رب!

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آواز کو نبی ﷺ کی آواز سے اونچا گوارہ نہیں کرتا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آواز کو نبی ﷺ کی آواز سے اونچا گوارا نہیں کرتا۔

سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما جیسے اونچی شان والوں کی آواز کو اپنے نبی کی آواز سے اونچا گوارہ نہیں کرتا۔

نبی پاک تیرے پاس بھی ہوں اور تو گلا پھاڑ پھاڑ کر نغمے گائے---تقریریں کرے---

قوالیاں کرے--- طبلے سرنگیاں بجائے--- موٹر سائیکل کی بانسری نکال کر میلاد کی خوشی میں طوطیاں باجے بجائے، میرا رب تیرے طوطیاں طبلے کس طرح گوارہ کرے رب تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آواز اونچی گوارہ نہیں کرتا۔

میں دعوت فکر دے رہا ہوں، میری بات کو سوچو، میری بات پر غور کرو، اللہ کریم عقیدہ سمجھنے کی توفیق بخشے، اللہ پاک فرماتے ہیں، اپنی آوازیں نیچی رکھنے والے، میرے کملی والے کا ادب اور احترام کرنے والے وہ خوش نصیب ہیں جن کے دلوں کا میں نے امتحان لے لیا ہے، ان کے دلوں میں تقویٰ ہی تقویٰ ہے، ان کے قلوب میں خداخوفی ہے، یہ نبی علیہ السلام کا ادب، احترام اور تعظیم کرنے والے، اللہ پاک سے ڈرنے والے، اللہ کریم کی عبادت کرنے والے، نبی علیہ السلام سے پیار کرنے والے اور اللہ پاک کی بندگی کرنے والے ہیں، ان کے لئے ہماری طرف سے معافی اور مغفرت کے کھلے اعلان ہیں اور آخرت میں ان کے لئے ہم نے اجر عظیم تیار فرمائے ہیں۔

## مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا منظر:

بات عرض کرنا چاہتا ہوں، اللہ پاک اپنے محبوب کی گستاخی اور بے ادبی گوارہ نہیں کرتا، نبی پاک علیہ السلام کا ادب کرنے والوں سے اللہ کریم پیار کرتے ہیں، جنھوں نے نبی پاک علیہ السلام کا ادب واحترام کیا، اللہ پاک نے ان کے کس طرح مقدر جگائے، ان کے کس طرح ستارے چمکائے۔

جب آقا علیہ السلام مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ پاک گئے تو سارا مدینہ اُمڈ آیا، ہر سردار نے تیاری کی ہوئی ہے، ہر چوہدری نے اپنے اپنے گھر سجائے ہوئے ہیں، سب آس اور امید لگا کر کھڑے ہیں کہ آج کملی والا مکی مہمان ہمارے گھر آئے گا، اگلے چوہدری کے دل میں تمنا اور آرزو ہے کہ عربی ہاشمی شہزادہ ہمارے گھر آئے گا، یہ عربی تاجدار اور نبوت کا لاڑا ہمارے گھر آئے گا، ان سب نے آس امید لگا کر اپنے اپنے دروازے سجائے ہوئے ہیں اور اس انتظار میں کھڑے ہیں کہ کملی والا ہمارے گھر آئے گا، مدینے کے لوگ ہر روز دوپہر کے وقت جاتے اور پہاڑیوں پر چڑھ کر دیکھتے کہ محبوب کے آنے کا وقت تو ہو گیا ہے۔

آقا علیہ السلام تشریف نہ لاتے تو یہ شام کو واپس چلے جاتے، ایک دن مدینے والے انتظار کر کے واپس آئے، ایک یہودی ٹیلے پر کھڑا تھا، اس کی نظر پڑ گئی، دیکھتا ہے کہ قافلہ سوار آ رہا ہے، اس نے

آواز بلند کی' اے مدینے والو! جس کا روزانہ راہ تم دیکھتے ہو وہ سامنے آ رہا ہے' جب انہوں نے پہاڑیوں کے ٹیلے پر چڑھ کر دیکھا تو عربی تاجدار اور نبوت کا شاہکار آ رہا ہے' کہتے ہیں' جَـاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ' اے مدینے والو! مبارک ہو' اللہ کا رسول کملی والا آ رہا ہے' آپ کی سواری نے مدینے میں داخل ہو کر ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے' یہاں آپ کا انتظار کیا گیا۔ پیارے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ دونوں میاں بیوی اپنی بالائی منزل پر تشریف فرما ہیں' رات کو پانی کا مٹکا اوندھا ہو گیا اور پانی چھت پر بہہ گیا' انہوں نے اپنا کمبل لے کر پانی پر ڈال دیا تا کہ یہ پانی چوس لے' کہیں ایسا نہ ہو کہ پانی چھت سے ٹپک کر نبی علیہ السلام کا لباس خراب نہ کر دے اور نبی علیہ السلام کے کپڑوں کی بے ادبی اور گستاخی نہ ہو جائے' سردی میں ساری رات ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے رہے' اس طرح دونوں نے بیٹھ کر رات گذاری لیکن پیغمبر کی گستاخی اور بے ادبی گوارہ نہ کی' اور بعض دفعہ اس طرح ہوتا' مکان کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے کہ نبی پاک علیہ السلام کے سر مبارک کے برابر ہمارے پیر نہ آ جائیں کہیں گستاخی نہ ہو جائے۔

لوگو! میرے محبوب کا اس قدر ادب اور احترام ہے' اسی لئے رب کائنات نے ان کے بارے قرآن پاک میں ایک مقام پر نہیں' کئی مقامات پر اعلان فرمایا:

﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝﴾ (المجادلة: ٢٢)

آقا علیہ السلام کی حدیث اور فرمان کا ادب کیا کرو۔

آقا علیہ السلام کی ذات اور بات کا احترام کیا کرو۔

آؤ اللہ پاک کے قرآن کا ایک اور مقام سناؤں' آواز آتی ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۝﴾ (الحجرات: ١)

اللہ پاک فرماتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو' رب رسول سے پیچھے پیچھے رہو' مطلب یہ کہ جو حکم اللہ ذوالجلال نے نازل فرمایا اور اس کی جو تشریح میرے کملی والے محبوب آمنہ کے لال علیہ السلام نے کی اس سے ٹانکے لگا کر اضافے نہ کرو' اپنے پاس سے دین نہ بڑھاؤ' جو

دین رب رسول نے تمہارے سامنے پیش کیا ہے اسی پر اکتفاء کرو۔

## دین کس چیز کا نام ہے؟

یہاں سے معلوم ہوا کہ دین اس بات کا نام ہے جس پر کملی والے محبوب کی ختم نبوت کی مہر لگی ہوئی ہے، جس پر آقا علیہ السلام کی حدیث کی مہر نہیں، جس پر قال قال رسول اللہ کی مہر نہیں وہ بات کبھی دین نہیں بن سکتی، دین آج سے کم از کم ساڑھے چودہ سو سال پہلے مکمل ہوا، معلوم ہوا کہ دین وہی ہے جو ساڑے چودہ سو سال پہلے مکمل ہوا اور جو دین ہم نے بعد میں بنایا وہ دین نہیں ہوسکتا۔

## کیا رسومات و بدعات کا نام دین ہے؟

اللہ کے پیارے ولی پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آقا علیہ السلام کے کم از کم ساڑھے چھ سو سال بعد دنیا میں آئے، زندگی گذاری اور چلے گئے، اب بابا جی کے جانے کے بعد اگر کوئی شخص کام شروع کرے اور نام بابا جی کا لگا دے، کیا وہ دین ہوسکتا ہے؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس پر کملی والے کی مہر نہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ بابا جی کا نام لیا گیا ہے، بابا جی نے فرمایا: نہیں، اس نے کہا ہے اگر تو چاند کی دس تاریخ کو دودھ دھو کر سارا میاں جی کے گھر نہ بھیجا تو بھینس کے تھنوں سے خون آئے گا، یہ سن کر اس دیہاتی زمیندار آدمی نے کہا، مولوی جی ہمارے باپ کی بھی توبہ، کیا ہم نے بھینس بیمار کرنی ہے، سارا دودھ صبح آپ کے گھر میں ہی ہوگا۔

میرے بھائی! اس پاپی پیٹ نے دنیا کو کن چکروں میں ڈال دیا ہے، دین تو ساڑھے چودہ سو سال پہلے مکمل ہو چکا ہے، دین پر ختم نبوت کی مہریں لگ چکی ہیں، بعد میں پیٹ کی خاطر جو مسئلہ بنائیں گے وہ دین نہیں ہوسکتا۔

ایک بات عرض کرنے لگا ہوں، ناراض نہ ہونا، کسی فوت ہونے والے کے فوت ہونے کے بعد ہم خورد ونوش کے دور چلاتے ہیں، لوگ کہتے ہیں دیکھئے جب ہمارا بابا مرا تو یہ آ کر کھانے پر بیٹھ گیا، اب اس کی بے بے مرگئی ہے تو اس نے ہمیں بلایا ہی نہیں، برادری باتیں کر رہی ہے، پھر بندہ برادری کا منہ بند کرنے کے لئے کریانہ سٹور سے بیس ہزار کا سودا لیتا ہے، دیگوں والے کی پکوائی اور ادھر ادھر کے بل سر پر ہیں، اللہ کی قسم ہے مقصد صرف یہ کہ برادری خوش ہو جائے۔

اللہ کی قسم! نشانہ کرنا خالد مجاہد کی فطرت نہیں، حق بات کہنے کا عادی ہوں، حق بات کہنا چاہتا

ہوں، رب کا واسطہ دے کر کہتا ہوں، میں تیرا ایمان بھی بچانا چاہتا ہوں اور تیرے نوٹ بھی بچانا چاہتا ہوں، اخبار میں لکھا ہوتا ہے کہ فلاں تاریخ کو اتنے بجے چوہدری صاحب کے اباجی کی رسم قل، رسم ساتواں، رسم دسواں، رسم چہلم ہوگی، ایمانداری سے سوچو، دین نبی علیہ السلام کی سنت کا نام ہے یا رسم کا نام ہے، دین رسم کا نام نہیں، دین آقا علیہ السلام کی سنت کا نام ہے، کوئی ماں کا لال ہے جو اخبار پر لکھے سنت قل، سنت ساتواں، سنت دسواں، سنت چہلم۔

بھائیو! یہ سنت ہو تو لکھے، یہ سنت ہی نہیں، نبی ﷺ نے کیا ہی نہیں، اللہ کی قسم ہے اگر کیا ہوتا تو بات کھل کر سامنے آتی، آقا علیہ السلام کی حدیث میں بات مل جاتی، رسم، رواج کو کہتے ہیں، رواج ہر برادری کا اپنا، ہر علاقے کا اپنا۔

میو برادری کی رسمیں کچھ اور ہیں۔

آرائیں برادری کی رسمیں کچھ اور ہیں۔

بھٹی برادری کی رسمیں کچھ اور ہیں۔

راجپوت برادری کی رسمیں کچھ اور ہیں۔

پنجاب والوں کی رسمیں اور ہیں۔

سندھ والوں کی رسمیں اور ہیں۔

بلوچستان والوں کی رسمیں اور ہیں۔

سرحد کی رسمیں اور ہیں۔

دین رسموں کا نام نہیں ہے، دین مصطفیٰ کی سنت کا نام ہے، جو سنت میں ہے، وہ

پاکستان میں بھی وہی ہے۔

عرب میں بھی وہی ہے۔

ہندوستان میں بھی وہی ہے۔

سنت کسی علاقے میں مختلف نہیں ہوسکتی، رسم علاقائی ہے اور سنت انٹرنیشنل ہے، دنیا کے جس خطے پر جاؤ گے سنت ایک ہی صورت میں نظر آئے گی۔

میرا ایک بھائی اعلان کر رہا تھا، حضرات ایک ضروری اعلان سنیں، فلاں مسجد میں اتنے بجے

رسم قل ہو رہے ہیں، تشریف لا کر ثواب دارین حاصل کریں، میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ یہ جملہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ثواب دارین رسم پر نہیں ملتا، کملی والے کی سنت پر ملتا ہے، آپ کہیں گے جی رسموں پر کیا ملتا ہے؟

سنیں!

رسموں پر چاول ملتے ہیں۔

رسموں پر گوشت ملتا ہے۔

رسم ورواج منانے پر پھلڑیاں مکھانے ملتے ہیں۔

رسم ورواج منانے پر چنے ملتے ہیں۔

رسم ورواج منانے پر سب کچھ ملتا ہے، لیکن ثواب دارین رسموں پر نہیں۔ یہ کملی والے کی سنت پر ملتا ہے۔

یہ بات میں نے کہہ دی ہے اب بجائے اس کے کہ منہ چڑھاؤ خدارا دماغ پر بوجھ ڈال کر غور کرو کہ جو بات خالد مجاہد نے کہی، کیا کہی ہے دین ساڑھے چودہ سو سال پہلے مکمل ہو چکا' اللہ کی قسم! قل بعد میں آئے --- ساتواں بعد میں آیا --- دسواں بعد میں آیا --- چالیسواں بعد میں آیا --- چھوٹی گیارہویں بعد میں آئی --- بڑی گیارہویں بعد میں آئی۔ ان پر کملی والے کی مہر نہیں ہے۔

میں منبر رسول پر کھڑا باوضو اہل ایمان کی مجلس میں بات کر رہا ہوں، سامنے قرآن ہے' ان تمام کاموں میں ایک کام پر بھی اگر میرے رسول کی مہر ثابت ہو جائے تو اللہ کی قسم! سورج بعد میں غروب ہوگا، قائل پہلے ہو جاؤں گا۔

میرے بھائی! نبی علیہ السلام کا ادب اور احترام یہی ہے کہ دین میں اضافہ نہ کرو' اذان بلال کہو جو سیدنا بلال اور سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما نے کہی ہے' وہ اللہ اکبر سے شروع اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہوئی۔

لوگو! جب کوئی فوت ہو جائے تو وہ کام کرو جو رسول نے بتائے ہیں' لیکن یہ ایک کاپی پنسل پکڑ لیں گے اور ماشاء اللہ نوجوان بچیوں کو گھر سے نکالیں گے کہ جاؤ سپارے اکٹھے کر کے لاؤ' عورتوں

کے لئے دو ہی تو کام رہ گئے' ایک ووٹ اکٹھا کرنے کے لئے اور دوسرا سپارے اکٹھے کرنے کے لئے' لڑکیاں دروازہ کھٹکھٹاتی ہیں' آواز آتی ہے کون؟ یہ کہتے ہیں: آپا جی کیا کوئی قرآن پڑھا ہوا ہے' وہ کہتی ہیں: ہاں جی پڑھا ہوا ہے' یہ کہتی ہیں پھر یہ ہمیں دے دیں' وہ کہتی ہیں پچیس سپارے لکھ لو۔

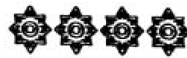
اے اللہ کے بندو! وہ کام کرو جو رسولؐ نے بتائے ہیں اگر کلمہ پڑھا ہے تو کلمے کی لاج رکھو' دین میں اپنی مرضی نہ چلاؤ' مرضی اس کی چلاؤ جس کا کلمہ پڑھا ہے' کلمہ نہ پڑھ اگر پڑھ لیا ہے تو غلامی کر' جس طرح غلامی کرنے کا حق بنتا ہے۔

دیکھئے! ایک اونٹ ہے جس کی نکیل مالک کے ہاتھ میں ہے' اگر نکیل مالک کے سات سال کے بچے کے ہاتھ میں بھی ہوگی' جب وہ بھی اشارہ کرے گا کہ بیٹھ جاؤ' اونٹ یہ نہیں کہے گا' چوہدری کے بیٹے' حالات سازگار نہیں' نیچے کانٹے پڑے ہوئے ہیں' نیچے کنکریاں اور گرم ریت ہے' میں نہیں بیٹھوں گا' نیچے کیچڑ ہے' پہلے صفائی کرو پھر بیٹھوں گا۔

یار! تجھ سے تو اونٹ نمبر لے گیا' تو انسان ہو کر نبی علیہ السلام کے اشاروں پر نہیں بیٹھتا' جہاں کملی والا اشارہ کردے' وہاں ٹھہر جا ع

مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ صفائی ہو
ادھر فرمان محمد ہو ادھر گردن جھکائی ہو

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



# معراج النبی ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ○﴾ (بنی اسرائیل: ۱)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو، پردے میں بیٹھ کر سننے والی معزز ات مکرمات اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں! مختلف علاقوں سے عقیدت ومحبت سے آنے والے مہمانوں! دلی دعا ہے کہ اللہ جل جلالہٗ میری اور آپ سب کی حاضری قبول فرمائے، جس طرح آج اللہ کریم کی بارگاہ میں جمع ہوئے ہیں، مالک کائنات ہم سب کو اپنے محبوب کے حوض کوثر کی حاضری نصیب فرمائے۔

حضرات! آقا علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے کئی گوشے ہیں، لیکن میں ان شاء اللہ سرکار کا مختصر "معجزہ معراج"، عرض کروں گا، دعا فرمانا اللہ شرح صدر سے بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایسا خرقِ عادت عمل جس کو سمجھنے کے لئے انسان کی عقل عاجز آجائے، ہاتھ نبی کا ہو اور طاقت اللہ کی ہو، معجزہ کہلاتا ہے، جس طرح اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو معجزات عطا فرمائے آپ نے پتھر پہ عصا مارا تو اللہ پاک نے پانی کے بارہ چشمے چلائے، پانی پر عصا مارا تو دریا کا چلتا پانی رک گیا، سڑکیں بن گئیں، پھر جب فرعون کی باری آئی، عصا لگا تو اللہ کریم نے پانی کی روانی عطا کر کے فرعون کو غرق کیا۔

ہر نبی کو نبوت کی تائید کیلئے اللہ پاک نے معجزات عطا فرمائے، عیسیٰ علیہ السلام کو معجزہ ملا، آپ اندھے کے چہرے پر ہاتھ پھیریں تو اللہ آنکھوں کا نور دے، کوڑھی کے جسم پر ہاتھ پھیریں تو اللہ

شفاء یاب کرے۔

## نبی اکرم ﷺ کا ایک معجزہ:

قربان جاؤں! جس طرح اللہ پاک نے تمام انبیاء کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ خوبیاں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائیں، اللہ کی قسم ہے، اسی طرح اللہ پاک نے سب سے زیادہ معجزات اپنے آخری رسول کو عطا فرمائے۔

مجھے یاد آیا، آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس سیدنا جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ آ کر عرض کرتے ہیں: آقا! میرے ابو جان دنیا سے چلے گئے ہیں، ابا جان کے سر پر قرض ہے، اب قرض لینے والے بڑا پریشان کرتے ہیں، میرے باغ میں تھوڑی سی کھجوریں ہیں، میں اپنے باغ کا پھل توڑنا چاہتا ہوں، مجھے ڈر لگتا ہے، وہ قرضہ لینے والے آ کر پریشان کریں گے، آپ میرے باغ میں تشریف لائیں، آپ کی وجہ سے ذرا رعایت ہو جائے گی، آپ ان آنے والوں کو سمجھا دیں، میں سب کو باری باری قرضہ دیتا رہوں گا، آقا علیہ السلام نے میرے جابر کی بے قراری دیکھی تو فرماتے ہیں جابر غم نہ کر، اپنے گھر والوں کو ساتھ لے جا اور باغ کی کھجوریں توڑ کر ڈھیریاں لگا دینا، جب کھجوریں توڑ لو تو پھر مجھے بھی بلا لینا، آقا علیہ السلام کو بلایا گیا، میرے پیارے محبوب سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے باغ میں آئے، آپ فرماتے ہیں: اے جابر! جا مدینے میں اعلان کر دے، اے مدینے والو! جس جس نے میرے باپ عبداللہ سے قرضہ لینا ہے، جلدی کرو، آ کر میرے باغ سے اپنا اپنا قرضہ لے جاؤ، جب قرضے والوں نے اعلان سنا تو بڑے حیران ہوئے کہ جابر تیرا کون سا اتنا بڑا باغ ہے، تو کس کس کا قرضہ ادا کرے گا، آمنہ کے لال جناب محمد ﷺ آ کر ڈھیریوں پر بیٹھ گئے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، اے قرضہ لینے والو! پریشان نہیں ہونا، آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرنا، سب باری باری آ کر اپنا قرضہ لیتے جاؤ، میرے آقا علیہ السلام تول تول کر کھجوریں دیتے جا رہے ہیں، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگو! جب آقا علیہ السلام نے سب کو کھجوریں دے کر سب کا قرضہ اتار دیا تو میں نے دیکھا کہ ڈھیریوں میں ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی، یہ ہے معجزہ۔

## ایک اور معجزہ:

قربان جاؤں! میرے محبوب کے پاس ولید نامی آدمی آ کر کہتا ہے: اے محمد! (ﷺ) تو کہتا

ہے میں اللہ پاک کا نبی ہوں' میرے پاس اللہ پاک کی طرف سے وحی آتی ہے' آپ ہمارا ایک مطالبہ پورا کریں' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں' کون سا مطالبہ ہے' یہ کہتا ہے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیں' میرے محبوب نے ایسے انگلی اٹھائی تو اللہ پاک نے میرے کملی والے آقا کی انگلی کی لاج رکھ کر چاند دو ٹکڑے فرما دیا' یہ بھی معجزہ ہے۔

## واقعہ معراج جسم اور روح کے ساتھ:

آج نبی علیہ السلام کے معجزہ معراج کی باتیں کرنی ہیں' خالق کائنات نے پہلے اپنی ذات کا تعارف کروایا۔

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۝﴾

(بنی اسرائیل: ۱)

مسجد حرام یعنی بیت اللہ شریف سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی' اس سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ پاک نے بیت اللہ سے اقصیٰ تک کی سیر بیان فرمائی اور معراج کا سفر سورۃ نجم میں بیان فرمایا:

لوگو! سیر کرانے والا کون ہے' قرآن پاک کی دو چار آیات اور سنا دوں' نبی علیہ السلام کو معراج پر بلانے والا کون ہے۔

﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.﴾ (الملك: ۱)

سیر کرانے والا کون ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ.﴾ (آل عمران: ٦)

جس اللہ پاک نے شکم مادر میں صورتیں بنائیں۔

سیر کرانے والا کون ہے:

﴿الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ.﴾ (الفرقان: ۱)

جس اللہ پاک نے قرآن نازل فرمایا:

آؤ لوگو! سنو میرے نبی کی کیسی سیر ہے' اللہ پاک نے فرمایا: لَیْلًا رات کو سیر کرائی' میرے پاک نبی سے محبت کے دعوے کرنے والے' تو رات کو وی سی آر پر فلمیں دیکھے' عیاشیوں اور

بدمعاشیوں میں رات برباد کرے، اللہ کے قرآن پر غور کرو، اللہ پاک راتوں کا کس طرح تذکرہ کر رہے ہیں، کہیں اللہ پاک نے رات کا تذکرہ فرمایا:

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰـهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ﴾ (القدر: ١)

اللہ پاک نے قرآن آسمان دنیا پر نازل فرمایا تو رات کو۔

اللہ پاک نے راتوں کا کس طرح تذکرہ فرمایا:

﴿وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ﴾ (بنی اسرائیل: ٧٩)

اللہ پاک نے اپنے نبی کو تہجد عطا فرمائی تو رات کو، اللہ کریم نے معراج کرائی تو رات کو۔

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا﴾

کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ پاک نے ایک کشف کروایا تھا، ایک خواب کے ذریعے سیر کروائی گئی۔

لوگو! اہلحدیث کا عقیدہ ہے اگر خواب آئی ہوتی تو اللہ کریم قرآن پاک کی سپیشل سورۃ کا آغاز کرتے ہوئے لفظ سبحان کا استعمال نہ کرتے، خواب تو ہر شخص کو آجاتی ہے، خواب میں تو بندہ بڑی دور کی سیر کر لیتا ہے، خواب میں بندہ بڑے بڑے عہدوں پر پہنچ جاتا ہے، اس لئے خواب میں سیر کرنا تو کوئی کمال نہیں، اللہ پاک نے میرے آقا علیہ السلام کو سیر کرائی تو آپ کی روح پاک بھی ساتھ ہے اور جسم اطہر بھی ساتھ ہے، آقا علیہ السلام کے جسد اطہر نے بھی سیر کی اور روح مقدسہ نے بھی سیر کی۔

کہتے ہیں جی اتنا لمبا سفر چند گھڑیوں میں کیسے ہو گیا، میں نے کہا، ایسے ہو گیا، جیسے اللہ پاک نے یتیم پیدا کر کے پیغمبری عطا کر دی۔

جو اللہ یتیم پیدا کر کے رسالت کا تاج پہنا سکتا ہے۔

اس اللہ کے لئے مشکل نہیں وہ اللہ ہفت افلاک کی سیر بھی کرا سکتا ہے اور کیسی سیر ع

جتھے رات معراج سرکار پہنچی | بتاں فلکاں نوں چیر جا پار پہنچی
مقام اس تے نبیاں چوں جا کوئی نہیں سکدا | جہاناں دی رحمت کہا کوئی نہیں سکدا
میرے آقا دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا

امام الانبیاء، امام اعظم ﷺ مسجد اقصیٰ میں:

لوگو! ایک اور جملہ سن لو نبی علیہ السلام کی سیر مسجد سے مسجد تک' لوگ علماء کو مذاق کرتے ہیں کہ مولوی کی دوڑ مسجد تک ہے' ادھر قرآن پر غور کرو۔

﴿مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى﴾

میرے آقا علیہ السلام اسریٰ کے لئے مسجد سے چلے اور مسجد میں پہنچے' میرے نبی کا مسجد سے کتنا گہرا تعلق ہے۔

میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا:

وہ شخص جس کا دل ہر وقت اللہ کے گھر میں ہی لٹکا رہتا ہے' جس کو ہر وقت اللہ کے گھر کا خیال رہتا ہے' کبھی مسجد کی توسیع کا خیال' کبھی مسجد کی صفائی کا خیال' مسجد کے پانی کا خیال' کبھی اپنی نماز باجماعت کا خیال' کبھی مسجد کی تعلیم کا خیال' اللہ ذوالجلال ایسے شخص کو اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمادیں گے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: میرا دل جاگ رہا تھا اور آنکھیں سو رہی تھیں' آنے والوں نے آ کر پیغام سنایا' پیارے چلو' اللہ پاک آپ کو سیر کروا کر اپنی قدرت کے عجائبات دکھانا چاہتا ہے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: وہ سواری جس پر مجھے سوار کیا گیا وہ گدھے سے بڑی اور خچر سے چھوٹے قد کی تھی' جس کا نام براق ہے' وہ اتنی تیز رفتار ہے کہ جہاں میری نگاہ پہنچتی وہاں میری سواری کا قدم پہنچ جاتا تھا' کسی صاحب دل نے اپنی محبت کے جذبات کو اجاگر کرتے ہوئے' دنیا کو ثنا خوانی کر کے سکھائی اور میں بھی عرصہ دراز سے اپنے محبوب کی تعریفیں کر رہا ہوں ع

عرض کیتی جبرائیل میرے آقا نوں آ کے ... چلو آقا رب دا پیغام آ گیا ہے
سواری لئی در تے ہے براق آیا ... تے واگاں پھڑن لئی غلام آ گیا ہے
اقصیٰ چے پہنچے آقا ہمارے ... کھڑے سن نبی انتظاری چے سارے
نبیاں نوں اعلان جبرائیل کیتا ... صفاں ٹھیک کر لو امام آ گیا ہے

وہ امام آیا جس کو اللہ پاک نے پوری دنیا کا امام بنایا' جس کی شان اللہ پاک نے پیارے قرآن میں بیان کی' کہیں اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

سوالاکھ نبیوں کا امام کون بنا' جس کی شان اللہ پاک نے بتائی۔

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (الاعراف:۱۵۸)

کون نبیوں کا امام بنا' جس کی شان اللہ پاک نے قرآن کریم میں اس طرح بیان کی!

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا۝﴾ (الاحزاب: ۴۵)

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: جب میں براق کے قریب گیا تو براق نے نخرہ کیا' جبرائیل علیہ السلام اس کے کان کے قریب آ کر کہتے ہیں' اے براق خبردار' آج تیری پشت پر وہ نبی سوار ہونے والا ہے کہ ایسا سوار آج تک تجھ پر سوار نہیں ہوا' یہ اللہ پاک کا پیارا اور بی بی آمنہ کا راج دلارا ہے' کہیں آمنہ کے لال علیہ السلام کی گستاخی اور بے ادبی نہ کر بیٹھنا' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں' جب براق نے میرا نام سنا تو تھم گیا' اس نے اپنی حرکت بند کر دی' میں سوار ہو کر اقصیٰ پہنچا تو وہاں ہر نبی موجود ہے۔

بابا جی آدم علیہ السلام وہاں تشریف فرما ہیں۔

جناب نوح علیہ السلام بھی تشریف فرما ہیں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام بھی تشریف فرما ہیں۔

جناب اسماعیل علیہ السلام بھی تشریف فرما ہیں۔

پیارے اسحٰق علیہ السلام بھی تشریف فرما ہیں۔

پیارے مکھڑے والے یوسف علیہ السلام بھی تشریف فرما ہیں۔

جناب موسیٰ علیہ السلام بھی تشریف فرما ہیں۔

جناب عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف فرما ہیں۔

جس جس کو اللہ پاک نے نبوت عطا فرمائی وہ تمام معراج کی رات اقصیٰ میں تھے' جو وہاں میرے نبی کے پیچھے نہیں تھا وہ نبی نہیں ہو سکتا' اللہ پاک نے تمام نبی اکٹھے کئے اور سب نبیوں نے میرے نبی کی امامت میں نفل پڑھے' بتاؤ' کیا یہ ٹوٹی ہوئی لائٹ والا وہاں تھا' جو کہتا تھا ہم بھی نبی ہیں۔

کبھی کہتا ہے' میں امام مہدی بن گیا ہوں۔

کبھی کہتا ہے، میں عیسیٰ بن گیا ہوں۔

ایک دن کہتا ہے، میرے پاس فرشتہ آیا، کسی نے پوچھا تیرے فرشتے کا نام کیا ہے، کہتا ہے میرے فرشتے کا نام ہے، ٹیچی، ٹیچی

لوگو! میرا عقیدہ ہے کہ جو نبی ہے وہ معراج کی رات میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی امامت میں نماز پڑھ رہا ہے، جو وہاں نہیں وہ نبی نہیں، اتنی شان والا میرا نبی، اللہ پاک نے تمام نبیوں کو بلایا، کسی کی نظریں بابا جی آدم علیہ السلام کے چہرے پر کہ آج نماز پڑھائیں گے۔

کسی کی نظریں نوح علیہ السلام کے چہرے پر کہ انہوں نے ساڑھے نو سو سال اللہ کے دین کی خدمت کی ہے، آج اللہ پاک ان کو امامت کا تاج عطا فرمائیں گے۔

کسی کی نظریں جناب ابراہیم علیہ السلام کے چہرے پر کہ آج اللہ پاک ان کو امامت کا شان عطا فرمائیں گے۔

کوئی موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھتا ہے۔

کوئی عیسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھتا ہے۔

کہ آج کون امامت کرائے گا، اللہ پاک نے فرمایا: جبرائیل! عرض کیا لبیک یا رب جلیل! فرمایا: جلدی کر، میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو کندھے سے پکڑ کر مصلہ امامت پر کھڑا کر دے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے جہاں میرا کملی والا حاضر ناظر ہو، وہاں سوا لاکھ نبیوں میں سے بھی کوئی مصلے پر نہیں آ سکتا۔

لوگو! جب نبی علیہ السلام کی موجودگی میں!

آدم علیہ السلام امامت نہیں کرا سکتے ---نوح علیہ السلام جماعت نہیں کرا سکتے

موسیٰ علیہ السلام جماعت نہیں کرا سکتے ---عیسیٰ علیہ السلام امامت نہیں کرا سکتے

غرضیکہ کوئی نبی مصلہ پر نہیں آ سکتا، پھر آقا علیہ السلام کو حاضر ناظر سمجھ کر دنیا کا!

کوئی امام مصلہ پر آئے ---کوئی عالم دین مصلہ پر آئے

کوئی حافظ قرآن مصلہ پر آئے ---کوئی قاری قرآن مصلہ پر آئے

بات سمجھ میں نہیں آئی، میرا نبی تو وہ نبی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی نبی بھی مصلہ پر

نہیں آ سکتا۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: تعارفی نشستیں ہوئیں تو سب نے اپنا اپنا تعارف کروایا' میں نے بھی اپنا تعارف کروایا' میں نے جماعت کروائی پھر اللہ پاک نے مجھے معراج کا شرف عطا فرمایا' میرے لئے سیڑھی لائی گئی اور ہفت افلاک کی سیر کرائی گئی۔

## ساتوں آسمانوں کی سیر:

پہلا آسمان آیا' میں نے جا کر دیکھا کہ آدم علیہ السلام تشریف فرما ہیں' ابا جان سے ملاقات ہوئی' پہلا آسمان نیچے رہ گیا لیکن میرے پاک نبی کی پرواز جاری ہے۔

دوسرا آسمان آیا' وہاں جناب عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام تشریف فرما ہیں' میرا سفر جاری ہے' دوسرا آسمان نیچے رہ گیا۔

تیسرا آسمان آیا تو وہاں جناب یوسف علیہ السلام کو دیکھا' میرے پیارے یوسف علیہ السلام کا اتنا پیارا اور خوبصورت چہرہ' مجھے اس طرح لگتا تھا' جیسے اللہ پاک نے حسن کے دو حصے کر کے آدھا حسن پوری دنیا کو دیا اور آدھے حسن سے اکیلا پیارا یوسف ہی بنا دیا ہے۔

میری اماں جی عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا وجد میں آ کر فرماتی ہیں' جنہوں نے پیارے یوسف علیہ السلام کا چہرہ دیکھا انہوں نے انگلیاں کاٹ لیں' اگر میرا کملی والا دیکھ لیتیں' جس کو اللہ کریم نے سراج منیر اور بدر منیر بنایا' یہ پیار کی بولی ہے نا ع

رب بدر منیر بنایا اے' نالے لقب سراج عطایا اے
جنے تکیا حسن پیارے دا' اونے اپنا آپ لٹا چھڈیا
رب دے کے جمال آقا نوں' سارے جگ توں حسین بنا چھڈیا
جاواں صدقے میں حسن محمد توں' جنے شمس و قمر شرما چھڈیا

اتنا پیارا اور اعلیٰ بنایا کہ ع

چہرے چمک دی لاٹ نورانی این' دسے سورج وانگ پیشانی این
اللہ بھیج کے کملی والے نوں' سارے جگ دا ہنیرا مکا چھڈیا

سوہنیاں بلیاں میری جناب دیاں جیویں پتیاں سرخ گلاب دیاں
سوہنے ہونٹاں نوں کھولیا جس ویلے ہر پاسے چانن لا چھڈیا

میرے نبی کا ایک سفر جو مکہ سے مدینہ تک کیا اور دوسرا سفر معراج کا یہ دونوں سفر بڑی شان اور مقام والے ہیں' معراج کے سفر میں

پہلا آسمان --- دوسرا آسمان --- تیسرا' چوتھا' پانچواں' چھٹا' ساتواں۔

سدرۃ المنتہیٰ آ گیا' اللہ پاک نے میرے آقا علیہ السلام کو سدرۃ المنتہیٰ کی بلندیوں پر پہنچایا۔ جہاں کوئی ماں کا لال نہ جا سکا' قربان جاؤں' ادھر بابا جی صمصام رحمۃ اللہ علیہ بھی وجد میں آ گئے' پیار کی بولی بول کر فرماتے ہیں ع

ستے رہن صدیق فاروق ہوریں' تو فلکاں تے آ جا چپ کر کے
براق تے چڑھ کے لیل اسریٰ' اقصیٰ نوں سجا جا چپ کر کے
اقصیٰ دے وچ نشان کئی' جو بنائے میں تیرے ویکھن لئی
راہواں تک دے نے میرے سوہنے نبی' دو رکعتاں پڑھا جا چپ کر کے
جتھے کوئی وی آ سکیا نئیں' اوناں تھانواں تے آ جا چپ کر کے

لوگو! اللہ پاک نے میرے مصطفےٰ علیہ السلام کو معراج کا شان عطا فرمایا' اپنا مہمان بنایا اور راز و نیاز کی باتیں کی' اللہ پاک نے کتنی عظمتیں عطا کیں ع

تو ساجد میں مسجود تیرا' تو عابد میں معبود تیرا
میرے سامنے التحیات والے' مٹھے بول سنا جا چپ کر کے
لے جا تحفہ پاک نمازاں دا' ول سکھ جا عجز نیازاں دا

## معراج میں رب کریم کی طرف سے پانچ نمازوں کا تحفہ:

میرے مولا! روٹی کا ناغہ ہو جائے --- ناشتے کا ناغہ ہو جائے --- دوکان کا ناغہ ہو جائے --- ملازمت کا ناغہ ہو جائے --- لیکن تیری نماز کا ناغہ نہ ہو۔

کچھ بھائی دو پڑھتے ہیں کچھ تین پڑھتے ہیں اور کوئی ایک پڑھتا ہے' پھر وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نمازی ہیں' یہ کوئی نماز نہیں' نمازیں پانچ ہیں' اس کی مہربانی دیکھئے' ہم پڑھتے پانچ ہیں' ثواب

پچاس کا ملتا ہے‘ یہ کہاں لکھا ہے‘ آ ؤ قرآن سناؤں‘ مالک کائنات نے وعدہ فرمایا:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔﴾ (الانعام: ۱٦٠)

اے کملی والے! اپنی امت کو خوشخبری سناؤ‘ جو شخص ایک نیکی کرے گا اس کی ایک نہیں‘ دس بنا کر لکھوں گا‘ جو شخص پانچ نمازیں پڑھتا ہے‘ اللہ پاک اسے پچاس نمازوں کا ثواب عطا کر دیتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ نماز رب کا تحفہ ہے‘ جو بیٹا باپ کا تحفہ قبول نہ کرے‘ کیا کوئی شخص اسے اچھا کہے گا‘ باپ کہتا ہے: بیٹا! یہ مکان میں نے تجھے تحفہ دیا‘ اپنا تحفہ سنبھال کر رکھ‘ مجھے نہیں چاہیے‘ سننے والے کہیں گے بڑا کمینہ ہے‘ ماں کہتی ہے بیٹا یہ تحفہ لے‘ یہ ماں کا تحفہ ٹھکرا دیتا ہے‘ کہتا ہے مجھے تیرے تحفے کی ضرورت نہیں ہے‘ لوگ کہتے ہیں بڑا حرامی ہے‘ بڑا بے ضمیر اور بے غیرت ہے‘ دوست کا تحفہ رومال ہو‘ وہ اس کے ساتھ بوٹ صاف کرے‘ لوگ کہتے ہیں بڑا کمینہ شخص ہے‘ اس کو دوست کے تحفے کی قدر ہی نہیں‘ نماز رب کا تحفہ ہے‘ جو نماز نہیں پڑھتا وہ رب کے تحفے کی بے قدری کرتا ہے۔

جو بندہ! بندے کے تحفے کی قدر نہ کرے‘ وہ دنیا کی نظروں سے گر جاتا ہے۔

جو بندہ! رب کے تحفے کی قدر نہیں کرتا‘ وہ رب کی نظروں سے گر جاتا ہے۔

پھر جو رب کی نظروں سے گر جائے اس کی قسمت میں جنت کی بہاریں نہیں ہوتیں۔

میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک کو تحفے پیش کیے:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ۔))

اے عرش والے! میں عبدیت اور عجز کے تین تحفے لے کر آیا ہوں‘ میری زبانی عبادات تیرے لئے --- مالی عبادات تیرے لئے --- بدنی عبادات تیرے لئے۔

خالق کائنات نے فرمایا: میرے پیارے اگر آپ تین لے کر آئے ہیں تو آپ بھی اپنے رحمٰن کے تین تحفے لے جائیں:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔))

میرے کملی والے! میری سلامتی تیرے لئے --- میری رحمتیں تیرے لئے --- میری برکتیں تیرے لئے۔

حضرات! مالک کائنات نے میرے حبیب کو پچاس نمازوں کا تحفہ عطا فرمایا: امت کا خیر خواہ اور امت کی فکر کرنے والا نبی موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر بار بار اللہ پاک کی بارگاہ میں گئے' حالانکہ آقا علیہ السلام یہ بھی تو کہہ سکتے تھے یار جو پڑھتا ہے پڑھے' جو نہیں پڑھتا نہ پڑھے' جائے جہنم کو ہمیں کیا' اللہ پاک نے پچاس دے دی ہیں' اللہ کا پیغام ہے' ہم نے جا کر دنیا کو سنا دینا ہے۔

لوگو! میرا نبی رحمۃ للعالمین ہے' اللہ کی قسم ہے! پل پل اپنی امت کی فکر ہے' میرے آقا علیہ السلام نے واپس جا کر اللہ کی بارگاہ میں تخفیف کا سوال کیا' میرے مولا' کہیں میری امت بے نماز نہ ہو جائے' نمازیں زیادہ ہیں' بندے کمزور ہیں' تخفیف کر دے' فرمایا: پیارے چالیس لے جا' اگر چالیس آ جاتیں تو جو پانچ نہیں پڑھتا اس نے چالیس کہاں سے پڑھنی تھیں' اس نے کہنا تھا جو نماز کا ٹائم ہے وہ وی سی آر پر نہ لگائیں گے۔

## جنت میں جاں نثاران کے محلات:

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: جب میں چند قدم آگے گیا تو بڑی پیاری خوشبوئیں اور بڑی سریلی آوازیں آئیں'' میں نے پوچھا یہ خوشبو اور آواز کیسی ہے عرض کیا آقا جنت کا علاقہ شروع ہو رہا ہے' یہ سیر ہو رہی ہے۔

اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰیo عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰیo عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰیo﴾

(النجم: ۱۳_۱۵)

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ بڑا عالی شان ماحول ہے' مجھے ایک کوٹھی نظر آئی جو دور سے ہی بڑی پیاری لگتی تھی' میں نے سوچا کہ یہ کسی نبی کا محل ہوگا' میں نے پوچھا

لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ۔ یہ بنگلہ کس کا ہے؟ بتایا گیا۔

لِرَجُلٍ مِّنَ الْقُرَيْشِ۔ ایک قریشی انسان کا۔

میں نے سوچا۔

اَنَا مِنَ الْقُرَيْشِ۔ میں بھی قریشی ہوں' میں نے پھر پوچھا:

لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ۔ یہ مکان کس کا ہے؟

مجھے بتایا گیا۔

لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ۔

میرے محبوب! آپ کے قدموں میں بیٹھنے والے‘ آپ کی دعاؤں کا ثمرہ بن کر آنے والے آپ کی دعاؤں کی مراد بن کر آنے والے خطاب کے بیٹے عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان اللہ پاک کو اتنا پسند آیا‘ اللہ پاک نے یہ کوٹھی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے بنائی ہے۔

آقا علیہ السلام نے جب یہ بات سنائی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے‘ اے اللہ کے رسول! میرا مکان‘ فرمایا: ہاں عمر تیرا۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ پھر اندر جا کر دیکھنا تھا‘ میرے اللہ نے اس کے کمرے کتنے بنائے ہیں‘ اللہ پاک نے باغ کس طرح کا لگایا ہے‘ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ میرا دل چاہتا تھا کہ میں تیرا مکان اور باغ دیکھوں‘ میں تیری کوٹھی کے کمرے دیکھوں‘ میں نے پہلا قدم تیرے مکان میں رکھا‘ اندر تیری حور کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو مجھے تیری غیرت یاد آ گئی‘ میں انہیں قدموں پر واپس آ گیا‘ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آ گئے۔

حضرات! اللہ پاک نے میرے آقا علیہ السلام کو بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آوازیں سنائیں‘ اور فرعون کی مار کھانے والی اس بی بی کا مکان دکھایا جس نے چار بیٹے آگ میں جلتے ہوئے آنکھوں سے دیکھے لیکن اللہ کی توحید سے منہ نہ موڑا۔

بھائیو! آپ بھی اپنا عقیدہ توحید والا بنائیں۔

اس کی ذات کے سوا کسی سے نہ مانگا کرو---اس کی ذات کے سوا کسی کے نام کی نیازیں نہ دیا کرو---اس کی ذات کے سوا کسی کے نام کے نذرانے نہ دیا کرو۔

اس کا شکریہ ادا کرو‘ جس اللہ پاک نے اتنی شان اور عظمت والا نبی عطا فرمایا: جس کے بارے پیار کی بولی اور محبت کے انداز میں کہہ رہا ہوں ؏

صدقے واری جاواں میں‘ اوہدے حسن و جمال توں
جیدے آیاں جگ تے ہوگیاں خوش حالیاں
پیارا پیارا چہرہ‘ سنبلاں کالیاں
اساں تائیوں سوہنے سیاں نے محبتاں پالیاں

ہر پاسے پھیل گئی، روشنی قرآن دی
مٹ گیاں دنیا توں، راتاں کالیاں
شاناں لے گئی حلیمہ، چم کے سرکار نوں
تلیاں مَل دیاں رہ گیاں، نخریاں والیاں
پیارا پیارا چہرہ، زلفاں کالیاں
اساں تائیوں آقا نال، محبتاں پا لیاں
جنت لے گئے، نصیباں والڑے
بے نمازاں ایویں، عمراں گالیاں

## بے نمازی کے سر پر پتھروں کی مار:

اب اپنے اپنے گھروں کو اپنے اپنے تصور میں لا کر دیکھو کہ ہمارے گھر میں کتنے نمازی ہیں اور کتنے بے نماز ہیں، اللہ کی قسم ہے!

بڑے بڑے پٹواری بے نماز --- بڑے بڑے تحصیل دار بے نماز
بڑے بڑے تھانیدار بے نماز --- بڑے بڑے افسر بے نماز
بڑے بڑے ایم این اے بے نماز --- بڑی بڑی پانچ پانچ من کی لاشیں بے نماز

کئی مولوی بے نماز اور بعض پیر بے نماز اور پھر بعض مریدوں کو ایسا بھرا ہوتا ہے، اگر ان سے کہیں کہ پیر صاحب نماز نہیں پڑھتے، وہ کہتے ہیں، یہاں نہیں پڑھتے، یہ مدینے جا کر پڑھتے ہیں، روٹی یہاں کھائیں، مرغ یہاں کھائیں، حلوہ یہاں کھائیں، نماز کی باری آئے تو کہتے ہیں، جی یہ یہاں نہیں پڑھتے، کیا وہاں سے روٹی نہیں ملتی، پھر یہ بھی کہہ دیا کرو کہ یہ روٹی یہاں نہیں کھاتے، یہ مدینے جا کر کھاتے ہیں ؎

صدقے واری جاواں میں اوہدے حسن و جمال توں
جیدے آیاں جگ تے ہوگیاں خوش حالیاں

ایک جملہ عقیدے کا بھی سن لو تا کہ عقیدہ ٹھیک ہو جائے ؎

جے نہ ہوئی کول تیرے روشنی توحید دی
کی کرن گیاں قبراں تے' بتیاں بالیاں

بے شک اماں کی قبر پر موم بتیوں اور دادا کی قبر پر اگر بتیوں کے پیکٹ جلا دے' بابا جی کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا' اگر بتیوں کی خوشبو اور موم بتی کی روشنی قبر کے اوپر اوپر رہ جائے گی' قبر کے اندر نماز کام آئے گی' قبر کے اندر عقیدہ توحید کام آئے گا' قبر کے اندر نبی پاک ﷺ کی سنت کا عمل کام آئے گا' اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ اللہ پاک نے میرے محبوب کو معراج کی رات نماز کا تحفہ عطا فرمایا۔

نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے بڑا عالی شان منظر دیکھا' اس طرح محسوس ہوتا تھا' جیسے سات رنگ کا نور نکل رہا ہے اور اس کے اندر ایک خوبصورت آدمی بیٹھا ہوا ہے' میں نے سمجھا کہ شاید کوئی نبی بیٹھا ہوا ہے' میں نے پوچھا جبرائیل یہ شخص کون ہے جس کے چاروں طرف نور کی شعائیں نکل رہی ہیں' مجھے بتایا گیا: محبوب! یہ آپ کا وہ امتی ہے جو سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتا تھا۔

اللہ پاک نے نیک لوگوں کا انجام دکھایا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب تھوڑا سا آگے چلے تو مجھے سخت چیخ و پکار اور بڑی دردناک آواز میں بہت بری آوازیں آئیں' میں نے پوچھا: جبرائیل! یہ کیسا علاقہ ہے' عرض کیا: آقا! مجرموں کو مار پڑ رہی ہے۔

یہ کس کو عذاب ہو رہا ہے' بے نماز کو۔

یہ عذاب کس کو ہو رہا ہے' سود کھانے والے کو۔

یہ عذاب کس کو ہو رہا ہے' جھوٹے گواہ کو۔

یہ عذاب کس کو ہو رہا ہے' منبر و محراب پر جھوٹ بول کر پیسے کمانے والے کو۔

یہ کس کو عذاب ہو رہا ہے' ماں باپ کے گستاخوں کو۔

آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا' ان کا سر پتھر پر رکھ کر اوپر زور سے پتھر مارا جاتا' جس سے ان کا سر ریزہ ریزہ ہو جاتا' پھر دوبارہ اللہ پاک اپنی قدرت سے سر کو ٹھیک کر دیتے' پھر پتھر مارا جاتا' میں نے پوچھا: یہ کون بدنصیب ہیں' جو اتنی بری سزائیں بھگت رہے

ہیں؟ مجھے بتایا گیا' آقا! یہ نمازوں کو اپنے سر کا بوجھ سمجھنے اور نمازوں سے دور رہنے والے ہیں۔

## سود خوروں کا انجام:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے کچھ لوگ دیکھے' جن کے بڑے بڑے پیٹ ہیں' جس طرح شیشے سے ہر چیز نظر آتی ہے' اس طرح بچھو اور سانپ ان کے پیٹ میں چلتے ہوئے نظر آتے ہیں' جو ان کو ڈستے ہیں تو وہ غش کھا کر زمین پر گر پڑتے ہیں' پھر دوبارہ کھڑے ہوتے ہیں تو بچھو اور سانپ پھر ڈنگ مارتے ہیں' میں نے پوچھا یہ کون بدنصیب ہیں' جن کے ساتھ اتنا برا سلوک ہو رہا ہے' مجھے بتایا گیا: آقا! یہ سود کا مال کھانے والے ہیں' اس لئے آج اللہ پاک ان کو سزائیں دے رہا ہے۔

## دین کی بربادی کرنے والے علماء کا انجام:

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کی زبانیں آگ کے گرم کئے ہوئے پلاس سے کھینچی جا رہی تھیں' مجھے بتایا گیا' یہ منبروں پر جھوٹ بول کر قوم کو لڑانے' افراتفری اور انتشار پیدا کرنے والے ہیں' یہ اللہ پاک کے دین کی بربادی اور دین مصطفےٰ علیہ السلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔

## چند سکوں کی خاطر جھوٹی گواہیاں دینے والوں کا انجام:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض لوگوں کے ہونٹ کھینچے جا رہے تھے اور ان کے منہ میں آگ کے انگارے ڈالے جا رہے تھے' یہ دنیا کے لالچ میں جھوٹی گواہی دینے والے تھے۔

عدالتوں میں جا کر دیکھو' ہر کیس میں دو چار گواہ جھوٹے ہیں۔

بعض کچہری میں پھرتے ہی اس لئے ہیں کہ "کڑاہی کھلاؤ اور گواہی دلاؤ"

نہ آگے کا پتہ نہ پیچھے کا پتہ' بس دستخط' انگوٹھے' مہریں اور فیصلے جھوٹے۔

## ایک مثال:

لوگو! سن لو' ایسے لوگوں کا بہت برا انجام ہے' اللہ پاک نے میرے محبوب کو سب کچھ آنکھوں سے دکھا دیا' میں اس کی ایک مثال عرض کیا کرتا ہوں' جس نے حج نہ کیا ہو وہ کتابیں پڑھ پڑھ کر مسئلے تو بیان کرے گا لیکن اس کو مشکل پیش آئے گی' جس نے طواف اور صفا مروہ کی سعی کی ہو' منیٰ اور میدان عرفات میں گیا ہو' مزدلفہ میں رات گذاری ہو' اس کے لئے مسائل بیان کرنا آسان

ہوتے ہیں اللہ پاک نے سب کچھ دکھا دیا محبوب! دیکھ لیں نیکوکاروں سے کیا سلوک ہو رہا ہے برُوں سے کیا سلوک ہو رہا ہے تا کہ تبلیغ اور مسئلے بیان کرنا آسان ہو جائیں۔

## معراج سے واپسی!

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے واپس آ کر دنیا کو سنایا ابوجہل نے سنا تو دوڑتا ہوا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر گیا کہتا ہے: ابوبکر! کیا تجھے ایک عجیب بات نہ سناؤں فرمایا کیا بات ہے؟ ابوجہل کہتا ہے: پہلے تیرا نبی کہتا تھا میرے پاس جبرائیل آتا ہے میرے پاس وحی آتی ہے آج تیرے نبی نے اس طرح کی بات کی ہے جو تو بھی نہیں مانے گا تیرا نبی کہتا ہے میں رات بیت المقدس گیا مسجد اقصیٰ دیکھی پھر نماز پڑھا کر آسمان پر چلا گیا میں چودہ طبقوں کے اوپر پہنچ گیا جنت اور جہنم دیکھی بتا ایک شخص رات کے ایک حصے میں اتنی سیر کر سکتا ہے؟

پیارے صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بتا تو نے یہ بات اپنے پاس سے بنائی ہے یا میرے نبی نے فرمائی ہے ابوجہل کہتا ہے: یار! کیا میں اپنے پاس سے بنا سکتا ہوں ابھی تیرے نبی سے سن کر آیا ہوں میرے پیارے صدیق نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم ہے! اگر میرے مصطفےٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے تو سچ فرمایا ہے تو جھوٹا ہو سکتا ہے میرے نبی کی زبان جھوٹی نہیں ہو سکتی۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىO اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىO﴾ (النجم: ۲-۳)

میرے آقا علیہ السلام اپنی مرضی سے نہیں بولتے اللہ پاک بلائیں تو تب بولتے ہیں پیارے صدیق رضی اللہ عنہ آقا علیہ السلام کے پاس پہنچے عرض کیا: آقا! آج ابوجہل نے یہ بات کی ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اے صدیق! بتا پھر تو نے ابوجہل کو کیا جواب دیا عرض کیا: آقا! میں نے کہا تھا اگر میرے نبی نے فرمایا ہے تو سچ فرمایا ہے آقا علیہ السلام نے فرمایا: تو آج کے بعد صدیق ہے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے نبی کے معراج کی تصدیق کر کے صدیق بنے وہاں آپ کو صداقت کا سرٹیفکیٹ مل گیا۔

یہودیوں کو معلوم ہوا تو مشرکین سے کہنے لگے ہم نے ساری زندگی یہاں گذاری ہے ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ محمد (ﷺ) اپنے پاس سے کہتا ہے یا واقعی سیر کر کے آیا ہے اس سے پوچھو مسجد اقصیٰ کے دروازے کتنے ہیں اس کے گاڈر کتنے ہیں یہ آ کر کہتے ہیں: اے محمد (ﷺ)! بتا

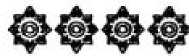
اس کے دروازے کتنے ہیں؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: میں سن کر حیران ہوگیا' کیا میں وہاں دروازے' گاڈر اور کھڑکیاں گننے کے لئے گیا تھا' میں تو اللہ پاک کے پیغام لینے کے لئے گیا تھا' جب ذہن میں یہ پریشانی آئی' فَجَلَّى اللّٰهُ لِیْ بَیْتَ الْمُقَدَّسِ. اللہ پاک نے مسجد اقصیٰ لاکر میری نظروں کے سامنے کردی۔

اللہ پاک فرماتے ہیں: محبوب! یہ پوچھتے جائیں' آپ گن گن کر بتاتے جائیں' اگر میں آپ کو اقصیٰ لے جاسکتا ہوں تو مسجد اقصیٰ آپ کے پاس بھی لاسکتا ہوں۔

یہ میرے پاک نبی کی سیر ہے' جو اللہ پاک نے رات کے چند لمحات میں کرائی اور پھر مالک کائنات نے مجرموں کی سزائیں اور نیکوکاروں کا انجام دکھایا ع

آئے تھے فقیرانہ صدا کر چلے　　خوش رہو بھائیو ہم فقیر دعا کر چلے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



# ہجرتِ رسول ﷺ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۝ ﴿وَ اِذۡ یَمۡکُرُ بِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِیُثۡبِتُوۡکَ اَوۡ یَقۡتُلُوۡکَ اَوۡ یُخۡرِجُوۡکَ ؕ وَ یَمۡکُرُوۡنَ وَ یَمۡکُرُ اللّٰہُ ؕ وَ اللّٰہُ خَیۡرُ الۡمٰکِرِیۡنَ۝﴾

(الانفال: ۳۰)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
الٰہی تو رحیم ہے تو کریم ہے، تیرے کرم پہ ہم کو یقین ہے
تو کرم اپنا عطا مولا، تیری ذات سب سے عظیم ہے
تو کرم اپنا کر مولا، تیرے کرم پہ ہم کو یقین ہے

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو، پردے میں بیٹھ کر خطبہ سماعت فرمانے والی معززات مکرمات اسلامی روحانی ماؤں اور بہنو، دلی دعا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی فریضہ جمعۃ المبارک کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ہماری بخشش اور نجات کا ذریعہ بنائے۔

اللہ ذوالجلال کی جس قدر بھی حمد وثنا اور تعریف کی جائے کم ہے جس نے زمین بنائی، آسمان بنایا اور سارا جہان بسایا ہے۔ وہ پوری کائنات کا مشکل کشا بھی ہے، حاجت روا بھی ہے، سب کو کھلانے پلانے والا خود نہیں کھاتا، مخلوق کو کھلانے والا ہے۔ اس قدر عظمتوں، بلندیوں اور رفعتوں والا ہے کہ روئے زمین کے تمام درخت قلمیں بن جائیں، سمندر دریا، نہریں اور ندی نالوں کا پانی سیاہی بن جائے جن فرشتے اور انسان سب لکھنے کے لئے بیٹھ جائیں، قلمیں ٹوٹ جائیں گی، سیاہی ختم ہو جائے گی، لکھنے والوں کی زندگیاں ختم ہو جائیں گی لیکن اللہ پاک کی تعریف کے کلمات ختم ہونے والے نہیں۔

ان گنت، بے شمار، لاتعداد اور بے حد وحساب درود وسلام صحراؤں ریگستانوں کے ذرات، بارش اور شبنم کے قطرات، روئے زمین کے درختوں کے پتوں، پھولوں کی پتیوں اور آسمان کے ستاروں سے زیادہ صلوٰۃ وسلام آقائے دو جہاں --- پیغمبر آخر الزماں --- صاحب قرآں --- رحمۃ للعلمین --- سید الاولین والاخرین --- پیغمبر رؤف رحیم --- صاحب خلق عظیم --- جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اطہر کے لیے۔

## دار الندوہ میں ہادی عالم ﷺ کے خلاف سازشیں:

حضرات! اس وقت میں نے خالق کائنات کے مقدس کلام قرآن مجید سے سورۃ الانفال کی ایک آیۃ کریمہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اس آیت میں میرے اور تمہارے خالق ومالک نے کفار مکہ کی ایک سازش کو بے نقاب فرمایا، وہ سازش اس انسان کے خلاف جو ہر لحاظ سے پوری کائنات میں افضل اور اعلیٰ ہے، جس سازش کو اللہ پاک نے بے نقاب فرمایا، وہ سازش اس ہستی کے خلاف، جس کی زبان نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، جس کے کانوں نے کبھی غلط نہیں سنا --- جس کی آنکھ نے کبھی غلط نہیں دیکھا۔

حضرات! دنیا کے لئے امن وآشتی کا پیغام لے کر آنے والا --- اس کائنات ہستی کو امن کا گہوارہ بنانے والا --- ہرجائیوں کو یکجائی بنانے والا --- سوروز کے پجاریوں کو ایک در پر جھکانے والا، اس باکردار جس کی گفتار اعلیٰ اور جس کے لیل ونہار افضل ہیں۔ اس پاکیزہ سیرت انسان کے خلاف ایک منصوبہ بنایا گیا، اس منصوبے اور خطرناک سازش میں مکہ کے بڑے بڑے وڈیرے اور کفر کے بڑے بڑے چوہدری آئے، کفر کی پارلیمنٹ میں بہت بڑا اجلاس ہوا، جس کا ایجنڈا بڑا خطرناک ہے، اس اجلاس میں آنے والے بڑے غلط عزائم رکھنے والے ہیں۔ اس محفل کا ایجنڈا یہ ہے کہ ایک انسان ہے جس کا نام ہے محمد ﷺ اس کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔

حضرات! یہ بہت زہریلا ایجنڈا اس انسان کے خلاف ہے، جس نے کبھی کسی کو دکھ نہیں دیا --- کبھی کسی کو ستایا نہیں --- کسی کو رلایا نہیں --- کسی کے ساتھ دھوکہ نہیں کیا --- کسی کو گالی نہیں دی --- پھر جرم کیا ہے؟

آمنہ کے لال، پوری کائنات کے سردار جناب محمد ﷺ دنیا والوں کو پیغام دیتے ہیں:

((یَآ اَیُّھَا النَّاس قُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ))

اے مشرق مغرب اور شمال وجنوب والو! اپنی زبان سے اقرار کرلو'

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اللہ کے سوا کوئی مسجود نہیں۔

اللہ کے سوا کوئی بیماروں کو شفاء دینے والا نہیں۔

اللہ کے سوا بے اولادوں کو اولاد بخشنے والا کوئی نہیں۔

اللہ کے سوا کوئی بگڑیاں بنانے والا نہیں۔

لوگو!

نذر ونیاز کے لائق ہے تو اللہ۔

جبین نیاز جھکانے کے لائق ہے تو اللہ۔

رکوع وسجود کے لائق ہے تو اللہ۔

اللہ پاک نے فرمایا میرے محبوب آج میں تجھے ایسی بات سناؤں جس کا میرے بغیر کسی کو پتہ ہی نہیں۔ آپ کے دشمنوں نے سازشیں کیں' آپ کے پیروں نے منصوبے بنائے۔

وَ اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَ یَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَo (الانفال: ۳۰)

دارالندوہ میں ایک اجلاس بلایا گیا' اس اجلاس میں انسانی روپ میں انسانیت کا سب سے بڑا دشمن' آدم علیہ السلام کا بیری' اللہ کی توحید کا باغی شیطان بھی آیا' یہ آکران میں گھل مل کر بیٹھ جاتا ہے' ایجنڈا پیش کیا گیا جناب یہ انسان جولا الہ الا اللہ کہتا ہے' یہ دعوت ہمارے آبائی دین کے خلاف ہے۔

جب لا الہ الا اللہ کی ضرب لگتی ہے تو لات ومنات منہ کے بل گر پڑتے ہیں۔

جب لا الہ الا اللہ کا آوازہ بلند ہوتا ہے تو ہمارے عزیٰ وہبل کے پاس کچھ نہیں رہتا۔

لا الہ الا اللہ کہنے والا ہمارے عزیٰ کی گستاخی کرتا ہے' ہمارے لات سرکار کی بے ادبی کرتا ہے' اس کو راستے سے ہٹا دیا جائے تا کہ اس کی دعوت بند ہو جائے۔

اب کہنے لگے لوگو! اپنی اپنی رائے اور مشورہ پیش کرو کہ اس سے کیسے جان چھڑائی جا سکتی ہے۔

ایک بولا کہنے لگا اگر میرے کہنے پر عمل کرو' اس کو ایک اونٹ پر جکڑ کر اس کا منہ جنگلوں کی طرف کر دو' اس طرح اسے علاقے سے بھگا کر جلا وطن کر دو' شیطان بے ایمان کہتا ہے بچے ذرا میری طرف دیکھ' تو نے کس طرح کی بات کی ہے' کیا تیری عقل کام نہیں کرتی' تو یہ کس کے خلاف کہہ رہا ہے' اس کو علاقے سے نکال دو گے تو یہ جہاں جائے گا اپنے اخلاق اور میٹھے بول کی وجہ سے وہاں اپنی دنیا بسائے گا اور اس کی دعوت لوگوں کے دلوں میں سرائت کرتی جائے گی۔ تیری بات اپنی جگہ ٹھیک ہو سکتی ہے لیکن مجھے اتفاق نہیں کسی اور کو بولنا چاہیے۔

ایک اور بول کر کہتا ہے جناب ہم اس طرح کیوں نہ کریں کہ اس کو کسی کال کوٹھڑی میں قید کر دیا جائے اور اس کی ملاقات پر پابندی لگ جائے تاکہ اس کے قریب ہی کوئی نہ آئے۔ شیطان بے ایمان کہتا ہے بچے' تو نے اپنی طرف سے بات صحیح کی ہے لیکن مجھے تیری بات سے اتفاق نہیں ہے' کیونکہ یہ ایسے اخلاق والا ہے کہ یہ جیل میں بھی اپنی دعوت کا پرچار کرے گا' اس کی دعوت اور پروگرام کو ایسے نہیں روکا جا سکتا۔

اب کافروں کا چیئرمین' --- نبی پاک علیہ السلام کا بیری --- اور اللہ کی توحید کا دشمن بولا' یہ کون ہے جس نے مکہ کے چوک میں سیدہ سمیہ کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے اس خاتون کا ایک پاؤں ایک اونٹ کے ساتھ باندھا اور دوسرا پاؤں دوسرے اونٹ کے ساتھ باندھا اور پھر دونوں کو مخالف سمت چلا دیا گیا' ایک پاؤں کو ایک اونٹ کھینچ رہا ہے اور دوسرے پاؤں کو دوسرا اونٹ کھینچ رہا ہے' اس ظالم کو ذرا ترس نہ آیا' اس کو اتنی بھی غیرت نہ آئی کہ یہ عورت زاد ہے' اس کا جرم لا الہ الا اللہ ہے۔

لوگو! مکہ کے چوک میں سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کے جسم کے درمیان تلوار مار کر جسم دولخت کر دیا گیا اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مکہ کے چوک میں لٹا کر مارتا ہے' میں ان ظالموں کا کون کون سا ظلم بیان کروں' لا الہ الا اللہ کی وجہ سے ان ظالموں نے بربریت کی جو آگ جلائی اور ظلم وستم کے طوفان برپا کیے۔

یہ خطرناک بولی بول کر کہتا ہے' جناب نہ جلا وطن کر کے اسے پردیسی بناؤ اور نہ قید میں بند کرو' میرے کہنے پر اس طرح کرو کہ ہر قبیلے اور خاندان کا ایک ایک نوجوان تلوار لے کر رات اس کے مکان کا محاصرہ کر لے' یہ آدھی رات کے قریب اللہ کے کعبے میں سجدہ ریز ہونے کیلئے جاتا ہے۔

جب یہ نکلے تو یکبار تمام حملہ کردو اگر ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی قتل میں شامل ہوگا تو اس کا پہلا فائدہ یہ ہوگا کہ یہ کس کس خاندان سے لڑیں گے اور اگر محمد ﷺ کے خون کی دیت دینا پڑ گئی تو دیت بھی دینا آسان ہوگی کیونکہ اس کے قتل میں ایک آدمی ملوث نہیں؛ دو آدمی ملوث نہیں بلکہ ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی ملوث ہے۔ شیطان کہتا ہے' شاباش بیٹا' یہی بات میں چاہتا تھا تو نے میرے دل کی بات کہی ہے۔ جب شیطان بے ایمان کی مہر لگ گئی تو سارے ہاؤس نے اس بدبودار بل کو پاس کرلیا۔

لوگو! دین کے دشمن اور اسلام کے بیری شروع سے ہی اس طرح کے خلاف شریعت بل پاس کرتے آرہے ہیں لیکن سن لو! اللہ کے دین کا پرچم کبھی سرنگوں نہیں ہوا' یہ سربلند ہی رہے گا' لیکن اس کیلئے قربانیاں دینا پڑیں گی' خون بہانا پڑے گا۔

ایسا موذی بل شاید کبھی دنیا میں پاس نہ ہوا ہو' جس میں میرے پاک نبی کے خون کو بہانے کی منظوری دی گئی ہو۔ منصوبہ بن گیا' اب اس پر عملدرآمد کیلئے تیاری شروع ہوگئی' ہر گھر کا ایک ایک نوجوان تیار ہو رہا ہے' تلواریں تیز کی جا رہی ہیں' اللہ کریم نے فرمایا میرے محبوب: کافروں نے اپنا منصوبہ بنالیا ہے اور میں نے اپنا منصوبہ بنالیا ہے۔

کافروں نے آپ کو مٹانے کا منصوبہ بنالیا ہے اور میں نے آپ کو بچانے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ آپ کا جرم یہ ہے کہ آپ میری توحید اور یکتائی بیان کرتے ہیں' میری وحدانیت کا آوازہ بلند کرتے ہیں۔

اگر میں آپ کی حفاظت نہ کروں تو مجھے رحمٰن کون کہے۔

اگر میں آپ کا دفاع نہ کروں تو مجھے مہربان کون کہے۔

آپ میری خاطر ان ظالموں کے ظلم برداشت کرتے ہیں تو میں آپ کی حفاظت خود کروں گا' مالک کائنات نے فرمایا:

﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ﴾

میرے پاک نبی کا جرم کیا ہے ع

کوئی ڈبیاں بیڑیاں تار دا ئیں ... اللہ باجھوں کوئی مار دا ئیں

کوئی بگڑے کم سنوار دا ئیں کہو لاالہ الا اللہ

لوگو! مرے ہوؤں کو جا کر فریادیں نہ سنایا کرو' جھنڈوں اور درختوں کے سامنے ماتھا نہ جھکایا کرو' قبرستان کے درختوں کی ٹہنیوں کے ساتھ نذر و نیاز کے دھاگے نہ باندھا کرو' جگہ جگہ جا کر چراغ نہ جلایا کرو' اس کے در پر آ ؤ' وہ اللہ ایسا مہربان ہے' جس نے کبھی شرط نہیں لگائی کہ

میرے دروازے پر آنا ہے تو کالا مرغا لے کر آنا۔

میرے در پر مراد لینے کیلئے آنا ہے تو کالا بکرا لے کر آنا۔

بھائیو! عقیدہ ٹھیک کرو۔

یہ وہ عقیدہ ہے' جس پر میرے پاک نبی پردیسی بن گئے۔

یہ وہ عقیدہ ہے' جس کی خاطر امام الانبیاء کی بیٹیوں کو طلاقیں ہوئیں۔

یہ وہ عقیدہ ہے' جس کی خاطر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پیٹ میں پاؤں سے ٹھوکریں ماریں گئیں۔

یہ وہ عقیدہ ہے' جس کی خاطر میرے بلال کو انگاروں پر لٹایا گیا۔

یہ وہ عقیدہ ہے' جس کی خاطر میرے خبیب کو سولی پر چڑھایا گیا ع

رب سن دا اے کل فریاداں جی رب پوریاں کردا مراداں جی

رب دیندا اے آپ اولاداں جی کہو لاالہ الا اللہ

خالق کائنات نے فرمایا: میرے محبوب آپ کے مخالفوں نے تدبیر کر لی ہے کہ آپ کو قید کر دیا جائے' جلاوطن کر دیا جائے یا آپ کو قتل ہی کر دیا جائے۔

سیالکوٹ کے روشن ضمیرو' قید تو اس کو کیا جاتا ہے' جس سے دنیا تنگ ہو' جلاوطن تو اس کو کیا جاتا ہے جو معاشرے کا ناسور ہو' اس طرح کی سزائیں اس کو دی جاتی ہیں جو ڈاکے ڈالے' چوریاں کرے' جو اللہ پاک کی مخلوق کو تنگ کرتا ہے' دہشت گردی پھیلاتا ہے' تخریب کاری کرتا ہے' جیلوں میں بند اس کو کیا جاتا ہے جو لوگوں کے حقوق غصب کرنے والا ہو۔

قربان جاؤں' یہ کس کے خلاف منصوبے بنائے جا رہے ہیں' جس کا اخلاق اتنا پیارا ہے کہ جس کے اخلاق کی تعریف عرش والا رحمٰن بھی کرتا ہے' اللہ پاک قرآن میں قسمیں اٹھا کر میرے مدنی تاجدار کے اخلاق کی تعریفیں کرتا ہے:

﴿نٓ o وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ o مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ o وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ o وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ o (القلم: ١ ـ ٤)

میرے آقا علیہ السلام ایسے اخلاق والے ہیں کہ آپ کی دعوت سے متاثر ہو کر سلمان فارس سے چل کر آ گیا--- صہیب روم سے چل کر آ گیا--- بلال حبشہ سے چل کر آ گیا۔

حضرات گرامی:

بیٹا لائق ہو تو ماں باپ تعریفیں کرتے ہیں۔

پڑوسی اچھا ہو تو پڑوسی تعریفیں کرتے ہیں۔

شوہر اچھا ہو تو بیوی تعریفیں کرتی ہے۔

بیوی خدمت کرنے والی ہو تو شوہر تعریفیں کرتا ہے۔

داماد لائق ہو تو سسرال تعریفیں کرتے ہیں۔

قربان جاؤں، میرا کملی والا اتنی عظمتوں والا ہے کہ آپ کی ''جگ'' بھی تعریفیں کرتا ہے اور عرش کا رب بھی تعریفیں کرتا ہے:

جس کا اخلاق اعلیٰ--- جس کا کردار اعلیٰ--- جس کی گفتار اعلیٰ--- جس کے لیل ونہار اعلیٰ--- جس کی سیرت وصورت اعلیٰ--- جس کی امانت ودیانت کی مثال نہیں، جس کا پسینہ بھی اعلیٰ اور جس کا مدینہ بھی اعلیٰ۔

میرا پیارا اتنی عظمتوں والا ہے، جس کے بارہ میں پیار کے الفاظ کیوں نہ کہہ دوں ع

الم نشرح لوگو سینہ میرے پیر دا ــــ ود کستوریوں پسینہ میرے پیر دا
جیڑی گلی گیا ساری گلی مہکا گیا ــــ جگاں داا ے پیر سارے جگ نوں جگا گیا
صورت تے سیرت کمال اس دی ــــ جگ وچ ملے نہ مثال اس دی
لکھاں دے پجاریاں نوں اک دا بنا گیا ــــ جگاں داا ے پیر سارے جگ نوں جگا گیا

میرے محبوب کے آنے سے پہلے لوگوں کا عقیدہ کیا ہے، یہ سرکار بارش برساتی ہے۔ وہاں سے بیماروں کو شفاء ملتی ہے--- وہاں سے بواسیر کا آرام آتا ہے--- یہاں سے سر درد دور ہوتی ہے۔

ایک ایک مرض کا الگ الگ مشکل کشا ہے۔

ایک ایک کام کیلئے علیحدہ علیحدہ حاجت رواء ہے۔

میرے محبوب نے بتایا: لوگو! اللہ کی قسم ہے' یہ سارے کام اللہ کرتا ہے اور اکیلا کرتا ہے۔ ڈاکٹر بے چارہ انجکشن لگائے گا لیکن شفاء اس کے پاس نہیں' شفاء عرش سے آئے گی۔ حکیم تجھے پڑیاں دیتا ہے لیکن شفاء عرش والے کے پاس ہے۔

اگر ان کے پاس شفاء ہو تو اللہ کی قسم ہے' کبھی ڈاکٹر کا باپ فوت نہ ہو' کبھی حکیم کی ماں دنیا سے نہ جائے' یہ بے چارہ حیلہ کرتا ہے اور شفاء اوپر سے آتی ہے' اس کی مرضی ہو تو ایک روپے کی پڑی میں شفاء ڈال دے' وہ مالک نہ چاہے تو ڈیڑھ کروڑ روپیہ لگا کر آپریشن کراؤ تو وہ بھی ناکام ہو جائے' اس لیے کہ مرضی اور اختیار میرے اللہ کا چلتا ہے' لوگ علاج کے لئے برطانیہ اور امریکہ گئے' دور دراز جا کر علاج کروا کر آئے لیکن شفاء نہ ہوئی' جب وہ شفاء دینے پر آیا تو اس نے سیالکوٹ کے ایک محلے کی ایک گلی میں بیٹھے ہوئے ایک چھوٹے سے ڈاکٹر سے ہی مریض کو ٹھیک کروالیا' شفاء ڈاکٹر کے پاس نہیں' شفاء اللہ کے پاس ہے۔

## سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت:

**حضرات! اپنا عقیدہ ٹھیک کرو' کیا وجہ ہے کہ رحمت کائنات کو مکہ چھوڑنا پڑا' کیا جرم تھا کہ میرے پاک نبی پردیسی بن گئے' یہی صفر کا مہینہ تھا کہ میرے نبی مکہ چھوڑ کر مدینہ جا رہے ہیں۔** انہوں نے سازش کی تو اللہ پاک نے خبردار کر دیا' گرمی کا موسم اور دوپہر کا وقت ہے' آقا علیہ السلام پیارے ابوبکر کے گھر تشریف لائے' دروازہ کھٹکھٹایا' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر آئے' آقا علیہ السلام کو اندر آنے کی اجازت ملی' سرکار فرماتے ہیں ابوبکر' گھر والوں کو ذرا علیحدہ کر دے' میں تیرے ساتھ کوئی راز کی بات کرنا چاہتا ہوں' ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں آقا یہاں کوئی بھی آپ کا مخالف نہیں یہ سب آپ کے چاہنے والے ہیں۔ یہ میری بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا ہے' یہ میری بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا ہے اور یہ میرا بیٹا عبدالرحمٰن ہے۔ یہاں ایک بھی ایسا نہیں جس کے دل میں آپ کے بارہ میں میل ہو' آپ کھل کر بات کریں' آپ کا راز فاش نہیں ہوگا۔ یہ بااعتماد فیملی ہے۔

مجھے اس طرح معلوم ہوتا ہے' اللہ پاک نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کا ایک ایک فرد نبی علیہ السلام کا نوکر پیدا کر دیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تجھے پتہ نہیں چلا' کافروں نے میرے خلاف منصوبہ

بنالیا ہے اور اللہ پاک نے مجھے حکم فرمایا ہے محبوب یہ بے قدرے لوگ ہیں ان بے قدروں کو چھوڑ دے، مدینے کے لوگ آنکھیں اٹھا اٹھا کر آپ کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ مدینے چلے جاؤ، ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں آقا، میرے لیے کیا حکم ہے، فرمایا: میں ایسے ہی تو تیرے گھر چل کر نہیں آیا، اللہ پاک نے تجھے اس سفر میں میرا رفیق سفر منتخب کرلیا ہے، عرض کرتے ہیں آقا: مجھے بھی معلوم تھا، ان ظالموں سے جان چھڑا کر یہاں سے جانا ہی پڑے گا، اس لیے میں نے پہلے دن سے دوسواریاں تیار کردی ہیں، جب آپ کا اشارہ ہوگا تو میں آپ کے ساتھ چلا جاؤں گا، سرکار فرماتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کوئی لمبی چوڑی مدت نہیں، آج رات تیاری ہے، آقا علیہ السلام واپس جا کر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں، آج رات تو نے میرے بستر پر لیٹ کر رات بسر کرنی ہے۔ یہ فلاں آدمی کی امانت اور یہ فلاں کی امانت پڑی ہوئی ہے۔ لوگ میرے بارہ جو بھی خیال رکھیں لیکن تجھے معلوم ہے، مجھے صادق اور امین مانتے ہیں، میری امانت پر ان کا یقین ہے، انہوں نے میرے پاس امانتیں جمع کروائی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ میں مدینے چلا جاؤں، لوگ میرے بارہ میں یہ نہ کہیں، محمد ﷺ گیا ہے تو ہماری امانتیں بھی ساتھ لے گیا ہے، تو صبح ان کافروں کی یہ امانتیں واپس کر کے مدینے میرے پاس آجانا، رات کو میرے پاک نبی نے تیاری کرلی، ہر قبیلے کا ایک ایک بندہ تلوار لے کر باہر کھڑا ہے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، اللہ میں جاؤں کیسے باہر تو کافروں کا پہرہ ہے، فرمایا: میرے محبوب ان کافروں کے پہرے کی پرواہ نہ کر، تھوڑی سی مٹی پکڑ کر میرا قرآن پڑھو، ان کی طرف مٹی پھینکنا آپ کا کام ہے اور ان بیریوں کو اندھا کرنا تیرے عرش والے کا کام ہے میرے پاک نبی ﷺ قرآن کی سورۂ یاسین پڑھتے جارہے ہیں۔

﴿وَ جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ٥﴾ (یٰسٓ: ۹)

مالک کائنات نے ان کی آنکھوں سے اس طرح اوجھل کردیا کہ آقا علیہ السلام گزر گئے لیکن ان کو معلوم نہ ہوا، کہتے ہیں محمد عربی ﷺ راتوں رات کہیں چلے گئے ہیں۔ یہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں بتا محمد ﷺ کدھر گیا ہے، فرمایا: دروازے کے آگے تم کھڑے ہو، اور پوچھتے مجھ سے ہو، مجھے کیا پتہ ہے، کیا تمہیں نہیں پتہ، کیا رات کو گھر میں داخل ہوئے، کافر کہنے لگے، ہم نے آپ کو

گھر میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ہے لیکن نکلتے ہوئے نہیں دیکھا' اب کہتے ہیں' یار باتوں میں ٹائم ضائع نہ کرو' ادھر گیا ہوگا یا ادھر گیا ہوگا' اب کوئی ٹیم ادھر جارہی ہے اور کوئی ادھر جارہی ہے' یہ ساری ٹولیاں منتشر ہوگئیں' پکڑو پکڑو' گرفتار کرو' کدھر گئے' بڑی بڑی ایجنسیاں حرکت میں آگئیں کہ معلوم کرو محمد ﷺ کدھر گیا' اس کے ساتھ انہوں نے اعلان کردیا جو گرفتار کرائے گا اسے بڑا انعام دیا جائے گا' لوگ انعام کے لالچ میں میرے مدنی تاجدار کو گرفتار کرنے کیلئے نکلے کہتے ہیں اگر محمد عربی ﷺ گرفتار ہو گئے تو بہت بڑا انعام پائیں گے۔

میرے پاک نبی ﷺ نے چلتے چلتے مدینے کا راستہ کوئی اور تھا' لیکن آپ نے ایک جنگی تدبیر کے تحت الٹا راستہ اختیار کیا کہ اس طرف سے جا کر اوپر سے واپس آئیں گے' تاکہ یہ ادھر تلاش کرتے رہیں اور ہم ادھر چلتے جائیں گے' سرکار مدینہ نے دو تین راتیں غار ثور میں گزاریں' غار ثور کا بہت دشوار گذار راستہ ہے' میرے پاک پیغمبر جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں' ابوبکر' یار میں تو تھک گیا ہوں' ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں آقا: یہاں بیٹھنے کا وقت نہیں' کافروں کی چھاپہ مارنے والی ٹیمیں نکلی ہوئی ہیں' یہاں سے چلنا ہی پڑے گا' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابوبکر' مجھ سے چلا نہیں جاتا' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آقا میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ' میں غلام کس لیے ہوں' میرے صدیق نے میرے پاک نبی علیہ السلام کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر پہاڑی راستہ طے کیا۔

حضرات! میں عرض کیا کرتا ہوں کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھی شان والے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کے کندھوں پر سواری کی' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی شان والے جس کے کندھوں پر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے نانا نے سواری کی' سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بھی شان والے ہیں جو نبی علیہ السلام کے کندھوں پر سوار ہوئے' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت کیوں نہیں مانتے' جس کے کندھوں پر میرے حسین کا نانا سوار ہوا' نانا بھی شان والا ہے اور نواسہ بھی شان والا ہے۔

لوگو! غار آئی تو عرض کیا اے اللہ رسول ﷺ! ہم یہاں ذرا آرام کرلیں' ان کافروں کی نظروں سے ذرا اوجھل ہو جائیں' نبی پاک علیہ السلام اندر داخل ہونے لگے تو عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ٹھہریں' پہلے میں اندر جا کر غار صاف کروں گا' جب مجھے یقین ہوگا کہ اس غار میں میرے مدنی تاجدار کو کوئی خطرہ نہیں' پھر میں آپ کو اندر بلاؤں گا' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اندر

جا کر غار صاف کی، جو سوراخ نظر آئے، اپنی چادر پھاڑ پھاڑ کر ان سوراخوں کو بند کیا، تا کہ کوئی موذی میرے نبی کو پریشان نہ کر دے۔

لوگو! پھر میں کیوں نہ عرض کر دوں، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ادا بتاتی ہے کہ جس غار میں نبی علیہ السلام نے جانا ہو، پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جاتے ہیں۔ وہ غار صاف ہوتی ہے تو پھر نبی پاک علیہ السلام تشریف لاتے ہیں۔ اگر نبی علیہ السلام کی محبت کو دل میں لانا ہے تو پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت کو لانا پڑے گا، اور میرے پاک نبی ﷺ کی محبت اس وقت آئے گی جب تیرے سینے میں میرے صدیق کی محبت آئے گی۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سوراخ بند کر کے عرض کرتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! اندر تشریف لائیں، ایک سوراخ باقی رہ گیا تو کپڑا ختم ہو گیا، وہاں میرے ابوبکر نے اپنی ایڑی رکھ لی، میرے نبی کا کتنا خیر خواہ ہے کہ ابوبکر تیری جان کی پرواہ نہیں، دنیا کا امام اور سلطان بچ جائے۔

لوگو! توجہ فرمانا، اللہ والے کی محبت بھی تڑپ اٹھی ہے ؎

غار اندر سن بہت سوراخاں، جو جو نظریں آیاں
چادر پھاڑ صدیق پیارے، ساریاں بند کرایاں
ڈنگ کیتا سپ ابوبکر نوں، ہنجو ہوگیاں جاری
قطرے گرے نبی دے مکھ تے، او جاگ اٹھے یکباری

میرے آقا علیہ السلام کا چہرہ مبارک ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گود میں اس طرح پڑا ہے جس طرح رحیل میں قرآن کا نسخہ پڑا ہوتا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں میرے محبوب کا وہ چہرہ انور ہے:

جس کو دیکھنے کیلئے مجھ گناہ گار کی آنکھیں ترستی ہیں۔
جس کو دیکھنے کیلئے مومنوں تمہاری آنکھیں ترستی ہیں۔
جس کے دیدار کے لئے حاجیوں کی آنکھیں ترستی ہیں۔
جس کو دیکھنے کیلئے سخیوں کی آنکھیں ترستی ہیں۔
جس کو دیکھنے کیلئے حافظوں قاریوں کی آنکھیں ترستی ہیں۔

وہ کون شخص ہے جو ایمان کا دعویٰ بھی کرے اور اسے نبی پاک علیہ السلام کے دیدار کی خواہش نہ ہو،

ہے دنیا میں کوئی ایسا بدنصیب جو نبی پاک علیہ السلام کی محبت کا دعویٰ بھی کرتا ہو اور اس کو نبی پاک ﷺ کی زیارت کا شوق نہ ہو' کعبہ کے رب کی قسم ہے' ہمیں ہر وقت خواہش ہے' اللہ کون سا وقت ہو کہ تیرے محبوب کا دیدار کریں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں' ہم نبی پاک علیہ السلام کے چہرہ انور پر نظر دوڑاتے تو نظر ٹکتی نہیں تھی' آقا علیہ السلام کے چہرے پر اس قدر جلال اور جمال ہے ایک نظر دیکھتے تو فوراً نظریں ادب سے جھک جاتیں۔

قربان جاؤں' ہجرت کی رات اللہ نے میرے پیغمبر کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں سلا دیا ہے' اور محبت سے رب کی قدرت نے کہا ہوگا' ابوبکر یہ یار میرا ہے' اسے تیری گود میں سلا دیا ہے' اب جی بھر کر دیدار کر لے۔

یار! وہ کیسی گھڑی اور کیسا لمحہ ہوگا جب آقا علیہ السلام سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گود میں آرام کر رہے ہوں گے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' جی بھر کر بار بار۔

میرے نبی کے مکھڑے کا دیدار کرتے ہوں گے۔
میرے آقا علیہ السلام کے ہونٹوں کو دیکھتے ہوں گے۔
نبی پاک علیہ السلام کے رخسار دیکھتے ہوں گے۔
نبی پاک علیہ السلام کی پیاری آنکھوں کو دیکھتے ہونگے۔

قربان جاؤں' سرکار مدینہ' سرور قلب وسینہ نے تین راتیں غار ثور میں گزاریں' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبدالرحمٰن روٹی لے کر پیچھے آتا' میرے پیارے صدیق کی بچیاں کھانا تیار کرتیں' فہیرہ غلام بکریاں چرانے کے بہانے دودھ دے جاتا اور ساتھ پاؤں کے نشان مٹا جاتا۔

آقا علیہ السلام ابھی غار میں ہیں' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دشمنوں کے آنے کے کچھ آثار محسوس ہوئے تو گھبرا گئے' عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس طرح لگتا ہے جیسے دشمن چڑھ آئے ہیں' پیارے آقا علیہ السلام نے دیکھا کہ میرا ابوبکر گھبرایا ہوا ہے۔

لوگو! سن لو' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی جان کی فکر نہیں تھی' رب کائنات کی قسم ہے' اگر اپنی جان کی فکر ہوتی تو کبھی موذی چیز کے سوراخ پر پاؤں نہ رکھتے' آپ کو فکر تھی تو محمد مصطفیٰ ﷺ کی فکر تھی۔

مالک کائنات کا قرآن کہہ رہا ہے۔

﴿اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التوبة: ٤٠)

جب وہ دونوں غار میں تھے۔

ایک پیارے ابوبکر تھے اور ایک پیارے محمد مصطفیٰ علیہ السلام ہیں۔

ایک نبوت کے تاجدار ہیں اور ایک صداقت کے تاجدار ہیں۔

آپ علیہ السلام اپنے ساتھی سے فرمانے لگے' اے میرے رفیق سفر' غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

ایک وقت آیا کہ آپ علیہ السلام نے غار سے نکل کر مدینے کا سفر شروع کیا' چلتے چلتے کیا دیکھا' رات کا وقت ہے' کافروں نے راستہ روکا ہوا ہے' اچانک ہی سامنے آ گئے' کہتے ہیں: مَنْ اَنْتَ تو کون ہے' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے تھے' عرض کیا' اَنَا اَبُوْبَكْرٍ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں' پھر کہتے ہیں' مَنْ مَّعَكَ۔ تیرے ساتھ کون ہے' اب آپ سوچ میں پڑ گئے کہ:

**اگر بتایا' میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں تو میرے محبوب کی جان کو خطرہ ہے۔**

**اگر جھوٹ بولا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ تیرے ایمان کو خطرہ ہے۔**

**دل دل میں اللہ پاک سے کال ملائی' اے اللہ اب تو ہی امداد فرما: کیا کروں؟**

**اگر بتاتا ہوں کہ میرے ساتھ محمد عربی ﷺ ہیں تو میرے پیارے کی جان کا مسئلہ ہے۔ اگر جھوٹ بولوں تو میرے ایمان کا مسئلہ ہے۔**

**عرش سے آواز آتی ہے' پیارے غم نہ کر' آج میں تیرے محبوب کی جان کا بھی محافظ اور تیرے ایمان کا بھی محافظ۔**

کافر کہتے ہیں:

مَنْ مَّعَكَ۔ تیرے ساتھ کون ہے' فرمایا:

رَجُلُ الَّذِيْ يَهْدِيْ اِلَى السَّبِيْلِ۔ میرے ساتھ وہ بندہ ہے جو بھولے ہوؤں کو راستہ دکھاتا ہے' کافروں کی عقل پر پردہ پڑ گیا' انہوں نے سوچا اس نے کہیں دور منزل پر جانا ہے' اسے راستے کا علم نہیں' اس لیے اس نے ایسا بندہ ساتھ رکھا ہے جس کو راستے کا پتہ ہے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے ساتھ وہ بندہ ہے جو سیدھی منزل کی رہنمائی کرنے والا ہے، یہ کون راہ بتانے والا ہے ع

لوکی پوج دے سن پئے حجراں نوں کئی حجراں نوں کئی شجراں نوں
اوناں در در دیاں پجاریاں نوں اک در تے سوہنا جھکان آیا

کائنات دا سوہنا امام آیا

بچیاں روندیاں تے کر لاندیاں نوں گڑھیاں وچ پوریا جانداسی
اوناں بے بس تے مظلوماں لئی سوہنا رحمت دا پیغام آیا
جیدے حسن دی جگ وچ دھم پے گئی سارے نبیاں دا سلطان آیا

کافر کہتے ہیں، تم سے کام نہیں، تم جاؤ، آقا علیہ السلام چلتے جا رہے ہیں۔

## سراقہ بن مالک نبی ﷺ کے تعاقب میں:

دور سے ایک آدمی گھوڑے پر سوار ہوکر پیچھے دوڑتا ہوا آ رہا ہے اور ساتھ کہتا ہے، میں نے تجھے پہچان لیا ہے، مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تو محمد ﷺ جا رہا ہے، میں تجھے گرفتار کر کے آج بہت بڑا انعام پاؤں گا۔ یہ میرے پاک نبی کے قریب آ گیا، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں، عرض کرتے ہیں: آقا یہ ہمیں کوئی گرفتار کرنے کیلئے آ رہا ہے، آقا علیہ السلام نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو یہ سراقہ بن مالک ہے، اس کا گھوڑا زمین میں دھنسنا شروع ہو جاتا ہے اور یہ دھڑام سے زمین پر گر پڑا، کہتا ہے جناب ایک دفعہ میرے حق میں دعا کرو، اللہ مجھے نجات دے، میں تمہارے پیچھے نہیں آؤں گا، اس نے وعدہ کر لیا، آقا میں نہ تمہارے راز آؤٹ کروں گا، اور نہ آپ کا تعاقب کروں گا، سرکار فرماتے ہیں سراقہ، تو کس بھول میں پڑ گیا ہے، تو کس غلط فہمی کا شکار ہو گیا ہے، ایک وقت آنا ہے، اللہ پاک کسریٰ کے کنگن تیرے بازو میں ڈال دیں گے، تو تو ہمارا پروانہ بنے گا، تجھے اللہ پاک حق کی سمجھ عطا فرمائیں گے۔

## مکہ سے روانگی کا منظر:

حضرات گرامی! میرے پاک پیغمبر محمد ﷺ اپنا ہنستا بستا گھر چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ جب آقا علیہ السلام مکہ سے نکلے تھے اس وقت منظر ہی بڑا عجیب تھا، آپ پہاڑیوں اور ٹیلوں پر چڑھتے

ہوئے مڑ کر پیچھے دیکھتے تو اللہ کا پیارا کعبہ نظر آتا' اللہ پاک سب کو اس کی زیارت نصیب فرمائے۔

مولا' حجر اسود کو بوسے دینے کیلئے بڑا دل چاہتا ہے' پاکستان کے لوگوں نے قبروں کی ٹائلیں چوم ماری' دنیا والوں نے جگہ جگہ بوسے دیئے' اللہ تیری عزت کی قسم' ہم نے دنیا کے کسی پتھر کو نہیں چوما' ہم نے تیرے دیئے ہوئے ہونٹوں کو سنبھال کر رکھا ہے' جب چومیں گے' تو حجر اسود کو چومیں گے کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے نبی نے حجر اسود کے سوا کوئی ٹائل نہیں چومی---کوئی پتھر نہیں چوما---کوئی چبوترہ نہیں چوما---سرکار نے بوسہ دیا ہے تو حجر اسود کو' اے عرش والے تیری عزت کی قسم ہے' ہم نے بھی چومنا ہے تو حجر اسود کو چومنا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ طواف کر رہے تھے' آپ حجر اسود کو بوسہ دینے کے بعد پیچھے کھڑے ہو کر فرمانے لگے:

اِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ۔ اے حجر اسود' میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔

لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ۔ نہ تو نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔

میں نے تجھے

اس لیے نہیں چوما کہ تو مجھے بیٹا دے گا۔

اس لیے نہیں چوما کہ تو مجھے روزی دے گا۔

اس لیے نہیں چوما کہ تو مجھے روزی دے گا۔

اس لیے بوسہ نہیں دیا کہ تو مجھے خوشحال کر دے گا۔

اس لیے نہیں چوما کہ تو میرا نقصان نہیں کرے گا۔

(لَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُكَ مَاقَبَّلْتُكَ)

اگر میں نے اپنے پیارے محبوب کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' اللہ پاک کی قسم ہے میں تجھے کبھی نہ چومتا' میں نے تجھے اس لیے چوما ہے کہ میرے پاک نبی نے تجھے چوما ہے' پھر میں کیوں نہ دعا کر دوں ع

اللہ او دن چھیتی آوے' ہر مومن مکے جاوے

کتے زندگی مک نہ جاوے' ہر مومن مدینے جاوے

سوہنا مکہ شہر نرالہ' جتھے جمیاں کملی والا
اللہ سانوں ویں سد کے اوتھے' زم زم دے جام پلاوے
مدینے دیاں پیاریاں گلیاں' جتھے لایاں نبی نے تلیاں
جو سیاں ویکھن چلیاں' اللہ خیر دے نال پوچاوے

میرے آقا علیہ السلام نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کعبہ نظر آیا' آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' فرماتے ہیں: اے اللہ کے پیارے گھر تجھے چھوڑ کر جانے کو دل نہیں چاہتا ع

چاہندا سی دل ایتھے پڑھ دا نمازاں میں — اللہ دے اگے کردا نذراں نیازاں میں
لوکاں دے کنیں پاندا نیک آوازاں میں — پر اولادئیں تیری پیار یا نیک خمیر دی
جھوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی

لوگو! میرے آقا علیہ السلام آنکھوں میں آنسو لے کر جا رہے ہیں' راستے میں کیا کیا معاملات پیش آئے' یہ لمبا مسئلہ ہے' عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے نبی اللہ پاک کی توحید اور عقیدے کی خاطر اپنا ابائی علاقہ چھوڑ کر گئے' اب پاک نبی مدینے کے قریب ہوتے جا رہے ہیں' ادھر مدینے خبریں پہنچ گئی ہیں کہ آمنہ کے لال تشریف لا رہے ہیں--- پیکر حسن و جمال آ رہے ہیں--- پوری کائنات کے سردار آ رہے ہیں--- جس کی شہرت اور تذکرے سنے ہوں' ہر شخص کے دل میں ایک نظر اسے دیکھنے کو بھی دل چاہتا ہے' لیکن جس کی شہرت اللہ کا قرآن کرتا ہو۔

لوگو! جس کی ایک دو دفعہ اخبار میں تصویر آ جائے' ٹی وی پر اس کا پروگرام آ جائے' وہ شہر میں آئے تو لوگ اسے دیکھنے کیلئے آتے ہیں اور کہتے ہیں' فلاں آدمی آیا ہے جس کا تذکرہ ٹی وی پر آتا ہے' جو اخبار میں آتا ہے' مدینے والوں کو چاؤ چڑھے ہوئے ہیں کہ آج

اہل مدینہ آنکھیں بچھائے بیٹھے ہیں:

وہ پیارا آ رہا ہے جس کے اخلاق کی تعریفیں قرآن کرتا ہے۔
وہ نبی آ رہا ہے جس کے تذکرے رحمان کرتا ہے۔
وہ آقا آ رہا ہے جس پر عرش والا اور فرشتے درود و سلام بھیجتے ہیں۔

مدینے والے روزانہ مدینے سے باہر آ کر مکہ کے راستے پر بیٹھ جاتے اور ادھر منہ کر لیتے جو

راستہ مکہ کی طرف سے آتا تھا۔ میرے پاک نبی کیلئے ان کی آنکھیں سراپا انتظار بنی ہوئی ہیں، جب دوپہر کی گرمی چھا جاتی تو واپس پلٹ جاتے کہ اب کل آئیں گے' ایک دن پھر آئے اور چلے گئے' ایک دن پھر انتظار کر کے واپس گئے ہی ہیں' پیچھے ایک یہودی اپنے باغ میں چکر لگانے کے لئے آیا اس نے دیکھا کہ مکہ کے راستے پیاری صورت اور خوبصورت سفید کپڑوں والا آ رہا ہے اور ساتھ اس کا ساتھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہے۔ اس نے پہاڑی کی چوٹی پر اعلان کر دیا' اے مدینے والو! روزانہ جس کی راہ دیکھتے ہو' روزانہ جس کا انتظار کرتے ہو' وہ تمہارا مہمان ''محمد ﷺ'' آ گیا ہے' سارے مدینے والے باہر نکل آئے اور آوازیں دیتے آ رہے ہیں۔

جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

اللہ کا پیارا رسول آ گیا --- توحید کا علمبردار آ گیا --- حسن و جمال والا آ گیا --- پیاری صورت والا آ گیا --- اچھی سیرت والا آ گیا --- چھوٹے چھوٹے بچے' جوان اور بوڑھے خوشیوں میں ہیں۔

لوگو! وہ خوشی میں کیوں نہ ہوں' آج وہ مہمان بن کر آیا جو اللہ کے افلاک میں جانے والا ہے۔

جس کے لئے براق جیسی سواری آئے۔
جس کے لئے آسمان کے دروازے کھلیں۔

بڑوں کی زبان پر کیا نغمہ ہے ع

طَلَعَ الْبُدْرُ عَلَيْنَا     مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا     مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

انصار کی چھوٹی چھوٹی بچیاں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے میرے پاک نبی کے استقبال کے لئے آ رہی ہیں اور کہتی ہیں ع

نَحْنُ جَوَارِیْ مِنْ بَنِیْ نَجَارِ     یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مَنْ جَارُ

یہ کون آ رہا ہے جس کے آنے کی مدینے کے بچوں کو خوشیاں ہیں۔
یہ کون آ رہا ہے جس کے آنے کی بڑوں کو خوشیاں ہیں۔

یہ کون آ رہا ہے جس کے آنے کی مدینے والوں کو خوشیاں ہیں۔

ان بچیوں کی بات کا ترجمہ کسی نے پنجابی میں کر دیا ہے۔

اسیں بچیاں قوم انصار دیاں جند جان نبی توں وار دیاں
اج چن خوشی دا چڑھیا نی نبی قدم مدینے دھریا نی
سارا شہر مدینہ ٹھریا نی ویکھو رونقاں شہر بازار دیاں
اج آیا پیر حقانی نی مائی آمنہ دا دل جانی نی
جبرائیل جیدا دربانی نی اسیں گولیاں اس سرکار دیاں
اللہ رحمت مینہ برسائے نی سکے بوٹے پھر ہریائے نی
نبی پاک مدینے آئے نی بونداں برسیاں باغ وبہار دیاں

مدینے کے تمام لوگ باہر نکل آئے کہ نبی پاک علیہ السلام کو اپنا مہمان بنا کر اپنی بیٹھک میں لائیں گے، نبی پاک ﷺ کا قدم رنجہ ہو جائے گا تو اللہ کریم برکتیں فرما دے گا۔ ہر سردار کی تمنا یہ ہے، ہر قبیلے کی خواہش اور آرزو ہے کہ نبی پاک علیہ السلام ہمارے مہمان بنیں، ایک بی بی اپنے شوہر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے، اے اللہ والے، تجھے کوئی فکر نہیں، کیا تجھے نہیں پتہ کہ اللہ کے محبوب آ رہے ہیں، سارا مدینہ تیاریاں کر رہا ہے کہ نبی پاک علیہ السلام ہمارے گھر آئیں گے، اس کی آنکھیں بھر آئیں، کہتا ہے، اے اللہ والی ہم غریبوں کی کٹیا میں کون آتا ہے، ہم اس قابل کہاں کہ اتنا بڑا مہمان ہماری جھونپڑی میں قدم رنجہ فرمائے، بیوی کہتی ہے مایوس نہیں ہونا چاہیے، میں اللہ پاک سے منت سماجت کرتی ہوں اور تو بھی اللہ سے فریاد کر، دروازے پر کھڑا ہو جا، محبوب کی سواری آئے تو مہاریں پکڑ کر اندر لے آنا، مشورے ہو رہے ہیں، بیوی کہتی ہے آپ کو فکر ہی کوئی نہیں کہ ہم بھی کوشش کریں، لیکن وہ کہتا ہوگا ؏

زر ہووے تے زور لگاواں، تے شوکت شان وکھاواں
گھر دی حالت ساری معلوم تینوں، کیویں پیا وقت لنگاواں
جے او تھے دولت زر منظوری، تے پھر ئیں کدھرے ٹوئی
جے او شاہ مسکیناں تے راضی، تے پھر ساڈے بانجھ نہ کوئی

اگر اس کو مسکینوں سے پیار ہوا تو پھر مہمان ہمارا ہی بنے گا اور اگر اسے پیسے والوں سے پیار ہوا تو تو کس طرح کے خواب دیکھ رہی ہے، ہر شخص نبی کریم علیہ السلام کی سواری کی مہاریں پکڑنا چاہتا ہے، آپ نے فرمایا، میری سواری کا راستہ چھوڑ دو، جہاں اللہ پاک کا حکم ہوگا میری سواری وہاں خود ہی بیٹھ جائے گی، اگر میں یہاں بٹھاؤں گا تو اگلا ناراض ہو جائے گا، وہاں بٹھاؤں گا تو وہ ناراض ہو جائے گا، اس گھر جائیں گے تو وہ ناراض، اس گھر جائیں گے تو وہ ناراض، اس لیے میں بھی اسے چھوڑ دیتا ہوں تم بھی چھوڑ دو، جہاں اس مالک کو منظور ہوگا سواری بیٹھ جائے گی، اس بی بی نے بھی جھاڑو دے کر اللہ پاک سے اپیل کی، مولا کوئی شک نہیں ہم غریب ہیں، ہم تیرے مسکین بندے اے مالک یہ تیرا رحمت بن کر آنے والا نبی آ رہا ہے، تیرے لیے کیا مشکل ہے، اتنا بڑا نبی ہم غریبوں کا مہمان بنا دے، سواری آ کر تھوڑا سا آگے گزرنے لگی تو کلیجہ پکڑا گیا کہ سواری گئی، اللہ پاک نے فرمایا تو کدھر جا رہی ہے، میرے نبی کے میزبان کا یہی گھر ہے، رک جا، سواری بیٹھ گئی، سواری کا منہ میرے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف ہے۔

حضرات! میں بات مختصر کرتا ہوں، نبی پاک علیہ السلام ان کے گھر تشریف لائے تو یہ سوچ میں پڑ گئے کہ آقا کو اوپر جگہ بنا کر دیں یا نیچے بٹھائیں سمجھ نہ آئے، اتنا بڑا مہمان ع

"کبھی تیری شان کو دیکھتے ہیں اور کبھی اپنی کٹیا کو دیکھتے ہیں"

آقا کہاں بٹھائیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے ملنے والوں نے آنا ہے لہٰذا آپ اوپر چلے جائیں اور ہمیں نیچے بٹھائیں، رات کا ٹائم ہوا، پانی کا گڑھا پڑا ہوا تھا، اس کو پیر لگا تو سارا پانی چھت پر بہہ گیا، اب اس خطرے کے پیش نظر کہیں چھت کے ٹپکنے کی وجہ سے محبوب کے کپڑے خراب نہ ہو جائیں، جلدی سے بستر لا کر اوپر ڈال دیا، جس نے سارا پانی چوس لیا، سونے کے لئے جگہ نہیں، نبی پاک علیہ السلام کے میزبان نے ساری رات دیواروں کے ساتھ لگ کر گزار دی۔

حضرات! یہ نبی علیہ السلام کا ادب اور احترام کرنے والے ہیں، نبی پاک ﷺ ہجرت فرما کر مہاجر بنے --- گھر چھوڑا --- مکہ چھوڑا --- رشتہ داریاں چھوڑیں --- تعلق چھوڑے --- اللہ کی توحید کی خاطر۔

حضرات! یہ مین سبق اپنے دماغ میں بٹھاؤ!

نبی پاک ﷺ کے صحابہ پر ظلم ہوئے' لا الہ الا اللہ کی خاطر۔

نبی پاک علیہ السلام کی بیٹیوں کو طلاقیں ہوئیں' لا الہ الا اللہ کی خاطر۔

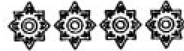
سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پیٹ میں پاؤں سے ٹھوکریں ماری گئیں' لا الہ الا اللہ کی خاطر۔

سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ' سولی پر چڑھے' لا الہ الا اللہ کی خاطر۔

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ' انگاروں پر لیٹے' لا الہ الا اللہ کی خاطر۔

اللہ پاک اس کلمے کو سمجھنے' اس کے مطابق عقیدہ بنانے اور اپنے محبوب کا ادب واحترام--- محبت و پیار--- تعظیم وتوقیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



# رحمت عالم ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ ﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ○﴾

(الانبیاء: ۱۰۷)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمت اسلام کر جاؤں

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت ادب اور احترام کے لائق میری انتہائی قابل صد تکریم معززات' مکرمات ماؤں اور بہنوں دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس روحانی اور نورانی محفل میں میری اور آپ سب کی حاضری کو شرف قبولیت عطا فرمائے' اللہ ذوالجلال آج کی اس حاضری کو میری اور آپ سب کی بخشش اور نجات کا سبب بنائے' آپ جس طرح عقیدت' محبت' پیار اور ایمانی جذبے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں تشریف لائے ہیں میری دعا ہے اللہ میرے تمام بزرگوں' نوجوان ساتھیوں اور میری پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں کو قیامت کے دن آقا علیہ السلام کے حوض کوثر کی حاضری نصیب فرمائے۔

## جنت میں داخلہ کے لیے انتہائی آسان اعمال:

حضرات! میرا نبی پوری کائنات کے لئے رحمت بن کر آیا ہے' اور میرے پاک نبی کا پیغام بھی رحمت ہے' آپ کو یاد ہو گا کہ جب مکی مدنی تاجدار جناب محمد رسول اللہ ﷺ توحید کا مشن لے کر مکہ کی سرزمین سے ہجرت فرما کر مدینہ کی پاک سرزمین پر قدم رکھتے ہیں تو میرے آقا علیہ السلام نے سب سے پہلا وعظ مبارک اور رحمت کے موتیوں کی لڑیوں والا بیان فرمایا: اس وعظ کا ایک ایک

کلمہ اور ایک ایک جملہ رحمت ہی رحمت ہے' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اَفْشُو السَّلَامَ۔ اے لوگو! ایک دوسرے سے ملاقات کرو' گھر آؤ' گلیوں بازاروں' چوکوں اور چوراہوں میں سلام کو عام کر دو' یہ سلام محبت کا پیغام ہے' اللہ کے پاک نبی علیہ السلام نے فرمایا:

((لَا تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا۔))

تم ہرگز ہرگز جنت میں نہیں جا سکتے حتیٰ کہ تم مومن نہ بن جاؤ اور ہرگز ہرگز مومن نہیں بن سکتے جب تک ایک دوسرے سے پیار اور محبت کرنے والے نہ بن جاؤ۔

((اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ۔))

کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتا دوں' جو عمل کرو گے تو اللہ ذوالجلال تم میں محبت پیدا فرما دے گا' وہ پیار اور محبت پھیلانے والا نسخہ کیا ہے' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ۔ آپس میں سلام کو عام کر دو' ایک دوسرے کو سلام کہو' جب سلام کہو گے تو نفرت مٹ جائے گی اور محبت پھیل جائے گی' وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ۔ غریبوں' مسکینوں اور بھوکوں کو کھانا کھلایا کرو' وَصِلُوا الْاَرْحَامَ۔ رشتہ داری جوڑا کرو' توڑا نہ کرو۔ تیری میری سب سے پیاری اور قریبی کلمہ کی رشتہ داری ہے۔ خالہ' ماموں اور چچا والے تمام رشتے بعد میں ہیں' تیرا میرا پہلا مقدس رشتہ کلمے والا ہے۔

حبیب کبریاء ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال ایک جسم کی مانند ہے' جسم کے کسی ایک حصے میں تکلیف ہو تو پورا جسم بے قرار ہو جاتا ہے' بتاؤ!

اگر پیر پر چوٹ لگ جائے تو مرہم پٹی کے لئے اکیلا پیر جائے گا یا سارا جسم؟

سر کو درد ہو تو دوائی کے لئے ڈاکٹر کے پاس اکیلا سر ہی چل کر جائے گا یا سارا جسم؟

جسم کے ایک حصے پر تکلیف ہو تو سارا جسم اس کے ساتھ جاتا ہے' علامہ اقبال نے اس کا ترجمہ کیا ہے ع

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو پاکستان کا ہر پیر وجواں بے تاب ہو جائے

لیکن آج کانٹا نہیں' کروز میزائل پھینکے جا رہے ہیں' کابل کا مسلمان' کابل کی مظلوم بچیاں اور کابل کے تڑپتے ہوئے لاشے دعوت دے رہے ہیں' اے میرے کلمے کے مسلمان بھائی' تو

کہاں سو رہا ہے، آ میری مدد کے لئے نکل۔

جو کلمہ پڑھتا ہے وہ افغانستان کا رہنے والا ہو۔

جو کلمہ پڑھتا ہے وہ سعودی عرب میں رہنے والا ہو۔

یہ کلمہ پڑھنے والا رشتہ دار کویت میں رہنے والا ہے۔

یہ کلمے والا رشتہ دار فلسطین میں رہنے والا ہو۔

یہ کلمے والا رشتہ دار مقبوضہ کشمیر میں رہنے والا ہو۔

اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، یہ کلمہ پڑھنے والا ہمارا بھائی ہے، جو دکھ ہمارے ان بھائیوں اور بہنوں کو پہنچتا ہے، ہمیں اس میں پورا پورا دکھ محسوس کرنا چاہیے۔

میرے آقا پاک علیہ السلام نے فرمایا: خونی رشتے بھی جوڑا کرو اور روحانی رشتے بھی جوڑا کرو، معمولی معمولی باتوں پر اپنے رشتے قطع نہ کیا کرو۔

آؤ میرے رحمت والے نبی کا پیغام سن لو! رحمت للعالمین نبی کا اعلان سن لو، آقا علیہ السلام نے کون سی محبت والی دعوت پھیلائی فرمایا: السلام علیکم کو عام کر دو، یہ نہ دیکھا کرو کہ میں پیسے والا، میں چوہدری صاحب میرے پاس بڑا مال ہے، یہ غریب آدمی مجھے سلام کہے گا، محلے کا امام مجھے سلام کہے گا، آقا علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ اس شخص میں تکبر اور غرور نہیں ہے، یہ مٹا ہوا عاجز انسان ہے، اس میں عاجزی کی علامتیں ہیں۔

حبیب کبریاء علیہ السلام نے فرمایا: جب تم سلام کو عام کرو گے، تو نفرت مٹ جائے گی اور محبت پھیل جائے گی، ایک آدمی السلام علیکم کہتا ہے تو اللہ دس نیکیاں عطا کرتا ہے، اللہ کی قسم ہے ڈالر اور ریال قیمتی نہیں نیکیاں قیمتی ہیں، یہ نیکی وہاں کام آئے گی جہاں ماں باپ بھی کام نہیں آئیں گے قرآن پاک نے بتایا ہے:

﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝﴾

(عبس: ٣٤-٣٦)

اللہ ذوالجلال نے فرمایا ہے، ایک ایسا دن آنے والا ہے، جب بھائی بھائی سے دوڑے گا، رشتہ دار رشتہ دار سے دوڑے گا، باپ اولاد سے بھاگے گا، اس وقت نیکیاں کام آئیں گی، تو ایک بار۔

السلام علیکم کہے گا' تو اللہ تجھے دس نیکیاں عطا کر دے گا۔
ورحمۃ اللہ کہے گا تو اللہ بیس نیکیاں عطا کر دے گا۔
وبرکاتہٗ کہے گا تو اللہ ذوالجلال تیرے کھاتے میں تیس نیکیاں درج فرمادے گا۔
یہ تیری نیکیوں کا اکاؤنٹ جاری ہو گیا' یہ تیرا اکاؤنٹ قیامت کے دن بخشش اور نجات کے لئے تیرے کام آئے گا۔
اللہ پاک کی جنت خریدنے کے لئے تیرے کام آئے گا۔
جہنم سے جان بچانے کے لئے تیرے کام آئے گا۔

## رحمۃ للعالمین کا پیغام:

آؤ میرے رحمۃ للعالمین نبی کا پیغام سن لو!
میرا نبی خود بھی رحمت' میرے نبی کا پیغام بھی رحمت۔
میرا نبی خود بھی رحمت' میرے نبی کی تعلیم بھی رحمت۔
اللہ ذوالجلال والاکرام نے فرمایا:
﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)
میرے محبوب میں نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا ہے۔
جب اللہ پاک نے اپنی ذات کا تعارف کروایا تو آواز آتی ہے:
﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الفاتحہ: ۱)
اپنے محبوب کا تعارف کروایا تو فرمایا:
﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)
اللہ پاک نے جب قرآن کریم کا تعارف کروایا تو فرمایا:
﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الانعام: ۹۰)
جب خانہ کعبہ کی باری آئی تو اللہ پاک نے فرمایا:
﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾
(ال عمران: ۹۶)

اللہ پاک نے فرمایا: میں عالمین کا رب --- میرا محبوب عالمین کے لئے رحمت --- میرا قرآن عالمین کے لئے ذکر اور بیت اللہ شریف عالمین کے لئے پیغام رحمت۔

اب توجہ فرمانا' میرا نبی کس کس کے لئے رحمت ہے' آقا اپنوں کے لئے رحمت --- بیگانوں کے لئے رحمت --- مومنوں کے لئے رحمت --- بے دینوں کے لئے رحمت۔

ایک بدو میرے پاک نبی کی مسجد میں آ کر پیشاب کرنا شروع کر دیتا ہے' صحابہ رضی اللہ عنہم کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں' کہنے لگے اسے پکڑو' یہ اللہ پاک کے گھر کی توہین کرنے والا' اللہ پاک کے گھر میں پیشاب کر رہا ہے' آقا علیہ السلام نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے جذبات دیکھے تو آپ فرماتے ہیں' ساتھیو! ٹھہر جاؤ' اس کو کچھ نہ کہنا' اس پہ تشدد نہ کرنا بلکہ اس کو پیشاب کرتے ہوئے اٹھانا بھی نہیں' معلوم نہیں میرے آقا علیہ السلام کی کیا کیا سوچیں ہیں' کہیں وہ متنفر نہ ہو جائے' اسے پیشاب کرتے ہوئے اٹھایا تو کہیں بیمار نہ ہو جائے' اتنا خیر خواہ میرا نبی ہے۔

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

میں تجھے کیا بتاؤں کہ میرا نبی کس کس کے لئے رحمت ہے۔

میرا پیارا نبی حیوانوں کے لئے رحمت۔

میرا پیارا نبی جنوں کے لئے رحمت۔

میرا پیارا نبی انسانوں کے لئے رحمت۔

جو پیغام پیارا نبی لے کر آیا وہ پیغام پوری دنیا کے لئے رحمت۔

## ابوجہل کی ہٹ دھرمی اور غرور خاک میں:

مکہ شہر کے چوک میں ایک تاجر آ جاتا ہے' اس نے مکے کے چوک میں آ کر سودا بیچنا شروع کیا' اس کے پاس کچھ جانور ہیں جو فروخت کر رہا ہے' یہاں گاہکوں کی صورت میں مکے کا ایک غنڈہ ابوجہل بھی آ جاتا ہے' اس نے آ کر اس آدمی سے ایک جانور خریدا' جب اس شخص نے پیسوں کا مطالبہ کیا تو ابوجہل اس کو ڈانٹ کر چلا جاتا ہے' یہ راہی مسافر' پردیسی بڑا پریشان ہوا' اس نے دیکھا کہ ایک جگہ دو تین چوہدری عتبہ اور شیبہ وغیرہ بیٹھے ہوئے ہیں' یہ جا کر کہتا ہے: اے مکے کے چوہدریو! میں مسافر پردیسی بندہ تمہارے شہر میں پریشان ہو گیا ہوں' وہ پوچھتے ہیں تجھے کیا

پریشانی آئی ہے' یہ مسافر کہتا ہے: جناب! آپ کے شہر کا چوہدری ابوجہل! سواری لے گیا ہے' اب پیسے دینے کا نام نہیں لیتا' میں پیسے مانگتا ہوں تو رعب ڈالتا ہے' میں پیسوں کا مطالبہ کرتا ہوں تو آنکھیں دکھاتا ہے' یہ مکے کے کافر نصیبوں کے مارے جن کی قسمت میں ایمان نہ ہوا' کسی اللہ والے نے کہا ہے ع

لے گئے جنت کوثر نہراں' دوروں آون والے
حکم نبی دا موڑن والے' رب نے دور نکالے
عربوں' حبشوں' شام' عراقوں چانن گیا اگیرے
باجھ نصیب نبی دے چاچے' رہ گئے وچ ہنیرے

جنہوں نے نبی پاک علیہ السلام کی تابعداری اور فرمانبرداری کی' بے شک!

حبشہ سے چل کر بلال آیا۔

فارس سے چل کر سلمان آیا۔

روم سے چل کر صہیب آیا۔

اللہ ذوالجلال نے انہیں جنت کا وارث بنا دیا' اور جن ظالموں نے نبی علیہ السلام کی مخالفت کی' جنہوں نے پیارے کو پریشان کیا' جنہوں نے قدم قدم پر سوہنے کی مخالفت کی' خواہ مکہ میں رہنے والا' نبی پاک علیہ السلام کے ساتھ خونی رشتہ داری رکھنے والا ہے' تباہ و برباد ہو گیا۔

یہ آدمی عتبہ شیبہ کے پاس آ کر کہتا ہے' جی مکے کا چوہدری ابوجہل میرے پیسے نہیں دیتا' مانگتا ہوں تو ''تڑیاں'' لگاتا ہے' ان کے دل میں شیطانی خیال آیا' انہوں نے سوچا کہ چلو بہانے بہانے میں محمد عربی ﷺ کو کوئی مذاق ہی کر لیں' کہتے ہیں: ادھر آ' وہ جو صحن کعبہ میں بیٹھا ہوا ہے' اس کا نام ہے محمد (ﷺ) اس کی ابوجہل سے بڑی دوستی ہے' ابوجہل اس کی بڑی مانتا ہے' اس کو سفارشی بنا کر لے جا' کام بن جائے گا' ان کے دل میں خیال آیا' ابوجہل نبی علیہ السلام کا دشمن اور یہ نبی رحمت ہے۔ اس نے اس بندے پر ترس کر کے ابوجہل کے دروازے پر چلے جانا ہے' ابوجہل اس کو جھاڑیں پلائے گا اور ہمارا مذاق بن جائے گا' گھڑی بھر کا شغل میلہ بن جائے گا' یہ آ کر کہتا ہے: جناب! کیا آپ کا نام محمد (ﷺ) ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اے آنے والے میرا نام ہی

محمد (ﷺ) ہے۔

لوگو! محمد ﷺ نام ہی اتنا میٹھا ہے، جب بندہ نام لیتا ہے تو منہ میں ''کھنڈ'' پڑ جاتی ہے اور دلوں میں ''ٹھنڈ'' پڑ جاتی ہے۔

یہ نام ہی اتنا پیارا ہے، محمد ﷺ

یہ میرا کملی والا محمد ﷺ

اونچی شانوں والا محمد ﷺ

خوشبودار پسینے والا محمد ﷺ

پیارے سینے والا محمد ﷺ

ساری دھرتی سے اعلیٰ شہر مدینے والا محمد ﷺ

کون محمد ﷺ ؟

جس کا پسینہ بھی اعلیٰ، جس کا مدینہ بھی اعلیٰ، جس کے بارہ میں فقیر خالد مجاہد گلی گلی کہہ رہا ہے ع

جتھے ستا اے نبیاں دا سلطان بڑا سوہنا
میرے کملی والے دا لوگو شان بڑا سوہنا

مولانا آقا علیہ السلام کا معراج بیان کرر ہے تھے، معراج عروج سے ہے، اہلحدیث کا عقیدہ ہے کہ اللہ پاک نے ہر خوبی میں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو عروج عطا فرمایا ہے، اللہ پاک کی قسم ہے:

حسن کا عروج میرے آقا پر --- کردار کا عروج میرے کملی والے پر

شان ومقام کا عروج میرے کملی والے پر --- خوبیوں کا عروج میرے کملی والے پر

امانت ودیانت کا عروج میرے آقا پر --- صداقت کا عروج میرے مصطفیٰ پر

میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے پیارے کا کتنا عروج ہے، جس کی شان میں اللہ پاک نے تیس پاروں والا قرآن نازل فرمایا، میرے نبی کا کتنا اونچا شان ہے۔

بعض میرے بھائیوں کو ہم پر مغالطہ رہتا ہے، غلط فہمی اور بدظنی رہتی ہے کہ اہلحدیث نبی پاک ﷺ کی نعت نہیں پڑھتے، میں کہتا ہوں یہ سارا قرآن میرے نبی کی نعت ہے اگر پھر بھی تیرا مغالطہ نہیں نکلتا تو میں دوسرے رنگ میں تیری غلط فہمی دور کر دیتا ہوں، تو سن تو سہی ع

اوروں سے سنا تم نے اوروں سے کہا تم نے
کاش کچھ ہم سے بھی سنا ہوتا، کچھ ہم سے بھی کہا ہوتا

میرا ایمان سن لے، میرا پیار اور میری عقیدت سن لے، نبی پاک علیہ السلام کے بارہ میں میرا ایمان کیا ہے ع

سارے جگ نالوں اعلیٰ اے، ساڈا کملی والا اے
سارے نبیاں دے نالوں جس دا لوگو شان بڑا سوہنا
دتا جس نوں خداوند نے، قرآن بڑا سوہنا

اللہ پاک نے میرے محبوب کو آسمانوں پر بلایا جس کا تذکرہ قرآن پاک میں آیا، اللہ پاک نے فرمایا:

﴿عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى ۝ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝﴾ (النجم: ١٤-١٦)

لوگو! جب آقا علیہ السلام کو اللہ پاک نے سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچایا اس وقت کا نقشہ ذرا تصور میں سامنے لاؤ، ساتوں زمینیں نبی پاک علیہ السلام کے قدموں کے نیچے رہ گئیں، پہلا آسمان، دوسرا، تیسرا، چوتھا، پانچواں، چھٹا، ساتواں۔ ساتوں آسمان میرے محبوب کے قدموں کے نیچے اور میرا کملی والا سدرۃ المنتہیٰ کی بلندیوں پر پہنچا، چودہ طبق نبی علیہ السلام کے قدموں کے نیچے اور میرا پیر چودہ طبقوں کے اوپر پہنچا ہے، اب نبی علیہ السلام سے اونچی کوئی ذات ہے تو اللہ کریم کی ہے اور اللہ پاک کے بعد کوئی ذات ہے تو میرے پاک نبی کریم کی ہے، اللہ پاک نے سارے جہان سے اونچی شان میرے پاک نبی کو عطا فرمائی، اسی لئے میں عقیدت کے پھول کلیاں نچھاور کرنا چاہتا ہوں ع

رب نے فلکاں تے بلایا سی معراج کرایا سی
سوہنا فلکاں تے جا کے بنیاں، مہمان بڑا سوہنا۔

یہ بندہ مسافر، پردیسی، دکھی اور پریشانیوں کا مارا ہوا آ کر کہتا ہے، کیا آپ کا نام ہی محمد ﷺ ہے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: ہاں مجھے ہی محمد (ﷺ) کہتے ہیں، یہ عرض کرتا ہے: آپ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ آپ کی ابوجہل کے ساتھ بڑی دوستی ہے، ابوجہل آپ کی سفارش نہیں موڑتا،

آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں: بات کر' تو کیا کہنا چاہتا ہے' یہ کہتا ہے: جناب! مجھے ان چوہدریوں نے بتایا ہے کہ آپ کی ابوجہل سے بڑی دوستی ہے' وہ آپ کی بات موڑتا نہیں' جناب وہ مجھ سے سودا لے گیا ہے۔ اب پیسے نہیں دیتا' آپ شفقت کریں میرے ساتھ چلیں اور مجھ غریب کے پیسے دلا دیں' بھلا کرو گے تو بھلا ہوگا۔ میرے آ قا علیہ السلام سمجھ گئے کہ ان کافروں نے کوئی منصوبہ بنایا ہے' ان ظالموں نے میرے بارے میں کوئی تدبیر بنائی ہے' انہوں نے مجھے پریشان کرنے کے لئے کوئی پروپیگنڈہ کیا ہے' لیکن نبی رحمۃ للعالمین ہے' اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

میرے نبی کمبل پاک کو سنبھال کر چل پڑتے ہیں' قربان جاؤں یہ رحمۃ للعالمین اس دکھی کے ساتھ جا رہا ہے' اس پریشان بندے کے ساتھ میرا آقا جا رہا ہے' آ قا علیہ السلام ابوجہل کے دروازے پر پہنچ کر اپنے پیارے برکت والے ہاتھوں سے دستک دیتے ہیں' ابوجہل جلدی جلدی گھر سے باہر آیا' عرض کرتا ہے' ہاں جناب کس طرح آنا ہوا؟ آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں: ان راہیوں مسافروں کو کیوں پریشان کرتے ہو' اس کے پیسے کیوں نہیں دیتا' اللہ کی قسم ہے میرے پاک نبی کے سامنے اس نے ایک جرأت مندانہ جملہ بھی نہ بولا' اس کو ہمت اور حوصلہ نہ رہا کہ نبی علیہ السلام کو موڑ دوں کیونکہ اللہ پاک نے میرے نبی کو اعلان فرمایا:

﴿وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔﴾ (المائدة: ٦٧)

میرے پیارے پریشان نہ ہونا میں خود آپ کی حفاظت کروں گا' اس نے جلدی سے پیسے لا کر اس مسافر کے ہاتھ پر رکھے' ادھر عتبہ شیبہ ساری کمپنی نظریں لگا کر بیٹھی ہوئی ہے کہ آج ابوجہل کس طرح محمد ﷺ پر رعب ڈال کر گستاخی اور بے ادبی کرتا ہے' انہوں نے دیکھا کہ ابوجہل نے جلدی سے پیسے لا کر مسافر کے ہاتھ پر رکھے ہیں؛ یہ حیران پریشان ہو گئے' ملاقات ہوئی تو کہتے ہیں: اے عمرو چوہدری یار! تو نے تو ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا' ہم نے محمد ﷺ کو تیرے دروازے پر بھیجا تھا اور سوچا تھا کہ تھوڑی دیر شغل بنے گا لیکن تجھ سے تو کچھ نہ بنا' تو نے تو کچھ نہ کیا۔ ابوجہل کہتا ہے: یار! بات تو تمہاری سچی ہے لیکن میں کیا کروں' جس وقت آمنہ کے لال (علیہ السلام) نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تو مجھے اس طرح لگتا تھا جیسے سرکار کے پیچھے دائیں

بائیں بڑے بڑے شیر منہ کھول کر کھڑے ہیں اگر میں نے ایک جملہ بھی شان نبوت میں بولا اگر میں نے آقا (علیہ السلام) کی گستاخی میں اپنی زبان کو حرکت دی' انکار کر دیا تو ان بڑے بڑے منہ کھولے ہوئے شیروں نے مجھے چیر پھاڑ دینا ہے' اس لئے مجھ میں حوصلہ ہی نہ رہا کہ میں کوئی جملہ بول کر انکار والی بات کر دوں۔

## محسن انسانیت:

میرے بھائی! جو بات میں کہنا چاہتا ہوں' میرا پیارا ایمان والوں کے لئے بھی رحمت اور جن لوگوں نے کلمہ نہیں پڑھا میرا پیارا ان کے لئے بھی رحمت' راہیوں مسافروں کے لئے بھی رحمت' ایک دن میرے آقا علیہ السلام نے مسئلہ بیان فرمایا' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَ مَرْتُھُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ.))

میرے آقا رحمۃ للعالمین علیہ السلام فرماتے ہیں: اے لوگو! اگر مجھے امت کے مشکل میں پڑنے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ امت کو مسواک کا حکم دے دیتا لیکن مجھے ڈر لگتا ہے اگر میں نے حکم دے دیا تو فرض ہو جائے گی اور اگر فرض ہوگئی تو کہیں امت کیلئے کوئی مسئلہ نہ بن جائے' اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی میرا نبی امت کا احساس کرتا اور خیال رکھتا ہے۔

رمضان شریف میں ایک رات میرے آقا علیہ السلام نے نماز تراویح کی امامت کروائی' قرآن پڑھا' لوگ بڑے شوق کے ساتھ آئے' آقا علیہ السلام نے دوسرے دن پھر نماز تراویح پڑھائی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا شوق اور بڑھ گیا' نفلی عبادت تھی' صحابہ اور ذوق شوق اور جذبہ لے کر آئے' تیسرے دن پھر میرے آقا علیہ السلام نے نماز پڑھائی' صحابہ کا اجتماع اور بڑھ گیا' آقا علیہ السلام نے دیکھا کہ میرے صحابہ کا ذوق بڑھتا جا رہا ہے' چوتھی رات میرے آقا علیہ السلام نے اپنے گھر میں ہی تراویح پڑھ لی' یہ قیام اللیل والی عبادت اپنے گھر میں ہی فرمائی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انتظار کرتے رہے' دوسرے دن ملاقات ہوئی تو صحابہ عرض کرتے ہیں: آقا! ہم انتظار کرتے رہ گئے لیکن آپ تشریف نہ لائے' حبیب کبریاء' خیر الوریٰ' نیر بطحاء نے فرمایا: میں نے تمہارا شوق اور ذوق دیکھا تو میں ڈر گیا' جس طرح تم پر فجر' ظہر' عصر' مغرب اور عشاء فرض ہے کہیں اللہ پاک تمہارے ذوق کی وجہ سے نماز تراویح بھی فرض نہ کر دے۔

میرے پاک نبی ﷺ کو کتنا امت کا احساس ہے، اسی لئے اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○﴾ (التوبة: ۱۲۸)

میرا نبی رحمت رؤف اور رحیم ہے، میرا نبی دکھیوں کا خیر خواہ ہے، دکھیوں کو سینے لگانے والا ہے، اور کیسا رحمۃ للعالمین ہے کسی صاحب ذوق نے کہا ہے ع

محبت کے یوں جس نے دریا بہائے — دل ان کا بھی چھینا جو سر لینے آئے
یہ بندہ نوازی کے جوہر دکھائے — کہ خود کھا کے جَو اور جواہر لٹائے
خوشی اپنی اوروں کے غم میں بھلا دی — دیا درد جس نے اسے بھی دعا دی

## امت کے غم خوار:

میں قربان جاؤں نبی علیہ السلام کے خلق پاک سے، ایک دن میرے پیارے آقا علیہ السلام نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پریشان دیکھا تو فرمایا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پریشانیاں کس بات کی ہیں، عرض کیا محبوب پریشانیوں اور بے قراریوں کا کیا بتاؤں جب سے کلمہ پڑھا ہے، ماں گالیاں نکالتی ہے، ماں جھگڑے کرتی ہے، طعنے دیتی ہے، آج اس لئے بے قرار ہو گیا ہوں جہاں اماں نے مجھے گالیاں نکالی ہیں وہاں آپ کی شان میں بھی گستاخی اور بے ادبی کی ہے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کوئی بات نہیں عرض کرتے ہیں: آقا! وہ ماں تھی اگر کوئی اور ہوتا تو میں مزہ چکھا دیتا کہ میرے نبی کی شان میں گستاخی کس طرح کی جاتی ہے لیکن آقا میں کیا کروں وہ ماں تھی نا ع

اک پاسے میم محمد والی تے دوجے پاسے میم ہے ماں دی
اے عظمت والیاں دوویں میماں ہے اچی شان دوواں دی

آقا! وہ ماں تھی اس لئے کچھ کہہ نہ سکا، آپ ماں کی عظمت بیان کرتے ہیں، آپ ماں کی شان بتاتے ہیں، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: ابوہریرہ! پریشان نہ ہو، اگر تیری ماں میں محمد ﷺ کو گالیاں نکالتی ہے، ہم بھی تو رحمۃ للعالمین ہیں، میں تیری امی کے لئے ہدایت کی دعائیں کر دیتا ہوں، حبیب کبریاء دعا کرتے ہیں: اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ۔ اللہ میرے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ہدایت دے دے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ایمان کا خزانہ عطا کر دے، ادھر آقا علیہ السلام نے دعائیں

کیں' ادھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دوڑے جا رہے ہیں اور سوچتے جا رہے ہیں' آج معلوم ہو جائے گا' میں ماں کے دروازے پر پہلے پہنچتا ہوں یا سوہنے کی دعائیں' پہلے پہنچتی ہیں' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ماں کے دروازے پر پہنچے تو اندر سے پانی کے چھلکنے کی آواز آئی' برتنوں کے کھڑکنے کی آواز آئی' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا دل بجھ گیا' میں نے کہا: ابو ہریرہ تو گھر دیر سے پہنچا ہے تیرے نبی کی دعائیں پہلے پہنچ گئی ہیں' میں انتظار میں کھڑا رہا کہ امی دروازہ کھولے' ماں غسل سے فارغ ہو کر تشریف لاتی ہے' اماں جان نے دروازہ کھولا تو میں نے منظر ہی بڑا عجیب دیکھا' ماں کے بالوں سے پانی ٹیک رہا ہے اور ہونٹوں پر توحید کا کلمہ چمک رہا ہے' وہ گالیاں نکالنے والی' میرے نبی کو برا کہنے والی' میرے پاک نبی کے بارے نازیبا جملے بولنے والی کہتی ہے:

((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ))

یہ میرا نبی رحمۃ للعالمین ہے ع

جو پتھر بھی کھا کھا کے دعا مانگتے ہیں
اللھم اھد قومی سدا مانگتے ہیں

پتھر مارنے والا پتھر مار کر جا رہا ہے اور پیارا نبی آوازیں دے رہا ہے۔

اے پتھر مارنے والے تو نے میں محمد ﷺ کو پتھر مار کر اپنا دل ٹھنڈا کر لیا' اب ہماری بات بھی سن جا ع

پتھر مارن والیا یارا' کدے میرے ول آویں
قسم خدا دی تینوں سینے لاواں' تو کدے نہ دوزخ جاویں

اے اللہ کے بندے آجا' میں تجھے سینے سے لگاؤں' آ میری تابعداری اور فرمانبرداری کر لے' اللہ ذوالجلال تجھے جنت سے عطا دے۔

## ایک اونٹ عدالت نبوی میں:

میرے بھائی! سر سجدے میں رکھ کر اس کا شکر یہ ادا کیا کرو' جس اللہ پاک نے رحمت والا نبی عطا فرمایا: نبی خود بھی رحمت اور نبی علیہ السلام کا پیغام بھی رحمت' آپ ایسی رحمت ہیں' ایک دن آقا علیہ السلام

تشریف فرما ہیں، صحابہ کا اجتماع ہے، ایک اونٹ آیا، یہ سرکار کے پاس آ کر گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا اور سرکار کے چہرے کے پاس اپنا منہ کر لیا، صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: ہمیں اس طرح لگتا تھا جیسے کوئی پیارا پیارے کے ساتھ باتیں کرتا ہے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: کیا تجھے معلوم ہے یہ کیا کہہ رہا ہے، یہ اپنے مالک کی شکایتیں کر رہا ہے، آقا! اللہ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے، کوئی ہماری طرف بھی مہربانی کرو، میرا مالک چارہ کم ڈالتا ہے اور کام زیادہ لیتا ہے، اس کو اس طرح نہیں کرنا چاہیے، آخر ہم بھی اللہ پاک کی مخلوق ہیں، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: جلدی کرو، اس کے مالک کو بلا کر لاؤ، مالک کو بلایا گیا، سرکار فرماتے ہیں: یار! یہ دیکھ لے، تیرا اونٹ شکایتیں کر رہا ہے، تو اس کو چارہ کم ڈالتا ہے اور کام زیادہ لیتا ہے۔

## کھجور کے تنے کی سسکیاں:

میرا پیارا نبی حیوانوں کے لئے بھی رحمت ہے، پیارا ایسی رحمت بن کر آیا، مسجد نبوی میں کھجور کا ایک تنا تھا، آقا علیہ السلام اس کے ساتھ ٹیک لگا لیتے اور خطبہ ارشاد فرماتے، کسی صاحب ثروت کو اللہ پاک نے توفیق دی، اس نے پیسے خرچ کر کے آقا علیہ السلام کے خطبے کے لئے ایک منبر بنایا کہ پیارا نبی منبر پر چڑھ کر خطبہ ارشاد فرمائے گا، تو اللہ ہمیں ثواب دے گا، یہ منبر بنا کر لایا، اب آقا علیہ السلام منبر پر تشریف لے گئے، سوہنے پاک نبی نے منبر پر قدم رنجہ فرمائے، آقا علیہ السلام منبر پر چڑھ کر خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں، صحابہ کہتے ہیں: ہم نے اپنے کانوں کے ساتھ سنا اور آنکھوں کے ساتھ دیکھا، وہ سوکھی ہوئی کھجور کا تنا جس کے ساتھ میرے آقا علیہ السلام ٹیک لگایا کرتے تھے، اس میں اس طرح سسکیوں کی آوازیں آئیں جس طرح بچہ ماں کی جدائی میں سسکیاں بھر بھر کر روتا ہے، صحابہ کہتے ہیں ہم نے کھجور کے تنے کی آوازیں سنیں، یہ رحمۃ للعالمین نبی کی جدائی میں سسکیاں بھر بھر کر رو رہا ہے، جب آقا علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ کھجور کا تنا رو رہا ہے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: ساتھیو! یہ کھجور کا تنا ہماری جدائی برداشت نہیں کر سکا، آقا علیہ السلام منبر سے نیچے اترے، میرے رحمۃ للعالمین نے اس کھجور کے تنے کو سینے سے لگایا، صحابہ کہتے ہیں: جب رحمت عالم نے اس کھجور کے خشک تنے کو سینے سے لگایا تو اس کھجور کے تنے کی سسکیاں بند ہو گئیں اس کو اس طرح سکون مل گیا جس طرح بچے کو ماں کی گود میں سکون مل جاتا ہے۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ٥﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

## پانی پہلے میرے ساتھی کو پلاؤ:

میرے پیارے نبی کی دعوت محبت اور رحمت ہے' آقا علیہ السلام کی تبلیغ کا صحابہ پر ایسا رنگ چڑھا' سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ یرموک میں میرا چچازاد بھائی جنگ پر گیا' میرے دل میں خیال آیا' میں بھائی کا پتہ کروں' اس کو پانی پہنچاؤں' (جس پر آقا علیہ السلام کی سیرت کا رنگ چڑھا ہو اس کا دل بڑا نرم ہوتا ہے) میں پانی کا مشکیزہ بھر کر یرموک کے میدان میں پہنچا کہ اپنے چچازاد بھائی کو پانی پلاؤں' جب میں نے پانی پیش کیا تو ساتھ والا زخمی بولا' ہائے پیاس لگی ہوئی ہے پانی چاہیے' جب اس کی چیخیں بلند ہوئیں تو میرے بھائی نے اشارہ کیا کہ میرے ساتھ کا پڑوسی میرا بھائی بڑا پیاسا ہے اس کو مجھ سے زیادہ پانی کی ضرورت ہے' اس کی طرف لے جا' میں دوڑتا ہوا مشکیزہ لے کر اس کے پاس گیا' جب میں پانی اس کے منہ کو لگانے لگا تو ساتھ دوسرا زخمی بولا' مجھے پیاس لگی ہے' پانی کی ضرورت ہے مجھے پانی پلاؤ' یہ جس کے منہ کو میں پانی لگانے لگا' اس نے اشارہ کیا' بھائی مجھے نہ پلا' میرے ساتھ کا ساتھی زیادہ ضرورت مند ہے' میں اس کے پاس دوڑتا ہوا پانی لے کر گیا' اس کے منہ سے پانی لگانے لگا تو وہ اللہ کو پیارا ہو چکا ہے' میرے دل میں خیال آیا' یہ تو پانی نہیں پی سکا' اللہ ذوالجلال اس کو آب کوثر ہی پلائے گا' میں پچھلے کو ہی جا کر پانی پلاؤں میں دوڑتا ہوا دوسرے کے پاس آیا' آ کر کیا دیکھا کہ یہ بھی جام شہادت نوش کر چکا ہے' اب میں اپنے بھائی کے پاس آیا' اس کی روح بھی پرواز ہو چکی ہے' اللہ ذوالجلال کے قرآن کی تفسیر سامنے آئی۔

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ٥﴾ (الحشر: ۹)

اللہ پاک نے فرمایا: میرے مومن مخلص بندے اپنے بھائی کی ضرورتوں کو اپنی ضرورتوں پر ترجیح دیتے ہیں۔

آخری بات عرض کر رہا ہوں' نبی بھی رحمت' نبی کا پیغام بھی رحمت' نبی پاک کا دستور اور منشور بھی رحمت' میرے پاک نبی کی دعوت بھی رحمت۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

# وفات النبی ﷺ

﴿وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِیْنَ۝﴾ (ال عمران: ۱۴۴)

حمد وثنا تعریف و تسبیح، تکبیر و تقدیس اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اقدس کے لئے جس بے نیاز نے ساری دنیا بنائی، زمین آسمان بنائے اور ہزاروں جہاں بسائے ہیں بے شمار ان گنت، لاتعداد اور بے حد وحساب درود وسلام آقائے دو جہان، پیغمبر آخر الزمان، صاحب قرآن، رحمۃ للعلمین، سید الاولین والاخرین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کیلئے۔

ساتھیو، صاحبو، واجب الاحترام بزرگو اور معزز ات ماؤں، بہنوں، اللہ میری اور آپ سب کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اللہ ہماری اس محبت اور پیار کو ہمارے لیے ذریعہ نجات بنادے اور جس طرح مل جل کر جمعۃ المبارک کی حاضری کیلئے بیٹھے ہیں اللہ قیامت کے دن نبی پاک کے حوض کوثر پر اسی طرح اکٹھا کر دے۔

گزشتہ خطبہ جمعہ میں پیارے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے حوالے سے آپ کے نفیس بچپن اور لڑکپن کے بارہ میں کچھ عرض کیا تھا، چونکہ یہ ربیع الاول کا مہینہ ہے، اسی مہینے میں آقا علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اسی مہینے کی بارہ تاریخ کو سرکار مدینہ اپنی پیاری لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو روتا ہوا چھوڑ گئے، حسن وحسین چیختے رہ گئے، صحابہ کرام کی چیخیں نکل گئیں مدینے میں کہرام مچ گیا، قیامت برپا ہوگئی، صحابہ کرام پر غموں کے پہاڑ اُمڈ آئے، اس قدر صدمہ کہ آقا علیہ السلام کی پیاری لخت جگر، سرکار کی نور نظر اماں جی فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لوگو: اس مہینے کی بارہ تاریخ کو جب میرے ابو مجھ سے جدا ہو گئے تو مجھ پر اتنے صدمے آئے اگر یہ صدمے اور دکھ چمکتے ہوئے سورج پر پڑ جاتے تو سورج بھی کالا ہو جاتا، اس سورج کی روشنی مٹ جاتی اور نور بجھ جاتا۔

بھائیو! صدمہ تو اسے ہوتا ہے جس کا جا رہا ہو' جس کو چوٹ نہیں لگی اس نے تو لڈیاں ڈال کر خوشیاں ہی کرنی ہیں' ان لوگوں سے جا کر پوچھو جس دن:

کسی کا باپ جدا ہوتا ہے---کسی ماں کا لال جدا ہوتا ہے۔

کسی بچے کی امی جدا ہوتی ہے---کسی اولاد کا باپ جدا ہوتا ہے۔

اس دن ان کے دل پر کیا گزرتی ہے۔

## خطبہ حجۃ الوداع اور آخرت کی تیاری:

میں عرض کر رہا تھا کہ اسی بارہ ربیع الاول کو آقا علیہ السلام اللہ ذوالجلال کے فیصلے اور قانون کے مطابق دنیا فانی چھوڑ گئے' یہ ایسا اٹل قانون ہے جو سب پر لاگو ہوا ہے اور ہونے والا ہے' جو بھی دنیا میں آیا ہے' ایک وقت آنے والا ہے اس نے دنیا چھوڑ کر جانا ہے۔ اگر کوئی باقی رہنے والی ذات ہے تو اللہ پاک کی ذات ہے۔

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کا خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ آقا علیہ السلام ایک پہاڑی کے ٹیلے پر اپنی اونٹنی پر سوار ہیں دائیں بائیں نبی علیہ السلام کے جاں نثاروں کا اجتماع ہے۔ آگے پیچھے نبی پاک علیہ السلام کے پروانے جمع ہیں۔ اللہ کی قسم ہے اس طرح لگتا ہے جیسے شمع روشن ہے اور پروانوں نے شمع کے اردگرد گھیرا ڈالا ہوا ہے۔ میرے آقا علیہ السلام صحابہ کے مجمع میں اس طرح جچتے ہیں جس طرح چاند' ستاروں میں جچتا ہے۔ آقا علیہ السلام نے اپنے جاں نثاروں کو خطاب فرمایا: اے میرے پروانوں' ذرا مجھے یہ بتاؤ' قیامت کے دن جب اللہ پاک نے ساری دنیا کو جمع کر لینا ہے' وہاں اللہ پاک نے تم سے میرے بارہ میں بھی پوچھنا ہے کہ میرے نبی نے تمہیں کیا پیغام پہنچائے' بتاؤ تم اللہ پاک کو میرے بارے کیا جواب دو گے؟

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عرض کرتے ہیں آقا ہم اللہ کے سامنے جا کر عرض کریں گے۔ اللہ تیرے کملی والے نے تیری تمام باتیں ہمیں پہنچا دی ہیں۔ آقا نے نبوت و رسالت اور وعظ و تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے۔ تیرے پیارے نے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی یہ سن کر آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

اللھم اشھد۔ اے اللہ تو گواہ ہو جا۔

دیکھ لے تیرے بندے اور میرے امتی میدان عرفات میں گواہی دے رہے ہیں۔ پھر اللہ

پاک نے اپنے محبوب پر قرآن نازل فرمایا۔

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدۃ: ۳)

میرے پیارے آج ہم نے آپ پر اپنا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت آپ پر تمام کر دی ہے اور آپ کیلئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے۔

یہ تمام باتیں اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ سرتاج انبیاء کا آخری وقت آ گیا' اللہ ذوالجلال کی طرف سے محبوب کو موت کا پیغام آنے والا ہے۔

ایک بات اچھی طرح یاد کر کے چلے جاؤ' موت انسان کی توہین نہیں' موت کسی اللہ کے نبی اور ولی کی گستاخی اور توہین نہیں بنتی' یہ موت کا لفظ نہ اولیاء کی بے ادبی ہے اور نہ انبیاء کی گستاخی ہے۔موت کا لفظ اگر گستاخی بنتا ہے تو رب کیلئے بنتا ہے۔

بھائیو! ماہ صفر کے آخری دن ہیں۔ غالباً صفر کی انتیس تاریخ ہے' میرے پاک پیغمبر جناب مدنی کریم علیہ السلام ایک جنازے سے واپس تشریف لا رہے ہیں۔ راستے میں آتے آتے میرے محبوب کے سر مبارک کو درد شروع ہو جاتا ہے۔ آقا علیہ السلام گھر آ کر فرماتے ہیں عائشہ ذرا میرے سر کو دبانا' آج اس طرح لگتا ہے جیسے مجھے بخار ہو رہا ہے۔ یہ سر کی درد بڑھتی گئی سرکار مدینہ کو بخار ہو جاتا ہے۔ چودہ دن تک آقا علیہ السلام کو بخار رہا ہے۔ جب بخار بڑھتا گیا تو میرے آقا علیہ السلام نے فیصلہ کر لیا۔ اب مجھ سے زیادہ چل کر روزانہ ادھر ادھر حجروں میں نہیں جایا جاتا۔ آقا علیہ السلام نے اپنی بیویوں سے مشورہ طلب کیا۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرا دل چاہتا ہے زیادہ چلنے پھرنے کی بجائے اب میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہی آرام کروں' تمام بیویاں خوش ہو کر اجازت دیتی ہیں۔ عرض کرتی ہیں آقا ہماری طرف سے کوئی کسی قسم کا اعتراض نہیں ہوگا۔ ہم تمام آپ پر بہت خوش ہیں۔ جہاں آپ کا دل چاہے وہاں زندگی کے آخری ایام گزار لیں۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے تو عائشہ کے گھر رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سیدنا علی المرتضیٰ اور سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے کندھوں کا سہارا دے کر میرے آقا علیہ السلام کو اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں لے آتے ہیں۔ واہ امی عائشہ اللہ نے تیرے حجرے کو کتنی شان عطا کی ہے۔

میرے آقا کو سکون ملا تو امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں۔

اللہ پاک نے قرآن اتارا تو امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں۔

یہ امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کون سا حجرہ ہے، جس کے بارہ میں آقا علیہ السلام نے فرمایا:

((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ))

لوگو! میرے منبر سے لے کر وہ سامنے میرے حجرے تک کی جگہ کو اللہ پاک نے سارا جنت کا باغ بنا دیا ہے۔

یہ کون سا حجرہ ہے جس کے بارہ میں بابا جی صمصام رحمۃ اللہ علیہ بھی رو رو کر عرض کیا کرتے تھے ع

مدینے توں میں صدقے جاں، مدینہ جان جند میری
اے ہجرت گاہ محمدؐ دی، تے دفنانہ محمدؐ دا
تو پروانہ ایں پیراں دا، میں پروانہ محمدؐ دا
تو دیوانہ ملنگاں دا، میں دیوانہ محمدؐ دا

لوگ جھوٹ بولتے ہیں کہ اہلحدیث حج کرنے جاتا ہے تو مدینے نہیں جاتا مکے سے ہی واپس آجاتا ہے۔ یہ تمام بہتان ہیں۔ یہ غلط بات ہے، سچی بات نہیں، اہلحدیث تو دعائیں کرتا ہے، اللہ موت بھی آئے تو نبی علیہ السلام کے شہر مدینہ میں آئے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا، آپ کی آخری تمنا کیا ہے۔ انہوں نے رو کر عرض کیا، صرف ایک ہی آرزو ہے کہ اللہ مدینہ پاک میں سونے کیلئے جگہ عطا کر دے، اسی لیے میں عرض کیا کرتا ہوں ع

آقا دے مدینے دی، لوگو شان نرالی اے
اوُ تا بنیاں ایں جنت دا، گلزار بڑا سوہنا
ابوبکر وعمر نوں بھی، لکھ وار سلام آکھاں
جناں لٹیا محبتاں دا، انبار بڑا سوہنا

میرے کملی والے کا مدینہ بھی اعلیٰ ہے، میرے محبوب کا سینہ اور پسینہ بھی اعلیٰ ہے۔

میرے آقا علیہ السلام نے زندگی کا آخری ہفتہ امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گزارا ہے۔ اماں

جان میرے آقا علیہ السلام کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہیں اور سرکار کو تسلی دیتی ہیں' کہتی ہیں آقا نہ گھبرانا' پریشان نہ ہونا' بندے کو زندگی میں تکلیفیں آیا ہی کرتی ہیں' بڑے بڑے نبیوں پر تکلیفیں اور پریشانیاں آئیں' آقا علیہ السلام کا حوصلہ بڑھاتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ کا پسینہ صاف کرتی ہیں اور جو کام میرے آقا علیہ السلام سے سیکھا تھا وہ پڑھ پڑھ کر دم کرتی ہیں۔

((اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءُ کَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔))

اے اللہ! میرے سوہنے کی تکلیف دور کر دے' اے ساری کائنات کے بادشاہ تو تو ساری کائنات کو شفاء دینے والا ہے۔ تیرے بغیر شفاء کا خزانہ کسی کے پاس نہیں ہے' تیرے نام کی شفاؤں کے ساتھ بیماریاں نہیں رہ سکتیں۔

میرے بھائیو! پھر وہ دن بھی آئے کہ بخار شدت اختیار کرتا جا رہا ہے' ایک دن آقا علیہ السلام فرماتے ہیں مجھے پانی سے غسل کراؤ' میرے آقا علیہ السلام کو ایک ٹب کے اندر بٹھا دیا جاتا ہے اور باری باری آپ پر پانی کی سات مشکیں ڈالی گئیں تو پھر کہیں جا کر بخار ہلکا ہوا۔ اب آقا علیہ السلام فرماتے ہیں علی' فضل بن عباس کو ساتھ لے کر آؤ اور مجھے کندھوں کے سہارے اللہ کے گھر لے چلو' مسجد سے میرا دل بہت اداس ہے' میرا دل چاہتا ہے کہ اب میں اللہ کی بارگاہ میں جا کر سجدہ کروں۔ ایک طرف سیدنا علی المرتضٰی اور دوسری طرف سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سہارا دے کر مسجد کی طرف لا رہے ہیں بخار سے اتنی کمزوری ہوگئی ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کے پیر مبارک زمین پر گھسٹ کر آ رہے ہیں۔ آپ سے پورا قدم اٹھایا نہیں جاتا' سرکار جہاں سے گزرتے ہیں پیروں کی لکیر بنتی جا رہی ہے۔ میرے آقا علیہ السلام پر اتنی کمزوری آئی اس کے باوجود بھی میرے پیارے نے نماز نہیں چھوڑی' میرے آقا علیہ السلام مسجد میں آئے تو تمام صحابہ کرام نبی علیہ السلام کے سامنے آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِ ھِمْ مَسَاجِدَ۔))

اللہ یہودیوں' عیسائیوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے نبیوں کے جانے کے بعد ان کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

دیکھ لیں! نبی علیہ السلام کو آخری وقت بھی امت کی فکر ہے، کہیں میری امت قبر کی پجاری نہ بن جائے۔

## ہادی عالم کی آخری نصیحتیں:

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، اے میرے صحابہ اگر کسی کو میرے ہاتھ سے دکھ اور تکلیف پہنچی ہو تو آج مجھ سے بدلہ لے لو، قیامت کے دن اللہ کے سامنے جا کر نہ کہنا، ہوسکتا ہے آج کے بعد میری اور تمہاری ملاقات نہ ہو اور ساتھ میرے آقا علیہ السلام وصیت کرتے ہیں۔ میرے ساتھیو، میرے انصار صحابہ کا خیال کرنا، ان سے محبت اور پیار کرتے رہنا اور ساتھ ہی میرے آقا علیہ السلام نے ایک جملہ بولا، جس جملے نے میرے پیارے صدیق رضی اللہ عنہ کو ہلا دیا ہے۔ وہ جملہ سنتے ہی میرے صدیق کی چیخیں نکل گئیں، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، اے ساتھیو، اللہ پاک نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے۔ وہ چاہے تو دنیا میں رہنا پسند کرے وہ چاہے تو اللہ کے پاس جانا پسند کرے، اس بندے نے اللہ کے پاس جانا پسند کرلیا ہے۔ سرکار اتنی بات فرما کر خاموش ہو گئے۔ پیارے صدیق کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہیں اور سسکیاں بھر بھر کر رو رہے ہیں۔ سارے اجتماع کی نظریں میرے صدیق پر پڑتی ہیں۔ صحابہ نے دیکھا تو حیران و پریشان ہو گئے کہ آقا علیہ السلام نے ایک جملہ بولا ہے تو صدیق نے ویسے ہی رونا شروع کر دیا ہے۔ پوچھنے والوں نے پوچھا صدیق تجھے کس بات پر رونا آیا ہے۔ آقا علیہ السلام نے تو ایک جنرل بات کی ہے اور آپ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا ہے۔ پیارے صدیق فرماتے ہیں ساتھیو تم بات نہیں سمجھے، مجھے آقا علیہ السلام کی باتیں بتاتی ہیں کہ اللہ پاک نے سرکار کو اختیار دیا ہے کہ پیارے اگر تمہارا دل چاہے تو دنیا میں رہو یا میرے پاس آ جاؤ آقا علیہ السلام نے رب کے پاس جانا پسند کرلیا ہے۔ آقا علیہ السلام سے جدائی پڑنے والی ہے، اب آقا علیہ السلام زیادہ دیر ہمارے پاس نہیں رہیں گے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے جانے کے بعد تمہارے پاس وفد آیا کریں گے، دور دراز کے علاقوں سے جماعتیں آئیں گی، ان کی اسی طرح مہمان نوازی کرتے رہنا جس طرح تمہارا نبی مہمان نوازی کرتا ہے۔ یہ نہ ہو کہ میرے جانے کے بعد لوگ بھوکے جائیں، وہ یہ نہ کہیں کہ نبی علیہ السلام کا ڈیرہ خالی ہو گیا ہے، اب یہاں سے روٹی نہیں ملتی۔

یہ جام موت نوش فرمانے سے چار دن پہلے کی باتیں ہیں۔آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکُمْ۔))

نماز پڑھنا' میرے جانے کے بعد بے نماز نہ ہو جانا' نماز کی پابندی کرنا' اپنے غلاموں کا خیال کرنا' غلاموں پر ظلم نہ کرنا۔

ایک دن آ قا علیہ السلام حجرے میں تشریف فرما ہیں اور صحابہ کرام مسجد میں انتظار فرما رہے ہیں کہ آ قا آ کر نماز پڑھائیں گے' ہم نبی پاک علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے' آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں: عائشہ! دیکھ کر بتا' کیا نماز کھڑی ہوگئی ہے یا نہیں' اماں جی عرض کرتی ہیں آ قا صحابہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں' تھوڑی دیر کے بعد آ قا علیہ السلام پھر پوچھتے ہیں' عائشہ پتہ کر کیا نماز پڑھی گئی ہے یا نہیں' اماں جی عرض کرتی ہیں آ قا آپ کا انتظار ہو رہا ہے' نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا:

((مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ۔))

عائشہ! اپنے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہہ کہ وہ میرے مصلے پر کھڑے ہو کر صحابہ کو جماعت کرا دیں' امی جی عرض کرتی ہیں آ قا کسی اور کو کہہ دو' میرے ابو کو نہ کہنا' میرا ابو بڑا نرم دل والا ہے' ان سے آپ کی جدائی برداشت نہیں ہوگی۔ وہ آپ کے مصلے پر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ آ قا وہ تو رو رو کر برا حال کر لیں گے۔آ قا علیہ السلام پھر فرماتے ہیں عائشہ جلدی کر جا کر اپنے ابو سے کہہ کہ وہ جماعت کروائیں۔

میرے آ قا علیہ السلام اتوار کے دن دوبارہ مسجد میں تشریف لائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جماعت کرا رہے ہیں۔ پیارے صدیق کو پتہ چلا کہ میرے آ قا آئے ہیں' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی تو آ قا علیہ السلام اشارہ کرتے ہیں کہ تو مصلے پر کھڑا رہ' میرے نبی آہستہ آہستہ تکبیر کہتے ہیں۔ میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی پاک علیہ السلام کی اقتداء کر رہے ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کی امامت کرا رہے ہیں۔نماز سے فارغ ہو کر میرے آ قا علیہ السلام نے چالیس غلام آزاد کیے اور گھر میں پڑے ہوئے تمام دینار صدقہ کر دیئے۔

امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگو جس دن میرے سر کا تاج جدا ہوا' اس دن میرے گھر میں اتنے بھی پیسے نہیں تھے کہ میں جا کر دو چار پیسوں کا تیل ہی لے آؤں' میں اپنی پڑوسن سے

جا کرادھار تیل لائی اور دیا جلایا۔ صبح کا وقت ہوا' آخری سوموار بارہ ربیع الاول کا دن ہے۔ فجر کی نماز کا وقت ہے' آقا علیہ السلام نے حجرے کا پردہ اٹھایا کہ میں دیکھوں تو سہی' صحابہ کیا کر رہے ہیں۔ آقا علیہ السلام نے دیکھا کہ صحابہ نے صفیں بنائی ہوئی ہیں' ابوبکر رضی اللہ عنہ مصلے پر کھڑے جماعت کرا رہے ہیں اور صحابہ کرام ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ جب میرے آقا علیہ السلام نے پردہ اٹھا کر دیکھا تو مسکرا پڑتے ہیں' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اے اللہ' میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں؛ تو نے مجھے کتنی خوبصورت فوج عطا کی ہے' اور دوسرے لفظوں میں فرماتے ہوں گے ع

پھلا پھولا رہے یا رب یہ چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: عائشہ' ذرا علی المرتضیٰ کو بلاؤ' علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: عائشہ' میری بیٹی فاطمہ اور نواسے حسن وحسین کو پیغام بھیج دو کہ تمہیں نانا ابو یاد کر رہے ہیں' آ کر نانا جی سے مل جاؤ' علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما بھی تشریف لائے ہیں' آخری وقت ہے' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابو جی کے پاس بیٹھ کر آقا علیہ السلام کے چہرے پر ہاتھ لگاتی ہیں' چہرہ بخار سے بڑا گرم تھا' اماں جی فاطمہ کی چیخیں نکل جاتی ہیں۔ رو کر فرماتی ہیں:

((وَاكَرْبَاهُ اَبَا۔))

ہائے اللہ میرے ابو کو کتنی تکلیف ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكَ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ))

جب آقا علیہ السلام نے بیٹی کی بات سنی تو فرمایا: میری پیاری بیٹی غم نہ کر' آج کے بعد تیرے ابو پر تکلیفیں نہیں آئیں گی۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما آئے ہیں تو اپنے بیٹوں کو پکڑ کر فرماتی ہیں' بیٹا آؤ' نانا ابو سے پیار لے لو' انہوں نے آ کر پیارے آقا کے سینے پر سر رکھا تو میرے آقا علیہ السلام کبھی پیارے حسین کا چہرہ چومتے ہیں' کبھی پیارے حسن کا چہرہ چومتے ہیں۔ آقا علیہ السلام اپنے نواسوں سے پیار کر رہے ہیں کبھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سینے سے لگا لیتے ہیں' کبھی علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلا کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں' جب میرے آقا علیہ السلام نے فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو زیادہ پریشان دیکھا کہ میری بیٹی تو بڑی غمگین اور نڈھال ہوگئی ہے' آقا علیہ السلام نے سر

پکڑا اور فرمایا: بیٹا ذرا اپنا کان میرے منہ کے قریب کرو کان قریب کیا تو سرکار نے ایک جملہ بولا' فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سسکیاں بندھ ہوگئیں' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: بیٹا ایک مرتبہ پھر کان قریب کر' کان آقا علیہ السلام کے قریب کیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا مسکرا پڑتی ہیں۔

اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' جب سرکار نے جام موت نوش فرمایا تو ہم نے کئی دن بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا' ذرا وہ راز تو ہمیں بتا' تیرے ابو نے پہلے بات کی تو تو نے رونا شروع کر دیا' دوسری دفعہ بات کی تو تو نے مسکرانا شروع کر دیا' تیرے ابو نے وہ کون سی بات کی' فرماتی ہیں: امی پہلے میرا کان قریب کر کے ابا جان نے کہا تھا' اے میری بیٹی تیرے میرے درمیان جدائی پڑنے والی ہے' اب تو روز روز ابو کی زیارت نہیں کیا کرے گی' آج تیرے ابو کی زیارت کا آخری دن ہے۔

آج کے بعد تو ابو کے ساتھ باتیں نہیں کر سکے گی۔

آج کے بعد تو ابو کے ساتھ پیار نہیں کر سکے گی۔

آج کے بعد تو ابو کا چہرہ نہیں دیکھ سکے گی۔

یہ سن کر مجھے رونا آ گیا' جب ابو نے مجھے روتا ہوا دیکھا تو ابو نے میرا کان قریب کر کے دوبارہ فرمایا' اے بیٹی غم نہ کر' میرے خاندان میں سب سے پہلے تو آ کر میرے ساتھ ملاقات کرے گی' یہ سن کر میں مسکرا پڑی۔

اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' جب بخار کی غشی زیادہ تیز ہوئی تو میں آ کر آقا علیہ السلام کا چہرہ صاف کرتی ہوں اور آپ کا سر پکڑ کر اپنی گود میں رکھ لیتی ہوں' آقا علیہ السلام کو تسلی دیتی ہوں' اتنی دیر میں میرا بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر آ جاتا ہے۔ عبدالرحمٰن نے تازہ مسواک پکڑی ہوئی ہے' سرکار مدینہ اشارہ کرتے ہیں عائشہ مجھے اپنے بھائی سے مسواک لے کر دے۔ میں جاتا ہوا مسواک ہی کرلوں آقا علیہ السلام نے مسواک منہ میں ڈال کر چبانے کی کوشش کی لیکن بخار نے اتنا کمزور کر دیا ہے کہ میرے آقا علیہ السلام سے مسواک چبائی نہیں جاتی' آقا علیہ السلام منہ سے مسواک نکال کر فرماتے ہیں' عائشہ مسواک ذرا نرم کر دے' پہلے مسواک نبی پاک علیہ السلام نے اپنے منہ میں ڈالی' مسواک کو نبی پاک علیہ السلام کا لعاب لگا' اماں جی فرماتی ہیں' پھر میں نے مسواک اپنے منہ میں ڈال کر اپنے دانتوں سے چبائی اور وہ میرے لعاب والی مسواک میرے آقا علیہ السلام نے اپنے منہ میں ڈالی میں اپنی قسمت

پر کیوں نہ خوش ہوں کہ آخری وقت تو نے میرا اور میرے پیارے کا لعاب بھی اکٹھا کر دیا۔

## ملک الموت کی آمد:

آقا علیہ السلام اپنا ہاتھ بلند کر کے فرماتے ہیں:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی))

اتنی دیر میں دروازہ کھٹکتا ہے' پوچھا کون ہے' جواب دینے والا چپ ہو جاتا ہے' یہ کوئی جواب نہیں دیتا' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جا کر عرض کرتی ہیں' ابو جی باہر کوئی آپ سے ملنے کیلئے آیا ہے' جا کر دیکھتے ہیں تو نظر بھی نہیں آتا' وہ اندر آنے کی اجازت مانگتا ہے' میرے آقا علیہ السلام اماں فاطمہ کا سر پکڑ کر سینے پر رکھ لیتے ہیں فرماتے ہیں بیٹی فاطمہ' یہ کوئی مجھے ملنے اور میرا حال پوچھنے کیلئے نہیں آیا۔

آج یہ تو وہ آیا ہے جو آ کر کبھی دروازوں سے خالی نہیں جاتا۔

آج میرے دروازے پر وہ آ گیا ہے جو بیویوں کو بیوہ کر جاتا ہے۔

آج میرے دروازے پر وہ آ گیا ہے جو سہاگنوں کے سہاگ لوٹ لیتا ہے۔

آج میرے دروازے پر وہ آ گیا ہے جو بچوں سے مائیں چھین کر لے جاتا ہے۔

آج میرے دروازے پر وہ آ گیا ہے جو ماؤں سے بچے چھین کر لے جاتا ہے۔

اماں جی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اپنے بابا کے پاس بیٹھی ہوئی ہیں' آقا علیہ السلام نے امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں سر مبارک رکھا ہوا ہے۔ اسی حال میں آپ یکدم اللہ کو پیارے ہو جاتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

## اے قائدین امت مسلمہ:

بھائیو! بارہ ربیع الاول جس دن لوگوں نے لڈیاں ڈالیں' جس دن لوگوں نے رات کو بازاروں میں طوطیاں بجائیں' موٹر سائیکلوں کی بانسریاں نکال کر شور مچایا' اللہ کی قسم ہے وہ بارہ ربیع الاول کا دن جس کو آج سے بیس سال پہلے بارہ وفات کہا جاتا تھا' اسی دن سیدہ فاطمہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما رو رہی ہیں؛ سارے مدینے میں کہرام مچ گیا' قیامت برپا ہو جاتی ہے' ساری زندگی نبی علیہ السلام کی نعتیں پڑھنے والے سیدنا حسان رضی اللہ عنہ آ کر کہتے ہیں اللہ مجھے کوئی زہر دے کر ہی مار دیتا' مجھے کوئی چیز لڑ جاتی اور میں دنیا سے چلا جاتا' آج کے بعد میری زندگی کیسے گزرے گی۔ سیدنا

بلال رضی اللہ عنہ مدینہ چھوڑ کر جا رہے ہیں کہ جہاں محبوب نہیں ہے وہاں دل نہیں لگے گا' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی چیخیں نکل گئیں' عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک قلعے کی دیوار کے نیچے بیٹھے رو رہے ہیں' سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا' انہوں نے السلام علیکم کہا تو پیارے عثمان کو معلوم ہی نہ ہوا' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جا کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سامنے شکایت کی کہ میں نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سلام کہا ہے' انہوں نے مجھے جواب نہیں دیا' پیارے عثمان فرماتے ہیں بھائی میں تو پیارے نبی کی یاد میں رو رہا تھا' مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ مجھے کون سلام کہہ رہا ہے' نبی علیہ السلام کے صحابہ کا تو یہ حال تھا اور تو لڈیاں ڈال رہا ہے' رب کی قسم ہے یہ بارہ ربیع الاول کا دن تھا' اب صحابہ پر فتویٰ لگا کہ

سوائے ابلیس کے سبھی خوشیاں منا رہے ہیں۔

مدینے میں کیا حال ہے' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابو جان کے سرہانے کھڑی رو رہی ہیں' کہتی ہیں:

((يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دُعَاهُ يَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ۔))

اے میرے ابو جی رب کی دعوت قبول کر گئے ہو۔

اے میرے ابو جی جنت الفردوس میں ٹھکانے کر چکے ہیں۔

اے میرے ابو جی' اب ہم جبرائیل کو خبر پہنچا دیں کہ ہمارا ابو چلا گیا ہے۔

اللہ والا ترجمہ کرتا ہے ع

ابا جان پیارے میرے کیڑا باجھوں تیرے
کیڑا دے کے صبر تسلی' ونڈے گا غم میرے
ابا جان پیارے میرے' مینوں اے گل دس جائیں
فیر تو کدوں مڑ کے آسیں' اندر ایہنیں تھائیں
ہتھ یتیماں دے سر اتے' پھیرے گا ہن کیڑا
میں بھی اج یتیم ہوئی آں' پایا ای باپ نکھیڑا
دس دا اج مدینہ مینوں' سنجا پیا چوفیرے
لے چل نال مینوں ویں اپنے' بابل پیارے میرے

تمام صحابہ کرام اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں سرکار مدینہ کی قبر بنا کر رومال کے ساتھ

آنکھیں صاف کرتے آرہے ہیں، راستے میں ایک پردے دار خاتون کھڑی ہے اس کی چیخیں نکل جاتی ہیں، کہتی ہے ع

وے انس بلال نبی دیو یارو! تسی نبی کتھے چھڈ آئے
ایڈے سوہنے مکھڑے کیونکر اندر خاک چھپائے
تسی تے پیسو پاک نبی توں جاناں گھول گھماندے
دسو فیر کیونکر یار، یاراں نوں اندر خاک چھپاندے

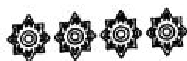
تم تو نبی علیہ السلام کے اشاروں سے اپنے گلے کٹوانے کیلئے تیار ہو جاتے تھے، کملی والے کو کہاں چھوڑ آئے ہو، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی چیخیں نکل گئیں، صحابہ عرض کرتے ہیں فاطمہ کیا کریں، یہاں نہ تمہارا بس رہا اور نہ ہمارا بس چلا، یہاں تقدیر والے کی تقدیریں چل گئی ہیں۔ ہماری تدبیریں نہیں چلیں، عرش والے کی تقدیر غالب آ گئی ہے۔

بھائیو! یہ رب کا قانون ہے!

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (ال عمران: ۱۸۵)

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ٥ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ٥ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ٥﴾ (الرحمن: ۲۶-۲۸)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



# عظمتِ قرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ○﴾ (بنی اسرائیل: ۸۲)

یہ ذکرِ حسین رحمت کا امیں کہتے ہیں جسے قرآن مبین
دنیا کے نئے نغمے سیکھے' عقبٰی کا ترانہ بھول گئے
اغیار کا جادو چل بھی چکا' اور ہم ایک تماشہ بن بھی گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں' پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں' مرنے کو مسلماں بھول گئے

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' پردے میں بیٹھ کر سننے والی نہایت ہی عزت' ادب اوراحترام کے لائق اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں' میری دلی دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ہماری بخشش اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ جس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پیارے گھر میں ہم سب محبت' عقیدت اور چاہت کے ساتھ جمع ہوئے ہیں۔ اللہ کریم اس حاضری کی برکت سے روزمحشر اپنے پیارے حبیب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے حوض کوثر کی حاضری نصیب فرمائے اور ہم سب کو نبی کریم' رؤف الرحیم' رحمۃ للعلمین' جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے پیارے پیارے خوشبودار ہاتھوں سے جام کوثر بھی نصیب فرمائے' اس فلموں' ڈراموں اور کیبل کی عریانی کے دور میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا' اللہ کے قرآن سے پیار کرنا' دین کو اپنا ایمان اور جان سمجھ کر اسلام سے محبت اور الفت کا اظہار کرنا یقیناً بہت بڑی سعادت مندی ہے' اللہ پاک قبول فرمائے۔

## روح کی غذا قرآن یا موسیقی؟

حضرات! اس دور میں اپنے آپ کو تعلیم یافتہ کہنے اور پینٹ شرٹ پہننا اپنا کلچر سمجھنے والے

آج بڑی جرأت کے ساتھ یہ بات کہتے ہیں کہ جناب موسیقی روح کی غذاء ہے' ہلکی پھلکی ہو جائی چاہیے لیکن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ:

موسیقی کسی ہندو اور سکھ کی روح کی غذاء تو ہو سکتی ہے۔

موسیقی کسی دہریئے اور مجوسی کی روح کی غذاء تو ہو سکتی ہے۔

جس کے سینے میں ایمان ہے اور جس کو اللہ پاک نے قرآن جیسی کتاب عطا فرمائی' اگر وہ یہ بات کہے کہ موسیقی روح کی غذاء ہے' میرے خیال میں کلمہ پڑھنے والی زبان کو یہ جملہ زیب نہیں دیتا کیونکہ ایمان والے کے روح کی غذاء اللہ نے اپنا قرآن بنایا ہے۔

حضرات! جیسی روح ویسی غذاء ناپاک روح کی غذاء بھی ناپاک اور پاک روح کی غذاء بھی پاک' خبیث روح کی غذاء بھی ناپاک اور طیب روح کی غذاء بھی طیب ہے۔

دیکھئے! اللہ پاک نے انسان کا وجود دو چیزوں سے بنایا ہے۔ دو چیزوں جسم اور روح کا مرکب ہے۔ اگر روح نکل جائے تو یہ اکیلا جسم کچھ نہیں کرسکتا۔ رب ذوالجلال نے فرمایا: اِنِّیْ خَالِقٌ ۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ o اللہ پاک نے انسان کا جسم مٹی سے بنایا اور انسان کے جسم کی ضروریات اور لوازمات زندگی بھی مٹی سے پیدا فرمائے۔ انسان کو خوراک کی ضرورت ہے' اللہ پاک نے گندم مٹی سے بنائی' فروٹ مٹی سے بنایا' اس کے پینے کے لئے پانی زمین سے مہیا فرمایا' بندے کو لباس کی ضرورت ہے' اللہ پاک نے لباس مٹی سے پیدا فرمایا اور جو انسان کے اندر روح حرکت کر رہی ہے' جس سے بندہ بندہ ہے' اللہ پاک نے فرمایا: وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ o اللہ پاک نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان کے اندر روح داخل فرمائی۔ مٹی سے بنے جسم کی غذاء اللہ پاک نے مٹی سے پیدا فرمائی' روح اور اس کی غذاء اللہ پاک نے آسمان سے نازل فرمائی۔ وہ کون سی غذاء ہے۔

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (الرعد: ۲۸)

اللہ پاک نے تیرے دل کی تسکین کا سامان آسمان سے نازل فرمایا' ایمان والوں کے دلوں کو اللہ پاک کے ذکر سے چین اور قرار ملتا ہے ؎

اینوں پڑھیئے تے ٹھردے نے سینے
پانویں ہوون سخت کمینے

اے دسیا اے اس نبی نے — جیڑا ستا اے وچ مدینے
اے رب دا اے پاک کلام — ایدا نام قرآن پیارا اے
خود مرسل اس دا ہے اللہ — اے تاہتھ جبرائیل اتارا اے
جناں حفظ کیتا قرآن نوں — سینے لا لیا پاک کلام نوں
دن محشر ایناں دا یارو — ہو جانا پلڑا بھارا اے

یہ قرآن کون سی کتاب ہے ع

جے رب نازل کردا پہاڑاں تے — ایناں پتھراں دیاں دیواراں تے
اے وی بھج ٹٹ کے چور ہو جاندے — ویکھ پڑھ کے اٹھائی سیپارہ اے

حضرات! عرض کر رہا تھا کہ روح کی غذاء اللہ پاک کا ذکر ہے۔ قرآن اللہ پاک کا ذکر ہے' اللہ پاک نے فرمایا: اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ٥ اور نماز کے بارے فرمایا: اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ٥ قرآن اور نماز اللہ پاک کا ذکر ہے' اس لیے یہ قرآن اور نماز تیرے میرے روح کی غذاء ہے--- تیرے میرے دکھ کا علاج ہے--- تیرے میرے دل کی تسکین کا سامان ہے۔

مالک کائنات نے فرمایا:

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ٥﴾ (الرعد: ۲۸)

اے لوگو! خبردار' موسیقی' طبلے' سرنگیاں اور گانے روح کی غذاء نہیں' ان گانوں اور شرابوں سے اپنا دل بہلانے کی کوشش نہ کیا کرو' اللہ پاک نے تمہارے دلوں کا سکون اور روح کی غذاء اپنے قرآن کو بنایا ہے۔ مالک کائنات نے اپنے کلام کے بارہ فرمایا:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ٥﴾ (الاسراء: ۸۲)

اے لوگو! کتابی شکل میں جو قرآن تمہارے پاس موجود ہے' اس کو معمولی نہ سمجھو' ایمان والوں کے لئے میرا قرآن شفاء بھی ہے اور رحمت بھی ہے۔

**نور ہدایت قرآن:**

لوگو! اس قرآن کو پڑھا کرو اور سمجھ کر عمل کیا کرو' جن کاموں سے قرآن روکتا ہے رک جاؤ اور جن کاموں کا قرآن حکم دیتا ہے ان پر عمل کرنے والے بن جاؤ' جہاں قرآن پڑھا جاتا ہے

وہاں رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور جہاں رحمتیں نازل ہوتی ہیں وہاں روزی میں برکت ہوتی ہے۔

کہیں میرے مولا نے اپنی کتاب کے بارہ میں فرمایا: اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ ۔ لوگو! میرا قرآن سیدھا راستہ دکھاتا ہے' قرآن ماں باپ کے نافرمانوں کوسیدھا راستہ کیسے دکھاتا ہے۔قرآن کہتا ہے:

﴿وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًاo﴾ (الاسراء: ٢٣)

اللہ پاک کا قرآن اولاد کوسبق دیتا ہے کہ ماں باپ کی گستاخی نہ کرنا' والدین کی بے ادبی نہ کرنا' اگرسکون کی زندگی قبر میں سونا چاہتا ہے تو پھر ماں باپ کی خدمت کیا کر' والدین کاادب کیا کر۔

بھائیو! یہ قرآن سیدھا راستہ دکھاتا ہے' اگرتو صاحب اولاد ہے تو پھر اللہ پاک کا قرآن سیدھاراستہ کیادکھاتا ہے' مالک کائنات نے فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا﴾ (التحریم: ٦)

اے ایمان والو! اپنے آپ کواور اپنے اہل وعیال کوجہنم کی آگ سے بچاؤ۔

کہیں اللہ ذوالجلال کاقرآن کہہ رہا ہے' والجار ذی القربیٰ۔ کہیں قرآن کہتا ہے پڑوسیوں کے حقوق ادا کرو--- کہیں قرآن کہتا ہے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرو--- کہیں قرآن کہتا ہے آپس میں پیار محبت کی زندگی گزارو۔

حضرات! اگرعزت کی زندگی جینا چاہتے ہوتو قرآن کے قریب آجاؤ۔ جوقرآن کے قریب آتا ہے اللہ پاک اسے جنت کے قریب کردیتا ہے اور جوقرآن سے دور گیا' اللہ پاک نے اسے جنت سے بھی دورکردیا ہے۔ پھر میں کیوں نہ عرض کردوں ع

مسلمانوں قرآن دے نیڑے آؤ — اے قرآن دے نال آیاں بہاراں
کلام خدا نوں جناں سینے لایا — نبی نال رل کے تے لٹیاں بہاراں
میں قرآن دے ہرسیپارے توں صدقے — ہویا جس تے نازل اس پیارے توں صدقے
جے قرآن دے نال دلوں پیار پاویں — اے قرآن دے وچ منافعے ہزاروں
ایدے لئی تے حضرت نے تکلیفاں چایاں — ایدے لئی تے مکے چوں پیاں جدائیاں
صحابہ دے پیارے لہو نال لوگو — ایدے لئی تے رنگین ہویاں دیواراں

قربان جاؤں! اللہ پاک نے قرآن کو شفاء اور رحمت بنا کر نازل فرمایا ہے۔ ایک دفعہ نبی پاک ﷺ کے صحابہ کا قافلہ سفر سے واپس آ رہا ہے، چلتے ہوئے ایک بستی کے قریب سے گزرے اور بستی سے باہر جا کر ڈیرہ لگا لیا، اس قریبی بستی سے ایک عورت دوڑتی ہوئی آئی اور آ کر نبی پاک علیہ السلام کے صحابہ سے کہنے لگی، اے قافلے والو: ہماری بستی کے سردار کو کسی موذی چیز نے ڈس لیا ہے، وہ بے چارہ موت وحیات کی کشمکش میں تڑپ رہا ہے، تم میں اگر کوئی علاج معالجہ کرنا جانتا ہے تو آ کر ہمارے سردار کو دم کرے، نبی پاک علیہ السلام کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی جا کر اللہ پاک کا قرآن پڑھ رہا ہے۔ ادھر اللہ پاک کے قرآن کی تلاوتیں جاری اور ادھر اللہ پاک کی رحمت کی بارشیں جاری، قرآن کی وجہ سے اللہ پاک نے مریض کو شفاء عطا کر دی، یہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ساری برادری خوش اور گھر والے راضی ہو گئے کہ ہمارا بندہ مرتا ہوا بچ گیا ہے۔ یہ قبر میں جاتا ہوا واپس آ گیا ہے۔ جب نبی پاک ﷺ کا صحابی واپس جانے لگا تو وہ کہنے لگے، اس طرح نہ جاؤ، ہم سے تحفہ لے کر جاؤ، انہوں نے تیس یا چالیس بکریوں کا تحفہ صحابی رسول کو دے دیا ہے۔ جب صحابی تیس چالیس بکریاں لے کر اپنے قافلے کے پاس پہنچا تو تمام صحابہ حیران ہو گئے۔ پوچھنے لگے حضرت آپ نے کیا کیا تھا؟ فرمانے لگے، میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے آیا ہوں کیونکہ مالک کائنات کا اعلان ہے:

﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۝﴾ (بنی اسرائیل:۸۲)

لوگو! قرآن ثواب اور باعث نجات سمجھ کر پڑھا کرو، قرآن کتاب قانون ہے، قرآن پوری کائنات کیلئے باعث سکون ہے۔ ہم تو سال بھر قرآن نہیں کھولتے۔ جس پیغمبر کے سینے پر قرآن نازل ہوا ان کو قرآن سے اتنا پیار تھا کہ روزانہ رات کو قرآن پڑھتے تھے۔ پھر ہماری طرح نہیں بلکہ قیام میں کھڑے ہو کر پڑھتے، کبھی کبھی تلاوت اتنی لمبی ہو جاتی کہ محبوب کے پاؤں سوجھ جاتے، میں کیوں نہ پیار کی بولی بولوں ؎

کٹن راتاں مصلے تے، کھلوتیاں پیر سج جاندے
اللہ آکھے نہ جاگ اتنا، عبادت ایہو جئی ہووے

آقا علیہ السلام کے پاؤں پر ورم آ جاتا تھا، تو اللہ پاک نے فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا۝﴾

(المزمل: ۱-۳)

نبی پاک ﷺ کو قرآن سے اتنی محبت تھی کہ رات کو دیر تک قیام میں اللہ پاک کے قرآن کی تلاوت کرتے رہتے اور کبھی کبھی آپ کی حالت یہ بن جاتی کہ ہونٹوں پر قرآن کی تلاوت جاری ہوتی اور آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش جاری ہو جاتی۔

## قرآن کریم کا اعجاز:

ایک دفعہ بیٹھے بیٹھے جناب نبی پاک ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عبداللہ یار' دل چاہتا ہے کہ قرآن سنوں' جلدی کر مجھے قرآن سنا' (کیا ہم نے بھی کبھی بیٹی بیٹے سے کہا ہے' بیٹا مجھے قرآن سنا) جب سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے سنا تو عرض کیا: اَنَـا اَقْـرَءُ عَـلَيْكَ وَعَـلَيْكَ اُنْـزِلَ؟ آقا کیا میں آپ کو سناؤں' آپ پر تو قرآن نازل ہوتا ہے' میں آپ سے بہتر پڑھنا تو نہیں جانتا' نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اِنِّىْ اَحَبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِىْ. عبداللہ آج دل چاہتا ہے کہ میں اپنے علاوہ کسی اور سے قرآن سنوں' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا' نبی پاک ﷺ ادب سے نظریں جھکا کر اللہ پاک کا قرآن سنتے جا رہے ہیں' پڑھتے پڑھتے جب میں اس آیت پر پہنچا۔

﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۟﴾

(النساء: ٤١)

اللہ پاک نے فرمایا: میرے محبوب! وہ کیسا منظر ہوگا جب میں ہر امت اور قوم کا گواہ طلب کروں گا لیکن آپ کو تمام گواہوں پر گواہ بناؤں گا' نبی پاک ﷺ نے جب اس آیت کے یہ لفظ سنے تو محبوب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں' آقا علیہ السلام رو رہے ہیں اور ساتھ فرماتے ہیں' حَسْبُكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ! عبداللہ رک جا' بس کر' کافی تلاوت ہو گئی ہے'

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جھک کر نبی پاک ﷺ کا چہرۂ انور دیکھا تو آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی' معلوم ہوا کہ آپ پیار سے قرآن سنتے بھی تھے اور پڑھتے بھی تھے۔

ایک دفعہ نبی پاک ﷺ کی محفل جمی ہوئی ہے' آقا علیہ السلام صحابہ کرام میں اس طرح سج رہے ہیں' جیسے چاند تاروں میں سجتا ہے' آقا علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا: اے میرے ابوموسیٰ اشعری! عرض کیا:

آقا! میں حاضر ہوں' فرمایا تورات کو بڑے پیارے لہجے میں قرآن پڑھتا تھا تو بڑا اچھا لگتا عرض کیا' آقا آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا رات میں گلی سے گذر رہا تھا' تیری امی عائشہ رضی اللہ عنہا بھی میرے ساتھ تھی' جب ہم چلتے چلتے تیرے دروازے پر آئے تو تو قرآن پڑھ رہا تھا' تیرا انداز اتنا پیارا' تیری آواز اتنی سریلی اور تیرا لہجہ اتنا میٹھا تھا کہ میں اور تیری امی عائشہ رضی اللہ عنہا تیرے دروازے پر کان لگا کر دیر تک تیرا قرآن ہی سنتے رہے' یہ سن کر سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے' عرض کرتے ہیں آقا! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میرے دروازے پر میرے آقا اور میری روحانی امی قرآن سن رہی ہیں تو میں اور بھی زیادہ لطف اندوز ہو کر قرآن پڑھتا۔

مجھے یاد آیا' حبیب کبریاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو آواز دے کر بلاتے ہیں' اماں جی تشریف لاتی ہیں تو آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: عائشہ! تو کن کاموں میں مصروف تھی میں نے کب سے آواز دی ہے' تیرے آنے میں تاخیر کیوں ہوئی' عرض کیا: آقا! جب آپ نے بلایا' میں آ رہی تھی کہ مسجد سے اللہ پاک کے قرآن کی آواز آئی کوئی میٹھا سا قاری قرآن پڑھ رہا تھا' میرا دل کیا' میں وہاں اللہ پاک کا قرآن سنتی رہی' نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: عائشہ! ذرا ٹھہر میں معلوم کر کے آؤں وہ کون خوش بخت قاری ہے جو اتنا پیارا قرآن پڑھتا ہے کہ ام المومنین کو اس کا انداز تلاوت پسند آیا ہے' میرے پیارے رحمۃ للعالمین آ کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں' آپ نے سامنے دیکھا کہ صحن مسجد نبوی میں سیدنا سالم مولا حذیفہ رضی اللہ عنہ اللہ پاک کا قرآن پڑھ رہے ہیں' اللہ جانے کتنا پیارا انداز ہوگا' جس طرح اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ پاک کا قرآن سنتی رہیں' اب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم لطف اندوز ہو رہے ہیں' آپ مزے لے لے کر اللہ پاک کا قرآن سن رہے ہیں' جب نبی پاک علیہ السلام کو وجد آیا' محبت پیار نے جوش مارا تو آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: الحمد للہ۔

لوگو! آج بچہ گھر جا کر کہے' امی! میں نے سارا قرآن یاد کر لیا ہے' جب ماں کو خبر ملے گی کہ میرا بیٹا حافظ بن کر آیا ہے' ماں کی خوشی کی انتہاء ہو جائے گی' ماں کہے گی' الحمد للہ! باپ نے دیکھا کہ میرا بیٹا بھرے مجمع میں اسٹیج پر جا کر انعام لے رہا ہے' مومن باپ اپنے بیٹے کو انعام ملتا دیکھ کر کہتا ہے' الحمد للہ بھائیوں اور بہنوں نے سپیکر میں اعلان سنا کہ ہمارے بھائی کا نام آیا ہے' اس کو

سند مل رہی ہے۔

بھائی بہنیں کہتی ہیں: الحمدللہ! لیکن اس خوش نصیب کی قسمت کا کیا کہنا جس نے قرآن پڑھا تو میرے پاک نبی نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْ اُمَّتِیْ مِثْلَكَ۔

اے نوجوان! میں اللہ پاک کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جس نے تیرے جیسے قاری میری امت میں پیدا فرما دیئے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

زَیِّنُوْا اَصْوَاتَكُمْ۔

لوگو! قرآن کے لئے اپنی آوازیں سنوارا کرو، خوبصورت آواز سے قرآن پڑھا کرو۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔

وہ ہم میں سے نہیں ہے جو جوش آوازی کے ساتھ قرآن نہیں پڑھتا۔

لوگو! بدنصیب طبقے نے اپنی سریلی آواز سے عشقیہ گانے گائے، اپنے سریلے پن سے دنیا کے نوٹ کمائے، گانے اور عشقیہ ڈائیلاگ سنائے، خوش بخت ہیں وہ لوگ جن کو اللہ نے سریلا پن دیا اور وہ اپنی آواز کے حسن سے اللہ کا قرآن پڑھتے ہیں۔

بھائیو! دو قسم کے لوگ ہیں، ایک وہ طبقہ ہے جن کو قرآن خراج تحسین پیش کرتا ہے، اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ﴾ (البقرة: ۱۲۱)

جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی، وہ ایسے تلاوت کرتے ہیں جیسے تلاوت کرنے کا حق بنتا ہے، اس کے معانی، مطالب اور مخارج ہر چیز کا خیال کر کے، سمجھ سمجھ کر پڑھتے ہیں اور پھر عمل بھی کرتے ہیں اور دوسرا طبقہ جس کے بارہ میں اللہ پاک نے اپنے قرآن میں فرمایا:

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۝﴾

(الفرقان: ۳۰)

کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کی قیامت کے دن میرے نبی شکایت کر دیں گے۔ اے اللہ! یہ قوم میری تھی، امت تو میری کہلاتے تھے، لیکن ان ظالموں نے تیرے قرآن کی قدر نہیں کی، ان

بد نصیبوں نے تیرے قرآن کو چھوڑ دیا۔

## قرآن بلند مرتبہ اور تباہی و بربادی کا سبب:

لوگو! آج بھی قرآن کے قریب آ جاؤ' قرآن کے متوالے بن جاؤ' قرآن کے چاہنے والے بن جاؤ' قرآن کی تلاوتیں کرنے والے بن جاؤ' اپنے سینے میں قرآن کی شمع روشن کرلو' اللہ ذوالجلال دو جہان کی عزتیں عطا فرمائے گا۔

لوگو! ایک وقت تھا کہ قرآن نہیں ملتا تھا لیکن پڑھنے والے مارے مارے پھرتے تھے!

کسی کے پاس ایک سورت' اس نے رومال پر لکھی ہے۔

کسی کے پاس دو سورتیں' اس نے لکڑی کی تختی پر لکھی ہے۔

کسی کے پاس چار سورتیں اس نے چمڑے کے ٹکڑے پر لکھی ہیں۔

کسی نے کھجور کے پتوں پر چند آیات لکھی ہوئی ہیں' وہ انہیں یاد کر رہا ہے۔

آج قرآن پاک سے الماریاں بھری ہوئی ہیں لیکن پڑھنے والے نہیں ملتے' کہیں کوئی مر گیا تو قرآن کھول لیا یا کبھی رمضان میں یاد آ گیا تو قرآن پڑھ لیا' تہیہ کرو کہ روزانہ پڑھیں گے۔

حضرات! اللہ پاک نے ہر نبی کو کلام عطا کیا تو اسے کسی مخصوص جگہ پر محدود کیا' جیسے اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو طور کی پاک چوٹیوں پر بلا کر اپنا کلام عطا فرمایا' لیکن جب میرے محبوب کی باری آئی تو اللہ پاک نے طور پر نہیں بلایا' یا کسی اور جگہ پابند نہیں کیا' اللہ کریم نے جبرائیل علیہ السلام کو اعلان کیا' ہم نے قرآن کو اس طرح نازل کرنا ہے کہ جہاں کملی والے کو ضرورت پڑ جائے' وہاں ہی قرآن اتار دینا ہے۔

میرا آقا بدر میں تو قرآن بدر میں اتارا۔

میرا آقا احد میں تو قرآن احد میں اتر رہا ہے۔

میرا پیارا مکے میں تو قرآن مکے میں اتر رہا ہے۔

میرا آقا مدینے میں تو قرآن مدینے میں اتر رہا ہے۔

میرا آقا صحابہ کے مجمع میں تو قرآن صحابہ کے مجمع میں اتارا گیا۔

میرے آقا علیہ السلام عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاک حجرے میں تو قرآن اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں

نازل کیا گیا۔ قرآن نازل کرنے والا رب العلمین ہے--- لے کر آنے والا جبرائیل روح الامین ہے--- جس کے سینے پر اتارا وہ رحمۃ للعالمین ہے--- جو کلام ہے یہ ذکر اللعلمین ہے یعنی رب کی ربوبیت عالمگیر--- کملی والے کی رسالت عالمگیر--- قرآن کی نورانیت عالمگیر۔

اللہ پاک نے فرمایا: لوگو!

اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ٥ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ٥ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ٥ (الشعراء: ۹۲-۹۵)

یہ واضح عربی زبان میں آیا--- عربی جوان پر آیا--- عرب کی سرزمین پر آیا--- قرآن اعلیٰ--- لے کر آنے والا اعلیٰ--- جس پر آیا وہ اعلیٰ--- جس زبان میں آیا وہ زبان اعلیٰ--- جو شخص قرآن پڑھتا ہے، قرآن یاد کرتا ہے، قرآن کے قریب آتا ہے، اللہ اسے بھی اعلیٰ بنا دیتا ہے، نبی پاک ﷺ کی حدیث ہے، آقا علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ۔ (مشکوۃ: جلد ۱)

اللہ پاک نے اس قرآن کی وجہ سے بعض چھوٹی چھوٹی اور معمولی قوموں کو اونچی شان اور بلند مرتبے عطا فرمائے (اگر تجربہ کرنا ہو تو جا کر مسجدوں کا راؤنڈ کرو، محلے کا نمبردار صف میں کھڑا ہے، چیئرمین صف میں کھڑا ہے، علاقے کے چوہدری ہاتھ باندھ کر پیچھے کھڑے ہیں، دوکانوں اور مارکیٹوں والے صفوں میں کھڑے ہیں اور کمہار کا بیٹا جس نے قرآن سے پیار پایا ہے وہ مصلہ رسول کا وارث بن گیا ہے) اور جن لوگوں نے قرآن سے دوری اختیار کی وہ بے شک بڑے خاندانی کیوں نہ ہوں، اللہ پاک نے تباہ و برباد کر دیا ہے۔

میرے بھائی، غور کرنا۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ قرآن کے قریب آئے تو اللہ پاک نے صدیق اکبر بنا دیا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قرآن کے قریب آئے تو اللہ پاک نے فاروق اعظم بنا دیا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ قرآن کے قریب آئے تو اللہ پاک نے ذوالنورین کی شان عطا کی ہے۔

کوئی غسیل ملائکہ بن گیا، کوئی سیف اللہ بن گیا، کوئی رنگ کا کالا اس قرآن کے قریب آیا تو اللہ پاک نے مؤذن مصطفیٰ بھی بنایا اور جنت کا شہزادہ بھی بنایا۔

آ ؤ لوگو! عظمت قرآن کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں' امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلاموں اور جاں نثاروں کے اجتماع میں قرآن کی عظمت بیان فرمائی' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اے میرے ساتھیو! صبح سویرے تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے باہر کسی حاجت کے لئے جائے تو اس کو بغیر قیمت عرب کی مشہور سواریاں سرخ رنگ کی دو اونٹنیاں مل جائیں۔ تمہارا اس کے بارہ میں تمہارا کیا خیال ہے' نبی پاک ﷺ کے سچے اور اونچے تابعداروں نے عرض کیا: آقا! اس کی قسمت کے کیا کہنے' جو شخص صبح سویرے اپنی کسی حاجت کے لئے اپنے گھر سے جاتا ہے' اس کو پیسے بھی ادا نہیں کرنا پڑے' اور اسے عرب کی دو مہنگی ترین سواریاں مل گئیں' یہ شخص بڑا سعادت مند ہے' حبیب کبریاء علیہ السلام نے فرمایا: لوگو! یاد رکھنا' جس کو دو سواریاں مفت مل گئیں اتنا وہ خوش نصیب نہیں جتنا وہ بندہ سعادت مند ہے' جس کو اللہ پاک صبح سویرے قرآن کی دو آیتیں پڑھنے کی توفیق عطا کر دے' اس لئے اپنے دن کا آغاز قرآن کی تلاوت سے کیا کرؤ جب تم اللہ پاک کا قرآن پڑھو گے تو اللہ کریم تمہارے گھروں میں رحمت کی برکھا برسائے گا۔

حضرات! پاکستان کا ایک بہت بڑا سرکاری وکیل گذرا ہے'' اے کے بروہی'' اس نے ساری زندگی قرآن کی مخالفت کی' جب قانون کی بات ہوتی تو کہتا' چھوڑ ؤ یہ فرسودہ کلام ہے' یہ پرانا نظام ہے' یہ پاکستان میں نہیں چل سکتا' ہر موڑ پر قرآن کی مخالفت کرتا رہا' جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اسے اللہ کے قرآن کی قدر کا پتہ چلا' اب یہ پڑھ رہا ہے' ڈاکٹر قریب بیٹھا ہوا ہے' ڈاکٹر نے سوال کیا جناب! آپ نے بڑی بہاریں دیکھیں' میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں' کیا کوئی ایسی خواہش ہے جو پوری نہیں ہوئی اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' کہنے لگا: ڈاکٹر صاحب! میں ساری زندگی قرآن کی مخالفت کرتا رہا' مجھے قرآن کی عظمت کا پتہ ہی نہیں چلا تھا' میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے' جتنا پڑھنا چاہتا تھا اتنا قرآن پڑھ نہیں سکا۔

لوگو! آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے قرآن یاد کیا اور اس پر عمل کیا' اللہ پاک حافظ قرآن کے ماں باپ کو موتیوں کا تاج نصیب فرمائے گا اور قیامت کے دن آواز آئے گی' اے قرآن پڑھنے والے تیرے لئے جنت کے دروازے کھل گئے ہیں' اب پڑھتا جا اور جنت کی سیڑھیاں چڑھتا جا' اللہ پاک قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# سیرتِ ابراہیم علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ ﴿وَ لَقَدْ اٰتَیْنَآ اِبْرٰھِیْمَ رُشْدَہٗ مِنْ قَبْلُ وَ کُنَّا بِہٖ عٰلِمِیْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ وَ قَوْمِہٖ مَا ھٰذِہِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَھَا عٰکِفُوْنَ ۝ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَ نَا لَھَا عٰبِدِیْنَ ۝ قَالَ لَقَدْ کُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُکُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ۝ قَالَ بَلْ رَّبُّکُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَھُنَّ وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ۝﴾

(الانبیآء: ۵۱-۵۶)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت واحترام کے لائق معززات مکرمات پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں' دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میری اور آپ سب کی جمعۃ المبارک کی حاضری قبول فرمائے' ہمارا سب کامل بیٹھ کر فریضہ جمعۃ المبارک ادا کرنا ہماری بخشش اور نجات کا ذریعہ بنائے۔

ہر قسم کی حمد وثنا میرے اور آپ سب کے خالق ومالک ساری کائنات کے روزی رساں' ہر فضل کے مالک' حجر وشجر' زیروزبر اور جن وبشر کے خالق اللہ ذوالجلال والاکرام کی ذات اقدس کے لئے بے شمار' ان گنت' لاتعداد اور بے حد وحساب درود وسلام' صحراؤں ریگستانوں کے ذرات' آسمان سے برسنے والی بارش اور شبنم کے قطرات اور روئے زمین کے درختوں کے پتوں اور پھولوں کی پتیوں سے زیادہ صلوٰۃ وسلام' آقائے دو جہاں --- پیغمبر آخر الزماں --- صاحب قرآن --- احمد مجتبیٰ --- خیر الوریٰ --- بدر الدجیٰ --- شمس الضحیٰ --- جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کیلئے۔

## ابراہیم علیہ السلام کا عقیدۂ توحید:

میرے بھائیو! اس وقت میں نے جو آیات بینات تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے‘ یہ اللہ کی کتاب سورۂ الانبیاء کی آیات ہیں۔ ان آیات بینات میں اللہ پاک نے اپنے جلیل القدر‘ عظیم المرتبت‘ جدالانبیاء جناب ابراہیم علیہ السلام کے ایمان کا تذکرہ فرمایا ہے۔

حضرات! وہ شخصیات جن کا کردار‘ سیرت اور قربانیاں اللہ کریم کو پسند آئیں‘ اللہ پاک نے ان ہستیوں کو قرآن میں مثال بنا کر پیش کیا ہے اور وہ ہستیاں جو اللہ کو پیاری ہیں اور جن کو اللہ پاک نے قرآن کی زینت بنایا‘ ان ہستیوں میں سے ایک شخصیت کا تذکرہ مقصود ہے‘ جن کا نام سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہے۔

آپ جناب نوح علیہ السلام سے ایک ہزار دو سو چالیس سال بعد دنیا میں جلوہ گر ہوئے‘ عراق کے شہر بابل کی ایک بستی ”ار“ میں ایک حکومتی کارندے اور اپنے دور کے بہت بڑے بت ساز‘ لکڑیوں اور پتھروں کے الٰہ بنا کر فروخت کرنے والے آزر کے گھر پیدا ہوئے‘ یہ اس مالک کی مرضی ہے۔

﴿وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ﴾ (ال عمران: ۲۷)

وہ مردوں سے زندہ اور زندوں سے مردے پیدا کر سکتا ہے‘ وہ اعلیٰ پاور والے زبردست مالک کی یہ کاریگری ہے کہ بت بنانے والے کے گھر میں وہ رسول پیدا کیا جو بت شکن تھا‘ جس نے بت خانے برباد کر دیئے‘ جس نے جعلی خداؤں‘ معبودان باطلہ‘ یہ لکڑی اور پتھروں کے بنائے ہوئے صنم جو بت خانوں میں بھگوان بنے بیٹھے تھے‘ ان کا قلع قمع کر کے رکھ دیا‘ میرے رب نے اس اپنے نبی کا تذکرہ قرآن پاک میں کیا ہے اور یہ صرف سورۃ انبیاء میں ہی نہیں بلکہ مختلف پاروں اور سورتوں میں انہتر مرتبہ جناب ابراہیم علیہ السلام کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ پاک کو جناب ابراہیم کا ایمان‘ جرأت اور کردار اتنا پسند آیا کہ اللہ کریم نے قرآن کی زینت بنا دیا۔

میں اپنے خطبات میں ایک جملہ اکثر کہا کرتا ہوں کہ لوگو! یہ اللہ کا قانون ہے‘ جتنا کسی کا ایمان بڑا ہوتا ہے‘ اتنا اس کا امتحان بھی بڑا ہوتا ہے اور جو اللہ کے بڑے امتحانوں میں پاس ہوتا ہے پھر اس کے لئے انعام بھی بڑا ہوتا ہے‘ جناب ابراہیم علیہ السلام کا ایمان بڑا تھا تو آگ میں چلے گئے‘

گھبرائے نہیں بلکہ مسکرا کر آتش نمرود میں چلے گئے' ایمان تھا تو گئے' اگر ایمان کمزور اور کچا ہوتا تو ڈگمگا جاتے' اللہ کی قسم' ایمان مضبوط تھا' اس لیے نار نمرود بھی میرے ابراہیم کا کچھ نہ بگاڑ سکی' ایمان بڑا تھا تو امتحان بھی بڑا تھا' جب بڑے امتحان میں پاس ہوئے تو اللہ نے انعام میں محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا لخت جگر بھی دیا۔

مالک کائنات نے اپنے ابراہیم کی بڑی آزمائشیں کیں' بڑے امتحان لیے' جب اللہ کے پیارے ابراہیم علیہ السلام تمام امتحانات میں اچھے نمروں سے کامیاب ہوئے تو خالق کائنات نے اعلان کر دیا۔

﴿وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ﴾ (الحدید: ٢٦)

میرے پیارے آج کے بعد
پیغمبری عطا کروں گا تو تیری نسل کو عطا کروں گا۔
رسول پیدا کروں گا تو تیری اولاد سے پیدا کروں گا۔
کتابیں نازل کروں گا تو تیری نسل کے دروازوں پر نازل کروں گا۔
جبرائیل وحی لیکر آئے گا تو تیری اولاد کے دروازے پر آئے گا۔

مالک کائنات نے کتنی بلند شان اور اونچے مرتبے عطا کیے' اللہ پاک نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو کتنے اعزازات' انعامات اور کرامات عطا فرمائے' علو درجات سے نوازا۔

آؤ اس اللہ پاک کے قرآن سے خلیل اللہ کا تذکرہ سنو' جب ذوالحج کا مہینہ آتا ہے تو اس پیارے خلیل کے تذکرے خود ہی شروع ہو جاتے ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَاِذِابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ﴾ (البقرۃ: ١٢٤)

اے میرے محبوب: اس قرآن سے میرے پیارے ابراہیم کا تذکرہ کرو' جب اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی ابراہیم علیہ السلام کو چند کلمات میں آزمایا' آپ امتحانات میں پورے اترے تو اللہ پاک نے اعلان کر دیا۔

﴿اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا﴾ (البقرۃ: ١٢٤)

اے میرے ابراہیم: میں نے تجھے دنیا کا امام بنا دیا ہے' ایمان اگر بڑا تھا' پھر امتحان بھی تو

بڑے آئے نا' کتنی بڑی آزمائشیں آئیں' مالک کائنات فرماتے ہیں:

﴿وَ لَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ۝﴾ (الانبیاء: ۵۱)

ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو پہلے سے ہی رشد وہدایت سے نوازا تھا اور ہم ان کو اچھی طرح جانتے تھے۔

حضرات! توحید کے علمبردار کا وعظ سنو' جناب ابراہیم علیہ السلام بچپن میں ایک دن اپنی ماں سے کہنے لگے' امی میرا رب کون ہے' ماں کہتی ہے بیٹا' جو کھلائے پلائے اور پرورش کرے وہی رب ہوتا ہے' میں تجھے پالتی اور سنبھالتی ہوں اس لیے میں تیرا رب ہوں' فرماتے ہیں امی پھر تیرا رب کون ہے' ماں کہتی ہے بیٹا' تیرا ابو آزر' پھر فرماتے ہیں امی میرے ابو کا رب کون ہے؟

اللہ کرے ہر مسلمان کو یہ توحید کی سوچ مل جائے تاکہ ہم کسی نتیجے پر پہنچ سکیں' ہم دیکھا دیکھی لکیر کے فقیر' اگر دیکھا کہ پچاس ساٹھ آدمی ایک باباجی کے ہاتھ چوم رہے ہیں' ہم بھی ساتھ ہی شروع ہو جاتے ہیں' دیکھا کہ یہاں بیبیاں اکٹھی ہوئی ہیں تو اور بیبیاں آ گئیں' یہ مکھیوں والا حساب بن گیا' جہاں دیکھا چار اکٹھے ہوئے ہیں' چلو تم ادھر کو جدھر کو ہوا چلے دیکھا دیکھی لکیر کے فقیر نہ بنو' کچھ تحقیق کیا کرو۔

جناب ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں' امی ابو کا رب کون ہے' ماں کہتی ہے بیٹا' وقت کا بادشاہ نمرود سب کا رب ہے اور وہی تیرے ابو کا بھی رب ہے' پھر فرماتے ہیں ابو تمہارا رب تو نمرود ہے' نمرود کا رب کون ہے' باپ غصے میں آ کر تھپڑ مارتا ہے اور کہتا ہے' اس طرح کے سوال نہیں کرتے' تو وقت کے حکمران کے بارہ میں سوال کر رہا ہے' جو سب پر زبردست ہے۔

اے کائنات کے لوگو! جس کو توحید کی سمجھ آ جائے' جس کے دماغ میں توحید کا نقطہ آ جائے' اللہ پاک کی قسم ہے' پھر وہ چین سے نہیں بیٹھتا' وہ تو بال کی کھال اتارتا ہے' وہ تلاش کرتا ہے کہ عقیدۂ توحید کیا ہے' دنیا بنانے والا کون ہے--- نظام چلانے والا کون ہے--- روزی عطا کرنے والا کون ہے--- بیٹیاں بیٹے دینے والا کون ہے--- یہاں کئی ایسے جن سے لوگ مانگتے ہیں لیکن وہ خود اولاد سے محروم ہیں۔ پھر وہ کسی نتیجے پر پہنچتا ہے کہ جو خود بے اولاد ہے وہ دے نہیں سکتا' بلکہ وہ دے سکتا ہے جس سے نبی اور ولی مانگتے ہیں ؏

ہر نبی ولی اکو اللہ نوں پکاریا — ڈبے ہوئے بیڑیاں نوں اللہ خود تاریا
رب دے قرآن اتے نظراں جما — رب دی توحید والا مسئلہ پکا
کن کہہ کے مولا کائنات نوں بنایا اے — تھمیوں بغیر آسمان نوں ٹکایا اے
پانی اتے دتا اے زمین نوں ٹکا — مومناں توحید والا مسئلہ پکا
رب دے قرآن وچ فیصلہ اٹل اے — ہر ویلے ہر دی کوئی سن دائیں گل اے
اللہ دے قرآن اتے نظراں ٹکا — مومناں توحید والا مسئلہ پکا

## بزرگ اور ولی انسان ہیں داتا نہیں:

ایسے ہی قبروں پر جا کر سر نہ جھکایا کر' جگہ جگہ جا کر نذریں نیازیں نہ چڑھایا کر' اس مالک کے سامنے سر جھکایا کر جس کے سامنے میرے پیارے کملی والے آقا نے جھکایا' اس کے سامنے جبین نیاز جھکایا کر جس کے سامنے اللہ پاک کے انبیاء نے جھکائی' جس کے سامنے اولیاء نے جھولیاں پھیلائیں' جس سے ہر نبی ولی نے مانگا اور جس کا شان یہ ہے۔

﴿اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ﴾ (البقرة: ۲۵۵)

نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نینداس کے قریب آتی ہے' وہ ہر وقت اپنے سوالیوں کے لئے جاگتا ہے' وہ اپنے مانگنوں کے لئے ہر وقت دروازہ کھلا رکھتا ہے۔

ساری دنیا مانگت ہے' وہ اللہ اکیلا عطا کرنے والا ہے۔

ساری دنیا فقیر ہے' وہ داتا اکیلا ہی عطا کرنے والا ہے۔

انبیاء کرام' اولیائے کرام' بزرگان دین نے اسی عقیدے پر محنتیں کیں۔

حضرات! سن لو' رب ذوالجلال کی قسم ہے' ہر نبی ولی کا پیار ایمان کا حصہ ہے' لیکن اولاد اللہ ذوالجلال دیتا ہے---روزی اللہ ذوالجلال دیتا ہے---عزت اللہ ذوالجلال عطا کرتا ہے' مولانا ابراہیم خادم تاندلیانوالہ والے فرمایا کرتے تھے ع

بزرگی بزرگاں دی بے شک بجا ہے — پر وادے تے گھاٹے دا مالک اللہ ہے

کسی بزرگ کی بزرگی کا انکار نہیں' کسی ولی کی ولایت کا انکار نہیں' جو ولی کی ولایت کو نہیں مانتا' کسی ولی کی ولایت کا انکار کرتا ہے وہ پکا بے ایمان مردود اور لعنتی ہے' لیکن ولی کو ماننے کا یہ

معنے نہیں کہ اس سے بیٹے مانگو اس سے روزی کا سوال کرو سارا نظام اس کے حوالے کر دو کہ اس کی نظر کرم سے کام چل رہے ہیں' اتنا کچا عقیدہ نہ بناؤ' اللہ کے ولی کی عزت اور بزرگان دین کا ادب واحترام کرنا چاہیے لیکن ہاتھ جب بھی پھیلانے ہیں اللہ پاک کے سامنے پھیلانے ہیں' اللہ کے ولی نے کتنا پیارا نظریہ بتایا ع

بزرگی بزرگاں دی بے شک بجا ہے     پر اولاد دینے والا فقط اللہ ہے

تمام ائمہ کرام رحمہم اللہ اپنی جگہ پر برحق ہیں'

میں امام بخاری کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔

امام مسلم کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔

امام ترمذی کی شان کو سلام کرتا ہوں۔

امام ابوداؤد کو سلام کرتا ہوں۔

امام ابن تیمیہ کو سلام کرتا ہوں۔

امام ابن قیم کی عقیدت واستقامت کو سلام کرتا ہوں۔

لیکن میرا عقیدہ کیا ہے ع

امامت اماماں دی بے شک بجا ہے     پر اطاعت دے لائق سوہنا مصطفیٰ ہے

پوجنا ہے تو اللہ پاک کو اور پوچھنا ہے تو کملی والے مصطفیٰ علیہ السلام کو' اسی لیے آقا علیہ السلام نے فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّتِي))

لوگو! دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں' اگر مضبوطی سے تھام لو گے تو گمراہ نہیں ہو سکو گے' ایک رب کا قرآن تھام لو' دوسرا مدینے والے محبوب کا فرمان تھام لو' جب قرآن وسنت کے پابند ہو جاؤ گے تو پھر کوئی ڈاکو تمہیں لوٹ نہیں سکے گا۔

### ابراہیم علیہ السلام کا ایک تبلیغی انداز:

حضرات! اللہ پاک نے توحید کے علمبرداروں کو مثالی شخصیات بنا کر قرآن میں بیان کیا ہے' پیارے ابراہیم علیہ السلام نے رب کی توحید کے جھنڈے لہرائے تو اللہ پاک کو توحید کے بول اتنے پیارے لگے' اللہ کی قسم ہے' قرآن کریم میں ایک سورۃ ہی ایسی ہے جس کا نام ہی رب نے ''سورۃ

ابراہیم'' رکھ دیا ہے۔ میرے کملی والے آقا کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا عقیدہ اتنا پسند آیا کہ اللہ پاک نے آپ کو پہلا بیٹا دیا تو میرے آقا علیہ السلام نے نام ''ابراہیم'' رکھا۔

توجہ فرمانا! جناب ابراہیم علیہ السلام قوم کے پاس آ کر فرماتے ہیں:

((مَاهٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ)) (الانبیاء)

یہ مورتیوں کے سامنے کیوں جھکے ہوئے ہو' اللہ پاک کے سامنے جھکا کرو' انہوں نے کہا ابراہیم' تو کیسی باتیں کرتا ہے' اصل بات یہ ہے کہ

﴿وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ٥﴾ (الانبیاء: ۵۳)

ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے' وہ انہیں کے سامنے چراغ جلاتے تھے' وہ انہیں کے سامنے برتن بھر بھر کر رکھتے تھے' ہم اپنے بڑوں کے عقیدے پر چلتے آ رہے ہیں۔ یہ ہمارا آبائی دین ہے' (پیارے ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں: آبائی دین پر نہ چلو' خدائی دین پر چلو' اس دین کو سینے سے لگاؤ جو عرش والے نے نازل کیا ہے) جناب ابراہیم علیہ السلام نے یہ بات سنی تو فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ٥﴾ (الانبیاء: ۵۴)

اگر یہ بات ہے تو پھر سچی بات سن لو' تم سب اور تمہارے بڑے کھلی گمراہی میں تھے' جب قوم نے اتنی بات سنی تو کہتے ہیں۔

﴿قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ٥﴾ (الانبیاء: ۵۵)

ابراہیم: کیا تو حق سچ کی بات کر رہا ہے یا ہمیں مذاق کر رہا ہے' جناب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

﴿قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ٥﴾ (الانبیاء: ۵۶)

اصل میں تمہارا وہ رب ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے اور میں اس بات پر گواہ ہوں کہ اللہ پاک ہی ساری کائنات کا پالنے والا ہے اور ساتھ ہی ایک بات کہہ دی:

﴿وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ٥﴾ (الانبیاء: ۵۷)

اللہ کی قسم ہے جب تم آسے پاسے ہوئے تو میں تمہارے ان جعلی معبودوں سے دو ہاتھ

کرلوں گا' ان کو الوہیت کا مزہ چکھادوں گا۔

ایک دن قوم والے آ کر کہتے ہیں' ابراہیم' تو مانتا تو نہیں' چل تجھے رونق میلہ دکھا کر لائیں' آج ہمیں بھی لوگ کہتے ہیں' تم نے دیکھا ہی کچھ نہیں ع

توانوں لکیا عشق دا تیر نئیں          تائیوں تواڈی قسمت دے وچ کھیر نئیں

سیدنا ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ٥ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ٥﴾ (الصافات: ۸۸-۸۹)

آسمان کے ستاروں کی طرف دیکھ کر فرمایا: میری طبیعت ٹھیک نہیں' وہ میلہ دیکھنے چلے گئے تو اب پیارے خلیل کو موقع مل گیا' آپ نے کلہاڑا پکڑا اور بت خانے میں چلے گئے' وہاں بتوں کے گلوں میں ہار ڈالے ہوئے تھے اور ان کے سامنے نذرانے پڑے ہوئے تھے' آپ فرماتے ہیں:

﴿فَرَاغَ إِلَى آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ٥﴾ (الصافات: ۹۱)

تم کھاتے کیوں نہیں۔

﴿مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ٥﴾ (الصافات: ۹۲)

بولتے کیوں نہیں' کچھ بولو تو سہی۔

لیکن بولیں کہاں سے' وہ تو پتھر ہیں' جب آپ نے دیکھا کہ یہ نہ کھاتے ہیں اور نہ بولتے ہیں' پھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ایسی ضربیں لگائیں کہ کسی کا ہاتھ توڑا --- کسی کے بازو توڑے --- کسی کی گردن اتاری --- کسی کا سر پھوڑا --- کسی کا ناک اتارا --- اور کسی کے کان اتارے' سب کا ستیاناس کر کے کلہاڑا بڑے کے کندھے پر رکھ دیا کہ واپس آ کر اسی سے پوچھ لیں گے' چوہدری صاحب یہ کیا بن گیا ہے۔ انہوں نے میلے سے واپس آ کر دیکھا کہ کوئی ادھر گرا پڑا ہے' کوئی ادھر گرا پڑا ہے اور کوئی لنگڑا بنا ہوا ہے' یہ بڑے حیران ہوئے کہ یہ تو کوئی بڑا گستاخ اور بے ادب ہے' اس نے تو تھوڑا سا بھی عقیدت کا خیال نہیں کیا' کہنے لگے یار تفتیش کرو' یہ کام کون کر گیا ہے' ایک آدمی کہنے لگا:

﴿قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ٥﴾ (الانبیاء: ۶۰)

ایک نوجوان ہے جو اکثر ان کے بارہ میں باتیں کرتا رہتا ہے' کہتا ہے یہ کچھ نہیں کر سکتے' معلوم ہوتا ہے یہ اسی نوجوان کا کام ہے' کہنے لگے' اچھا جلدی کرو۔

﴿قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ﴾ (الانبیاء: ٦١)

اس کو لوگوں کے سامنے لایا جائے تا کہ قوم اپنے ربوں کے قاتل کو دیکھ لے۔ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو لایا گیا تو کہنے لگے:

﴿قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ﴾ (الانبیاء: ٦٢)

اے ابراہیم! کیا ان کے ساتھ یہ سلوک تو نے کیا ہے' پیارے ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا﴾ (الانبیاء: ٦٣)

یار اگر مجھ سے پوچھتے ہو تو یہ کام اسی بڑے نے کیا ہوگا' اگر یہ کوئی جواب دے سکتے ہیں تو ان سے سوال کر لو' کہنے لگے ابراہیم' تجھے پتہ ہے یہ تو بے چارے بول سکتے ہی نہیں' جناب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

﴿اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (الانبیاء: ٦٧)

افسوس تم پر کہ تم ان کی پوجا کر رہے ہو' جو سن بھی نہیں سکتے اور دیکھ بھی نہیں سکتے' اس کی پوجا کرو جو ہر وقت دیکھ رہا ہے اور ہر وقت سن رہا ہے۔ وہ کون ہے؟

کالی رات میں کالے پتھر پر سیاہ رنگ کی چیونٹی چلے' اللہ ذوالجلال کی قسم' وہ ایسا باریک بین مولا' کالی رات میں کالے پتھر پر درختوں کے جھرمٹ میں چلنے والی کالی چیونٹی کے پاؤں کو دیکھ رہا ہے اور اس کے قدموں کی آہٹ کو سن رہا ہے۔

## تبلیغ کا ایک طریقہ یہ بھی:

آیئے! میں اللہ کے پیارے کی تبلیغ اور مشن عرض کر رہا تھا۔ ایک مقام پر اللہ پاک نے اپنے ابراہیم کی تبلیغ کا ایک انداز بیان کیا ہے' خالق کائنات نے فرمایا: لوگو! میری توحید کے مبلغ کی دعوت پر غور کرو۔

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ﴾

(البقرة: ٢٥٨)

میرے پیارے' کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس کو اللہ پاک نے بادشاہی عطا کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کے بارہ میں میرے پیارے ابراہیم علیہ السلام سے جھگڑا کیا' جناب سیدنا ابراہیم علیہ السلام دعوت پیش کرتے ہیں' اپنے اللہ کی کبریائی بیان کرتے ہیں' اپنے خالق و مالک کی توحید اور یکتائی کا آوازہ بلند کرتے ہیں' بادشاہ کے سامنے جا کر دلائل پیش کرتے ہیں' کہتے ہیں اے بادشاہ وقت اپنے آپ کو غریبوں کمزوروں سے رب منوانے والے' آ تجھے بتاؤں' میں نے رب کیسے مانا ہے' میں نے معبود اور مسجود کس ذات کو مانا ہے' میں کس سے دعائیں اور التجائیں کرتا ہوں رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ میرا رب وہ ہے جو زندگی عطا کرنے اور موت کے فیصلے کرنے والا ہے' وہ رب جس کو چاہے' جب چاہے اور جس حال میں چاہے موت کا پیغام بھیج دے' یہ اللہ پاک کی مرضی ہے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بادشاہ کے سامنے عقیدہ توحید بیان کیا' جب بادشاہ نے جناب خلیل کی اتنی بات سنی تو فوراً کہتا ہے' اے ابراہیم' یہ تو کوئی بڑی بات نہیں اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ موت زندگی کا کام تو میں بھی کر سکتا ہوں۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ اپنے دو چار سپاہی بلا کر کہنے لگا' جس کے لئے رہائی کا آرڈر ہے' جلدی کرو ابراہیم کے سامنے اس کو سولی پر لٹکا دو اور جس کے لئے میرے کاغذوں پر سزائے موت کا اعلان ہو چکا ہے' اس کو فوراً بری کر دو' تا کہ ابراہیم کو پتہ چل جائے' جیسے میں زندگی پر اختیار رکھتا ہوں اسی طرح موت پر بھی اختیار رکھتا ہوں' اللہ کے خلیل نے فرمایا: بادشاہ' کیا یہ کام تو بھی کر لیتا ہے' بادشاہ کہتا ہے' یہ کون سا مشکل کام ہے' میں ایسے ہی لوگوں سے رب نہیں کہلوا رہا' آخر میرے پاس کوئی اتھارٹی ہے' دیکھ لے تیرے سامنے سزائے موت پانے والا بری اور جس کیلئے بریت ہے اس کو سولی پر چڑھا دیا ہے۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے سنا تو سوچ میں پڑ گئے' فرماتے ہیں: اس ظالم نے جواب کیسا دیا ہے' اللہ پاک نے اپنے پیارے خلیل کو سمجھ عطا فرمائی تو اللہ کے خلیل نے عقلی نقلی دلائل پیش کرتے ہوئے فرمایا:

﴿فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ﴾

(البقرة: ٢٥٨)

اے نمرود! میں نے تو اس اللہ پاک کو الٰہ مانا ہے جو رب سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے

اور مغرب کی طرف غروب کرتا ہے اگر تیرے پاس پاور ہے تو سورج کو مغرب سے طلوع کر اور مشرق میں غریب کردے تا کہ تیری ہمت اور طاقت کا پتہ چل جائے' جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے یہ دلیل پیش کی تو

﴿فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ﴾

کافر لاجواب ہو گیا اور میرے خلیل کے سامنے کوئی جواب پیش نہ کرسکا۔

بھائیو! جب باطل لاجواب ہو جائے اس کے پاس علمی جواب نہ بن پائے تو پھر اس کا دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ یہ ظلم پر اتر آتا ہے' زیادتی کرتا ہے' شور کرے گا' الزام لگائے گا' آج کے دور میں بھی جو لاجواب ہو جائے وہ دنیا کو بھڑکائے گا' تاکہ لڑائی اور شور وغوغا برپا ہو جائے تاکہ دلائل کی دنیا میں بات نہ کرنا پڑے' اس لیے میں کہتا ہوں لوگو! اللہ کی توحید کو سمجھنے کے لئے اللہ کا قرآن اور کملی والے کے فرمان پڑھا کرو' جس کے پاس اللہ کا قرآن اور کملی والے کا فرمان ہے وہ کسی میدان میں بھی زیر نہیں ہوسکتا' کیونکہ اللہ پاک نے دین کا سرچشمہ بنایا تو اپنے قرآن کو بنایا اور مصطفیٰ علیہ السلام کے پیارے فرمان کو بنایا۔

## اطمینان قلب کے لیے اللہ تعالیٰ سے سوال:

میرے بھائیو! رب کے قرآن پر غور کرتے آؤ' ایک دن پیارے خلیل' اللہ پاک کے سامنے محبت کے انداز اور پیار کے لہجے میں ایک اپیل کرتے ہیں' کہتے ہیں یا اللہ میں نے دنیا والوں کے سامنے عقیدہ پیش کرنا ہے' کہ مرنا ہے اور مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے' پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پوری زندگی کا حساب وکتاب دینا ہے۔ اس کے لئے مجھے کچھ دلائل چاہئیں' میں دل کی تسلی کے لئے پریکٹیکل نقشہ چاہتا ہوں' کہتے ہیں:

﴿رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی﴾ (البقرة: ٢٦٠)

میں آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں کہ جو موت کا پیالہ پی جاتے ہیں تو ان کو حساب وکتاب کے لئے زندہ کیسے کرے گا' خالق کائنات نے فرمایا: اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۔ میرے پیارے کیا ابھی تک تو اس بات پر یقین نہیں کرسکا' عرض کرتے ہیں بَلٰی ۔ یا اللہ کیوں نہیں' میں نے یقین تو کرلیا ہے' میرا دل اس بات کو مانتا ہے کہ میرے اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں' اللہ پاک قیامت

کے دن ان سب قبر والوں کو دوبارہ زندگی عطا کر کے میدان محشر میں کھڑا کرے گا لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ میں ذرا دل کی تسلی کے لئے یہ نقشہ آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں' اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۝﴾

(البقرة: ٢٦٠)

چار مختلف پرندے پکڑ کر ان کو اپنے اشارے سمجھاؤ (جس طرح لوگ طوطے کو بولی پڑھا لیتے ہیں' کبوتروں والے کبوتروں کو سکھا لیتے ہیں) تا کہ وہ تمہاری گفتگو کا اشارہ سمجھنے والے بن جائیں' پھر ان چاروں کا قیمہ بنا کر آپس میں اتنا مکس کر لو کہ فرق ختم ہو جائے' معلوم نہ چلے کہ فلاں پرندے کا کون سا حصہ ہے' جب سب کا قیمہ بن گیا تو فرمایا: اب چار حصوں میں یہ قیمہ پہاڑ کی چوٹیوں پر رکھ آؤ' پھر ہر پرندے کو اس کے انداز اور لہجے میں بلانا' ہر پرندے کے قیمے کے ذرے جہاں جہاں موجود ہیں وہ آپس میں ملتے ملتے سالم پرندے بن جائیں گے' پھر تو جس کو بلائے گا اس کے پرزے اکٹھے ہو کر پرندے کی شکل میں تیرے پاس آ جائیں گے' اس بات پر پکا یقین کر لے کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

لوگو! اس کے لئے مشکل نہیں ہے' اس کے پاس اتنی طاقت ہے۔ اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۝﴾ (یٰسٓ: ٨٢)

میں آسمان سے کن کا اشارہ کر دوں تو کام خود بخود ہو جاتا ہے' معلوم ہوا کہ

اس نے کن کا اشارہ کر کے زمینیں بنا دیں۔

اس کے کن کے اشارے سے آسمان بن گئے۔

اس کے کن کے اشارے سے کھیتیاں بن گئیں۔

اس کے کن کے اشارے سے درخت بن گئے۔

اللہ پاک نے کن کا اشارہ فرمایا تو پہاڑ بن گئے۔

اللہ پاک نے کن کا اشارہ فرمایا تو نہریں اور دریا بن گئے۔

اللہ پاک نے کن کا اشارہ فرمایا تو ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بن گیا۔

اس اللہ پاک کے کن کے اشارے میں اتنی پاور ہے' اللہ پاک نے کوئی بڑے سے بڑا کام کرنا ہو' جس کو تیری اور میری نظریں سمجھتی ہیں' اللہ پاک کیلئے کوئی کام بڑا' مشکل اور ناممکن نہیں ہے۔

## تبلیغ کا ایک انداز یہ بھی:

قربان جاؤں! ایک دفعہ رات چھا گئی تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو وعظ کرنے کا ایک پروگرام بنالیا' اپنی قوم کے پاس آ کر کہنے لگے: هٰذَا رَبِّیْ ۔ دیکھو وہ ستارہ جو چمک رہا ہے' یہ میرا رب ہے' قوم کہنے لگی تیری بات سچی ہے' اتنی دور سے اس کی چمک دمک بہت زیادہ ہے' یہ رب ہوسکتا ہے۔

پیارے ابراہیم علیہ السلام کا یہ وعظ کا ایک انداز تھا' توحید سنانا آسان نہیں' اس کے لئے بڑے جتن کرنے پڑتے ہیں۔ خالق کائنات نے فرمایا:

﴿فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ٥﴾ (الانعام: ٧٦)

جب ستارہ چھپ گیا تو پیارے ابراہیم علیہ السلام حیران ہوکر دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں اے لوگو' میرا رب نظر نہیں آتا' جو چھپ جائے میں اس کو رب ماننے کے لئے تیار نہیں' اب چاند چڑھ آیا تو فرماتے ہیں' یہ رب ہے' انہوں نے کہا ٹھیک ہے' جب چاند بھی غروب ہوگیا تو فرماتے ہیں:

﴿لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَکُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ٥﴾ (الانعام: ٧٧)

یہ تو ڈوب گیا ہے' اس کے غروب ہوجانے کے بعد اگر مجھے ضرورت پڑ گئی تو میں کس کو پکاروں گا' یہ تو میری حاجت روائی اور مشکل کشائی نہیں کرسکتا' اگر میں نے ہدایت کی پیروی نہ کی تو جاہل قوم سے ہو جاؤں گا۔

﴿فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَکْبَرُ ۔﴾ (الانعام: ٧٨)

سورج چڑھ آیا تو فرمانے لگے' یہ بہت بڑا ہے' یہ رب ہے' انہوں نے کہا بات ٹھیک ہے' یہ بڑا ہے' اس لیے یہ رب ہوسکتا ہے' جب وہ بھی غروب ہوگیا تو پھر اللہ کے نبی نے توحید کا جملہ بولا' فرماتے ہیں:

﴿اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ﴾

اے لوگو! جن کو تم اللہ پاک کے سوا معبود بناتے ہو جنہیں مشکل کشا اور حاجت رواء گردانتے ہو میں ان سب سے بری ہوں، کہتے ہیں اے ابراہیم اب تیرا عقیدہ کیا ہے، فرمایا:

﴿اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ﴾ (الانعام: ۷۹)

میں نے تو اپنی توجہ خالص اللہ کی طرف کرلی ہے، جو زمین و آسمان بنانے والا ہے، میں شرک سے بیزار ہوگیا ہوں، میں شرک کرنے والا نہیں، میرا عقیدہ بن گیا۔

اللہ ہی بیڑیاں پار لگانے والا۔

اللہ ہی ڈوبی ہوئی تارنے والا۔

اللہ ہی فریادیں سننے والا۔

اللہ ہی روزی عطا کرنے والا۔

اللہ پاک کے سوا کوئی فریادیں سننے والا نہیں۔

میرے بھائیو! اس عقیدے کی خاطر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو عراق و فلسطین جانا پڑا، وہاں سے مصر گئے، وہاں سے پھر فلسطین آئے اور پھر اللہ کریم نے بیوی ایسی فرمانبردار عطا فرمائی کہ اگر اسے خاوند کے ساتھ سفر ہجرت پر جانا پڑا، سفر کی کوفتیں گوارہ کرنا پڑیں، در بدر دھکے کھانا پڑے تو اس نے ماتھے پر بل نہیں ڈالے، یہ وفادار بن کر اپنے شوہر کے ساتھ اللہ کے دین کے پیغام دے رہی ہے، پھر اللہ پاک نے دوسرا انعام سیدنا اسماعیل علیہ السلام دیئے، پھر خالق کائنات نے فرمایا: پیارے اب مانگ، عرض کیا اللہ، اب کملی والا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دے دے، اللہ ذوالجلال نے اپنے پیارے کی دعائیں قبول کیں، جب پوری دنیا پر خزاں چھا گئی، گلشن توحید ویران ہو رہا تھا، پھر اللہ پاک نے توحید کے جھنڈے بلند کرنے کے لئے اپنا کملی والا مصطفیٰ پیدا فرمایا تو پیارے ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے پیدا فرمایا:

دعا ہے اللہ پاک پیارے خلیل کے ایمان، عقائد، دعوت اور مشن کو سمجھ کر عقیدہ توحید بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# سیرتِ جنابِ اسماعیل علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o ﴿وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ o رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ o فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ o فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ o﴾ (صٰفٰت: ۹۹-۱۰۲)

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت ادب اور احترام کے لائق معززات مکرمات پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں! دعا ہے اللہ جل جلالہٗ اپنی بارگاہ میں میری اور آپ سب کی حاضری کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے' میرا اور آپ سب کا فریضہ جمعۃ المبارک ادا کرنے کی غرض سے جمع ہونا میری اور آپ سب کی بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے۔

حمد وثنا اللہ جل جلالہٗ کیلئے' جس اللہ نے زمین بنائی' آسمان بنایا اور سارا جہاں بسایا ہے' اس خالق اور مالک کی جس قدر بھی حمد وثنا اور تعریف کی جائے کم ہے' بے شمار' ان گنت' لاتعداد اور بے حد وحساب درود وسلام سرورِ کونین' رحمۃ للعالمین' سید الاولین والاخرین' صاحب خلق عظیم' روف الرحیم' جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کیلئے۔

حضرات! گذشتہ خطبہ میں' میں نے موقع کی مناسبت سے آپ کے سامنے سیرت جناب ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ کیا تھا' آج کے اس خطبہ جمعہ میں ان شاءاللہ العزیز جناب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے فرزندِ ارجمند' چھیاسی سال کی عمر میں اللہ پاک کی طرف سے ملنے والے تحفے جناب سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی سیرت اور آپ کی قربانی کے بارے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں' دعا فرمانا اللہ ذوالجلال حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## محبوب بننے کے لیے قربانیوں اور آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے:

جناب ابراہیم علیہ السلام کو بہت سے امتحانات سے گذرنا پڑا' وہ آزمائشیں اور قربانیاں جو

ابراہیم علیہ السلام نے پیش کی ہیں، باپ کا گھر چھوڑنا پڑا--- آگ میں جانا پڑا--- قوم سے ٹکرانا پڑا --- جلا وطنی اور مخالفتیں --- دکھ اور پریشانیاں --- بت خانہ برباد کرنا--- ان ساری آزمائشوں اور امتحانات کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑی آزمائش کہ پیارے ابراہیم علیہ السلام کو اپنے وطن کی قربانی بھی دینا پڑی، پھر ہجرت کر کے مہاجر بن کر بڑے دور دراز کے سفر اور پھر سفر کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں، کہاں عراق کے علاقے میں پیدا ہوئے اور پھر خالق و مالک کی توحید سناتے سناتے بتوں کے پجاریوں سے مخالفت پڑ گئی، اپنا علاقہ چھوڑ کر

بستی میں اپنے چچا کے پاس چلے گئے، چچا نے اپنی بیٹی سارہ کا نکاح جناب ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کر دیا اور پھر خالق و مالک کا دین پہنچاتے اور اللہ کے دین کا وعظ کرتے ہوئے ہجرت کر کے فلسطین کے علاقے میں چلے گئے، فلسطین کے بعد پھر مصر کا سفر کرنا پڑا، مصر کے سفر کے دوران وہاں کے مقامی بادشاہ کے ساتھ آمنا سامنا ہوا، اس بادشاہ کی یہ روش بن چکی تھی کہ کوئی خوبرو نوجوان لڑکی نظر آ جاتی تو اپنی بادشاہت اور زورِ بازو کے بل بوتے پر اس بچی کو چھین کر اپنی خواہشات پوری کرتا، اس نے سیدہ سارہ علیہا السلام کو اپنی گرفت میں لیا، سیدہ نے دو رکعت نماز کا موقع مانگا، ادھر اماں جی نے نماز شروع کر دی اور ادھر اللہ کے پیارے خلیل نے رب سے ملاقات شروع کر دی، جب ڈائریکٹ کال مل گئی، اپنے خالق و مالک کو پکارا تو اللہ پاک نے اس بادشاہ کے ظلم سے نجات عطا فرمائی، وہ بادشاہ اس قدر متاثر ہوا، کہتا ہے، بی بی سارہ! میں نے تو تیری عزت پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن تیرے خالق و مالک نے تیری عزت اور آبرو کو میرے ظلم سے محفوظ رکھا ہے، مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تو کوئی مقدس خاتون ہے، اب اس طرح نہ جا، میں اپنی بیٹی ہاجرہ تیری خدمت کے لئے وقف کر دیتا ہوں۔

اب جناب ابراہیم علیہ السلام کو پھر واپس فلسطین میں رہائش کرنا پڑی، اسی فلسطین کے سفر کے دوران سیدنا ابراہیم علیہ السلام ''ہبرون'' کی بستی میں قیام فرما رہے ہیں، اللہ ذوالجلال کے دین کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے، ایک دن بیٹھے بیٹھے اپنے خالق کے سامنے اپیل کرتے ہیں، اللہ چھیاسی سال کی عمر ہو گئی ہے لیکن اولاد جیسا میٹھا میوہ نصیب نہیں ہوا، تیری مرضی کے بغیر اولاد نہیں مل سکتی، اگر تو چاہے تو بیٹی مل جائے، تو چاہے تو بیٹا ملتا ہے۔

لوگ جھوٹ بولتے ہیں کہ فلاں بیری کے نیچے جا کر ہلاؤ اگر بیر گرے تو بیٹا ملتا ہے پتہ گرے تو بیٹی ملتی ہے اللہ کی قسم ہے یہ جھوٹ اور فراڈ ہے۔

آؤ پیغمبروں کا عقیدہ سنو جناب ابراہیم علیہ السلام اپنے اللہ ذوالجلال سے بیٹا مانگتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں:

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۝﴾ (صٰفّٰت: ۱۰۰)

''اے اللہ ایک نیک بیٹا عطا فرما۔''

بھائیو! اولاد اللہ پاک نے نعمت ہی ایسی بنائی ہے جس نعمت کو نبی ترستے رہے ہیں انبیاء کرام علیہم السلام نے جھولیاں پھیلا پھیلا کر اللہ پاک سے اولاد کا سوال کیا ہے جناب ابراہیم علیہ السلام کو چھیاسی سال کی عمر میں آج بیٹے کی بڑی پیاس ہے اللہ خالق و مالک کے سامنے اپیل کرتے ہیں اے اللہ صالح اولاد عطا فرما۔

لوگو! جب بھی اللہ کریم سے اولاد مانگا کرو صالح اولاد کا سوال کیا کرو اللہ پاک سے بیٹا مانگو تو ایسا نیک مانگا کرو جو قرآن اور نماز کا شوقین ہو جو رب کے سامنے جھکنے والا اللہ پاک کی عبادت اور ماں باپ کی خدمت کرنے والا ہو۔

جناب ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں: یا اللہ دیکھ کہاں عراق کے علاقوں سے پھر فلسطین پھر مصر پھر فلسطین اے میرے خالق و مالک۔

میں کتنے دور دراز کے سفر کرتا ہوا آ رہا ہوں۔

تیرے دین کے جھنڈے لہراتا آ رہا ہوں۔

تیرے دین کے پیغام دیتا ہوا آ رہا ہوں۔

تیری توحید کے آوازے دیتا ہوا آ رہا ہوں۔

جگہ جگہ تیری توحید پھیلاتا ہوا آ رہا ہوں۔

دَر دَر کے پجاریوں کو ایک در کی دعوت دے رہا ہوں ہر جائیوں کو یکجائی بنانا چاہتا ہوں اکیلی جان ہے کام بہت بڑا ہے اس لئے مجھے ایک معاون یعنی حقیقی بیٹا عطا فرما۔

اللہ ذوالجلال نے فرمایا: لوگو! میری توحید کے جھنڈے لہرانے والے--- میرے دین کی

دعوت پیش کرنے والے--- میری خاطر آگ میں جانے والے--- میری خاطر قربانیاں دینے والے--- میری خاطر جگہ جگہ سفر کرنے والے، اپنے پیارے کی دعائیں بڑی پسند آئیں، اللہ پاک نے فرمایا، ﴿فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝﴾ (الصفت: ۱۰۱) میرے خلیل نے دعائیں کیں تو ہم نے قبول کر کے اپنے پیارے نبی

کو حلم والے اور بڑے فرمانبردار بیٹے کی خوشخبری دی۔

بھائیو! یہ اولاد کا ڈپو رب ذوالجلال کی قسم ہے، رب کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے، جناب ابراہیم علیہ السلام کا پہلا نکاح بی بی سارہ سے ہوا، بی بی سارہ خود ہی کہتی ہیں، اللہ ذوالجلال اس کے شکم سے ہی اولاد پیدا کر دے، پھر اللہ پاک نے سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کے شکم پاک سے فرزند اسماعیل پیدا فرمایا۔

اب ایک اور آزمائش اور امتحان آیا، اللہ پاک فرماتے ہیں، اے ابراہیم! یہ پھولوں سے زیادہ پیارے ماں کا دودھ پینے والے بیٹے اسماعیل اور اس کی اماں ہاجرہ کو لے کر ایک اور ہجرت کر جاؤ، عرض کیا، یا اللہ کہاں کی ہجرت کروں، فرمایا: دور کا سفر درپیش ہے، اپنی بیوی اور اپنے خوبصورت بیٹے کو اس جگہ پر چھوڑ کر آؤ، جہاں میں نے اپنا کعبہ آباد کرنا ہے، اللہ کے پاک نبی جناب ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی اور اپنے شیرخوار بچے کو ساتھ لے کر جا رہے ہیں، وہ جگہ جہاں اللہ پاک نے آج بیت اللہ بنایا ہے، وہ بیت اللہ، اللہ کی قسم ہے، جس کی زیارت کریں تو بندے کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

جس کا طواف کریں تو اللہ پاک تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

جس کی زیارت کریں تو آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔

وہ خانہ کعبہ جس کے صحن میں ایک نماز پڑھیں تو اللہ پاک لاکھ نماز کا ثواب عطا کر دیتے ہیں۔

توجہ فرمانا! جناب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے شیرخوار بچے اور اپنی بیوی سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کو کس جگہ پہ لا کر آباد کیا، مولانا حالی فرماتے ہیں ؏

یہ وہ وادی جو بظاہر ساری دنیا سے نرالی تھی
یہی اک روز دین حق کا مرکز بننے والی تھی

یہ پہاڑوں کے درمیان نیچی جگہ وادی ہے اور اس کے اردگرد پہاڑ ہی پہاڑ ہیں ع

یہ وادی جس میں سبزہ تھا نہ پانی تھا نہ سایہ تھا
اسے آباد کرنے کو ابراہیم آیا تھا
یہیں ننھے اسماعیل کو لا کر بسانا تھا
یہیں اپنی جبینوں سے اللہ کا گھر بسانا تھا

جناب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیارے ننھے منے معصوم بیٹے اور اپنی بیوی کو یہاں لا کر آباد کیا' رات آرام کرتے ہیں' صبح ہوئی تو فرماتے ہیں' ہاجرہ اللہ کے حوالے میں جا رہا ہوں' سیدہ ہاجرہ علیہا السلام عرض کرتی ہیں' اے اللہ کے نبی ابراہیم! ہم کیا غلطی کر بیٹھے ہیں' چلو مجھ سے تو کوئی غلطی ہوگئی اس معصوم کا کیا قصور ہے' آپ ہمیں جنگل بیابان میں چھوڑ کر جا رہے ہیں' یہاں کوئی غم خوار نہیں ہے' یہاں کوئی رشتہ دار اور آبادی نہیں ہے' ذرا ٹھہرو تو سہی۔ بتاؤ ہمیں کس کے حوالے کر کے جا رہے ہیں' سیدہ پیچھے سے آوازیں دے کر بلا رہی ہیں' کہتی ہیں: اَللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا۔ اے اللہ کے نبی! بتاؤ میرے ساتھ ناراض ہو کر جا رہے ہو یا اللہ پاک کا حکم ہی اس طرح ہے' آپ فرماتے ہیں' ہاں اللہ ذوالجلال کا حکم اور مرضی ہی اس طرح ہے' سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کہتی ہیں: لَا يُضَيِّعُنَا۔ اگر اللہ پاک کا حکم ہی اس طرح ہے۔ جاؤ پھر اللہ کے حوالے' اللہ پاک ہمیں کبھی بھی ضائع نہیں کرے گا۔

بھائیو! کتنا ایمان ہے--- کتنا حوصلہ ہے--- کتنا یقین ہے۔

آج مرضی کا میک اپ کا سامان نہ آئے تو گھر میں لڑائی پڑ جاتی ہے' گھر میں مرضی کا سوٹ نہ آئے تو گھر میں فتنے فساد کھڑے ہو جاتے ہیں' اس بی بی کا حوصلہ دیکھیں یہ کتنی صابرہ اور شاکرہ خاتون ہے' جناب ابراہیم علیہ السلام نے کچھ جو' ستوؤں کا آٹا' کھجوریں اور پانی دے دیا' اب اللہ پاک کے حوالے کر کے جا رہے ہیں' گرمی کا موسم ہے' سخت دھوپ پڑتی ہے' نوکیلے پتھروں پر چلنا پڑتا ہے' بی بی ہاجرہ علیہا السلام اپنے پیارے بیٹے اسماعیل کو دودھ پلاتی رہیں۔

## اولاد کے لیے ماؤں کی ممتا کی تڑپ:

اب چھاتی سے دودھ بھی خشک ہونا شروع ہوگیا' کچھ دنوں کے بعد بی بی ہاجرہ علیہا السلام نے دیکھا

کہ خیمے میں کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں، راشن کا تھیلا اور پانی کا برتن خالی ہو گیا ہے، دیکھتی ہیں کہ میرے بیٹے کے ہونٹ خشک ہیں، چھاتی سے لگاتی ہیں لیکن دودھ نہیں ہے، بیٹا روتا، بلکتا اور چیخیں مارتا ہے۔

لوگو!

ماؤں سے بیٹوں کی بے قراریاں دیکھی نہیں جاتیں۔

ماؤں سے بیٹوں کی پریشانیاں برداشت نہیں کی جاتیں۔

ماں مرجاتی ہے لیکن بیٹے کی پریشانیاں گوارہ نہیں کرتی، اس بی بی نے دوڑ لگانا شروع کی، صفا کی چوٹی پر کھڑے ہو کر دائیں بائیں نظر دوڑاتی ہیں، کہتی ہیں: یا اللہ! کہیں پانی یا کوئی قافلہ نظر آجائے، میرا لال بلک رہا ہے، اپنے اردگرد دیکھا لیکن پانی نظر نہیں آیا، یہاں سے بی بی نے نیچے اتر کر دوڑ لگانا شروع کی، اب مروہ پہاڑی کی طرف جارہی ہیں کہ شاید یہاں دائیں بائیں کوئی بندہ یا پانی نظر آجائے، یہ بی بی دوڑتی ہوئی جارہی ہے، کبھی مڑمڑ کر پیچھے دیکھتی ہیں کہ میرے بیٹے کا کیا حال ہے، بیٹا ہاتھ پاؤں مارتا ہے، روتا بلکتا اور چیخیں مارتا ہے، دوڑتی دوڑتی مروہ کی چوٹی پر پہنچ کر دیکھا لیکن کہیں پانی نظر نہ آیا، وہاں سے پھر واپس دوڑ آتی ہیں، آسمان کا رب اپنے فرشتوں کو اس ماں کی بے قراری کے نظارے دکھا رہا ہے، اے فرشتو! دیکھ لو، ماں کے کلیجے میں بیٹے کا کتنا پیار ہے، تڑپتی ہوئی دوڑتی پھرتی ہے کہ میرے بیٹے کے لئے پانی مل جائے، اس کو اپنی جان کی پرواہ نہیں بلکہ اپنے لال معصوم کی فکر ہے۔

میرے بھائی! جس طرح تیری ماں تیرا فکر کرتی تھی، آج رب نے تجھے جوانی دی ہے تو تو بھی ماں کا دل خوش کر دیا کر، یہ ماں وہاں سے دوڑ کر صفا پر آئی، ہر طرف نظر دوڑائی لیکن پانی نہ ملا، پھر دوڑ کر مروہ پر جاتی ہیں، آسمان کے رب کو اس بی بی کی چال اتنی پسند آئی کہ اللہ پاک نے قدرت کے کاغذوں پر فیصلہ کر دیا، اے ہاجرہ! تو بیٹے کیلئے پانی تلاش کرتی پھرتی ہے، تیری بے قراری کی دوڑ مجھے اتنی پسند آئی ہے، اب قیامت تک آنے والے ان قدموں پر دوڑ دوڑ کر میرے پیارے جنت تلاش کرتے رہیں گے۔

توجہ کرنا! اماں جی نے ادھر ادھر دیکھا لیکن پانی نظر نہ آیا، بڑی پریشان ہیں، اللہ یہ کیا بن گیا،

بیٹے کے لئے پانی چاہیے، قربان جاؤں ع

یہاں صحرا ہی صحرا تھا اور چٹانیں ہی چٹانیں تھیں
سیّدہ ہاجرہ اور ایک بچہ، بس دو ہی جانیں تھیں
نہ دانہ تھا نہ پانی تھا، بھروسہ تھا فقط رب پر
پڑی جب دھوپ کی گرمی جان آنے لگی لب پر
کبھی اس سمت جاتی تھیں؛ کبھی اس سمت جاتی تھیں
خیال آجاتا بچے کا تو واپس دوڑ آتی تھیں
بہت ڈھونڈا مگر نہ کچھ پانی کے آثار نظر آئے
جدھر اٹھتی نظر، جھلسے ہوئے ٹیلے نظر آئے

لوگو! ماں جدھر نظر دوڑاتی ہے، ہر طرف گرمی میں تپتے ہوئے پتھر نظر آرہے ہیں، کوئی قافلہ یا پانی کا چشمہ نظر نہیں آتا، کوئی آبادی اور غم خوار دکھائی نہیں دیتا، ایک دفعہ بے قرار ہو کر کان لگاتی ہیں کہ میرا بچہ کیا کر رہا ہے ع

سنی آواز ننھے کے، بلکنے اور رونے کی
تڑپ اٹھی کہ گھڑی آگئی ہے جان کھونے کی
پلٹ آئی تو دیکھا دور سے، ننھا تڑپتا ہے
سلایا تھا جس پتھر کے سائے میں وہ پتھر بھی تپتا ہے

جس کی چھاؤں میں بیٹا لٹایا وہ پتھر بھی آگ کا کوئلہ بنا ہوا ہے، اتنی شدت کی گرمی ہے، ادھر پیاس لگی ہوئی ہے لیکن پانی نظر نہیں آتا ماں بیٹے کے لئے پانی کی تلاش میں دوڑتی پھرتی ہے، ادھر عرش کے خالق کو اس ماں کی بے قراری پر ترس آیا، دوڑتی دوڑتی بیٹے کو سینے سے لگانے کیلئے آرہی ہے، جا کر پتہ کروں کہ میرے بیٹے کا کیا حال ہے، آکر دیکھا کہ بیٹا ایڑیاں مار رہا ہے ع

رگڑتے ایڑیاں پایا، اپنے پیارے بچے کو
پکارا کانپ کر، ہاجرہ نے اللہ سچے کو

اللہ پانی کوئی نہیں، اسماعیل کے ہونٹ خشک ہو گئے ہیں، پیغمبر کی امانت ہے، کہیں ضائع نہ ہو

جائے' لکھا ہے ع

پلٹ آئیں تو پر کھولے ہوئے جبرائیل کو پایا
انگوٹھا چوستے سایہ میں اسماعیل کو پایا

## آب زمزم اور سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا:

اللہ خالق و مالک نے فرمایا: اے جبرائیل! جلدی کر' میرا پیارا اسماعیل تڑپ رہا ہے' اس کا باپ ابراہیم اسے میرے حوالے کر کے گیا ہے' میں امانتیں ضائع کرنے والا نہیں' اماں جی کیا دیکھتی ہیں کہ پاس ہی پانی کا چشمہ ابل پڑا ہے' ماں جی کے دل میں خیال آیا' کہیں پانی بہہ نہ جائے' آپ دوڑ کر مٹی لاتی ہیں اور منڈیر بناتی ہیں اور ساتھ منہ سے ایک جملہ فرمایا: زم زم' زم زم' اس کا معنی ہے ٹھہر جا' ٹھہر جا' بہہ نہ جانا۔ میں نے اور میرے بچے نے اسے پینا ہے' اس ماں کی بے قرار زبان سے زم زم نکلا' تو اللہ ذوالجلال نے قیامت تک اس کا نام ہی زم زم رکھ دیا ہے۔

اللہ کی قسم ہے' یہ ایسا برکت والا پانی ہے جو پوری دنیا میں سپلائی ہو رہا ہے' لوگ اسے تبرک اور تحفے کے طور پر دھڑا دھڑ لے جا رہے ہیں' رب نے ایسی برکتیں پیدا کی ہیں کہ آج تک اس پانی میں کبھی فرق نہیں آیا۔

بتاؤ! کیا کبھی آپ نے یہ خبر سنی ہے کہ پانی خشک ہو گیا ہے' پانی نیچے چلا گیا ہے یا پانی ختم ہو گیا ہے' ساری دنیا کے چشمے خشک ہو سکتے ہیں لیکن اس چشمے کو اللہ کریم نے برکتیں ہی بڑی عطا کی ہیں' کہیں سیدہ ہاجرہ کی دعائیں' کہیں جناب ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں' کہیں پیارے ننھے اسماعیل علیہ السلام کی بے قراریاں' اللہ ذوالجلال کی شفقت اور مہربانی ہے۔

قربان جاؤں' سیدہ ہاجرہ علیہا السلام پانی روکنے کے لئے چھوٹی چھوٹی کیاری بنا لیتی ہیں' پانی تھم جاتا ہے' اللہ کے پاک نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر سیدہ ہاجرہ علیہا السلام یہ چھوٹی چھوٹی دیواریں بنا کر پانی نہ روکتیں تو یہ زمزم کا پانی پوری دنیا میں پھیل جاتا۔

میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: لوگو! بندہ جس مقصد کے لئے یہ پانی پئے گا' اللہ پاک وہ مقصد پورا فرما دیں گے۔

بیمار بندہ شفاء کے لئے پیئے تو اللہ پاک شفاء عطا کر دیتے ہیں۔

بے قرار بندہ بے قراری میں پیئے تو اللہ پاک دل کو مسرت عطا کر دیتے ہیں۔

دکھی بندہ دکھوں میں پیئے تو عرش کا خالق اس کے دکھ دور کر دیتا ہے۔

بھوکا پیاسا بندہ بھوک اور پیاس کی حالت میں پیئے تو اللہ پاک بھوک دور فرما دیتے ہیں۔

ایک قافلہ جارہا تھا' پرانے صحرائی لوگوں کے پاس پانی تلاش کرنے کی ایک نشانی یہ ہوتی تھی کہ جہاں پرندے اڑتے ہوں گے وہاں پانی ہوگا اور جہاں رات کو کتوں کے بھونکنے اور گدھے کے بولنے کی آواز آئے گی وہاں آبادی یا کسی قافلے کا پڑاؤ ہوگا۔ کسی قافلے نے دیکھا کہ پرندے اڑ رہے ہیں' یہاں پانی ہوگا۔ قافلے والوں نے آکر اجازت مانگی' بی بی! اگر اجازت ہو تو تمہارے کنویں کے پاس ہم بھی ڈیرہ لگالیں' بی بی کہنے لگی' بھائیو! یہ اللہ پاک نے میرے بیٹے کے لئے بنایا ہے' آپ ڈیرہ لگا سکتے ہیں لیکن میں کنویں پر قبضہ نہیں کرنے دوں گی' قافلے والے کہنے لگے' بی بی! ہم قبضے کے لئے نہیں' ہم پینے کے لئے آرہے ہیں' انہوں نے ڈیرہ لگالیا' یہ بنو جرہم قبیلے والے میرے پیارے اسماعیل علیہ السلام کے سسرال بنے' سیدنا اسماعیل علیہ السلام پروان چڑھنے لگے' ادھر جناب ابراہیم علیہ السلام کے دل میں بے قراری پیدا ہوئی کہ پتہ کروں بیوی بچے کا کیا حال ہے' آپ چلتے چلتے آئے تو آپ نے آکر منظر ہی بڑا عجیب دیکھا' اللہ پاک نے وہاں پانی کا وافر انتظام کر دیا ہے' بستیاں بنتی جارہی ہیں' آبادی بڑھنا شروع ہوگئی' باپ محبت پیار لے کر بیٹے سے ملنے کے لئے آیا' اللہ ذوالجلال کی مرضی' رات خواب میں اللہ تعالیٰ نے بیٹے کی قربانی مانگ لی۔ اے میرے ابراہیم! تو نے بڑی قربانیاں کی ہیں' کہیں وطن کی قربانی --- کہیں باپ کی محبت کی قربانی --- کہیں برادری کے پیار کی قربانی --- آج ایک اور قربانی --- بھی پیش کر' عرض کیا' یا اللہ! کون سی قربانی؟ فرمایا: ابراہیم! تیرے دل میں بیٹے کی بڑی محبت ہے' تیرا رب تب راضی ہوتا ہے' تیرے ہاتھ میں چھری ہو اور تیرا بیٹا سامنے لیٹا ہو' میری محبت میں بیٹے کی گردن پر چھری چلا دے' بتاؤ کیا یہ چھوٹی سی قربانی ہے' کیا یہ آسان پرچہ ہے؟

بھائیو! بچے کے سامنے' پیپر آئے تو وہ ساتھی سے کہتا ہے یار بڑا مشکل پرچہ ہے' پیپر کرنے کے بعد گھر جا کر اپنے ابو کو دکھایا' ابو پیپر پڑھ کر کہتا ہے' کسی ماسٹر نے اکیلے بیٹھ کر لکھا ہے' بہت مشکل پرچہ ہے' کسی ٹیچر نے دیکھا تو کہنے لگا' بہت مشکل پیپر ہے' کسی پڑھے لکھے نے دیکھا تو کہتا ہے یہ تو بہت مشکل ہے۔

## لخت جگر کی قربانی کا حکم:

لوگو!

ایک پیپر کو طالب علم مشکل کہے۔

ایک پیپر کو استاد مشکل کہے۔

ایک پیپر کو پڑھا لکھا مشکل کہے۔

یہ ابراہیم علیہ السلام کا وہ پیپر ہے جس کو رب نے کہا تھا کہ یہ بہت مشکل پیپر ہے' یہ رب نے بنایا تھا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ۝﴾ (الصافات: ۱۰٦)

میرے ابراہیم پر بہت بڑا امتحان آیا' فرمایا میری راہ میں بیٹا قربان کر دے۔

چتوکی اور ارد گرد سے آنے والے قرآن کے پروانو! ذرا تصورات کی دنیا میں سوچو' بڑھاپے کا سہارا بننے والا وہ بیٹا جس سے بڑی دیر کے بعد ملاقات ہوئی ہے' صبح ہوئی تو اس کو اپنے پاس بلا کر فرماتے ہیں:

﴿يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى۝﴾

(الصافات:۱۰۲)

اے میرے پیارے بیٹے! میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں چھری ہے جو میں تیری گردن پر چلا رہا ہوں' یہ اللہ پاک کا حکم ہے' اب بتا تیری کیا مرضی ہے' تو کیا چاہتا ہے؟

## لخت جگر کی فرمانبرداری کا دلنشیں انداز:

لوگو! بیٹا بڑا فرمانبردار تھا' فرمانبردار کیوں نہ ہو' اس کا باپ وہ باپ ہے جس کو رب کی خاطر آگ میں بھی جانا پڑا تو چلا گیا' یہ وہ بیٹا ہے جس کی ماں اتنی صابرہ اور شاکرہ ہے جس نے پردیس میں اکیلے رہنا برداشت کر لیا' لیکن نہ خاوند کی نافرمانی کی اور نہ اللہ کریم کے فیصلے پر ناشکری کا اظہار کیا' ایسی صابرہ شاکرہ ماں کے بطن اور ایسے نیک باپ کے گھر پیدا ہونے والا بیٹا کہتا ہے' يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ۔ اے ابو جی! اللہ پاک کے حکم میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ رب نے جو حکم

فرمایا ہے دیر نہ کرو وہ جلدی پورا کر گذرو، فرمایا: میرے بیٹے یہ کوئی معمولی کام اور کھیل تماشہ نہیں، تیری پھولوں جیسی نازک گردن ہوگی اور میرے ہاتھ میں تیز چھری ہوگی جو تیری شہ رگ پر چلائی ہے، بیٹا کہتا ہے:

﴿سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ۝﴾ (الصافات: ۱۰۲)

لوگو! اپنے کسی بھائی سے وعدہ کرو تو ان شاء اللہ کہا کرو۔

کل یہ کام کریں گے، ان شاء اللہ کہا کرو۔

کل تیرا سامان پہنچا دیں گے، ان شاء اللہ کہا کرو۔

ایک نبی کہتا ہے، سو کے قریب میری بیویاں ہیں، میں اپنے بیٹوں کی فوج بناؤں گا، اللہ کا قرآن کہتا ہے، تمام بیویوں کے حق زوجیت اس خواہش میں پورے کیئے کہ ہر بطن سے ایک ایک بیٹا پیدا ہوگا، میری اتنی گھر کی فوج بن جائے گی اور میں دین کے لئے پیش کروں گا، آپ یہ بات تو کر بیٹھے لیکن ان شاء اللہ نہ کہا، اللہ کریم فرماتے ہیں، کسی ایک گھر میں بیٹی بھی پیدا نہ ہوئی، صرف ایک ہی لاغر سا پیدا ہوا وہ بھی کسی کام کا نہ تھا، اگر ان شاء اللہ کہہ دیتے تو میں بیٹوں کی فوج دے دیتا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے میرے پیارے سلیمان نبی شان تیری بھی بڑی ہے لیکن مرضی میری چلتی ہے۔

ایک دفعہ سوال کرنے والے کچھ سوال کرنے کے لئے آئے تو آقا علیہ السلام نے فرمایا: کل آنا میں کل جواب دوں گا، خواہش یہ تھی کہ وحی آئے گی تو جواب دے دوں گا، وہ پھر آئے، جی حضرت! آپ نے فرمایا تھا کل آؤ، ہم آ گئے ہیں، فرمایا: وحی نہیں آئی، تم کل آؤ میں جواب دوں گا، وہ پھر آئے لیکن آپ جواب نہ دے سکے، اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا۝ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ۔

(الکھف: ۲۳۔۲۴)

میرے پیارے کبھی بھی اس طرح کی بات نہ کرنا کہ میں یہ کام کل کروں گا، مگر نیت کر لیا کرو اور معاملہ میرے حوالے کر دیا کرو، اگر اللہ نے چاہا تو یہ کام کروں گا، اگر اللہ نے چاہا تو اس طرح کروں گا۔

جناب اسماعیل علیہ السلام کا عقیدہ کیا ہے، فرماتے ہیں، سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ۝ ابو جی! اگر اللہ نے چاہا تو میں صبر کروں گا، ادھر باپ نے خواب سنایا، ادھر بیٹے نے رضامندی کا

اظہار کر دیا' سیدنا ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں: ہاجرہ! صبح سویرے میرے لال کو تیار کر دینا' میں نے اپنے پیارے اسماعیل کو ساتھ لے کر کسی پیارے کی ملاقات کے لئے جانا ہے' ماں نے صبح بیٹے کو نہلا کر خوبصورت کپڑے پہنائے' آنکھوں میں سرمہ لگایا' اب باپ نے پیارے اسماعیل کو ساتھ لے لیا' یہ اللہ والوں کا قافلہ منیٰ کی طرف جا رہا ہے' ادھر شیطان بے ایمان کو بڑی تکلیف ہوئی' آ کر بی بی ہاجرہ سے بڑی خیر خواہی کے انداز میں کہتا ہے' اے ہاجرہ! کیا تو پاگل ہوگئی ہے' تمہیں کیا ہوگیا ہے' کبھی کسی نے بیٹے بھی ذبح کیے ہیں' دیکھ لے ابراہیم علیہ السلام بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے جا رہا ہے' ماں کہتی ہے: کیا ا[illegible] ذبح کرنے کے لئے گئے ہیں' شیطان کہتا ہے' ہاں اسے رب نے مانگا ہے' وہاں بی بی نے کنکریاں ماریں' اے ظالم! اگر میرا بیٹا رب نے مانگا ہے تو دیا بھی تو رب نے ہی ہے۔ اس کی امانت ہے جب چاہے واپس لے لے' اب یہ جناب اسماعیل کو ورغلانے کی کوشش کرتا ہے' وہاں سے بے ایمان کنکریاں کھا کر دفع ہوا' پھر جناب ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر بڑے خیر خواہی کے انداز میں کہتا ہے: اے ابراہیم! اس طرح کی غلطی نہیں کرنی چاہیے' بیٹے ہاتھوں سے ذبح نہیں کرتے' یہ نعمتیں اور تحفے روز روز نہیں ملتے' تجھے کیا بن گیا ہے' تجھے چھیاسی سال کی عمر میں بیٹا ملا اب تو اسے ذبح کرنے کے لئے چلا ہے' یہاں سے پھر کنکریاں پڑیں' اللہ پاک کا قرآن نقشہ بیان کرتا ہے' فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ (۱۰۳) اللہ کریم نے فرمایا: میرے پیارے ابراہیم نے جب اپنے پیارے بیٹے اسماعیل کو سامنے لٹایا اور پوری تیاری کر لی۔

تفسیر مظہری والے نے لکھا ہے' پیارے اسماعیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں: ابو جی! میری چند گذارشات ہیں' اگر مان لو تو آپ کی بڑی مہربانی' فرمایا: بیٹے! تیری کیا گذارشات ہیں؟ عرض کیا: ابو جی!

پہلی گذارش یہ ہے کہ اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لینا' فرمایا: بیٹا! کیوں؟ عرض کیا' ابو جی! آپ بوڑھے ہیں' میں آپ کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ حکم اللہ پاک کا ہے' کوئی شوق پورا کرنے کے لئے نہیں' اللہ کریم کا حکم پورا کرنے کے لئے آئے ہیں' کہیں ایسا نہ ہو کہ جب آپ میرا چہرہ دیکھیں' میری آنکھوں میں آنسو اور ہونٹوں پر کپکپی دیکھ کر آپ کو ترس آ گیا تو کہیں اللہ کے حکم کی بجا آوری میں فرق نہ آ جائے۔

دوسرا کام یہ کرنا' ابو جی مجھے رسیوں سے باندھ لینا' چھری چلنے پر تڑپنے سے خون کے چھینٹے

آپ کے کپڑوں پر پڑ گئے تو کہیں جاتا جاتا گستاخ نہ ہو جاؤں۔

تیسری بات یہ ہے ابو جان جب ذبح کرنے کا وقت آئے تو میرا منہ نیچے کر لینا تا کہ میرا منہ آپ کو نظر نہ آئے۔

آخری گذارش یہ ہے کہ میرا کرتہ میری امی کو دے دینا' امی کو جب کبھی بیٹا یاد آیا تو امی کرتے کو چوم لیا کرے گی' امی میرا کرتہ سینے سے لگا کر سینہ ٹھنڈا کر لیا کرے گی اور بنو جرہم کے بچوں سے کہہ دینا' کہ کھیلتے کھیلتے ہمارے گھر کے اردگرد رہنا' میری امی کے سامنے نہ آنا' اگر کہیں امی نے بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھا' اس کو اپنا پھول اور چاند نظر نہ آیا تو میری امی سے صبر نہیں ہوگا' کہیں میری امی رو رو کر حال ویران نہ کر لے۔

اللہ میں تیری قدرت پر قربان جاؤں' بیٹا ذبح ہونے کے لئے تیار اور باپ ذبح کرنے کے لئے تیار ہے' عرض کیا' ابو! چھری تیز کر لینا تا کہ اللہ کریم کا حکم جلدی پورا ہو جائے' باپ نے چھری کو اچھی طرح تیز کر لیا اور تسلی کر لی کہ اب چھری کاٹنے کے قابل ہو گئی ہے۔

لوگو! غور کرنا' جب چھری چلانے کی تیاری کی' مختار کل ذات کا کیا اعلان ہو رہا ہے' آواز آتی ہے۔

﴿وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ (الصافات: ١٠٤۔١٠٥)

اے ابراہیم! بس کر' میں نے تجھ سے اسماعیل ذبح نہیں کروانا تھا' صرف تیری محبت اور جذبہ دیکھنا تھا' تو نے تو خوابوں کو عملی جامہ پہنا کر خواب سچے کر دکھائے ہیں۔

آج وہ بھی مائیں ہیں جو اپنے بیٹوں کو بھیجتی ہیں' جا بیٹا تو شہادت کا اعزاز پا کر آئے گا' قیامت کا دن ہوگا تو اللہ ذوالجلال مجھے شان عطا کرے گا اور میں بھی اللہ کے جنت میں چلوں گی' لوگ پوچھیں گے بی بی تو کیسے جنت میں آئی' میں سر بلند کر کے کہوں گی' میں نے اللہ پاک کے راستے میں اپنا بیٹا شہید کروایا ہے' میں شہید کی ماں بن کر آئی ہوں۔

میرے بھائیو! قربانیاں دینا پڑتی ہیں' جنت حاصل کرنے کے لئے مال اور محبت قربان کرنا پڑتی ہے' خون بہانا پڑتا ہے' آج ماں ہاجرہ علیہا السلام کا حوصلہ دیکھ لیں' جس نے سرمہ تیل لگا کر بیٹا ذبح کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

لوگو! چشم فلک نے نظارہ دیکھا' زمین و آسمان ساکت نظارہ دیکھ رہے ہیں کہ آج دنیائے ہستی پر ایسا منظر نہیں دیکھا کہ باپ بیٹے کی گردن پر چھری چلا رہا ہو' اللہ کریم فرماتے ہیں' میرے پیار والے اس طرح کے منظر بھی پیش کر دیتے ہیں' باپ کی محبت اور ماں کی شفقت تو معمولی سی بات ہے' جن کا رب سے سچا پیار ہے وہ تو جان کی قربانی بھی پیش کر دیتے ہیں اور جان کا نذرانہ پیش کر کے بھی کہتے ہیں ع

جان دے دی' دی ہوئی تو اسی کی تھی
حق تو یہ تھا کہ حق ادا نہ ہوا

میرے محبوب کا ایک پروانہ' اللہ کی توحید پر سولی چڑھ رہا ہے' آنکھوں میں آنسو آ گئے' مکے کا مشرک کہتا ہے' اب تو تیرا بڑا دل چاہتا ہوگا کہ میں پھنس گیا' کاش میری جگہ محمد ﷺ سولی پر چڑھ جائے' یہ کملی والے کا پروانہ روتا ہوا کہتا ہے' بکواس بند کر' تو میرے آقا کے خلاف یہ بات کر رہا ہے' میرے انگ انگ میں آقا علیہ السلام کی محبت سرائیت کر گئی ہے' ہم تو محبوب کے پیر مبارک پر کانٹا چبھنا بھی گوارہ نہیں کر سکتے' اس کا نام ہے پیار۔

بھائیو! یہ جو ہم کام کرتے ہیں کہ ادھر پیارے ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل اور ادھر ہندوؤں کی سنت پر عمل' ایک ہی موسم میں دو کام ع

چھوڑ دے دو رنگی یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا

**بسنت ہندوؤں کی رسم ہے، مسلمان کو زیب نہیں:**

ان بیٹوں کو بسنتے نہ بنا' ان بیٹوں کو جرأت اسماعیلی سکھا' ان سینوں میں غیرت پیدا کر' تو ادھر ہندو کی بسنت منائے اور ادھر ابراہیمی قربانیاں کریں' دو کام نہ کیا کر' ایک کام کر' اپنے آپ کو ابراہیم ثابت کر یا پھر واجپائی کی برادری ثابت کر۔

کہتے ہیں اس میں کیا حرج ہے' تھوڑی دیر ہنس کھیل لیتے ہیں' بعض باجے لے کر چھتوں پر چڑھے ہوتے ہیں' پتنگ پکڑتے ہوئے تیسری منزل سے اوندھے منہ نیچے گرتے ہیں' پھر ماں روتی ہے کہ میرا ایک ہی لال تھا' مجھے بتا تجھے کس پاگل نے کہا تھا کہ تو اسے پتنگ لوٹنے کے لئے

چھت پر چڑھا' کہتے ہیں مولوی ایسے ہی شور کرتے ہیں' کیا ہوا یہ موسمی تہوار ہے' ہم سنت سمجھ کر تھوڑا مناتے ہیں' شیطان سبق پڑھاتا ہے' کہتا ہے یہ موسمی تہوار ہے' اس کو شرعی مسئلہ نہیں سمجھتے۔

لوگو! یہ بسنت ہندوؤں کی رسم ہے۔

یہ بسنت دہریئے کی رسم ہے۔

یہ بسنت غیر مسلم کا طریقہ ہے۔

مصطفیٰ علیہ السلام کے امتی کو یہ زیب نہیں دیتا' اس لئے اپنے بیٹے کو بسنت کی طرف نہ لگا' اس میں جذبہ جہاد پیدا کر' اس کو توحید کا درس دے' آقا کی سنت سبق دے' اس کے شوق ذوق کو کملی والے کی سنت پر قربان کر دے' ماں بن تو بی بی ہاجرہ علیہا السلام جیسی بن' باپ بن تو میرے ابراہیم علیہ السلام جیسا بن۔

جس کا بیٹا بسنت منائے' ماں خوشی سے پتنگ کے لئے پیسے دے' ابھی بھی کہے ہم عاشق رسول ہیں' توحید کے ٹھیکیدار ہیں' شرم کرنی چاہیے۔

## باپ کی چھری بیٹے کی گردن پر:

آ و توجہ فرمانا' اللہ ذوالجلال نے فرمایا' باپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا ہوا ہے' ادھر ماں راہ دیکھتی ہو گی کہ میرے اسماعیل علیہ السلام کو کسی دوست سے ملنے کے لئے لے گئے ہیں' میرا اسماعیل ابو کے ساتھ گیا ہوا ہے' یہ کون سی ماں ہے جس کے انگ انگ میں محبت بھری ہوئی ہے۔

جب اقبال کی امی چلی گئی تو علامہ اپنی امی کو یاد کر کے کہتا ہے' اماں ع

کس کو اب ہوگا وطن میں میرا انتظار
کون میرا خط نہ آنے سے ہوگا بے قرار
خاک مرقد پہ تیری لے کر یہ فریاد آؤں گا
اب دعائے نیم شب میں' میں کس کو یاد آؤں گا
عمر بھر تیری محبت' میری خدمت گر رہی
میں تیری خدمت کے قابل ہوا جب تو تو چل بسی

ادھر ماں کو انتظار ہے کہ میرا بیٹا اسماعیل آنے والا ہے۔

آئے گا تو امی گلے لگا کر ملے گی

آئے گا تو ماں سر چومے گی

لوگو! ماں باپ نے محبت کی کسر چھوڑی اور نہ بیٹے نے کسر چھوڑی' اللہ کریم نے فرمایا: ہم نے اعلان کر دیا' اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ۔ پیارے یہ کوئی معمولی کام نہیں' یہ بہت بڑا امتحان ہے۔

﴿قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ۝﴾ (الصافات:۱۰۵)

ہم اپنے پیاروں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلائی' جبرائیل علیہ السلام آ کر کندھے پر ہاتھ لگا کر کہتے ہیں' اے ابراہیم جی بس کرو' اللہ پاک نے قربانی قبول کر لی ہے' اللہ پاک نے جنت سے ایک دنبہ بھیجا ہے' اللہ کریم فرماتے ہیں' اسماعیل علیہ السلام کو چھوڑ دو اور اس کی جگہ دنبہ ذبح کر دو' ثواب بیٹے کی قربانی کا دے دوں گا۔

بھائیو! یہ باپ ہے جو بیٹے کی گردن پر چھری چلا رہا ہے۔ خدارا' تو اپنی خواہشات اور رسومات کی گردن پر چھری چلا دے' اور اللہ ذوالجلال کے احکام' آمنہ کے لال علیہ السلام کی سنت سینے سے لگا لے۔

اللہ کریم فرماتے ہیں: جب بیٹا قربان کیا: وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ.

انہوں نے اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلائی تو میں نے انعام کے طور پر بیٹا اسحٰق بھی عطا کر دیا' اللہ پاک نے بی بی سارہ کے بطن سے اسحٰق و یعقوب علیہما السلام پیدا فرمائے اور پھر آخر تک اللہ کریم نے نبیوں کی لڑی سیدہ سارہ کے بطن اور جناب اسحٰق علیہ السلام کی نسل سے پیدا فرمائی' جناب اسماعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے اور ایک بیٹی تھی' ان بارہ بیٹوں سے نسل چلی' اللہ کریم نے آمنہ کے لال علیہ السلام پیارے اسماعیل کی لڑی سے پیدا فرمائے' جنہوں نے خانہ کعبہ آباد کیا۔

اللہ ذوالجلال پیارے اسماعیل علیہ السلام کے جذبات قربانی' پیارے ابراہیم علیہ السلام کی جرأت و ایمان اور بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا صبر و استقلال نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

# سیرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾ (الاحزاب: ٦)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت واحترام کے لائق معززات مکرمات پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں' دعا ہے اللہ کریم اپنی بارگاہ میں میری اور آپ سب کی حاضری کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

## امہات المومنین کا تذکرہ:

بھائیو! میری محبت اور عقیدت کا تقاضا ہے کہ جس طرح ہر سال محرم میں ایک خطبہ اماں جی عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ مقدسہ مطہرہ کے بارہ میں عرض کرتا ہوں' آج پھر:

دل چاہتا ہے کہ امت کی اس عظیم محسنہ کا تذکرہ کروں' جس کی وجہ سے تیمّم کا حکم نازل ہوا تھا۔

دل چاہتا ہے کہ اس اماں کو سلام عقیدت پیش کروں جس کے حجرے میں جبرائیل قرآن لے کر آتا تھا۔

دل چاہتا ہے اس مخدومہ کونین کا تذکرہ کروں جس کے دروازے پر جبرائیل سلام کرنے آیا تھا۔

آج اس اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت' شان اور فضائل ومناقب کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔

جس کو اللہ پاک نے میرے نبی کی عزت آبرو' بھرم' شرم اور حرم بنایا۔
جس کو خالق نے پیغمبر کا لباس بنایا۔
جس کو اللہ نے اپنے نبی کے لئے منتخب فرمایا۔

میں یہ بات اکثر کہا کرتا ہوں کسی کی بیٹی جوان ہوتو ماں باپ کوفکر پڑتی ہے کہ بچی کے رشتے کے بارہ میں کچھ کیا جائے' ماں باپ اپنے بھائیوں اور بہنوں سے یہ اشارہ کرتے ہیں کہ بچی جوان ہے' کوئی معقول رشتہ ہوتو بتانا۔

کسی کا رشتہ باپ اور کسی کا رشتہ ماں پسند کر کے آتی ہے۔

کسی کا رشتہ تایہ اور چچا پسند کرتے ہیں۔

کسی کا رشتہ ماموں اور خالہ پسند کرتی ہے۔

کسی کا رشتہ نانا اور دادا جان پسند کرتے ہیں۔

لوگو! آج میں اس مقدر اور نصیب والی بی بی کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جس کا رشتہ نبی علیہ السلام کے لئے اللہ نے پسند کیا۔

قرآن کریم کا فیصلہ ہے کہ نبی علیہ السلام کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ بندہ ماں کے بغیر ناممکن ہے اس لیے تمام امہات المومنین کو ماں مانے بغیر بندہ مومن بھی نہیں بن سکتا۔

بچہ پیدا ہوتو اسے نہیں پتہ کہ میری ماں کون ہے--- میرا باپ کون ہے--- میری بہن کون ہے--- میرا بھائی کون ہے-- کیونکہ اسے پہچان ہی نہیں ہے۔ آہستہ آہستہ اسے پتہ چلتا ہے کہ یہ میری ماں ہے--- یہ میرا باپ ہے--- یہ میری بہن ہے--- یہ میرا بھائی ہے--- گھر میں کبھی بہن نے اٹھالیا تو کہتی ہے بھائی امی کے پاس جاؤ' کبھی باپ نے اٹھایا ہے تو کہتا ہے اپنی امی کے پاس جاؤ' اسی طرح سنتے سناتے بچے کو پتہ چلتا ہے کہ یہ میری ماں ہے' پتہ چلا کہ۔

دنیا کی ماں کا تعارف گھر والے کراتے ہیں۔

دنیا کی ماں کا تعارف بھائی اور بہنیں کرواتی ہیں۔

دنیا کی ماں کا تعارف باپ کرواتا ہے۔

قربان جاؤں' نبی علیہ السلام کی بیویاں ہماری وہ مائیں ہیں جن کا تعارف رب کے قرآن نے کروایا ہے۔

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وہ نصیبوں والی ہے' بیویوں میں سے جب کسی کے بستر پہ قرآن نازل ہوتا ہے تو عائشہ کے بستر پہ نازل ہوتا ہے، یہ

رب کی مرضی ہے وہ جس کو چاہے شان دے، کوئی بیوی شان ومقام میں کم نہیں ہے، سب بیویوں کو اللہ کریم نے اپنا اپنا مقام دیا ہے، لیکن یاد رکھنا خالق کائنات نے فرمایا:

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾

مومنوں کیلئے سب سے قریبی اور جان سے زیادہ عزیز میرے نبی کا رشتہ ہے اور میرے اس پیارے نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ اللہ پاک نے جن جن کو یہ شان دیا وہ نبی علیہ السلام کی بیویاں بنیں۔ اللہ پاک نے ان کو مومنوں کیلئے روحانی مائیں بنا دیا ہے۔

قربان جاؤں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کتنی اعلیٰ اور پیاری ہے۔

جو نبی سے مل گیا اللہ پاک نے دونوں جہان میں عزت کے تاج اس کے سر پہ سجا دیئے۔

جو نبی سے جڑ گیا اللہ پاک نے اسے بلند مرتبے عطا فرمائے۔

آقا علیہ السلام نے جتنے نکاح کیے ان میں کچھ مطلقہ اور کچھ بیوہ حالت میں میرے نبی کی بیویاں بنیں۔ آقا علیہ السلام نے ان کی دلجوئی کے لئے رشتہ کرلیا۔ کچھ رشتے میرے آقا نے حوصلہ افزائی، دلجوئی کے لیے کیے اور کچھ رشتے رشتہ داری بڑھانے اور تبلیغ کو آسان کرنے کیلئے کیے تھے۔ آپ علیہ السلام کی بیک وقت نو بیویاں تھیں، وجہ کیا ہے، کوئی غیر مسلم یہ نہیں کہہ سکتا، ان کا نبی عورتوں کا شوقین تھا۔

لوگو! نبی علیہ السلام نے جتنے نکاح کیے، ہر نکاح میں کوئی راز ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنو امیہ کی ہے۔ ابو سفیان کی بیٹی ہے، ام حبیبہ کا نکاح نجاشی کی سرپرستی میں اس وقت ہوا جب ابوسفیان ابھی مسلمان بھی نہیں ہوا تھا۔ میرے آقا علیہ السلام کی غرض یہ تھی کہ ابوسفیان بڑا سردار آدمی ہے۔ اس کے گھر میں رشتہ ہو گیا تو نسبت دامادی ہو جائے گی۔ یہ جگہ جگہ مخالفت کرنے والا کبھی تو خیال کرے گا کہ یہ میرا داماد ہے۔

جتنی عورتیں نبی علیہ السلام کی بیویاں بنیں، کوئی مطلقہ، کوئی بیوہ، ایک کنواری حالت میں نبی کی بیوی بنی تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنی، بلکہ یوں سمجھو، بالغ ہونے کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہلا چہرہ دیکھا تو اپنے خاوند محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا۔ باپ کا حوصلہ دیکھیں جس نے چون سال کے ایک مرد کو اپنی چھوٹی سی نو سالہ بیٹی دے دی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ تڑپ تھی کہ میری بیٹی

پیغمبر کی بیوی بنے، میری بیٹی مومنوں کی ماں اور نبی علیہ السلام کی خدمت گار بن جائے۔

## صدیقۂ کائنات رضی اللہ عنہا کی محبت کا انداز:

میرے بھائیو! خاوند جس بیوی سے لاڈ پیار کرتا ہے، اکثر نتیجہ یہ نکلا ہے کہ وہ چہیتی خدمت نہیں کرتی، وہ لاڈ اور پیار میں خاوند کی گستاخی اور بے ادبی کر جاتی ہے، میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے نصیب پر قربان جاؤں، لاڈلی بھی تھی، چہیتی بھی تھی لیکن اس کے باوجود اللہ کی قسم عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی علیہ السلام کی خدمت کا حق ادا کر دیا ہے۔

ایک دفعہ کہیں سے کھجوروں کا تحفہ آیا، تھوڑی سی کھجوریں تھیں، ماں عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے کھائی نہیں بلکہ رومال میں چھپا کر رکھ دیں۔ میرے آقا علیہ السلام تبلیغ کے مشن پر دور گئے ہوئے تھے، دو چار دن کے بعد آقا علیہ السلام اس سفر سے واپس آئے، ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ تمام کھجوریں اور ساتھ ٹھنڈا پانی لا کر میرے پیارے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا۔ آقا علیہ السلام پوچھتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا کھجوریں کہاں سے آئی ہیں؟

لوگو! کون عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ کسی بھوکے ننگے گھر کی نہیں ہے اللہ کی قسم ہے، عرب کے بہت بڑے کپڑے کے تاجر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے۔ اللہ پاک نے بڑی اعلیٰ مارکیٹ اور بڑا اچھا کاروبار عطا فرمایا ہے۔ یہ نصیب اور محبت کی باتیں ہیں۔ جب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھرانے اور خاندان پر غور کرتا ہوں تو مجھے اس طرح لگتا ہے جیسے اللہ پاک نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سارا گھرانہ نبی علیہ السلام کی خدمت کیلئے پیدا کیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خود بھی نبی علیہ السلام کے خادم بنے، آپ کی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کی خادمہ بنی، آپ کی دوسری بیٹی سیدہ اسماء میرے آقا علیہ السلام کی صحابیہ بھی بنی، آقا علیہ السلام کی خادمہ بھی بنی، آخری عمر میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے باپ ابوقحافہ اور ان کی بیوی نے بھی کلمہ پڑھ لیا۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے نبی علیہ السلام کی غلامی کی۔

بات دور چلی گئی، عرض کر رہا ہوں، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، عائشہ کھجوریں کہاں سے آئی ہیں، عرض کیا آقا دو تین دن پہلے آپ کا ایک پروانہ آیا جو ہدیۃً کھجوریں پیش کر گیا، کہتا تھا ماں جی یہ کھجوریں آپ کے لئے تحفہ لے کر آیا ہوں، تناول فرما کر دعا کرنا، آقا کھجوریں تو آ گئیں لیکن میں اکیلی کا کھانے کو دل نہیں چاہا، میرے دل میں خیال آیا میرے سر کے تاج آئیں گے تو پھر اکٹھے

کھائیں گے۔

لوگو! عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو میرے کملی والے محبوب کے ساتھ اتنی محبت ہے۔ آپ نے خدمت کا حق ادا کیا' اللہ پاک نے نبی علیہ السلام کی بیوی بھی بنایا۔ میرے آقا کی خادمہ بھی بنایا۔ میں اس عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باتیں کر رہا ہوں۔

جس کو اللہ پاک نے میرے نبی کی عزت اور آبرو بنایا۔

جس کو اللہ پاک نے میرے نبی کا پاک لباس بنایا۔

میرے آقا کو کھانا کھلانے والی۔

میرے آقا کے سر کے بال صاف کرنے والی۔

میرے آقا کے سر پر کنگھی کرنے والی۔

ایک دن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سر کر درد ہو گیا' اماں جی نے تکلیف محسوس کی' آپ بیٹھی کراہ رہی ہیں' میرے آقا علیہ السلام تبسم فرما کر بڑے لاڈ پیار سے فرمانے لگے' عائشہ اگر تو پہلے فوت ہو گئی تو میں تجھے خود غسل دوں گا' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آقا علیہ السلام کی محبت کے جواب میں عرض کرتی ہیں' آقا آپ کی باتوں سے اس طرح لگتا ہے جیسے آپ چاہتے ہیں عائشہ مرے تو میں اور لاؤں' آپ میری جگہ شام سے پہلے کوئی بیوی لانا چاہتے ہیں۔

کبھی کبھی اس طرح کے لاڈ پیار کی باتیں اور کبھی اس طرح کا معاملہ بنتا' اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے' میں پانی پی کر پیالہ رکھ دیتی' سرکار دیکھتے رہتے' جس جگہ پر میرے ہونٹ لگتے آقا علیہ السلام اس جگہ پر ہونٹ لگا کر پانی پیتے' آقا علیہ السلام محبت جتایا کرتے۔

لوگو! میرے نبی نے اپنے گھروں کو آباد کرنے' پرسکون بنانے اور محبت کی فضاء پیدا کرنے کا طریقہ بنایا' معمولی معمولی بات پر تلخی نہ کیا کرو۔

حبیب کبریاء جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ محبت والا نبی--- پیار والا نبی--- امن والا نبی--- سکون والا نبی--- پوری کائنات کا رہبر اور رہنماء نبی--- اللہ ذوالجلال نے کتنی شان عطا کی ہے۔

عرض کر رہا تھا کہ یہ نبی پاک علیہ السلام کی نسبت کی برکتیں ہیں۔ اللہ والا کہتا ہے ع

نسبت مصطفیٰ بھی بڑی چیز ہے--- جس کو نسبت نہیں اس کی بخشش نہیں۔

خود خدا نے نبی سے یہ فرما دیا--- جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں۔

لوگو! جو خالص ایمان والا اور کھرا ہے میرا کملی والا اس کو جان سے زیادہ عزیز ہے۔ آدمی مومن ہی تب بنتا ہے جب وہ نبی علیہ السلام کو جان سے پیارا سمجھے، جب تک بندہ کملی والے آقا کو سارے جہان سے پیارا نہیں سمجھتا اللہ کی قسم ہے وہ مومن بن ہی نہیں سکتا۔ مومن بننے کیلئے شرط ہے کہ پہلے سرکار مدینہ کو اپنی جان سے پیارا سمجھے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی علیہ السلام سے محبت کس طرح کی ایک دن سفر سے آ رہے تھے، ایک جگہ قافلہ کھڑا تھا، سیدہ حفصہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی قافلے میں تھیں، کھڑے کھڑے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمانے لگیں، حفصہ کیا تو نے میرے ساتھ اونٹ کا سودا کرنا ہے۔ اس سفر میں تو میرے اونٹ پر سفر کر اور میں تیرے اونٹ پر سفر کرتی ہوں، دیکھتے ہیں سواری کس کی اچھی ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سودا کر بیٹھیں، نبی پاک علیہ السلام نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہونا تھا، اب اونٹ تبدیل ہو گیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والا اونٹ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہے، حسب عادت نبی پاک علیہ السلام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئے، قافلہ روانہ ہو گیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بڑی پریشان ہوئیں کہ اونٹ کا سودا کرنا مہنگا پڑ گیا، سرکار مدینہ سے جدائی پڑ گئی، سفر ختم ہوا تو آرام کیلئے اترے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو آقا علیہ السلام کی چند گھڑیوں کا اتنا دکھ اور صدمہ پہنچا، ایک طرف کھڑے ہو کر گھاس میں پیر رکھ دیتی ہیں اور کہتی ہیں اللہ کسی موذی کو بھیج دے وہ عائشہ کو ڈس لے اور میں مر جاؤں، ہائے میرا کملی والا مجھ سے جدا ہو گیا۔ میرے آقا علیہ السلام نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سنی تو آپ مسکرا پڑے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: عائشہ! تو نے خود ہی اونٹ تبدیل کیا، میں تو تیرا ہی سمجھ کر آیا تھا، عرض کرتی ہیں آقا میں نے کب آپ سے شکایت کی ہے میں تو اپنی قسمت اور غلط فیصلے پر افسوس کر رہی ہوں، نہ میں حفصہ سے اونٹ کا سودا کر کے سواری تبدیل کرتی اور نہ نبی علیہ السلام سے جدائی پڑتی۔

## ام المومنین رضی اللہ عنہا کی فیاضی:

یہ کون عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں، ایک دن اماں جی نے روزہ رکھا، چند کھجوریں اور تھوڑا سا کھانا افطاری کیلئے رکھا ہوا ہے، ادھر افطاری کا وقت بالکل قریب ہے، ادھر ایک سوالی دروازے پر آ کر

کہتا ہے اے نبی کے گھر والو میں بھوکا پیاسا' میرے پاس روٹی کھانے کے لئے کوئی پیسہ نہیں ہے' میں بالکل غریب اور مجبور آدمی ہوں' اللہ ذوالجلال کے نام پر کھانا کھلا دو' آج مجھے کھلاؤ گے تو اللہ پاک تمہیں کھلائے گا' جب سوالی نے نداء دی تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی خادمہ سے فرمانے لگیں' جا اس آنے والے سوالی کو کھانا دے دے' خادمہ عرض کرنے لگی' بی بی روزہ کیسے افطار کرو گے' تھوڑا سا افطاری کے لیے رکھ لو' فرمایا پتہ نہیں وہ بے چارہ کتنے دنوں سے بھوکا ہے جو آوازیں لگا رہا ہے' جا اس کو کھانا دے کر آ' اللہ ذوالجلال خود ہی انتظام کر دے گا۔ خادمہ نے کھانا اٹھا کر سوالی کو دے دیا۔ سوالی دعائیں دیتا ہوا چلا گیا' افطاری کا وقت بالکل قریب آیا' تھوڑا سا پانی پڑا ہوا ہے' بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا افطاری کی تیاری میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ خادمہ کہتی ہے بی بی آپ نے کیا کیا' تھوڑا سا کھانا رکھ لیتی' کتنا بڑا دن ہے آپ کو بھوک پیاس لگی ہوئی ہے۔ آپ نے سارا کھانا رب کے راستے میں دے دیا ہے' رب نے سخیوں کی روحانی ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت کی کیا قیمت ڈالی' افطاری میں چند منٹ باقی رہ گئے' دروازے پر دستک ہوئی' ایک آنے والا آ کر کہتا ہے اے نبی کے گھر والو میں بڑی دور کا سفر کر کے سرکار کے گھر کے لیے ایک امتی اور ادنیٰ غلام ہونے کے ناطے تحفہ لے کر آیا ہوں' خادمہ دروازے پر گئی اور ہدیہ وصول کر کے ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے رکھا' کپڑا اٹھا کر دیکھا تو بکری کا لیگ پیس' بھنا ہوا گوشت ہے' ادھر سے آواز آئی اللہ اکبر' ادھر ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پانی کا گھونٹ پیا اور اس بکری کے بھنے ہوئے گوشت کی بوٹیاں کھائیں اور ساتھ مسکرا کر خادمہ سے کہتی ہیں دیکھ لے' اے اللہ والی' بندے کا رب پر یقین ہونا چاہیے۔ اللہ کے اس غریب بندے کو ہم نے کھلایا اور ہمیں رب نے کھلایا۔

## تیمّم کی سہولت:

میں اس عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان کی کیا کیا باتیں بتاؤں' آقا علیہ السلام سفر پر جا رہے ہیں' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم ساتھ ہیں' چلتے چلتے قافلے نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' ادھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے قافلے کی کسی عورت کو ساتھ لے کر قضائے حاجت کیلئے گئیں' وہاں اماں جی کا ہار ٹوٹ کر گر گیا' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہار تلاش کرتے ہیں لیکن ہار نہیں ملتا' اب جہاں ہار گم ہوا' وہاں پانی نہیں ہے' آقا علیہ السلام پریشان ہیں کہ نماز کا وقت جا رہا ہے' پانی کی تلاش کی گئی لیکن پانی نہ ملا' اللہ

پاک نے آسمان سے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا' اللہ پاک نے فرمایا جبرائیل جا کر میرے کملی والے نبی سے کہہ دے:

﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ (المائدة: ٦)

اے میرے پاک نبی' اگر کہیں دور دراز سفر کی منزلوں میں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو۔

اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' تیمّم کا حکم نازل ہوا تو طعنے دینے والے آ کر کبھی میرے ابو جان کو مبارک دیتے ہیں اور کبھی مجھے مبارک دیتے ہیں اور ساتھ کہتے ہیں اے صدیق کے گھر والو' یہ بھی تمہارا اسلام پر احسان ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوا تو اللہ پاک نے پوری دنیا کے مومنوں کے لئے ایک ضابطہ قائم کر دیا۔

اگر بندہ زخمی ہے یہ وضو نہیں کرسکتا تو تیمّم کر لے' بندہ بیمار ہے اس پر غسل واجب ہے وہ غسل نہیں کرسکتا تو پاک مٹی سے تیمّم کر لے اسے غسل کیلئے کافی ہو جائے گا۔

## خواب میں نکاح کی بشارت الٰہی:

ایک دن میرے آقا علیہ السلام بڑی محبت اور پیار کے لہجے میں میری اور تمہاری اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

**((یا عائشه ثلٰثه لیال))**

اے عائشہ! تیرے ساتھ نکاح سے پہلے ایک رات مجھے خواب آیا' دوسری اور تیسری رات بھی آیا' تین راتیں خواب میں اللہ پاک نے تیری بچپن کی شکل دکھائی اور مجھے خواب میں اشاروں میں فرمایا:

**((هٰذِهٖ اِمْرَاَتُكَ))**

اے میرے کملی والے یہ چہرہ جو خواب میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں' ایک وقت آئے گا کہ میں اسے آپ کے سر کی دستار بنا دوں گا۔

سن لو! جو پیغمبر علیہ السلام کی کسی بیوی کے ایمان پر شک کرتا ہے' رب کی قسم ہے وہ قرآن کی صداقت پر شک کرتا ہے' جس طرح نبی پاک ہے اسی طرح نبی علیہ السلام کی بیویوں کا کردار بھی پاک

ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ نبی پاک ہو اور اللہ اپنے پاک نبی کو لباس ناپاک اور مشکوک دے دے۔ یہ نہیں ہوسکتا' جس طرح نبی پیارا ہے اسی طرح اللہ نے نبی کو لباس بھی پیارا ہی عطا کیا ہے۔ اسی لیے یہ خالد مجاہد بے چارہ گلی گلی کئی سالوں سے کہتا آ رہا ہے اور جب تک اللہ توفیق دے گا اس ماں کو سلام کرتے رہیں گے اور دنیا والوں کو بتاتے رہیں گے' لوگو ؏

عرشاں اتوں مولا نے' واہ واہ دتیاں گواہیاں نے
میرے پیارے دی بیوی دا' کردار بڑا سوہنا
آقا دے پسینے نوں' امی عائشہ نے صاف کیتا
تائیوں عائشہ دی چادر دا' مہکار بڑا سوہنا

جب آقا علیہ السلام مکے سے ہجرت فرما کر مدینے گئے' میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نیا نیا نکاح ہوا تو ؏

بچیاں حیرت نال کہندیاں سن' انصار مدینہ دیاں
تیرے سر دا عائشہ نی' سردار بڑا سوہنا

لوگو! عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سر کا سردار کون ہے۔
جو پوری امت کا سالار بنا--- جو دکھیوں کا منٹھار بنا۔
جو بی بی آمنہ کا دلدار بنا--- جو نبیوں کا امام بنا۔
جس کی امامت میں سوا لاکھ نبیوں نے شب معراج صفیں بنا کر اقصیٰ میں نماز پڑھی ہے۔
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں تیرے مقدر کو سلام کہوں' میرا ایک ایمان ہے' میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان مقام اللہ کے قرآن آقا علیہ السلام کے فرمان اور تاریخ اسلام سے آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں' ہوسکتا ہے' اللہ قیامت کے دن اس عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سر کے سردار کے حوض کا پانی نصیب فرما دے۔

## ام المؤمنین کی پاکیزگی کی شہادت بارگاہِ الٰہی سے:

آج لوگ مجلسوں میں بڑے باریک باریک اور گندے غلیظ اشارے کر جاتے ہیں' لیکن بھائیو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مقدر اور نصیب تو دیکھو' یہی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہے جن پر منافقوں

نے تہمت لگائی تو اللہ نے قرآن نازل کر کے صفائی پیش کی تھی۔

جب سیدنا یوسف علیہ السلام پر الزام لگا تو اللہ پاک نے اپنے پیارے یوسف کی صفائی میں ایک چھوٹا سا بچہ بلایا۔

جب سیدہ مریم کے بارہ میں برادری والوں نے شک کیا تو اللہ پاک نے ایک چھوٹا سا بچہ بلایا۔

جریج ولی پر بہتان لگا تو اللہ پاک نے صفائی میں ایک چھوٹا سا بچہ بلایا۔

اب میرا عقیدہ سن لیں:

یوسف علیہ السلام کی باری ایک بچہ بولا۔

سیدہ مریم علیہا السلام کی باری ایک بچہ بولا۔

جریج ولی پر تہمت لگی' ایک بچہ بولا۔

جب میری اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری آئی اس وقت بچہ نہیں رب سچا بولا ہے۔

اللہ پاک نے کسی بچے سے گواہی نہ دلوائی۔

اللہ پاک نے دنیا کے کسی انسان سے گواہی نہ دلوائی۔

عرش والے خالق نے خود اعلان فرمایا:

﴿سُبۡحٰنَكَ هٰذَا بُهۡتَانٌ عَظِيۡمٌ۝﴾ (النور: ١٦)

## صدیقۂ کائنات ام المومنین رضی اللہ عنہا کی سخاوت کا عالم:

سیدنا عبداللہ بن زبیر اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کیلئے پورے سال کا خرچہ بھیجا' سرکار مدینہ کی وفات مبارکہ کے بعد جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے سالانہ خرچہ آیا تو ماں عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی خادمہ سے فرماتی ہیں' جا کر مدینے کی گلیوں میں اعلان کر دے' اے مدینے کے غریبوں آ جاؤ' تمہیں ماں عائشہ بلا رہی ہے۔ مدینے کی گلیوں میں اعلان ہو جاتا ہے' غریب' یتیم' بیوہ عورتیں اور بے سہارا لوگ آ گئے۔ اماں جی نے ان میں کسی کو غلہ دیا--- کسی کو کھجوریں دیں--- کسی کو جو دیئے--- یہ سارے اماں جی سے آٹا دانہ لے کر ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں دعائیں کرتے جا رہے ہیں۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر یہ سخاوت کا رنگ میرے کملی والے نبی سے چڑھا ہے۔ جس نے شب

وروز میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے پاس گزارے' اسی لیے ہم کہا کرتے ہیں' لوگو اگر گھر کی زندگی پوچھنی ہے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو اور باہر کی زندگی پوچھنی ہے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھو گھر سے باہر رفیق سفر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بنے اور گھر کی زندگی کی واقف بنی تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنی۔ کسی کو جلوت نصیب ہوئی اور کسی کو خلوت نصیب ہوئی۔ میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظمتوں پر قربان جاؤں' کون عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ع

سانوں حاجی دسدے نے' جناں مدینہ تکیا اے
امی عائشہ صدیقہ دا' گھر بار بڑا سوہنا

## صدیقہ کائنات ام المومنین رضی اللہ عنہا کی عظمت:

لوگو! عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ پاک حجرہ جس حجرہ پاک میں آج میرے آقا علیہ السلام' سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما آرام فرما رہے ہیں' یہی وہ حجرہ پاک ہے۔

جہاں قرآن نازل ہوتا رہا--- جہاں جبرائیل وحی لے کر آتا رہا۔

اللہ والا کہتا ہے ع

اسی حجرے سے سرور کونین اٹھیں گے اکیلے نہیں مع شیخین اٹھیں گے

اے ماں عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا۔

تیرا حجرہ آرام گاہ سرور دیں ہے--- یوں جنت سے بڑھ کر تیرے حجرے کی زمین ہے۔

آقا علیہ السلام منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے ہیں' سرکار مدینہ نے فرمایا:

((مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ))

لوگو! میرے منبر سے لے کر میرے پاک حجرے تک کی جگہ کو اللہ کریم نے جنت کے باغوں میں ایک باغ بنا دیا ہے۔

ان حاجیوں کو مبارک ہو جو "رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ" میں نمازیں پڑھ کر آئے' وہاں اللہ سچے کو سجدے کرتے رہے۔ اس کے سامنے جبین نیاز جھکاتے رہے' یہ جنت کا ٹکڑا ہے۔

معلوم ہوا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ جنت ہے۔ آج میرے آقا علیہ السلام اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جنت میں آرام کر رہے ہیں۔ جلنے والا جلتا رہے گا لیکن ان کو کوئی جنت سے نہیں نکال سکتا۔ یہ اپنی

اپنی قسمت کی باتیں ہیں۔

اسی میں رحمۃ اللعلمین رہتے تھے--- یہی حجرہ ہے کہ جسے گنبد خضریٰ بھی کہتے ہیں۔اماں عائشہ صدیقہ ﷝میں تجھے کس طرح سلام کہوں۔

اللہ اللہ عائشہ کا اتنا بڑا مقام ہے--- حشر تک ان کے گھر میں محمد کا قیام ہے۔سرکار مدینہ نے معراج سے واپس آ کر ساری روداد سنائی تو ابوجہل سن کر بغلیں مارتا ہے۔یہ دوڑتا پھرتا ہے کہ آج میں نبی علیہ السلام سے صدیق اکبر ﷜ کی دوستی توڑ دوں گا۔جب میں نے جا کر خبر سنائی تو ابوبکر محمد عربی ﷜ سے پھر جائے گا۔یہ صبح صبح جا کر دروازہ کھٹکھٹا کر کہتا ہے'ابوبکر' کیا تجھے پتہ چلا ہے کہ تیرے نبی نے کیا کہا ہے'ابوبکر ﷜پوچھتے ہیں میرے پاک کملی والے نے کیا کہا ہے'ابوجہل کہتا ہے صدیق یہ بتا' کیا کوئی شخص ایک ہی رات میں مکے سے چل کر اقصیٰ اور پھر وہاں سے آسمانوں پر جا کر واپس آ سکتا ہے۔ابوبکر ﷜ کہتے ہیں یہ نہیں ہوسکتا' ابوجہل کہتا ہے دیکھ لے' پھر یہ تیرا نبی کہتا ہے کہ میں اقصیٰ بھی گیا' میں آسمانوں پر بھی گیا' ابوبکر ﷜فرماتے ہیں سچ سچ بتا' تو یہ باتیں اپنے پاس سے کہہ رہا ہے یا میرے نبی نے کہی ہیں۔ابوجہل کہتا ہے یہ تیرے نبی نے کہی ہیں۔ صدیق فرماتے ہیں اگر میرے نبی نے کہی ہیں تو سارا جہان جھوٹا ہوسکتا ہے۔میرا نبی جھوٹ نہیں بول سکتا۔اگر یہ باتیں میرے مصطفیٰ ﷺ کی ہیں۔پھر تو جھوٹا ہے اور میرا نبی سچا ہے۔جب ابوبکر ﷜نے نبی پاک علیہ السلام کے پاس آ کر یہ بات بتائی کہ آقا میں نے اس طرح ابوجہل سے کہا' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: "أَنْتَ صِدِّيقٌ" ابوبکر! تو تو صدیق ہے' باپ صدیق اور بیٹی صدیقہ ہے۔

رسول اللہ نے رکھا ہے صدیقہ لقب تیرا--- فقط فرشی ہی نہیں عرشی بھی کرتے ہیں ادب تیرا۔

جب اعدائے رسالت نے بہتان لگایا تھا--- خالق نے تجھے بری کر کے دکھایا تھا۔

سورۂ نور تیری شان میں اتری--- تطہیر کی آیت تیری برہان میں اتری۔

میرے ماں باپ قربان ہوں تیرے پیارے نام پر--- عائشہ کے سینکڑوں احسان ہیں اسلام پر۔

خدائے لم یزل کا تجھ کو بارہا سلام آیا--- مبارک ہیں وہ لب ادب سے جن پر تیرا نام آیا۔

کون عائشہ' جس کو قرآن مومنوں کی ماں کہتا ہے۔

کون عائشہ؛ جس کو قرآن نبی کا لباس کہتا ہے۔
کون عائشہ؛ جس کے حجرے میں قرآن نازل ہوا۔
کون عائشہ؛ جس کو جبرائیل سلام کرنے کیلئے آئے۔
کون عائشہ؛ جس کو آسمان سے سلام آیا۔
کون عائشہ؛ جس کی براءت میں اللہ نے سورۂ نور نازل فرمائی۔
کون عائشہ؛ اونچے شان اور بلند بختوں والی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

اماں جان آقا علیہ السلام سے سوال کرتی رہتیں، اماں جان کے سوال کرنے سے مومنوں کا کام بن جاتا، ایک دن اماں جان آقا علیہ السلام سے سوال کرتی ہیں، آقا مرد جہاد کر کے اپنا خون پیش کرتے ہیں اور اس طرح اللہ پاک سے بڑا اجر وثواب لے لیتے ہیں، عورتیں لڑ نہیں سکتیں، اگر عورتوں کا دل چاہے کہ اتنا بڑا مقام حاصل کریں تو عورت کو اتنی بڑی شان کیسے ملے گی، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عورت حج کرنے کیلئے جائے تو وہاں بڑے دھکے پڑتے ہیں، اللہ ذوالجلال عورتوں کو حج کرنے کی وجہ سے جہاد کا بھی ثواب دے دیتے ہیں۔

ایک دن میری امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آقا علیہ السلام سے قیامت کا منظر سنتی ہیں کہ قیامت کے دن تمام لوگ مادرزاد ننگے ہوں گے، کوئی لباس زیب تن نہیں ہوگا، ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں، آقا، کیا ایک دوسرے کی طرف دیکھنے سے شرم نہیں آئے گی، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ تو کس طرح کی باتیں کرتی ہے، وہاں کسی کو اتنی ہوش ہی نہیں ہوگی کہ کسی کی طرف دیکھ لیں سب کی نگاہیں آسمان کی طرف لگی ہوں گی ہر شخص کہے گا: ''یَا رَبِّ نَفْسِیْ'' اے اللہ میری جان بچا لینا، عائشہ وہاں ہر کسی کو اپنی جان کی پڑی ہوگی، کسی کی طرف دیکھنے کی سوچ بھی نہیں آئے گی۔

میرے آقا علیہ السلام دعا کرتے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْكِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْكِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِیْنَ))

اے اللہ! میں تیرا مصطفیٰ دعا کرتا ہوں، مجھے زندہ رکھنا تو مسکینوں میں، دنیا سے جاؤں تو مسکینی کی حالت میں اور قیامت کے دن مجھے اپنے مسکین بندوں میں کھڑا کر دینا، اماں جی عائشہ

صدیقہ ؓ عرض کرتی ہیں آقا:

لوگ اللہ پاک سے سونا مانگتے ہیں'

لوگ اللہ پاک سے درہم و دینار مانگتے ہیں۔

لیکن آپ اللہ پاک سے مسکینی مانگتے ہیں' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: عائشہ مسکین آدمی امیروں سے چالیس سال پہلے جنت میں چلے جائیں گے۔

ایک دن اماں جی پوچھتی ہیں: آقا آپ پڑوسیوں کے حق بتاتے ہیں' مجھے یہ بتائیں کہ کون ساپڑوسی زیادہ حقدار ہے فرمایا: جس کا دروازہ زیادہ قریب ہے۔

آج میرا دل چاہتا تھا کہ میں ان کا واقعہ بیان کرتا کہ اس ماں پر الزام کیسے لگا اور پھر رب نے براءت کا اعلان کیسے کیا' زندگی رہی تو ان شاء اللہ پھر کہیں عرض کریں گے۔ اللہ ذوالجلال میرا اور تمہارا یہ محبت کا اظہار قبول فرمائے اور نبی علیہ السلام کے گھرانے کا ادب واحترام نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



# وسیلہ کی حقیقت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ وَجَاهِدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝﴾ (المائدة: ٣٥)

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت و توقیر کے لائق میری پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں' دعا ہے اللہ جل جلالہ اپنی بارگاہ میں میرا اور آپ سب کا جمع ہونا قبول فرمائے' فریضہ جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے لئے اللہ کی بارگاہ میں جمع ہونا ہماری بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے۔

حمد وثنا اللہ جل جلالہ کے لئے جس اللہ نے یہ خوبصورت انسان کو مٹی سے پیدا کیا ہے اور پھر اشرف المخلوقات ہونے کا شرف نصیب کیا ہے' درود وسلام آقائے دو جہاں' پیغمبر آخر الزماں' صاحب قرآن جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اطہر کیلئے جس پیارے محبوب نے اپنی زندگی کے چین' آرام اور سکون قربان کر کے دین اسلام ہم تک پہنچایا۔

حضرات! آج اللہ کی توفیق اور اس کی رحمت سے بڑا اہم عنوان لے کر آپ کے سامنے کھڑا ہوں' اللہ کے حضور دعا کریں' اللہ شرح صدر سے حق سچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک مسئلہ جس کے بارہ میں آج بڑی بڑی بحث ہوتی ہے اور لوگ اس مسئلے میں بڑے پریشان نظر آتے ہیں' حالات کے مطابق بڑا اہم اور ضروری مسئلہ "وسیلہ کی حقیقت" کے بارہ میں کچھ معروضات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

### وسیلہ کے معانی، مقاصد اور طریقہ:

ہماری پنجابی زبان' ہمارے ماحول اور معاشرے میں ایک جملہ مشہور ہے کہ اگر کسی بڑے افسر یا وزیر سے ملنا ہو تو پہلے چھوٹے چھوٹے چوکیداروں کو ملنا پڑتا ہے۔ بڑے مکان کی چھت تک پہنچنا ہو تو سیڑھیاں لگانا پڑتی ہیں۔ آدمی سیڑھیوں کے بغیر مکان کی چھت اور چھوٹے

چھوٹے چوکیداروں اور کلرکوں کے بغیر افسروں اور بڑوں تک نہیں پہنچ سکتا۔ چنانچہ اس مثال کو سامنے رکھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بارے یہ عقیدہ بیان کیا جاتا ہے کہ جناب اللہ سے ملنے اس کا قرب محبت اور خوشنودی حاصل کرنے کیلئے بھی درمیان میں کچھ وسیلے چاہئیں۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ وسیلے کا معنی ہے اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ اب ہم نے رسول پاک ﷺ کی سیرت اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کردار کو دیکھنا ہے کہ ہمارے پاک نبی اور ہمارے محبوب کے صحابہ نے اللہ کریم کی خوشی رحمت اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کیا وسیلہ بنایا' کیا کسی کی قبر کو وسیلہ بنایا' کسی ذات کو وسیلہ بنایا یا ایسی کون سی چیز ہے جس کو وسیلہ بنایا گیا۔

بھائیو! سنیں اللہ کا قرب حاصل کرنے کیلئے کون سا وسیلہ چاہیے' رب ذوالجلال نے فرمایا!

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝﴾

اے ایمان والا! اللہ سے ڈر جاؤ' تقویٰ اختیار کرو' پرہیز گار بن جاؤ اور اس اللہ کیلئے کوئی وسیلہ تلاش کرو اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب وکامران ہو جاؤ۔

اللہ پاک نے اہل ایمان کو حکم دیا' اللہ سے ڈر جاؤ اور اللہ پاک کا قرب' پیار' محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے کوئی وسیلہ تلاش کرو' وہ کون سا وسیلہ ہے؟

میرے بھائیو! قرآن کریم اور حبیب کبریاء کے فرمان اور سرکار مدینہ علیہ السلام کی پاک سیرت پر غور کیجئے' حبیب کبریاء نے اپنی امت کو کیا تعلیم دی' آقا علیہ السلام نے اللہ پاک کا قرب حاصل کرنے کیلئے کون کون سے طریقے بتائے' رب ذوالجلال نے فرمایا:

﴿ولله الاسماء الحسنىٰ فادعوه بها۔﴾

لوگو تمہارے اللہ کے پیارے پیارے نام ہیں' اللہ پاک کے ان پیارے پیارے ناموں کے وسیلے سے دعاء مانگا کرو۔

مجھے یاد آیا' میرے آقا جناب محمد رسول ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں بھی پیارے آقا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' حبیب کبریاء علیہ السلام کی موجودگی میں ایک

آدمی نماز پڑھنے کے لئے آیا۔ اس نے آ کر نماز پڑھی، پھر بیٹھ کر دعا مانگنے لگا:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ۔))

نبی علیہ السلام کا صحابی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کریم سے اللہ کے ناموں کے واسطے سے دعا مانگ رہا ہے۔ یہ دعا میرے نبی کو بڑی پیاری لگی ہے، اے عرش والے خالق میں تیری بارگاہ میں تیری تعریف اور حمد کے ساتھ سوال کرتا ہوں، تیرے سوا کوئی مشکل کشا اور الٰہ نہیں۔

یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کے پیارے پیارے ناموں کا واسطہ دے کر اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کر رہا ہے اور میرے پیارے آقا سن رہے ہیں۔ جب حبیب کبریاء علیہ السلام نے اس صحابی کی دعا کو سنا تو آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اے لوگو! اس آدمی نے اللہ پاک کے اسم اعظم کا وسیلہ ڈال کر دعا کر لی ہے۔ اللہ کریم اس کی دعا کو کبھی بھی رد نہیں کرے گا۔

## آدم علیہ السلام نے کس چیز کا وسیلہ پکڑا:

یاد رکھو! اللہ کے قرآن میں بڑی دعائیں ہیں، کہیں انبیاء کی دعائیں اور کہیں اولیاء کی دعائیں ہیں۔ قرآن مجید کی جو دعا بھی کھولو گے جس نے بھی پکارا رب کو پکارا اور جب بھی پکارا ڈائریکٹ پکارا۔

میرے بھائیو! آؤ قرآن پاک پر غور کریں، اللہ پاک نے فرمایا:

﴿یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝﴾ (البقرة: ٣٥)

اے آدم! تو اور تیری بیوی حوا علیہا السلام جنت میں رہائش کر لیں یہاں ڈیرے لگا لو لیکن یہ بات یاد رکھنا، اس درخت کے قریب نہ جانا، اس کا پھل نہیں کھانا، اس سے دور دور رہنا، باقی جنت کی نعمتیں تمہارے لیے ہیں۔ جتنا دل چاہے کھلا کھاؤ۔

﴿فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ۔﴾ (البقرة: ٣٦)

شیطان ظالم نے دونوں کو آ کر بہکایا پھسلایا، بھول کر پھل کھا بیٹھے، اب آواز آتی ہے:

﴿قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا﴾ (البقرة: ٣٧)

اے آدم! اپنی بیوی کو لے کر میری جنت سے نکل کر زمین پر چلے جاؤ۔ عرض کیا اے عرش والے کیا بن گیا' جنت سے دیس نکالے اور جلا وطنی' فرمایا ہاں وقتی طور پر چلے جاؤ' اب یاد رکھو۔

﴿فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ٥﴾ (البقرة: ٣٨)

میری طرف سے ہدایت پہنچے گی' آسمانوں سے پیغام آئیں گے' پھر جو ہدایت کی پیروی کرے گا اس کو پرانا جنت والا دیس مل جائے گا اور جو شخص اللہ پاک کے حکموں کی نافرمانی کرے گا اس کے مقدروں اور نصیبوں میں جنت کی بہاریں نہیں ہوں گی آگے اللہ پاک نے فرمایا:

﴿فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ٥﴾

(البقرة: ٣٧)

پھر آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کچھ کلمے سیکھے اللہ کریم نے توبہ کے لئے کچھ کلمے سکھائے کہ ان کلمات سے دعا کر پھر تیرا رب تجھ سے راضی ہو جائے گا۔

آؤ اب قرآن سے پوچھیں کہ جناب آدم علیہ السلام نے کون سے کلمے پڑھے' حواء نے کون سے الفاظ ادا کیے جن لفظوں کے وسیلے اور جس دعا کی برکت سے آپ کو معافی ملی۔ آٹھویں سیپارے میں اللہ پاک نے ان کلموں کا ذکر کیا۔ اللہ پاک نے ان لفظوں کا تذکرہ فرمایا جو لفظ اور کلمے میرے اور تمہارے باباجی نے پڑھے جن کی برکت سے اللہ پاک نے معافی عطا کی' دعا سکھانے والا اللہ اور پڑھنے والا نبی ہے۔

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ٥﴾ (البقرة: ٢٣)

اللہ پاک نے فرمایا: میرے آدم نے ان لفظوں سے معافی مانگی' میرے آدم اور آپ کی بیوی حواء نے ان کلمات سے دعا کی' اے اللہ ہم دونوں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے' اگر تو نے رحم نہ فرمایا' اگر تو نے معافی عطا نہ کی تو ہم گھاٹا کھانے والوں میں ہو جائیں گے۔

یہاں ایک اور مسئلے کا پتہ چلا کہ جو شخص گناہ کرتا ہے وہ رب کا نقصان نہیں کرتا' رب پر ظلم

اور زیادتی نہیں کرتا' اس نے گناہ کیا ہے تو اپنا ہی نقصان کیا ہے' اس نے اپنی جان پر ہی ظلم کیا ہے' رب کا کچھ نہیں بگڑا' یہ بابا جی آدم علیہ السلام کی ڈائریکٹ دعا ہے' آپ نے اللہ پاک سے براہ راست مانگا۔

## نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پکار:

آؤ ایک اور نبی کی دعا پر غور کرنا۔ میں آپ کو انبیاء کرام کی دعائیں سناؤں کہ ان انبیاء نے کس طرح دعائیں کی ہیں۔ جناب نوح علیہ السلام کی باری آئی' بیٹا ڈوبتا ہوا دیکھا تو پکار اٹھے:

﴿وَ نَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ۝﴾ (هود: ٤٧)

اللہ پاک کی قسم ہے نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی نجات کیلئے دعا کی تو ڈائریکٹ اللہ پاک سے کی۔ اے اللہ یہ میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے۔ یہ غرق ہو رہا ہے اسے بچا لے۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے میرے پیارے نوح خبردار ہاتھ پیچھے کر لے' اپنے کافر بیٹے کیلئے مجھ سے دعا اور رحم کی اپیل نہ کرنا' جب نوح علیہ السلام نے اللہ کا غصہ اور ناراضگی دیکھی تو پھر دوبارہ جھولی پھیلا لی' فرماتے ہیں:

﴿رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ۝﴾ (هود: ٤٧)

جناب نوح علیہ السلام نے دعا کی تو براہ راست اللہ پاک سے کی' دعاء میں یہ نہیں کہا اللہ جناب آدم علیہ السلام کی جوتیوں کا صدقہ معاف کر دے' اللہ کے پاک نبی نوح علیہ السلام نے اللہ پاک کو پکارا تو براہ راست پکارا۔

## ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی التجائیں:

اب جناب ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں پر غور کرنا' جب پیارے ابراہیم علیہ السلام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں بیٹے کی درخواست پیش کی تو وہ کن الفاظ سے دعا کی۔ اللہ پاک کو ان انبیاء کی دعائیں کتنی پیاری لگیں۔ اللہ کریم نے ان انبیاء کی دعاؤں کا تذکرہ اپنے قرآن میں کیا تاکہ میرے کملی والے محبوب کی امت کو مانگنے کا طریقہ آ جائے۔ اللہ کے قرآن نے دعا کا ذکر کیا ہے تاکہ پتہ چل جائے۔ نبی اللہ کریم سے کس طرح مانگتے رہے۔ جناب ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی ضرورت پڑی'

خلاق عالم سے بیٹا مانگ رہے ہیں۔ آؤ وسیلے کا مسئلہ یاد کر کے جاؤ' اللہ پاک کے نبی ابراہیم علیہ السلام دعا کرتے ہیں:

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (الصافات: ۱۰۰)

اے پروردگار عالم! ایک صالح بیٹا عطا کر دے۔

ایک اور دعا کا ذکر سننا' ابراہیم علیہ السلام دعائیں کر رہے ہیں:

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (البقرة: ۱۲۷)

## زکریا علیہ السلام کی فریاد:

جناب ابراہیم علیہ السلام نے اللہ پاک سے براہ راست مانگا ہے۔ ڈائریکٹ دعائیں کی ہیں۔ آؤ ذرا زکریا علیہ السلام کے دروازے پر لے چلوں' ننھی منی مریم جناب زکریا علیہ السلام کی کفالت میں اپنا بچپن گزار رہی ہیں۔ ننھی مریم ایک بند کمرے میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ حجرے کی چابی جناب زکریا علیہ السلام کے پاس ہے۔ آپ باہر سے تالا لگا کر کہیں دور کام کاج کے لئے چلے گئے اچانک یاد آیا کہیں بچی بھوکی نہ رہ جائے وہ کمرے میں روتی اور چیخیں مارتی ہوگی۔ اللہ کے پاک نبی زکریا علیہ السلام بڑی تیزی سے واپس آئے جب آپ نے آ کر اپنے حجرے کا دروازہ کھولا تو پیاری مریم کے سامنے بے موسم میوے دیکھے' بے موسم میوے پڑے ہوئے ہیں اور مریم علیہا السلام کھا رہی ہیں۔ اللہ ذوالجلال نے قرآن پاک میں تذکرہ فرمایا:

﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا﴾ (آل عمران: ۳۷)

آ کر فرماتے ہیں: اے مریم! یہ بے موسم پھل کہاں سے آئے' دروازہ بند' چابی میرے پاس ہے۔ کوئی کھڑکی' روشندان اور آنے جانے کا راستہ نہیں ہے۔ سیدہ مریم علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾

ہمارا پاکستانی ہوتا تو اس نے کہنا تھا ''صدقہ میرے مرشد پاک دا'' قرآن کیا سبق دے رہا ہے۔ میں بھی وسیلے کا قائل ہوں لیکن وہاں قائل ہوں جہاں وسیلے کی ضرورت ہے۔ اللہ پاک نے قرآن میں کتنا شاندار عقیدہ پیش کیا ہے۔ دعا کرنے کا طریقہ بتایا ہے۔ سیدہ مریم کا عقیدہ

دیکھیں، فرماتی ہیں:

﴿قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۝﴾

یہ نہیں کہا، جناب کے جوتوں کا صدقہ ہے، فرماتی ہیں، یہ میرے اللہ کی طرف سے آئے ہیں۔ یہ میرے اللہ کی مہربانی ہے اور میرا رب جسے چاہتا ہے بے حساب روزی عطا کر دیتا ہے۔ جناب زکریا علیہ السلام نے جب اتنی بات سنی تو سوچ میں پڑ گئے۔ عرض کرتے ہیں اے عرش والے خالق اگر تو ننھی منی مریم کو بے موسم میوے دینے پر قادر ہے پھر تو مجھے اولاد والا بے موسم میوہ کیوں نہیں عطا کر سکتا۔ خالق کائنات نے فرمایا:

﴿هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ﴾ (ال عمران: ۳۸)

جناب زکریا علیہ السلام نے جب پیاری مریم کے جملے سنے تو انہیں قدموں پر کہتے ہیں:

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾

اے میرے پروردگار! اپنی رحمت سے مجھے نیک بیٹا عطا کر دے، تو ہی دعائیں سننے والا ہے۔

اللہ سننے والا لیکن اکیلا سننے والا۔

اللہ دینے والا لیکن اکیلا دینے والا۔

لوگو! جب ماں باپ نہیں سنتے، برادری سو جاتی ہے، جہاں کوئی مددگار نہیں پہنچ سکتا، وہاں بھی سنتا ہے تو اللہ ہی سنتا ہے۔

عرض کرنا چاہتا ہوں جس نبی نے بھی دعا کی اللہ پاک سے کی، اسی لیے قرآن میں خالق کائنات نے عقیدہ پیش کیا:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (ال عمران: ۱۸۰)

## ایک مسئلہ:

لوگو! اللہ پاک کے اچھے اچھے نام ہیں۔ اس کے اچھے اچھے ناموں سے رب کو پکارا کرو۔

ایک اور بات یاد رکھو، جو شخص نیک ہے، آپ اسے نیک سمجھتے ہیں، وہ ڈرامہ باز نہیں، اللہ کا پیارا ہے، اللہ کے حکموں کو ماننے والا ہے، اس سے دعا کرانا جائز ہے۔ لیکن جب وہ موت کا پیالہ پی کر قبر میں چلا جائے پھر اس کے لئے کرنی ہے۔

پیر صاحب فوت ہو جائیں تو اس کے لئے دعا کر۔

باباجی فوت ہو جائیں تو اس کے لئے دعا کر۔

صوفی صاحب فوت ہو جائیں تو اس کے لئے دعا کر۔

تہجد گذار' شب زندہ دار اللہ والا فوت ہو جائے تو اس کے لئے دعا کر۔

نیکو کاروں سے دعا کروالیا کر' یہ جائز ہے۔

## امام الانبیاء علیہم السلام کا طریقہ:

میرے آقا علیہ السلام تشریف فرما ہیں' مکہ سے قریش کے لوگ آ کر کہتے ہیں' آقا قحط نے کمر توڑ دی ہے۔ زمین بنجر ہوتی جا رہی ہے۔ مویشی ہلاک ہو رہے ہیں' آپ رحمتوں والے پیارے ہاتھ اٹھائیں۔ اللہ مہربانی اور کرم نوازی کر دے۔ ان مکے والوں نے میرے محبوب کی دعا کو وسیلہ بنایا۔ سرکار مدینہ نے رحمتوں' برکتوں والے پیارے پیارے ہاتھوں کو بلند کر کے اللہ پاک سے بارش کا سوال کیا۔ جب میرے آقا علیہ السلام نے دعا کی تو اللہ پاک نے دعا قبول کر لی۔ حبیب کبریاء کے مانگتے مانگتے اللہ پاک نے اپنی مخلوق کو بارش کی نعمت عطا کر دی۔

اسی طرح ایک دفعہ مدینہ منورہ میں ہوا' سرکار منبر پر تشریف فرما ہیں۔ ایک دیہاتی آدمی کھڑا ہو کر عرض کرتا ہے آقا آپ کا ہر حکم مانیں گے لیکن آپ ہماری بھی ایک مانیں' قحط نے بڑا پریشان کر دیا۔ دیکھئے کتنی دیر ہو گئی ہے بارش نہیں ہوئی۔ سرکار ذرا رحمت اور برکت والے ہاتھ بلند کر کے دعا کریں اللہ بارش عطا کر دے۔ میرے آقا علیہ السلام نے ہاتھ بلند کیے تو رب ذوالجلال نے وہاں ہی بارش کا نزول کر دیا۔ پھر اتنی بارش ہوئی کہ اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک بارش کا سلسلہ چلتا رہا۔ راستے بند ہو گئے' ندی نالے بھر گئے' آقا علیہ السلام پھر خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض کرتا ہے' آقا اب تو چلنے کے لئے راستے ہی نہیں رہ گئے' ایک دفعہ پھر وہی برکت والے ہاتھ اٹھایئے' سرکار منبر پر ہاتھ اٹھا کر فرماتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا۔

اے اللہ! ہمارا علاقہ سیراب ہو گیا ہے'

(یہ نہیں فرمایا: مولا! اسے بند کر دے' اس لیے کہ بارش رب کی رحمت ہے)

اب ہمارے آس پاس پہاڑوں پر جہاں تیرے بندے بکریاں اور مویشی چرانے کیلئے جاتے ہیں اس جگہ پانی کی بڑی ضرورت ہے۔ اس بارش کو ان پہاڑوں پر لے جا۔

میرے آقا علیہ السلام نے اس طرح دعا کیلئے ہاتھ بلند کیے اور اللہ پاک سے دعائیں کیں۔ اللہ پاک نے میرے محبوب کی دعاؤں کے وسیلے سے فوری بارش کو بند کر دیا۔ معلوم ہوا کہ دعاؤں کا وسیلہ جائز ہے۔ امتی نبی سے اور نبی امت کے کسی صالح بندے سے دعا کروا سکتا ہے۔

## دعا کے بارہ میں ایک غلط عقیدہ:

ایک اور مزے دار بات سنیں، بعض لوگوں نے عقیدہ بنالیا ہے۔

کہ اللہ ہماری سنتا نہیں اور تمہاری موڑتا نہیں۔

ہماری تمہارے آگے اور تمہاری دردرگا ہے۔

اللہ کی قسم ہے یہ جہالت کے جملے ہیں، اتنا کچا اور نازک عقیدہ نہ بناؤ، رب سب کی سنتا ہے اور ہر وقت سنتا ہے، جو شخص کہتا ہے، رب ہماری سنتا نہیں وہ رب کے ساتھ کفر کرتا ہے۔

اگر آپ حدیث پڑھیں تو آپ کو پتہ چلے کہ یہاں نبی نے امتی سے دعا کروائی۔ یہ مدینہ پاک کا واقعہ ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عمرہ ادا کرنے کیلئے جا رہے ہیں۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عمر کہاں کی تیاری ہے، عرض کیا آقا میں عمرہ کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔

میں قربان جاؤں، میرا نبی لوگوں کو عقیدہ بتا رہا ہے کہ اعلیٰ ادنی سے، امتی نبی سے اور نبی امتی سے دعا کروا سکتا ہے۔ جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عمرے کی تیاری کر کے گھر سے جانے لگے حبیب کبریاء علیہ السلام نے دیکھا کہ میرا پیارا عمر عمرہ ادا کرنے کیلئے جا رہا ہے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا۔))

اے عمر! جاتے جاتے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نوٹ کر لے، اپنے بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دعاؤں میں بھلا نہ دینا، ہمیں دعاؤں میں ضرور یاد رکھنا، یہ آمنہ کے لال، بی بی آمنہ کے منٹھار اور انبیاء کے سردار عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے ہیں۔

میرے بھائی: اگر آپ کو مکے اور دیار حرم کا کوئی راہی مل جائے، حرمین شریفین کو جاتے

ہوئے کوئی مسافر نظر آئے تو اس کو کہہ دیا کرو، ہم غریبوں کو دعاؤں میں بھلا نہ دینا، ہمیں اپنی دعاؤں میں شامل رکھنا۔

## وسیلہ کن چیزوں سے جائز ہے؟

آؤ وسیلے کا مسئلہ یاد کراؤں، دعا کا وسیلہ جائز ہے، نیکوکاروں سے دعا کروایا کرو، لیکن یہ کفریہ عقیدہ نہیں رکھنا کہ رب ہماری سنتا ہی نہیں، اللہ سب کی سنتا ہے، اللہ کی قسم ہے، اگر پتھر کی تہہ میں کیڑا ہے تو رب اس کی بھی سنتا ہے، میرے اور تمہارے مانگنے میں تو کمی ہوگی لیکن اس کے عطاء کرنے میں کمی نہیں ہے۔ یہ کہا کرو کہ مجھے مانگنے اور سوال کرنے کا طریقہ نہیں آیا۔

ایک اور وسیلے کا مسئلہ قرآن کریم نے بتایا، اللہ پاک نے فرمایا: وَاسْتَعِينُوا۔ اللہ سے مدد طلب کرو، مولا کریم تیری مدد کیلئے وسیلہ کیا بنائیں، فرمایا: "بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ" صبر اور نماز کے وسیلے کے ساتھ رب کی مدد طلب کرو، پتہ چلا کہ بخشش، نجات اور جنت جانے کے لئے:

صبر اور نماز بھی وسیلہ ہے۔

روزہ بھی وسیلہ ہے۔

حج عمرہ بھی وسیلہ ہے۔

سجدہ اور دعا بھی وسیلہ ہے۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آقا علیہ السلام کی مسجد میں ایک صحابی نے پہلے نماز پڑھی، پھر اللہ پاک کی تعریف کی، اس کے بعد اس نے نبی کریم علیہ السلام پر درود وسلام پڑھ کر دعا شروع کی، جب حبیب کبریاء علیہ السلام نے دعا کا انداز دیکھا تو آپ نے رحمت کے انداز میں خوشی سے فرمایا: "سَلْ تُعْطَهْ" اے اللہ کی حمد کرنے اور درود پڑھنے والے! اب تو مانگتا جا، رب تجھے عطا کرتا جائے گا۔

ایک اور آدمی کی بات سن لیں، فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بھی نبی پاک علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص نے آکر نماز پڑھی، اب نماز پڑھ کر دعا کرتا ہے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ" اے اللہ! مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما۔

ذرا وسیلے کا مسئلہ یاد کرنا، آج اللہ کے فضل سے کئی مغالطے نکال دوں گا۔ حبیب کبریاء اس کی دعا سن رہے ہیں، فرماتے ہیں: "عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ" اے دعا کرنے والے ذرا میری

بات پر غور کرنا، تو نے بڑے جلد بازی سے کام لیا ہے۔ "اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ" تو نماز پڑھ کر پہلے رب کی حمد بیان کر، اللہ کریم کی صفتیں بیان کر: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ" اس طرح پہلے اللہ پاک کی تعریفیں بیان کر "وَصَلِّ عَلَيَّ" پھر مجھ پر درود وسلام پڑھ "ثُمَّ ادْعُهٗ" پھر اپنے لیے دعائیں کر، جو شخص اللہ پاک کی تعریفیں کرتا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتا ہے، اس کے بعد دعا کرتا ہے، اللہ کریم اس کی دعا قبول کر لیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ نبی پاک علیہ السلام پر درود پڑھنا بھی وسیلہ ہے، کون کہتا ہے، اہلحدیث وسیلے کا قائل نہیں، اس سے بڑا وسیلہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ نبی پاک علیہ السلام پر درود پڑھنا دعا کی قبولیت کا وسیلہ ہے، اللہ کی قسم ہے اہلحدیث کا بچہ بچہ اس کا قائل ہے۔ ناراض نہ ہوا کرو، ایک دوسرے پر فتوے نہ لگایا کرو، جو بات قرآن وحدیث سے مل جائے اس کو سر تسلیم خم کر کے قبول کرنے اور جو بات نہ ملے اپنے پاس سے ٹانکے نہیں لگاتے۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص دعا کرتا ہے لیکن دعا میں درود پاک نہیں پڑھتا۔

اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ.

تو اس کی دعا زمین وآسمان کے درمیان اٹک جاتی ہے۔ اللہ پاک اس کو قبول ہی نہیں کرتے۔ اللہ کریم اس کی دعائیں قبول کرتے ہیں جو دعا میں نبی پاک علیہ السلام پر درود پاک پڑھتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہم دعا شروع کرتے ہیں تو پڑھتے ہیں "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" پھر "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ" جب ساری دعا مانگ لی، جو مانگنا تھا رب سے مانگ لیا، اب آخر میں پھر درود پاک پڑھتے ہیں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ۔

پہلے بھی درود، درمیان میں بھی درود اور آخر میں بھی درود، اس طرح سمجھیں کہ ہم نے رب کو جو درخواست دی ہے۔ اس طرح لگتا ہے جیسے درود پاک کے لفافے میں لپیٹ کر پیش کی ہے کہ اے مالک یہ دعا قبول کر لے کیوں کہ تیرے محبوب کے درود پاک کے لفافے میں آ رہی ہے۔ جس دعا پر غلاف درود وسلام کا ہو گا رب اسے فوری قبول کر لیتا ہے۔ اس لیے کہ جب تیری دعا

آسمان پر پہنچی تو سب سے پہلے درود پاک آئے گا۔ درود پاک میں لپٹی ہوئی دعا رب نے قبول کر لی کہ میرے کملی والے محبوب پر درود و سلام کا تحفہ آیا ہے۔

معلوم ہوا کہ درود پاک پڑھنا بھی وسیلہ ہے لیکن جن میرے بھائیوں نے باپ دادا کی قبر کو کاروبار کا وسیلہ بنایا' انہوں نے لوگوں کو ذہن ہی یہ دیا ہے کہ بادشاہ ہو' ہم رب کے پاس کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ بابا جی مرحوم پڑے ہوئے ہیں ان کی قبر کے وسیلے سے ہی ساری سنی جائیں گی۔ قوم کو کیسا عقیدہ دیا جا رہا ہے۔ قوم سے بکرے چھترے وصول کرنے کیلئے بتایا کہ ہماری سنتا نہیں اور ان کی موڑتا نہیں ہماری ان کے آگے اور ان کی اس کے آگے۔

## جاہل اور بدعتی کا وسیلہ:

سنیں! جنہوں نے مکے میں سب سے پہلے میرے مکی مدنی محبوب کا انکار کیا' اللہ پاک نے قرآن میں ان کا عقیدہ بیان کیا۔ اللہ فرماتے ہیں: اگر ان سے پوچھو کہ تم ان بتوں کی پوجا کیوں کرتے ہو (وہ بت محض پتھر کے ٹکڑے نہیں تھے بلکہ انہوں نے پہلے گزرے ہوئے ولیوں کی شکل وصورت بنا کر مجسمے بنائے اور پھر ان سے دعائیں کیں)

یہ کہتے!

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ (الزمر: ٣)

اے کملی والے محمد ﷺ! ہم ان کی پوجا کب کرتے ہیں یہ تو ہمارے اللہ کے ہاں سفارشی اور ہمیں رب کے نزدیک کرنے کا وسیلہ ہیں۔ ہماری ان کے آگے اور ان کی اس کے آگے' فرق کیا ہوا؟

پاگل وہ عقیدہ بنا لے جو قرآن نے بتایا ہے' وہ کیا ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف: ١٨٠)

اللہ پاک کے اچھے اچھے نام ہیں۔ اس اللہ پاک کو اس کے اچھے ناموں کے وسیلے سے پکارا کرو' اسے کہہ دیا کر' تجھے تیری صفات کا واسطہ ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: وہ شخص جسے پریشانیوں نے اتنا پریشان کر دیا ہے۔ اس کا دل بے قرار ہو' دل پریشانیوں نے گھیرا ہو' اس کو مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ وہ رب کی صفات کا ذکر شروع کر دے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

جو شخص رب کی ان صفات سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دکھ اور پریشانیاں دور کر دیتا ہے۔ اللہ پاک اس کے دل کو دکھوں سے نجات عطا کر دیتا ہے۔ اس لیے جب بھی مانگا کرو تو اللہ پاک کی صفات کے واسطے سے مانگا کرو اور اللہ ہی سے مانگا کرو، جس نے بھی مانگا ڈائریکٹ اور براہ راست مانگا۔ اللہ کریم ہمیں بھی اسی طرح مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں نے ایک کتاب پڑھی جس کا نام ملفوظات ہے اس میں لکھا ہے کہ ایک سرکار پانی پر چلتے جائیں ان کا نام جنید تھا۔ ایک شخص کہنے لگا حضرت میں نے بھی پانی سے پار جانا ہے۔ یہاں کوئی کشتی وغیرہ نہیں ہے۔ اس لیے میرے ساتھ بھی کوئی تعاون کرو۔ انہوں نے کہا تو اس طرح کر کہ یا جنید یا جنید پڑھ کر میرے پیچھے پیچھے چلتا آ، بس تو میرا وسیلہ ڈال۔ وہ یا جنید یا جنید کہتا گیا اور پانی پر چلتے گئے اس آدمی نے راستے میں سوچا کہ میں یا جنید کہتا ہوں اور یہ سرکار یا اللہ کہتے ہیں، میں بھی کیوں نہ یا اللہ کہوں، چنانچہ اس نے بھی یا اللہ کہنا شروع ہی کیا تو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ غوطے کھانے لگا، جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا حضرت جی میں مر گیا میں مر گیا، آپ فرمانے لگے ظالم تو ابھی جنید تک نہیں پہنچا اور رب کے پاس پہلے ہی پہنچا ہوا ہے۔ میں نے تجھے کہا بھی تھا کہ تو میرا ذکر کر۔

لوگو! یہ سب جہالت کا پروپیگنڈہ ہے۔ لوگوں کو رب رحمٰن سے دور کر کے قبر پرستی پر لانے کا منصوبہ ہے۔ اللہ کی قسم میں انتشار اور فرقہ وارانہ گفتگو کا ہرگز قائل نہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے حق بات کہنے کا عادی ہوں۔ جسے حق سمجھتے ہیں وہ علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ بیان کرتے ہیں۔

کہتے ہیں جی اللہ کے پاس پہنچنا بڑا مشکل ہے۔ افسر کے پاس جانا ہو تو پہلے چپڑاسی سے ملنا پڑتا ہے اور بعض اوقات پچاس سو روپے ہاتھ میں تھمانا بھی پڑتے ہیں۔ میں کہتا ہوں رب فرماتے ہیں: "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ" لوگو! میری دنیا میں مثال ہی کوئی نہیں۔ اس لیے رب کو افسروں اور ڈی سی سے مثال نہ دیا کر، کیونکہ افسر ایک وقت میں ایک کی سن سکتا ہے دوسرے کی نہیں سن سکتا۔

## رب کریم ہر وقت ہر ایک کی سننے والا ہے:

یہ رب وہ رب ہے جس کو ایک ٹائم میں ساری دنیا بھی پکارنے لگ جائے اللہ کی قسم ہے وہ نہ

تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے۔ سب کی سن لیتا ہے۔ یہاں ایم پی اے، ڈی سی کمشنر، آئی جی، گورنر اور افسر بٹھا دے۔ یہ ایک وقت میں دو کی نہیں سن سکتا۔ اس کے پاس فون پڑے ہوئے ہیں۔ ایک کو چپ کرائے گا تب دوسرا سنے گا۔ پھر اس کو چپ کرائے گا تو اس کی سنے گا۔ بیک وقت دونوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ لیکن رب کی صفت یہ ہے کہ رب ہر وقت ہر ایک کی سنتا ہے۔

لوگو!

کوئی پشتو میں پکار رہا ہے تو اس کی بھی سن رہا ہے۔

کوئی انگلش میں پکار رہا ہے تو اس کی بھی سن رہا ہے۔

کوئی سرائیکی میں بلا رہا ہے تو اس کی بھی سن رہا ہے۔

کوئی فرانسیسی میں بلا رہا ہے تو اس کی بھی سن رہا ہے۔

کوئی پنجابی میں بلا رہا ہے تو اس کی بھی سن رہا ہے۔

کہتے ہیں جی چھت پر چڑھنا ہو تو سیڑھی لگانا پڑتی ہے۔ میں کہتا ہوں کوئی شک نہیں سیڑھی لگانا پڑتی ہے اس لیے کہ کمرے کی چھت دور ہے اور دور جانے کیلئے سیڑھی لگانا پڑتی ہے۔ یا اللہ تو کتنا دور ہے۔ ہم نے سیڑھی لگانی ہے۔ ہمیں بتا تیرا فاصلہ کتنا ہے تاکہ ڈنڈے گن کر لگائیں۔ ہم تیرے بندے ہیں، ہم نے تیرے تک پہنچنا ہے، وسیلہ ڈالنا ہے، کیا وسیلہ ڈالیں، کتنے ڈنڈوں والی سیڑھی لگائیں، اللہ فرماتے ہیں:

﴿نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۝﴾ (ق: ١٦)

قرآن نے پہلا مسئلہ بتایا:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ﴾ (البقرة: ١٨٦)

اے کملی والے جب میرے بندے آپ سے میرے بارہ میں پوچھیں تو ان سے کہہ دینا میں قریب ہوں۔ اللہ تو کتنا قریب ہے فرمایا میں تیری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں، اب شہ رگ پر سیڑھی لگا کر کسی سے کہہ ذرا چڑھنا۔

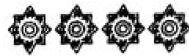
رب کہتا ہے میرے لیے مثالیں نہ بنایا کرو، میں تیرے افسروں اور ڈی سی جیسا نہیں--- رب گورنر جیسا نہیں--- رب تیرے ملک کے وڈیروں جیسا نہیں--- رب تیرے کوٹھے جیسا

نہیں کہ سیڑھی لگانا پڑے، رب کو ملنے کیلئے سیڑھی نہیں لگانا پڑتی۔ رب تیرے پاس ہے جب تیرا دل چاہے پکار لیا کر۔ اس کا تو اعلان ہے: "اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ" تو جب بھی پکارے گا میں اسی وقت تیری فریاد سن لوں گا ؏

رب سن دا اے کل فریاداں جی — نالے پوریاں کردا مراداں جی
رب دیندا ای آپ اولاداں جی — کہو لاالہ الا اللہ
اللہ باہجوں کوئی مار دا ئیں — کوئی ڈبیاں بیڑیاں تار دا ئیں
کوئی بگڑے کم سنوار دا ئیں — کہو لاالہ الا اللہ

ڈائریکٹ اور براہ راست اللہ پاک سے مانگا کرو جس طرح نبیوں نے مانگا۔ اللہ توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



# صبر کی اہمیت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ ﴿یٰٓاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ○﴾ (البقرۃ: ۱۵۳)

حمد وثنا اللہ جل جلالہ کی ذات اقدس کیلئے جس اللہ کریم نے مجھے اور آپ کو یہ نیکیوں کا موسم بہار ماہ رمضان نصیب فرمایا ہے' اللہ اپنے اس پیارے مہمان کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس نیکیوں کے موسم بہار سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واجب الاحترام بزرگو بھائیو' معزز ات پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں' دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ میری اور آپ سب کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے' اللہ ذوالجلال کی جس قدر بھی تعریف کی جائے اتنی ہی کم ہے' بے شمار' ان گنت' لاتعداد اور بے حد وحساب درود وسلام سرور کونین' سید الانبیاء' رحمۃ للعلمین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لئے۔

ساتھیو اور صاحبو! خطبہ جمعۃ المبارک کی نشت میں بڑا ہی اہم اور ضروری عنوان عرض کرنا ہے' دعا کرنا اللہ شرح صدر سے حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ پاک روزہ رکھنے والے کی بڑی قدر اور حیاء کرتا ہے' ویسے تو اللہ کریم کو اپنی ساری مخلوق سے پیار ہے لیکن روزہ دار سے اللہ پاک کا پیار ہی کچھ اور ہے۔ روزہ دار کے لئے اللہ ذوالجلال کے انعام بھی علیحدہ ہیں' اے روزہ دار تجھے اس بات کی مبارک ہو کہ اللہ پاک نے روزہ داروں کو جنت میں داخل کرنے کیلئے ایک دروازہ ہی الگ بنایا ہے۔

میں یہ بات اپنے پاس سے نہیں کہہ رہا بلکہ امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ پاک:

نمازیوں کو نماز کے دروازے سے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

حاجیوں کو حج کے دروازے سے داخلہ نصیب کریں گے۔

مجاہدوں کو جہاد کے دروازے داخل فرمائیں گے۔

جب روزہ دار کی باری آئے گی تو اللہ ذوالجلال فرمائیں گے میرے بندے میں نے تیرے لیے دروازہ ہی الگ بنایا ہے۔ جس کا نام باب الریان رکھا ہے۔

آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں' یہ مہینہ برکتوں والا بھی ہے' یہ مہینہ بخشش والا بھی ہے۔

((وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ))

اور یہ مہینہ صبر والا بھی ہے' جو بندہ صبر کرنے کا عادی بن جائے' اللہ کا قرآن جگہ جگہ اس کی تعریفیں کرتا ہے:

کہیں اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

کہیں اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ﴾ صبر کرنے والوں کیلئے جنت کی خوشخبری ہے۔

کہیں اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ﴾ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ پیار کرتا ہے۔

یعنی اللہ ذوالجلال نے مختلف انداز میں صبر کرنے والوں کے درجے بیان فرمائے۔

## صبر کیا ہے؟

بھائیو! صبر صرف اس چیز کا نام نہیں ہے کہ ایک شخص ظلم کرے اور دوسرا اس کا ظلم سہہ جائے' بلکہ صبر کی کئی قسمیں ہیں' مثلاً

ایک شخص گناہ کر کے دنیا کی کافی دولت کما لیتا ہے' اب یہ دیکھ کر دوسرے شخص کے منہ سے آتا ہے' یہ بے صبر ہو گیا' کہتا ہے اچھا ایمان جاتا ہے تو جائے' اب یہ کام میں بھی کروں گا' جب تک میں نے یہ کام نہ کیا اس کے برابر کیسے ہوں گا۔

کسی کا ایک کروڑ کا بانڈ نکل آیا تو سب کے منہ میں پانی آ گیا' ساری قوم بے صبری ہو گئی' یہ بھی صبر کا معنے ہے' گناہ سے رک جانا بھی صبر ہے' کوئی زیادتی کرے تو اس کی زیادتی برداشت کر کے اپنے آپ پر کنٹرول کر لینا بھی صبر ہے' جو شخص صبر کرے گا اللہ اس کا ساتھی بن جائے گا'

اور اگر:

کسی شخص کا نقصان ہو جائے۔

کسی شخص کو پریشانی آ جائے۔

کسی شخص کو کوئی صدمہ پہنچ جائے۔

تو وہ پریشانیوں پر صبر کر جائے' یعنی کاروبار میں گھاٹا پڑ گیا تو یہ دلبرداشتہ نہیں ہوا' اس نے صبر کیا ہے' کہتا ہے اچھا اللہ' جس طرح تیری مرضی۔

اس کا نقصان ہو گیا تو کہتا ہے' یا اللہ جس طرح تو راضی ہے۔

اس کے دل کو صدمہ پہنچا ہے تو کہتا ہے یا اللہ جس طرح تو راضی ہے۔

اس کا باپ' بیٹا یا بھائی فوت ہو گیا تو یہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھ کر صبر کرتا ہے' عرش والا اس کی صبر کی اداؤں سے بڑا ہی راضی ہوتا ہے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جب کسی شخص کا بیٹا فوت ہوتا ہے' ملک الموت روح قبض کر کے چلا جاتا ہے تو اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے فرشتے بتا جب تو نے میرے بندے کا پھل توڑا تو میرا بندہ کیا کہتا ہے' میرا بندہ صبر کا مظاہرہ کرتا تھا یا بے صبری کرتا تھا' فرشتہ اللہ ذوالجلال کے سامنے اس بات کی گواہی دیتا ہے' کہتا ہے اے اللہ جب میں نے اس کا پھول توڑا' اس کا مطلب یہ ہے' جب میں نے اس کے کلیجے کو ہاتھ ڈالا تو اس کو صدمہ اور دکھ تو بہت پہنچا' اسے جھٹکا تو بڑا لگا' اسے پریشانی تو بڑی آئی لیکن اس نے تیرے فیصلے کو قبول کرتے ہوئے ایک ہی بات کہی تھی:

﴿اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ٥﴾ (البقرۃ: ١٥٦)

یا اللہ! جب اس کا لال اس کی آنکھوں سے جدا ہوا تو اس نے اپنے آپ پر قابو پایا' آنکھوں سے آنسو تو نکل ہی آتے ہیں کوئی پتھر دل بھی ہو' جب کوئی پیارا جدا ہوتا ہے تو اس کی جدائی کے صدمے سے آنسو نکل ہی آتے ہیں۔

قربان جاؤں! ایک دن میرے پاک پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا پھول جیسا بیٹا آپ کی گود میں اس طرح بیٹھا ہوا ہے جس طرح ریل میں قرآن کا پارہ پڑا ہوتا ہے' آقا علیہ السلام کی گود میں پیارا ابراہیم کھیل رہا ہے' میرے آقا علیہ السلام بیٹے سے محبت فرما رہے ہیں' سرکار مدینہ علیہ السلام کبھی

ابراہیم کے ہونٹوں پر بوسے دیتے ہیں اور کبھی اٹھا کر پیار محبت سے سینے سے لگا لیتے ہیں' آسمان سے آواز آئی اے عزرائیل' لبیک یارب جلیل فرمایا: جلدی کر' زمین پر چلا جا' آج میرا کملی والا اپنے پیارے بیٹے سے محبت کر رہا ہے' میرے نبی کا یہ پھول توڑ کر لے آ اور یہ بھی دیکھنا کہ میرا پیارا کیا کہتا ہے' آقا علیہ السلام کے دیکھتے دیکھتے یہ بچہ لاغر ہوتا جا رہا ہے' ہاتھ پاؤں جواب دیتے جا رہے ہیں' آقا علیہ السلام نے غور سے دیکھا' یہ بیٹا تو اللہ کو پیارا ہو گیا ہے' سرکار مدینہ کی آنکھوں سے موتیوں سے زیادہ پیارے اور چمکتے ہوئے آنسو نکل آئے' اور یہ آنسو نکل کر بیٹے ابراہیم کے چہرے پر گر رہے ہیں' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((اَلْقَلْبُ یَحْزَنُ وَالْعَیْنُ تَدْمَعُ یَااِبْرَاهِیْمُ اِنَّا بِفِرَاقِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔))

آقا علیہ السلام اپنے جذبات پر قابو پا رہے ہیں' صرف ایک ہی بات فرمائی: اے میرے پیارے بیٹے تیری جدائی کا بڑا غم اور صدمہ ہے' آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہیں' لیکن

((وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا))

میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان سے کوئی ایسا جملہ نہیں نکالوں گا جو میرے اللہ کو ناراض کر دے' ہم نے تو وہ بات کرنی ہے جو اللہ پاک کو خوش کر دے' بیٹا میں یہی بات کہوں گا:

﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ○﴾

یہ ہے صبر اور اپنے آپ پر قابو پانا۔

## رمضان المبارک اور صبر:

ماہ رمضان کا صبر سے بڑا تعلق ہے اور صبر کا رمضان سے بڑا تعلق ہے' یہ روزہ بھی صبر کی ایک قسم ہے اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے ایک مہینہ روزے فرض ہی اس لیے کیے ہیں تا کہ تم متقی بن کر صبر کرنے اور اپنی خواہشات پر قابو پانے والے بن جاؤ۔

بھائیو! جو شخص ایک مہینہ ٹریننگ کر لیتا ہے کہ اس نے رب کی محبت میں حلال کے قریب نہیں جانا' کھانا پینا اور نکاح کی بیوی حلال ہے۔ روزے کی حالت میں اس حلال چیز کے قریب نہیں جاتا' اللہ فرماتے ہیں' جو میری خاطر حلال چھوڑ سکتا ہے حرام چھوڑنا تو اس کیلئے مشکل ہی نہیں رہتا' اللہ ذوالجلال صبر اور اپنے آپ پر کنٹرول کرنے کی تربیت دے رہے ہیں۔

آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں' جہاں اللہ پاک کا یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے' وہاں:

یہ مہینہ رحمتوں والا بھی ہے ...... یہ مہینہ برکتوں والا بھی ہے

یہ مہینہ رونق والا بھی ہے ...... یہ مہینہ بخشش والا بھی ہے

یہ مہینہ استغفار والا بھی ہے ...... یہ مہینہ بہار والا بھی ہے

یہ مہینہ تلاوت وسخاوت والا بھی ہے ...... یہ مہینہ دعا والا بھی ہے

اور یہ مہینہ جہنم سے آزادی والا بھی ہے' اس کا شکریہ ادا کیا کرو جس نے یہ مہینہ نصیب کر دیا ہے۔

آج مجھے وہ بزرگ یاد آ رہے ہیں جو میرے سامنے بیٹھ کر خطبہ سنا کرتے تھے' انہوں نے سابقہ رمضان صحت وسلامتی سے گزارا لیکن آج وہ نظر نہیں آ رہے' اب آئندہ رمضان میں پتہ نہیں کس نے جمعہ پڑھنا ہے اور کس نے قبرستان جا ڈیرے لگانے ہیں۔ اس مہینے کو اپنے لیے غنیمت جانیں' اسی لیے میں کہہ رہا ہوں ع

واہ واہ رونقاں ماہ رمضان دیاں
سوہنے اللہ دے مہمان دیاں

اس نے سدا نہیں رہنا' یہ سال کیلئے نہیں آیا' یہ چھ مہینے کے لئے نہیں آیا' یہ صرف ایک مہینے کا مہمان ہے۔

کوئی مہمان سسرال سے آتا ہے تو اس کے آنے پر بڑی خوشی کرتے ہو۔

کوئی مہمان ننھیال سے آتا ہے تو اس کے آنے پر بڑی مسرت کا اظہار کرتے ہو۔

کوئی ماموں چچا مہمان بن کر آتا ہے تو اس کے آنے پر گھر کی بڑی صفائی کرتے ہو۔

دنیا کا کوئی مہمان تمہارے گھر آئے تو اپنے بچوں کی تربیت کرتے ہو۔

یہ رمضان کا مہینہ میرے رب کا مہمان بن کر آیا ہے' اس نے اللہ ذوالجلال کے پاس جا کر رپورٹ پیش کرنی ہے کہ تیرے بندوں نے میری کیا قدر کی ہے۔ اگر کچھ کیا ہوگا تو یہ رمضان جا کر گواہی دے گا' کہے گا یا اللہ تیرے بندے روزہ رکھتے۔۔۔ قرآن کی تلاوت۔۔۔ رات کو لمبے قیام' نماز تراویح۔۔۔ کبھی استغفار کی تسبیحات۔۔۔ کبھی درس قرآن کی حاضری۔۔۔ یہ سارے اچھے کام کرو گے تو یہ اللہ کا مہمان اللہ کریم کے پاس جا کر تمہاری تعریف کرے گا' رب

کہے گا اے میرے رمضان، تیری گواہی نے مجھے خوش کر دیا ہے، اب تو گواہ ہو جا، میں نے اس بندے کے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں، اس لیے میں نے کہا ہے ع

اے بخششاں والا مہینہ جی     نالے رحمت دا ہے خزینہ جی
رتاں آ گیاں رب نوں منان دیاں     واہ واہ رونقاں ماہ رمضان دیاں

بندہ اچھائی کرے تو دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور اگر برائی کرے تو دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے۔ بندہ قرآن سنے تو دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور اگر گانے سنے تو دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے، بندہ نیکی کرے تو دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور اگر رب رسول کی نافرمانی کرے تو دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے، بلکہ دل کالا سیاہ بن جاتا ہے، اسی لیے میں نے عرض کیا ع

دل موموناں دے پرنور ہوئے     وچ خوشیاں دے مسرور ہوئے
سن سن کے آیتاں قرآن دیاں     واہ واہ رونقاں ماہ رمضان دیاں

لوگو، گنتے گنتے یہ تمام دن گزر جانے ہیں، پھر مجھے کہہ لینے دو ع

لگا جاندا ای رب دا پروناں جی     پھر قسمتاں دے نال آوناں جی
کیا زندگیاں نے انسان دیاں     واہ واہ رونقاں ماہ رمضان دیاں

عرض کر رہا تھا جہاں یہ مہینہ رحمت اور برکت والا ہے وہاں یہ صبر کا مہینہ بھی ہے۔

## ایک صحابی کا بیٹے کی وفات پر پریشان ہونا:

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں صحابہ کا مجمع ہے، ایک نبی پاک علیہ السلام کا دیوانہ آیا، اس کا چہرہ بڑا ہی مرجھایا ہوا ہے۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہیں، یہ سر جھکائے سسکیاں بھر بھر کر ایسے رو رہا ہے۔

جس طرح کسی کی جدائی پریشان کرتی ہو۔

جس طرح بندہ کسی کے غم میں چور ہوتا ہے۔

قربان جاؤں، امام الانبیاء--- نیر بطحاء--- رحمۃ للعلمین--- شفیع المذنبین--- صاحب خلق عظیم--- نبی علیہ السلام فرماتے ہیں: اے میرے صحابی تجھے کیا پریشانی آئی ہے، تو کس وجہ سے اتنا غمزدہ اور نڈھال ہو گیا ہے، وہ صحابی رو کر عرض کرتا ہے آقا، میرا ایک ہی چاند جیسا بیٹا تھا جو

مجھے پھولوں سے زیادہ پیارا لگتا تھا' میں نے اسے اللہ پاک سے مانگ مانگ کر لیا تھا' وہ میری آنکھوں سے جدا ہو گیا ہے۔ مجھے اس کی جدائی نہیں بھولتی' میرے دل سے اس کا پیار نہیں جاتا' اس کی جدائی نے مجھے بڑا ہی پریشان کر دیا ہے' میں اس بیٹے کی جدائی میں رو رہا ہوں' مجھے صبر نہیں آ رہا' امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا: اے میرے صحابی کوئی شک کی بات نہیں' یہ اللہ ذوالجلال نے ہی کچھ اس طرح کا بنایا ہے' فوت شدہ بیٹے ماں باپ کو جلدی بھولا نہیں کرتے' آ میں تجھے خوشخبری سنا دوں' کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو صبر کرے اور قیامت کے دن تیرا بیٹا جنت کے دروازے پر تیرا استقبال کر کے تجھے جنت میں لے جائے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جس کے دو نابالغ بیٹے فوت ہو گئے اور اس نے صبر کیا (آنکھوں میں آنسو تو آ ہی جاتے ہیں' اللہ ذوالجلال نے یہ محبت بنائی ہی کچھ ایسی چیز ہے) قیامت کے دن اللہ پاک اس کے اس صبر کی وجہ سے اس کو جنت کا داخلہ عطا فرمائے گا۔

ایک ٹوٹے ہوئے دل والا عرض کرتا ہے' آقا جس کا ایک ہی فوت ہوا ہو' محبت تو ایک کی بھی بڑی ہوتی ہے' فوت شدہ بیٹا تو ایک بھی نہیں بھولتا' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں' ہاں بیٹا' بیٹا ہی ہوتا ہے' جس کا ایک بیٹا بھی فوت ہوا اور اس نے صبر کیا' زندگی میں کسی کا حق نہیں کھایا اور شرک نہیں کیا' اللہ پاک اسی صبر کی برکت سے اس کو جنت کا داخلہ عطا کر دے گا۔

قرآن پاک میں اللہ ذوالجلال نے صبر کے بارہ میں آیات کی لائنیں' لگا دی ہیں' اسی سے زیادہ جگہ پر اللہ کریم نے صبر کا ذکر کیا ہے' صبر کی کئی قسمیں ہیں۔

کہیں اللہ ذوالجلال صبر کی تلقین فرما رہے ہیں۔

کہیں اللہ پاک کسی بندے کا صبر بیان کرتے ہیں۔

کہیں اللہ پاک صبر کرنے والوں کا اجر بیان کرتے ہیں۔

کہیں اللہ کریم صبر کرنے والوں کو بشارت سنا رہے ہیں۔

## صبر ایوب علیہ السلام:

اللہ پاک نے ایک نبی کے صبر کا ذکر کیا ہے' اس نبی کا نام سیدنا ایوب علیہ السلام ہے' یہ نبی بڑا ہی صبر والا ہے' ویسے تو تمام نبی ہی صبر والے ہیں' کوئی نبی بھی ایسا نہیں جو صبر سے خالی ہو' لیکن اللہ پاک

نے قرآن میں ایوب علیہ السلام کے صبر کی تعریف کی ہے۔

اللہ پاک نے فرمایا: لوگو! یہ میرا اصول اور قانون ہے کہ میں بندے کی آزمائش کرتا ہوں، کبھی دولت دے کر آزمالیتا ہوں کہ یہ دولت اور غرور میں آکر قارون اور شداد بنکر رہتا ہے یا میرے عثمان جیسا سخی بن کر رہتا ہے، بھلا یہ مال و دولت کے گھمنڈ میں غریبوں کو آنکھیں دکھاتا ہے یا غریبوں کا سہارا بنتا ہے، میں بھوک دے کر بھی آزمالیتا ہوں، بھلا یہ بے صبری کرتا ہے یا صبر کر کے اللہ پاک کو راضی کرتا ہے۔ میں پیاری جوانی اور صحت دے کر آزمالیتا ہوں، بھلا صحت میں آکر میرے سامنے سجدے کرتا ہے یا باغی اور مغرور بن کر رہتا ہے۔

لوگو! یہ دنیا گھر ہی آزمائشوں کا ہے، اللہ ذوالجلال نے اپنے پیارے ایوب علیہ السلام کی آزمائشیں کیں اور پھر قرآن میں واقعہ بیان کر کے رزلٹ بھی بیان کیا۔

﴿اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ﴾ (ص: ٤٤)

میں نے اپنے ایوب کو آزمایا تو میرا ایوب بڑا ہی صابر اور شاکر نکلا، وہ میرا بڑا ہی پیارا بندہ اور میری طرف ہی رجوع کرنے والا تھا، اس نے تنگی تکلیف میں اللہ ذوالجلال کو نہیں بھلایا۔

نبی پاک علیہ السلام کی نبوت سے پہلے شیطان کو آسمان تک جانے کی اجازت ملی ہوئی تھی، سرکار مدینہ تشریف لائے تو اس بے ایمان پر پابندی لگ گئی کہ تو پہلے آسمان کے قریب بھی نہیں جاسکتا، اگر جائے گا تو اللہ ذوالجلال کی طرف سے انگارے مار مار کر اس کو واپس لوٹایا جائے گا۔

ایک دن شیطان اللہ پاک کے سامنے جا کر کہتا ہے، یا اللہ تو ایوب علیہ السلام کی بڑی تعریف کرتا ہے، تو نے اس کو اتنا مال دیا ہوا ہے، بیٹوں کی فوج اور حسن جوانی بھی عطا کی ہوئی ہے، تو نے اسے سب کچھ عطا کیا ہوا ہے، اگر تو اتنا کچھ نہ دیتا تو میں دیکھتا کہ تیرا ایوب تیرا کیسے شکر کرتا ہے، اتنا مال اور بیٹے پاس ہوں تو بندہ اللہ اللہ کر ہی لیتا ہے۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں اللہ پاک فرماتے ہیں: اے بے ایمان اب تو کیا چاہتا ہے، یہ کہتا ہے اللہ اگر تو نے ایوب کا پتہ کرنا ہے تو ذرا اس کا مال اور اولاد ختم کر کے دیکھ، پھر میں دیکھوں گا کہ ایوب صبر کر کے تیرا کیسے شکر کرتا ہے، اللہ پاک نے فرمایا: بے ایمان یہ بھی تیری غلط فہمی ہے، ہم نے تو اپنے ایوب کو آزمایا ہے، اتنا مال و دولت ہونے کے باوجود کبھی میرے پیارے کے ذہن اور دماغ میں تکبر اور غرور نہیں آیا، وہ کبھی میرے غریب

بندوں کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔

آج کسی کے پاس چار ٹکے آ جائیں وہ غریب رشتہ دار کو تو ویسے ہی اپنی شادی پر بلانا اور اپنی بچی بچے کا رشتہ کرنا توہین سمجھتا ہے۔

بھائیو! غریبوں سے پیار کیا کرو' کوئی غریب رشتہ دار ہو---کوئی غریب بہن ہو---کوئی غریب بھائی ہو---کوئی ماموں غریب ہو---کوئی چچا غریب ہو---کوئی محلے دار غریب ہو---اس کا سہارا بنا کرو۔ اللہ پاک اپنی رحمتوں کے سہارے عطا کر دے گا۔

اللہ پاک فرماتے ہیں بے ایمان' میں تیرا یہ شوق بھی پورا کر دیتا ہوں' اب میں اپنے ایوب کا مال چھین کر آزمائش کرتا ہوں۔ شیطان کہنے لگا اللہ' اگر تو نے خود چھینا تو کیا چھینا' اس نے کہہ دینا ہے کوئی بات نہیں' اللہ تیرا مال تھا تو نے لے لیا ہے' مزہ تو تب ہے کہ نقصان میں کروں تو پھر صبر کرے۔

دیکھیئے: اگر کسی کا بچہ اپنی طبعی موت فوت ہو جائے تو بندہ پانچ سات دن رونے کے بعد انّا لِلّٰہِ کہہ کر صبر کر جاتا ہے' اور اگر کسی ظالم نے قتل کیا ہو تو سالہا سال مقدمے چلتے ہیں' اللہ کی قسم ہے بیٹے کا قاتل بوڑھا بھی ہو جائے تو اس بیٹے کے باپ سے اس کا چہرہ دیکھا نہیں جاتا۔

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل نے جب کلمہ پڑھ لیا تو آقا علیہ السلام نے فرمایا: اے وحشی' تو کلمہ پڑھ کر میرا امتی تو بن گیا ہے لیکن میری آنکھوں کے سامنے نہ آیا کر' جب میں تیرا چہرہ دیکھتا ہوں تو مجھے اپنا شفیق چچا یاد آ جاتا ہے۔

اللہ فرماتے ہیں اے بے ایمان' جا تجھے میری طرف سے اجازت ہے تو نے جو زور لگانا ہے لگا لے' میرا بندہ پھر بھی صابر بن کر رہے گا' اس نے آ کر چیخ ماری اور اپنے لشکر کو اکٹھا کر لیا' کہنے لگا' ہم نے اللہ اللہ کرنے والے ایوب کا ڈیرہ تباہ کرنا ہے' وہ کہتے ہیں جناب یہ تو کام ہی بڑا آسان ہے' صبح جوں جوں اونٹوں' بھیڑوں اور بکریوں کے ریوڑ نکلیں گے کچھ کو ہم جلا دیں گے کچھ مار دیں گے اور اس طرح ڈیرہ صاف کر دیں گے' اس نے کہا شاباش بیٹو یہ کام ضرور کرو' میں پتہ تو کروں یہ ایوب کتنا اللہ پاک کا شکر اور صبر کرنے والا ہے۔ چند لمحوں میں اللہ کے پاک نبی ایوب علیہ السلام کا سارا مال و منال ختم ہو گیا' بیٹوں سے صحن بھرا ہوا ہے' گھر میں رونقیں اور بہاریں ہیں'

ایک وقت آتا ہے یہ بھی سب اللہ کو پیارے ہو گئے‘ اللہ پاک نے فرمایا: اے شیطان بے ایمان‘ کیا اب تو نے میرے بندے کو دیکھ لیا ہے‘ تمام بیٹے بھی چلے گئے‘ سارا مال بھی ختم ہو گیا‘ اس کے باوجود بھی میرا بندہ صابر بن کر میرا ذکر کر رہا ہے۔ شیطان کہنے لگا اللہ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں‘ اتنا بوجھ تو بندہ برداشت کر ہی لیتا ہے‘ مزہ تو تب ہے اس کو کوئی بیماری لگا کر دیکھ‘ پھر صبر کرے‘ اللہ پاک نے فرمایا: اچھا تیرا یہ شوق بھی پورا کر دوں‘ اللہ پاک جیسے چاہے‘ اپنے بندوں کو آزمائے‘ کیونکہ اللہ پاک کا قانون ہے۔

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ﴾ (البقرة: ۱۵۵)

اللہ پاک نے فرمایا: ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے‘ کبھی خوف سے آزمائیں گے‘ کبھی بیماریوں سے آزمائیں گے‘ کبھی مال اور اولاد میں کمی کر کے آزمائیں گے‘ جس طرح ہمارا دل چاہے آزمائیں گے‘ لیکن یاد رکھنا‘ صبر کرنے والوں کیلئے خوشخبری ہے۔

بھائیو! عرض کر رہا تھا‘ صبر کرنے والوں کا اللہ کریم نے بڑا ہی اجر بنایا ہے۔ جناب ایوب علیہ السلام پر بیماریوں کا حملہ ہو جاتا ہے‘ سارا جسم ہی بیماریوں نے کھا لیا ہے‘ جسم ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا ہے‘ بعض نے کہا ہے کہ تمام بیویاں طلاقیں لے کر اپنے اپنے گھروں میں چلی جاتی ہیں‘ صرف ایک بیوی جو جناب یوسف علیہ السلام کی پوتی ہے‘ یہ بڑی صابرہ شاکرہ‘ وفادار اور جاں نثار بیوی ہے یہ آخری دم تک اپنے شوہر کا سہارا بن گئی اور اپنی جان تک نچھاور کرنے کیلئے تیار ہو گئی‘ کبھی اپنے شوہر کو اٹھا کر اس جگہ پر لے جاتی اور کبھی اس جگہ پر لے جاتی تمام ضرورتوں کیلئے سیدہ رحمت علیہا السلام اپنے شوہر کے آگے پیچھے دوڑتی پھرتی ہے‘ ایک وقت آتا ہے کہ سارے شہر والوں نے نفرت کرنا شروع کر دی‘ کہنے لگے اے رحمت‘ اپنے خاوند کو اٹھا کر کہیں دور لے جا کہیں اس کی بیماری کا اثر ہمارے گھروں پر نہ ہو جائے‘ سیدہ رحمت یہاں سے اٹھا کر شہر سے باہر جا کر ڈیرہ لگا لیتی ہیں۔

قربان جاؤں‘ آٹا دانہ اور روپیہ پیسہ ختم ہو گیا تو اونچے خاندان کی بی بی شہر میں آ کر کسی کے برتن صاف کرتی ہے‘ کسی کے گھر جھاڑو دے کر اپنے بیمار شوہر کے لئے روٹی لے کر جاتی ہیں‘ بیماریوں نے لاغر اور لاچار کر دیا ہے‘ لیکن اب بھی پیارے ایوب علیہ السلام صرف ایک ہی دعا کرتے

ہیں' اے اللہ میرا سارا جسم بیماری کا نشانہ بن گیا ہے' اب صبر کرنے کیلئے میرا دل اور ذکر کرنے کیلئے میری زبان محفوظ رکھ لینا' اسی لیے اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿إِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهٗٓ أَوَّابٌ٥﴾ (صٓ: ٤٤)

جو تھوڑے سے مقتدی بنے تھے' ان میں سے بھی بعض دل جلانے والے تھے' سب مقتدی ایک جیسے نہیں ہوتے' بعض وفادار ہوتے ہیں اور بعض چوٹیں لگانے اور منافقت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک آ کر کہنے لگا' یار ہم احترام تو کرتے ہیں' اگر یہ اتنا ہی سچا ہوتا تو اسے بیماری کیوں لگتی' معلوم ہوتا ہے اللہ اس پر ناراض ہے۔

اندازہ کرو' نبی کے دل پر کیا گزری ہوگی کہ اللہ جن کو میں نے اپنا غم خوار سمجھا اب وہی میرے خلاف باتیں کر رہے ہیں' جب انہوں نے یہ باتیں کیں کہ اس نے کوئی غلطی کی ہوگی تو اللہ پاک نے ان گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا ہے' ان میں سے ایک بڑا ہی جاں نثار اور پیار کرنے والا تھا' کہتا ہے یارو' کچھ خدا کا خوف کرو' اپنے مذہبی پیشواؤں سے اس طرح کا سلوک نہیں کرنا چاہئے' یہ اللہ پاک کے امتحان ہیں' اللہ پاک نے فرمایا میرا بندہ بڑا ہی صبر کرنے اور میرے ساتھ تعلق قائم کرنے والا تھا۔

## سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کا مثلہ:

مجھے یاد آیا' امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان احد میں اپنے جاں نثاروں کو ساتھ لے کر کافروں کے ساتھ جنگ لڑ رہے ہیں۔ ان کافروں نے بڑے خطرناک منصوبے بنائے' ایک منصوبے کے تحت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا' وحشی ہندہ کے کہنے پر چھپ کر بیٹھ جاتا ہے اور پیارے امیر حمزہ پر یکبار حملہ کر دیتا ہے' کافروں نے نبی پاک علیہ السلام کے غم خوار چچا کو شہید کر کے آپ کی لاش کا مثلہ کرنا شروع کر دیا' ناک' کان اور ہاتھ پاؤں کاٹ لیے' منہ کھول کر زبان نکال لی' ابھی بھی ان کے جذبات کی آگ ٹھنڈی نہیں ہوئی' اب پیارے حمزہ رضی اللہ عنہ کے سر کی کھوپڑی کا پیالہ بنا کر اس میں شراب ڈال کر پی جا رہی ہے اور اس طرح اپنا غصہ ٹھنڈا کیا جا رہا ہے کہ انہوں نے بدر میں ہمارے عتبہ شیبہ کو مارا ہے اور ہمیں لوہے کے چنے چبوائے ہیں' اس لیے آج ہم امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سے گن گن کر بدلے لیں گے۔

بھائیو! سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر میرے آقا علیہ السلام کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا تک پہنچتی ہے تو آپ اپنے بھائی کا چہرہ دیکھنے کے لئے تشریف لا رہی ہیں۔ قریب آ کر سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجتی ہیں، میرے بیٹے نبی پاک علیہ السلام سے کہیں اپ کی پھوپھی صفیہ اپنے بھائی امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا آخری دیدار کرنا چاہتی ہے، امام الانبیاء کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، آقا علیہ السلام اپنے آپ پر بڑا کنٹرول اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے کھڑے ہوئے ہیں لیکن چچا کی محبت میں آنسوؤں کی لڑیاں نہیں رکتیں، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: زبیر، میری پھوپھی جان کو جا کر میرا پیغام دے دے کہ اپنے بھائی امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کے قریب نہ آنا، خطرہ ہے کہیں تیرا کلیجہ ہی نہ پھٹ جائے، یہاں اتنا عجیب منظر بن گیا ہے کہ ظالموں نے چچا کا مثلہ کر دیا ہے۔

بھائیو! بہن ہو تو اس طرح کے صبر والی ہو، عرض کرتی ہیں، اے میرے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب سے آپ کا کلمہ پڑھا ہے، اس وقت سے اللہ ذوالجلال نے کیفیت ہی بدل دی ہے۔ اب وہ بے صبری والی باتیں نہیں رہ گئیں، میں تو صرف اپنے بھائی کا دیدار کرنا چاہتی ہوں، آپ صرف میرے بھتیجے ہی نہیں بلکہ میرے روحانی رہبر اور رہنما بھی ہیں، اگر اجازت ہو تو میں اپنے بھائی کا چہرہ دیکھ لوں، اگر آپ اجازت نہیں دیں گے تو میں یہاں سے ہی واپس چلی جاؤں گی، لیکن اتنی بات ضرور یاد رکھنا، جو بھائی چلے جائیں وہ بہنوں کو بھولا تو نہیں کرتے، میرے بھائی نے اسلام پر جام شہادت نوش کر کے اپنی بہن کا سر بلند کر دیا ہے، قیامت کے دن میں بڑے فخر سے کہوں گی کہ میں شہید کی بہن بن کر آئی ہوں، اسی لیے اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (البقرة: ۱۵٦)

اللہ جنہیں دکھ پریشانیاں آئی ہیں، صبر عطا فرما۔

جن ماؤں کی گودیں خالی ہوئی ہیں، صبر عطا فرما۔

جن بہنوں کے بھائی چلے گئے، صبر عطا فرما۔

بھائیو! لوگ کہتے ہیں، صبر کا پھل بڑا میٹھا ہوتا ہے، جو شخص دنیا میں صبر کرے گا اللہ پاک اسے آخرت میں اجر عطا فرمائے گا۔ اللہ میرا اور آپ کا بھلا فرمائے، حاضری قبول فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

# فضائلِ رمضان المبارک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَo اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَo شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ﴾ (البقرة: ۸۳-۸۵)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے

سامعین محترم واجب الاحترام بزرگو بھائیو عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو نہایت ہی عزت ادب اور احترام کے لائق معززات مکرمات پردہ نشین میری اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میری اور آپ سب کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ہم سب کی بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے۔ اپنے پیارے حبیب مدنی کریم علیہ السلام کے حوض کوثر کا پانی نصیب فرمائے۔

حمد وثنا اللہ خالق ومالک کے لئے جس اللہ ذوالجلال نے زمیں بنائی آسماں بنایا اور سارا جہاں بسایا ہے۔ اس اللہ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے بے شمار ان گنت لاتعداد اور بے حدو حساب درود وسلام آقائے دوجہان پیغمبر آخرالزمان صاحب قرآن جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لئے۔

## نیکیوں کے موسم بہار کی برکات:

حضرات! اس وقت میں نے آپ کے سامنے دوسرے پارے سورۂ بقرہ سے آیات کریمہ

تلاوت کی ہیں' اللہ ذوالجلال پوری زندگی قرآن اور پیغمبر اسلام کے فرمان کے مطابق بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

چونکہ شعبان کا اخری دن ہے' رمضان المبارک کی آمد آمد ہے' یقین ہے کہ آج آنے والی رات رمضان المبارک کی مقدس رات ہوگی' فرزندان توحید وسنت روزے کی نیت کیلئے رات قیام کر کے اپنے خالق و مالک کا کلام پڑھیں اور سنیں گے۔

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن تھے۔ رمضان کی آمد آمد تھی' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے فضائل ومسائل' روزہ اور روزہ دار کی عظمت سمجھانے کیلئے شعبان کے آخری دنوں میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا' جس خطبہ مبارکہ میں پیارے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ مقدس کی عظمتوں کا اعلان فرمایا اور لوگوں کو ذہنی طور پر تیار کیا کہ لوگو' کمربستہ ہو جاؤ' گھروں میں مہمان کے آنے کا پتہ چلے کہ مہمان آرہا ہے' مہمان خواہ ملنے کیلئے آئے برادری کے کسی معاملات یا کسی رشتے کے لین دین کا سلسلہ چلانے کے لئے آرہا ہو' مسلمان کو پتہ چل جائے تو یہ اپنے گھر کی صفائی کرتا ہے' مہمان کی خدمت کے لئے کھانے کا اہتمام کرتا ہے' اپنے مہمان کے پروٹوکول کے لئے اپنے بچوں کو سمجھاتا ہے کہ کہیں آنے والا مہمان برا تاثر لے کر نفرت کر کے نہ چلا جائے۔ اس مہمان کے دل میں بندہ اپنی محبت' وقعت' حیثیت اور مقام پیدا کرنے کیلئے کتنی تیاریاں کرتا ہے' لیکن یہ اللہ کا مہمان آرہا ہے' ساری دنیا کے مہمانوں سے اونچے شان والا یہ مہمان اللہ کا رمضان ہے۔

حبیب کبریاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے ہیں' نبی پاک علیہ السلام نے صحابہ کو رمضان کی عظمتیں سمجھائیں' رمضان کے فضائل بتائے' رمضان کا شان اور مقام سمجھایا' فرمایا:

((یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَهْرٌ عَظِیْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ))

اے لوگو!

اللہ پاک کی رحمتوں کے خزانے اور بہاریں لوٹنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔

اپنے گناہوں کو بخشوانے اور اللہ ذوالجلال کو منانے کیلئے تیار ہو جاؤ۔

قبر قیامت کی روشنی کا زادراہ تیار کرنے کیلئے کمربستہ ہو جاؤ۔

اللہ پاک کا ایسا عظمت والا مہینہ تم پر سایہ فگن ہونے والا ہے، جس کو اللہ پاک نے بڑی شان عطا کی ہے، جو بڑی برکت والا ہے، جس مہینے میں مومنوں کی نیکیوں میں بھی برکتیں ہیں، اور روزی میں بھی برکتیں ہیں۔

پیارے نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: یہ اتنی برکتوں والا مہینہ ہے کہ جو شخص اس مہینے میں ایک نفل پڑھتا ہے وہ اللہ ذوالجلال کو اتنا پیارا لگتا ہے، اللہ پاک فرض کا ثواب عطا کر دیتے ہیں اور جو اپنے اللہ پاک کے فریضے ادا کرنے کیلئے فرض پڑھتا ہے اللہ کریم اسے ستر فرضوں کا ثواب عطا کر دیتے ہیں۔

نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا: اس مہینے میں اللہ پاک نے ایک برکتوں والی رات رکھی ہے، جس رات کی عظمتیں اللہ کے نزدیک اتنی ہیں کہ ہزار مہینے کی عبادت اور ریاضت ایک طرف اور لیلۃ القدر کی بندگی ایک طرف۔

توجہ فرمانا: یہ کون سی لیلۃ القدر ہے جس کے بارے میں اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝﴾

خلاق عالم نے فرمایا: ہم نے پیارے قرآن کو قدر والی رات میں نازل فرمایا، تمہیں قدر والی رات کا کیا پتہ ہے، اس رات کی عبادت ہزار مہینے سے بھی زیادہ بہتر ہے، اس کا حساب کریں تو تراسی سال اور کچھ مہینے بنتے ہیں۔ سوا تراسی سال کی نیکیاں اس ایک رات کی کمائی کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اللہ پاک نے یہ رات بھی بنائی تو اسی رمضان کے مہینے میں بنائی، اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں ان پانچ طاق راتوں میں اللہ پاک نے وہ مبارک رات چھپا رکھی ہے۔

پیارے آقا علیہ السلام اس ماہ مقدس کی عظمتیں بیان فرماتے ہیں: ''**جعل الله صيامه فريضة**'' اللہ پاک نے اس مہینے کے روزے مومنوں پر فرض فرمائے ہیں، ''**وقيام ليله تطوعا**'' اور اس مہینے کی راتوں کا قیام اپنے بندوں کی نفلی عبادت بنا دیا ہے۔ ''**من تقرب فيه**'' جو شخص اس مہینے

میں اللہ پاک کا قرب حاصل کرنے کیلئے نفلی عبادت کرتا ہے" "فریضۃ فیما سواہ" وہ اس طرح ہے جیسے فرض ادا کر رہا ہے اور جو فرض پڑھتا ہے وہ اللہ سے ستر فرضوں کے برابر ثواب لیتا ہے۔

لوگو! میرے پیارے نبی نے شعبان کے آخری دنوں میں رمضان کی عظمتوں کا اعلان فرمایا۔ آج بھی شعبان کا آخری دن' میں اپنے پاک نبی کی سنت کو ادا کر رہا ہوں' اس فقیر سے بھی اس مہینے کی عظمتیں سن جاؤ' اللہ کی قسم ہے اب تو اس طرح سمجھو اللہ مفت جنت دے رہا ہے' کوئی لینے والا ہے تو آ جائے' اتنا ٹھنڈا موسم ہے' سردی کے روزے اور چھوٹے چھوٹے دن ہیں۔ اب سات سال کا بچہ بھی آسانی سے روزہ رکھے' اس کو بھوک نہ لگے نہ پیاس لگے' یہ نہیں کہ گرمیوں میں لمبے دن اور سخت گرمی' کوئی روزہ رکھے تو اتنا ثواب ہے اور سردی میں اللہ ثواب کم کر دیتے' بلکہ اللہ جتنا ثواب گرمی میں دیتا ہے اتنا ہی سردی میں دے رہا ہے' یہ اللہ پاک کی رحیمی اور کریمی ہے کہ:

دن چھوٹے کر دیے ہیں لیکن ثواب چھوٹا نہیں کیا' دن ٹھنڈے کر دیے ہیں لیکن ثواب کی رفتار ٹھنڈی نہیں کی۔

قربان جاؤں حبیب کبریا علیہ السلام نے فرمایا:

((وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ))

یہ صبر کا مہینہ ہے جو شخص صبر کرے گا' اللہ پاک نے صبر کا ثواب جنت بنایا ہے۔

آؤ میں آپ کو صبر کی بات سناؤں' ابتدائے اسلام ہے ایک دن میرے آقا علیہ السلام مکہ پاک کے بازار میں آ رہے ہیں تو آپ نے دیکھا کہ کافروں کی محفل لگی ہوئی ہے' یہاں لوگ ہنستے اور تالیاں بجاتے ہیں' رونق میلہ بنا ہوا ہے' جب آقا علیہ السلام نے آگے بڑھ کر دیکھا کہ ظالم سیدہ سمیہ اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کو مکے کے چوک میں لٹا کر تشدد کر رہے ہیں تب آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((اِصْبِرُوْا یَا اٰلَ یَاسِرٍ فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْجَنَّةُ))

"مخاطب فرمایا یاسر کے گھر والو کہیں ان ظالموں کی سزا اور تشدد سے ڈگمگا نہ جانا' صبر کرنا' میں آمنہ کا لال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اعلان کرتا ہوں عرش کے رب نے تمہارے اس صبر کے بدلے جنت کا وعدہ کر لیا ہے" لہٰذا اس جنت کا ٹکٹ کملی والے محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضامن بنا دیا ہے۔

لوگو! جن کے لیے جنت کی علامت پیارا کملی والا دے ان کو مایوسی اور ناامیدی کس بات کی کتنی اعلیٰ شخصیت ضامن ہے اللہ ذوالجلال نے نبیوں کے امام کو ضامن بنایا۔

بھائیو! اللہ پاک نے روزے داروں کے لیے جنت میں ایک سپیشل VIP گیٹ بنایا ہے۔ جس کا نام اللہ نے "باب الریان" رکھا ہے۔ اس دروازے سے کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ اس دروازے سے جائے گا تو روزہ دار ہی جائے گا۔

حدیث قدسی میں ہے (حدیث قدسی وہ ہوتی ہے جو اللہ کے نبی اللہ سے روایت کریں کہ اللہ پاک نے اس طرح فرمایا) نبی کریم علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ ذوالجلال نے روزہ کے بارہ میں فرمایا:

((اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ))

روزہ میرے لیے ہے اور اس کا اجر بھی میں ہی دوں گا۔

اے میرے مولا:

نمازیں بھی تیرے لیے ہیں---حج بھی تیرے لیے ہے۔

عمرہ بھی تیرے لیے ہے---مجاہد کا جہاد بھی تیرے لیے ہے۔

شہید کی شہادت بھی تیرے لیے ہے---سخی کی سخاوت بھی تیرے لیے ہے۔

زکوٰۃ بھی تیرے لیے ہے---تمام نیکیاں تیرے لیے ہیں۔

یا اللہ تو کہتا ہے روزہ میرے لیے ہے باقی عبادتیں بھی تو تیرے لیے ہی ہیں فرمایا:

بندہ نماز پڑھتا ہے تو اس کو کئی دیکھنے والے ہیں اس میں ریاکاری بھی آ سکتی ہے۔

صدقہ کرنے والے کو بھی دیکھنے والے ہیں اگر اور کوئی نہ دیکھے جس کو دے رہا ہے۔

وہ تو دیکھ رہا ہے اس میں ریاکاری کا اندیشہ ہے۔

حج کرنے والا حج کرتا ہے تو اس کو لاکھوں دیکھنے والے ہیں اس میں ریاکاری آ سکتی ہے۔

مجاہد جہاد کرتا ہے تو اس کو لاکھوں دیکھنے والے ہیں اس میں ریاکاری آ سکتی ہے۔

لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا سگی ماں کو پتہ نہیں، خاوند کا بیوی کو پتہ نہیں، سوائے اللہ کی ذات کے کوئی نہیں جانتا۔

ہو سکتا ہے بندہ سحری گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانے کے بعد صبح باہر جا کر سموسے کھا رہا

ہو دوپہر کے وقت پان بھی کھائے، سگریٹ بھی پیے اور عیاشی بھی کی، کسی کو کیا پتہ ہے، باقی تمام عبادتوں کا تعلق کچھ نہ کچھ مخلوق کے ساتھ بھی ہوتا ہے، بندے کے دل میں ریا کاری اور نمائش بھی آ سکتی ہے، لیکن روزہ ایسی عبادت ہے جس کے بارے کسی کو علم تک نہیں ہے کہ اس نے روزہ رکھا ہے یا نہیں، روزے دار کا علم اس کے پروردگار کو ہے، جب اللہ پاک اجر اور انعام تقسیم فرمائے تو اللہ پاک فرشتوں کے ذریعے دے رہے ہیں، اے میرے فرشتو:

فلاں نیکی کرنے والے کو فلاں جنت کا بنگلہ دے دو۔

فلاں نیکی کرنے والے کو فلاں جنت کی نعمت دے دو۔

فلاں نیکی کرنے والے کو اتنا اجر و ثواب دے دو۔

جب روزہ دار کی باری آئے گی جس نے رب کی خاطر بھوک پیاس برداشت کی، حالانکہ:

اس کی فریج میں دودھ بھی پڑا ہوا ہے۔

اس کی فریج میں مشروبات بھی پڑے ہوئے ہیں۔

اس کی فریج میں طرح طرح کا پھل فروٹ بھی پڑا ہوا ہے۔

اللہ فرمائیں گے فرشتو: پیچھے ہو جاؤ، اب روزہ دار جانے اور پروردگار جانے۔

یہ بندگی اور عمل ایسا ہے جس کے ثواب کا تم اندازہ ہی نہیں کر سکتے، اس کے خلوص کا مجھے ہی پتہ ہے کہ اس کا میرے بارہ کتنا خلوص تھا، اس کی محبت کا مجھے ہی پتہ ہے کہ اس کو مجھ سے کتنا پیار تھا، جو بندہ میری خاطر حلال چھوڑ گیا وہ حرام کیسے نہیں چھوڑ سکتا، یہ محبت کا آخری درجہ ہے کہ جو شخص رب کی خاطر حلال چھوڑ سکتا ہے اس کیلئے حرام چھوڑنا مشکل نہیں ہے۔ اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۝﴾ (البقرة: ۱۸۳)

اللہ پاک کے محبت کے انداز دیکھیے، اللہ کریم نے کتنے پیار سے بلایا، اے ایمان والو! ہم نے تم پر روزے فرض کر دیئے ہیں۔

لوگو! اتنا بڑا بھوک پیاس برداشت کرنے کا عمل ہر دوسرا تیسرا نہیں کر سکتا، روٹی حلال ہے--- دودھ حلال ہے--- سیب حلال ہے--- بیوی حلال ہے--- نعمتیں حلال ہیں---

یہ ساری نعمتیں موجود بھی ہیں اور حلال بھی ہیں لیکن بندہ اللہ پاک کی خاطر چھوڑ گیا۔ اتنا بڑا کام صرف مومن کرسکتا ہے جس کا رب کے ساتھ سچا پیار ہے اور کوئی آدمی اتنا بڑا عمل نہیں کرسکتا۔

فرمایا: میرے پیارو! میں نے تم پر روزے فرض کردیئے ہیں اور یہ صرف تم پر ہی نہیں بلکہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی کیے تھے' یہ میرا بندوں کو آزمانے کا ایک طریقہ اور ان کے گناہ چھوڑنے کا ایک انداز ہے۔

## روزہ کے چند مسائل:

❀ ایک بات یاد رکھنا' آقا علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی صحت مند بھی ہے' اور سفر میں بھی نہیں' پھر جان بوجھ کر روزہ چھوڑ دیتا ہے' اب وہ بے شک اس کے کفارہ میں ساری زندگی روزے رکھتا جائے' اس کا اجر نہیں پاسکتا۔

❀ اگر کوئی شخص بیمار ہے یا مسافر ہے تو ان کے لئے رخصت ہے' فرمایا: اگر تو بیمار یا مسافر ہے تو پھر روزہ قضا کرلے' جب تو سفر سے واپس آئے یا صحت مند ہوجائے تو پھر دوبارہ رکھنے شروع کردے' اگر کچھ روزے رمضان میں رہ گئے تو رمضان کے بعد ان کی قضائی دے لینا لیکن زندگی میں اللہ کریم معاف نہیں کریں گے۔

❀ اگر کوئی ایسا بندہ بیمار ہے جو بالکل لاغر اور لاچار ہے' بے چارہ بوڑھا ہوگیا ہے' بڑھاپے نے اسے ہڈیوں کا ڈھانچہ بنادیا ہے' دوسرا شوگر اور ٹی بی کے مرض نے کھالیا ہے' سانس کی تکلیف نے برباد کردیا ہے' اس کو اپنی صحت کی توقع ہی نہیں' ایسا بندہ فدیہ دیکر اپنے روزے کسی کو رکھوادے تو اللہ ذوالجلال اس کی طرف سے منظور فرمالے گا اور جس شخص کو اللہ پاک نے صحت دی ہے وہ اپنے روزے کسی کو رکھوائے ایسا نہیں ہوسکتا۔ یہ اپنے بھی رکھے اور آگے کسی کو بھی رکھوائے' جتنا رکھنے والے کو ثواب ملے گا' اللہ پاک رکھوانے والے کو بھی اتنا ہی اجر عطا فرمائیں گے۔

❀ آپ علیہ السلام نے فرمایا جو بندہ کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروائے گا' اللہ ذوالجلال اس کے روزہ کے ثواب جتنا روزہ افطار کروانے والے کو ثواب عطا کریں گے۔

❀ یہ ضروری نہیں کہ سسرال والوں کو بلا کر افطاری کروائیں گے' بلکہ کسی درویش' بزرگ' غریب اور مسجد کے نمازی کی افطاری بھی کروالیا کرو۔

ایک صحابی عرض کرنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم تو غریب ہیں، ہم تو بڑی مشکل سے اپنے گھر کا روٹی پانی پورا کرتے ہیں، ہمارے پاس اتنی طاقت ہی نہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں کب کہہ رہا ہوں کہ تم ان کو زیادہ کھلاؤ، پانی لسی دودھ کے گھونٹ یا کھجور کے ساتھ روزہ کھلوا دو، اللہ تعالیٰ تمہارے خلوص اور نیک نیتی کو دیکھتا ہے تو جو شخص اخلاص کے ساتھ روزہ افطار کروائے گا اللہ تعالیٰ اس کو پورے روزے کا ثواب عطا کرے گا۔ جس کو اللہ کریم نے ہمت اور طاقت عطا فرمائی، اگر یہ کسی بھوکے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا تو اللہ ذوالجلال اسے میرے حوض سے جی بھر کر پانی پلائے گا۔

## حوض کوثر کیا ہے؟

وہ کون سا حوض ہے جس کے بارہ میں اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ﴾ (البقرۃ: ۱)

اس سے مراد خیر کثیر بھی ہے۔

اس سے مراد بہت زیادہ خوبیاں بھی ہیں۔

اس سے مراد جنت کی ایک نہر بھی ہے جس کا ساقی میرے پیارے کملی والے نے بننا ہے۔

جو شخص نبی پاک علیہ السلام کے حوض سے ایک مرتبہ پانی پیے گا اس کو دوبارہ پیاس ہی نہیں لگے گی۔ وہ اتنا پیارا پانی ہے کہ آقا علیہ السلام نے اس پانی کی تعریفیں اور صفتیں بیان کی ہیں۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((وَاَحۡلٰی مِنَ الۡعَسَلِ)) لوگو! وہ شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہوگا۔

اگر ہم نے کسی چیز کی مثال دینی ہو مثلاً آم ہے، خربوزہ ہے یا کوئی اور پھل ہے، ہم کہتے ہیں یہ تو شہد جیسا میٹھا نکلا ہے۔ یعنی مطلب یہ کہ ہمارے نزدیک شہد سب سے زیادہ مٹھاس والا ہے لیکن میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: میرے حوض کا پانی اتنا میٹھا ہے کہ دنیا کا شہد بھی میرے پانی کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

ہم کپڑے یا دنیا کی کسی چیز کے رنگ کی مثالیں دیتے ہیں کہ فلاں چیز تو دودھ جیسی سفید ہے نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا: اَبۡیَضُ مِنَ اللَّبَنِ۔ میرے حوض کا پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید ہے اور آسمان کے اتنے ستارے ہیں کہ شمار نہیں کیے جاسکتے جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں

جا سکتے اسی طرح میرے حوض کے پیالے گنے ہی نہیں جا سکیں گے دور سے ہی خوشبوئیں آ رہی ہوں گی، اللہ ہم سب کو نصیب فرما۔

لوگو! وہ کتنے خوش قسمت لوگ ہوں گے جن کو نبی پاک علیہ السلام کے حوض کا پانی ملے گا اور جس کے بارہ میں پیارا نبی فرمائے گا، صدیق ذرا دو منٹ پیچھے ہو جاؤ، فاروق ذرا پیالہ پیچھے ہٹا لو، یہ میرا امتی میری سنت پر قربان ہونے والا ہے میں اسے اپنے دست مبارک سے پانی پلاؤں، اللہ یہ ہمیں بھی نصیب فرما، لیکن یہ اس طرح نہیں ملے گا اس کیلئے قربانی دینا پڑے گی۔ میں بھی محسوس کروں، تم بھی اپنے ساڑھے پانچ چھ فٹ کے قد پر غور کرو کہ ہم کون کون سی سنت سے دور ہیں، ہم کس کس سنت سے محروم ہیں، وہ سنت اپنے آپ میں پیدا کر لو، اللہ کی قسم ہے اللہ پاک تجھے نبی علیہ السلام کے دست مبارک سے پانی نصیب کر دے گا۔

لوگو! ہم مرضی بھی اپنی کریں، ہر کام نبی علیہ السلام کی سنت کے الٹ کریں اور حوض کوثر نبی علیہ السلام کے دست مبارک کا پیئے، یہ خواب دیکھیں ایسا نہیں ہو سکتا، سنت کی خاطر کچھ قربانی دیں گے تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں، اللہ کریم نبی پاک علیہ السلام کے دست مبارک سے پانی نصیب کر دے گا۔

**رمضان اور قرآن کریم:**

اللہ پاک نے فرمایا: لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اس کا معنے ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ اللہ چاہتا ہے کہ یہ ٹریننگ اور تربیت کا مہینہ ہے جس جس سنت سے محروم ہو اس مہینے میں ٹریننگ کر کے اپنے آپ سے کمی دور کر لو انشاء اللہ نبی پاک علیہ السلام کے حوض کا پانی ضرور ملے گا۔ بھائیو! اپنے آپ کو محمدی بناؤ، صورت محمدی ہے، سیرت محمدی ہے، وضع قطع محمدی ہے، چال چلن محمدی ہے، غمی خوشی محمدی ہے، جب محمدی بن جاؤ گے تو اللہ پاک محمدی ہاتھوں کا پانی نصیب کر دے گا۔

خالق کائنات نے فرمایا:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرۃ: ۱۸۵)

جہاں اللہ تعالیٰ نے رمضان کو اور بڑی فضیلتیں اور عظمتیں عطا کیں، وہاں اللہ پاک نے رمضان کو یہ بھی عظمت عطا فرمائی کہ اپنی پیاری کتاب اسی مہینے میں نازل فرمائی یہ اللہ پاک کا

مہمان ہے' مہمان کی قدر دانی کرنا' مہمان سے پیار کرنا' یہ اللہ کا مہمان جب اللہ پاک کے پاس جائے گا تو پھر اچھی رپورٹ سنائے گا' رمضان جا کر اللہ پاک سے کہے گا' اے اللہ یہ بندے بڑے اچھے ہیں' اللہ فرمائیں گے: اے رمضان تو نے کیا دیکھا' رمضان کہتا ہے: مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ۔ میں نے ان کو کھانے اور شہوات سے روکا' انہوں نے صبر کیا' یہ اپنے آپ پر قابو پا گئے' ہر چیز موجود تھی لیکن یہ نہ کھانے کے قریب گئے اور نہ شہوات کے قریب گئے' اب میں تیرا پیارا سا مہمان تیرے پاس ایک مقصد لے کر آیا ہوں' اللہ فرماتے ہیں اے میرے پیارے تو کیا مقصد لے کر آیا ہے' رمضان کہتا ہے: اللہ میں اس کا سفارشی بن کر آیا ہوں' اگر تجھے میرے ساتھ سچی محبت ہے تو اس روزہ دار کے تمام گناہ معاف کر دے۔

اے رات کو قرآن سننے والو' وفادار بن کر رہنا' اگر وفا کرو گے تو انشاء اللہ وفا ہی ہوگی' تراویح میں دل لگا کر پورا قرآن سننے کی نیت کرو' ناغہ نہیں کرنا' دن کے وقت قرآن مجید کا پارہ خود پڑھا کرو اور رات کو قیام میں سنا کرو' پھر دیکھو اللہ پاک تم سے کتنا راضی ہوتا ہے۔ ایسا کھرا مومن بن کہ تجھے اللہ پاک کے رمضان کے آنے پر خوشی ہو' آج اللہ والوں کی کتنی تیاریاں ہیں' اللہ کی قسم ہے مومنوں کو رمضان کے آنے پر بڑی خوشی ہوتی ہے۔ کبھی جا کر آٹا لاتا ہے' کبھی لوازمات زندگی اپنے گھر میں لاتا ہے تاکہ رمضان میں کوئی پریشانی نہ آئے' مومنوں کے دلوں میں رمضان کا پیار ہوتا ہے' اسی لیے اللہ پاک نے ایمان والوں کو بلایا۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ اے ایمان والو! مومن ہوتا ہی وہ ہے جس کو رمضان کے آنے پر خوشی ہو' اور منافقوں کو سر درد شروع ہو گیا۔ کہنے لگے پہلے بازار میں سگریٹ پی لیتے تھے' پان کھا لیتے تھے' ٹی سٹال سے چائے پی لیتے تھے' اب ٹی سٹال اور پان کی دکانیں بند' بے روز سر پکڑ کر بیٹھا ہوا ہے کہ یہ کیا بن گیا' لیکن مومن بندے کو خوشیاں ہیں' یہ کہتا ہے اللہ میں بھول کر بہت گناہ کر بیٹھا ہوں' یہ تیری رحمت کی ٹھاٹھ والا مہینہ آ رہا ہے' آدھی رات کو اٹھ کر تیری بارگاہ میں سر سجدے میں رکھ کر جھکاؤں گا اور رو رو کر تجھے مناؤں گا پھر تیری رحمت کی ٹھاٹھ میں میرے تمام گناہ بہہ جائیں گے' مومن کہتا ہے ؏

ماہ رمضان اے رب کے مہمان' تیرا آنا مبارک ہو
رکھیں گے روزے پڑھیں گے قرآں' تیرا آنا مبارک ہو

یہ اللہ پاک کا مومن بندہ رب کے مہمان کو مرحبا کہہ رہا ہے ع

تو رحمت کما مہینہ ہے' تو بخشش کا خزینہ ہے
جھڑ جائیں گے گناہ بنے گی نیکیاں' تیرا آنا مبارک ہو

میں ایک بڑی پیاری بات یاد کراؤں' مومن کا ایمان کہتا ہے ع

تیری ہر رات پیاری ہے' تیرا ہر دن نرالا ہے
تجھی میں آیا ہے رب کا قرآں' تیرا آنا مبارک ہو

## شیطان اور جہنم لاک میں:

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو جنت میں ایک بڑی میٹھی سی ہوا چلتی ہے' جب یہ جنت کے درختوں کے پتوں سے مس ہو کر گزرتی ہے تو ایک بڑی پیاری آواز نکلتی ہے' جنت کی حوریں مسکرا کر کہتی ہیں یا اللہ آج کیسا منظر ہے یہ کیسی پیاری ہوائیں ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں تمہیں پتہ نہیں چلا' آج رمضان کا مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ اے مالک فرشتے جلدی کر میرے جنت کے دروازے کھول دے اور جہنم کو تالا لگا دے' آج میری رحمت کی ٹھاٹھ جوش میں آ گئی ہے۔

حبیب کبریاء علیہ السلام نے فرمایا: فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ. جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ. اور دوزخ کے دروازوں کو تالے لگا دیئے جاتے ہیں۔ وَسُلْسِلَتِ الشَّيٰطِيْنُ. شیطانوں کو بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

اگر کسی کو کہیں!

تو گناہ نہ کیا کر' وہ کہتا ہے کیا کریں' شیطان جان نہیں چھوڑتا۔

تو نماز نہیں پڑھتا' کہتا ہے شیطان غلبہ پائے کھڑا ہے۔

تو سودی کاروبار کرتا ہے' کہتا ہے یار کیا کریں' شیطان نے غلط راستے پر لگا دیا ہے۔

تو جوا نہ کھیلا کر' کہتا ہے کیا کروں' شیطان نے غلط راستے پر لگا دیا ہے۔

اب جب رمضان آئے گا تو تو کس شیطان کا نام لے گا۔ پھر کہنا' اصل میں شیطان نے عقل ماردی ہے۔ ہم اس کے ایسے تابع ہوئے ہیں کہ خود ہی شیطان بنے ہوئے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حوریں پوچھتی ہیں' اللہ یہ ہوائیں کیسی ہیں--- یہ فضائیں کیسی

ہیں--- یہ بہاریں کیسی ہیں--- یہ خوشبوؤں کی لہریں کیسی ہیں--- فرمایا میرا رمضان شروع ہو گیا ہے۔اسی لیے میں نے عرض کیا اے اللہ پاک کے پیارے مہمان رمضان ع

جنت بھی سجی حوریں بھی سجی

کہتے ہیں سبھی تیرا آنا مبارک ہو

منتظر ہیں تیرے ایمان والے قرآن والے

تو پیارا رب کو تو پیارا سب کو

تجھ پہ قرباں میرا دل میری جاں، تیرا آنا مبارک ہو

## چند ایک مزید مسائل

نبی پاک ﷺ نے فرمایا وَھُوَ شَھْرُ الْمُوَاسَاۃِ۔ یہ خیر خواہی کا مہینہ بھی ہے اگر کوئی غریب ہے تو اس کے گھر راشن پہنچانا وہ روزے رکھے گا تو اللہ تجھے اجر دے گا اس کے بعد عید آئے گی تو غریبوں کا خیال کرنا یہ ہو کہ اپنا بچہ تھری پیس پہنے پینٹ شرٹ، کوٹ اور آٹھ سو کے بوٹ پہنے اور غریب کا بچہ بے چارہ کپڑوں کو ترستا رہ جائے۔ باپ کی شفقت سے محروم ایک یتیم بچہ کپڑوں کو ترستا رہ جائے۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا یہ خیر خواہی کا مہینہ ہے اس میں خیر خواہی کرنا اللہ کریم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا اس وقت تک میری امت خیر اور بھلائی پر رہے گی جب تک سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرے گی۔اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ حد سے بڑھ جائیں۔سورج ابھی کھڑا ہے اور تم روزے کھولنے شروع کر دو بلکہ سورج غروب ہو جائے تو پھر لمبی تاخیر نہیں بلکہ فوراً روزہ کھولو، یہ نبی کریم علیہ السلام کی سنت ہے۔

لوگو روزہ رکھنے کی نیت نماز تراویح ہے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً))

اللہ کے پاک نبی علیہ السلام رمضان ہوتا یا غیر رمضان رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔آقا علیہ السلام نے رمضان میں قیام اللیل صحابہ کرام کو جو باجماعت کروائی اس کے علاوہ نبی پاک علیہ السلام نے گھر میں تہجد نہیں پڑھی یہی قیام اللیل ہے کبھی نماز تراویح ہے یہی نماز تہجد ہے--- یہ روزے کی نیت ہو گئی،

روزہ رکھنے کی ایک نیت کیلنڈروں پر بھی لکھی ہوتی ہے۔ جو نبی پاک علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں، اگر کسی بھائی کو حدیث مل جائے تو میں انشاء اللہ زندگی بھر اس کا غلام۔

روزہ افطار کرنے کی دعا:

((اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ))

افطار کی دعا پڑھ کر بسم اللہ پڑھیں اور پھر روزہ افطار کریں۔

روزہ افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

((ذَھَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ))

افطاری کی دعائیں ثابت ہیں لیکن سحری کی دعا ثابت نہیں، روزہ رکھنے کی نیت پتہ نہیں کس مولوی نے بنائی جو شہرت پکڑ گئی، اللہ ذوالجلال مجھے اور آپ کو روزوں کا پورا پورا اجر وثواب عطا فرمائے۔

بھائیو! آج سے تیاریاں کرو رمضان میں۔

زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنی ہے۔

زیادہ سے زیادہ ذکر واذکار کرنا ہے۔

زیادہ سے زیادہ صدقہ خیرات کرنا ہے۔

اپنے مال کا حساب کر کے چالیسواں حصہ زکوٰۃ مستحقین، دینی ادارے، مجاہدین، غرباء اور مساکین کو پہنچاؤ، اپنے رشتہ دار دیکھو اگر کوئی بے روزگار بیٹھا ہے روٹی سے تنگ ہے، بچوں کے بارہ میں پریشان ہے اس کے گھر زکوٰۃ کا پیسہ پہنچاؤ تا کہ وہ بھی بے چارہ کاروبار کر سکے اس کے بچے روٹی کھائیں، اسی طرح گلی محلے میں اگر کوئی غریب ہے--- تنگدست ہے--- بیوہ ہے--- اس کے گھر پہنچاؤ، جامعہ محمدیہ اوکاڑہ--- تعلیم الاسلام ماموں کانجن--- جامعہ سلفیہ فیصل آباد--- جامعۃ الدعوۃ السّلفیہ ستیانہ بنگلہ--- جامعہ اہل حدیث لاہور (المعروف روپڑیاں والا مدرسہ) یہ بڑے بڑے ادارے جہاں اللہ کے فضل وکرم سے بیسیوں نہیں، ہزاروں دین کے عالم پیدا ہوئے۔ ان اداروں کا خیال رکھنا، اللہ ذوالجلال میری اور تمہاری حاضری قبول فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# فرضیتِ زکوٰۃ وفضائلِ صدقات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○﴾ (البقرة: ٢٦٢)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن ہے
تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمت اسلام کر جاؤں

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت ادب اور احترام کے لائق معززات پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں! دعا ہے کہ اللہ جل جلالہٗ اپنی بارگاہ میں میری اور آپ سب کی حاضری قبول فرمالے اور رمضان المبارک کی ان مقدس گھڑیوں میں جمعۃ المبارک کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے میرا اور آپ سب کا جمع ہونا قبول کر کے ہماری بخشش اور نجات کا سبب بنائے' جس طرح مل جل کر فریضہ جمعۃ المبارک ادا کر رہے ہیں' اللہ کریم اس حاضری کی برکت سے قیامت کے دن آقا علیہ السلام کے حوضِ کوثر کی حاضری نصیب فرمائے۔

آپ کو اشتہارات کے ذریعے معلوم ہو چکا ہے' آج میں رمضان المبارک کے تیسرے خطبہ جمعہ میں بڑا اہم عنوان عرض کرنا چاہتا ہوں' خالق کائنات نے!

جہاں نماز کا حکم ارشاد فرمایا' وہاں زکوٰۃ کا حکم بھی فرمایا ہے۔

جہاں اقیموا الصلوۃ کا تذکرہ آیا وہاں واتو الزکوٰۃ کا بھی تذکرہ آیا۔

اس کے علاوہ مومنوں کو صدقات وخیرات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

زکوٰۃ وصدقات کی برکات دنیا میں:

آقا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سخی اور کھلے دل والا ہے اللہ ذوالجلال اسے جنت کے قریب کر دیتا ہے اور بخل کنجوسی انسان کو جنت سے دور کر دیتی ہے' آج میں ان شاء اللہ قرآن وحدیث سے فرضیت زکوٰۃ اور فضائل صدقات آپ حضرات کے گوش گذار کروں گا' دعا کریں اللہ ذوالجلال حق اور سچ شرح صدر سے بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو اللہ کریم نے بہت زیادہ مال و دولت اور پراپرٹی عطا فرمائی' لیکن اسے خرچ کرنے کا جذبہ نہیں ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں' جن کا دل اللہ نے بڑا سخی بنایا' مولا کریم نے کھلا دل عطا فرمایا' لیکن حالات اور کاروبار اس قابل نہیں کہ وہ صدقہ خیرات کر سکیں' آقا علیہ السلام نے اپنے صحابہ کی ایسی تعلیم وتربیت فرمائی کہ آقا علیہ السلام جہاد کے لئے اعلان فرماتے یا کسی غریب کی خدمت کے لئے اعلان کر دیتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارش کی طرح برس پڑتے اور اس طرح سخاوت کرتے کہ عرش پر رب ذوالجلال خوش ہو جاتا اور فرش پر آمنہ کا لال راضی ہو جاتا۔

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے وقتوں میں بنی اسرائیل کا ایک شخص سفر کرتا جا رہا ہے' سفر کرتے کرتے اس شخص کو آواز سنائی دیتی ہے' اس طرح محسوس ہوتا ہے جیسے اللہ ذوالجلال کی طرف سے غیبی آواز بلند ہوتی ہے' بادلوں کو حکم ہو رہا ہے'

((اَيُّهَا السَّحَابُ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانًا))

اے بادلو! میرے فلاں نام کے آدمی کا باغ خشک ہو رہا ہے' جلدی کرو میرے اس بندے کے باغ کو پانی لگا کر سیراب کر دو' یہ جانے والے راہی مسافر بندے نے جب یہ غیبی آواز سنی تو اس شخص نے ادھر ادھر دیکھا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے لیکن کوئی نظر نہ آیا' کہتا ہے دیکھتے دیکھتے آسمان کے بادل اکٹھے ہو کر ایک پتھریلی زمین پر برسنا شروع کر دیتے ہیں' بڑی تیز اور موسلا دھار بارش ہوئی' بارش کے برستے برستے یہ سارا پانی ایک جگہ جمع ہو جاتا ہے' وہاں سے ایک نالہ نکلتا ہے' اب اس نالے میں جدھر پانی جا رہا ہے' یہ مسافر آدمی بھی اس پانی کے ساتھ چلتا جا رہا ہے' کہتا ہے: وہ کون بختوں والا ہے' جس کے باغ کو آسمان کے بادل پانی لگا رہے ہیں؟ چلتے چلتے تھوڑے ہی فاصلے پر ایک بڑا پیارا باغ آیا' یہ سارا بارش کا پانی اس کے باغ کو لگا ہے' آگے دیکھتا

ہے کہ ایک شخص اپنے باغ کو پانی لگا رہا ہے اور ساتھ چلتا پھرتا اللہ ذوالجلال کا ذکر کر کے اللہ کریم کو یاد کر رہا ہے اس نے آتے ہی پوچھا: اے باغ کو پانی لگانے والے ذرا مجھے اپنا نام تو بتا تیرا نام کیا ہے؟ وہ کہنے لگا: لِمَ تَسْئَلُ عَنْ اِسْمِیْ۔

اے آنے والے راہی مسافر تجھے میرے نام کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے تو کیوں میرا نام پوچھ رہا ہے، یہ کہتا ہے یار جب تیرا نام معلوم ہوگا تو پھر مجھے اصل مسئلے کا پتہ چلے گا اس نے اپنا نام بتایا وہ آدمی کہنے لگا اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّحَابِ۔

کہنے لگا یار میں نے تیرا نام بادلوں سے سنا آسمان سے آواز آتی ہے اے بادلو! جلدی کرو میرے فلاں نام کے بندے کے باغ کو پانی لگا کر آؤ تو کیا عمل کرتا ہے؟ کس وجہ سے مولا تجھ پر اتنا مہربان ہے کہ آسمان کے بادل برستے ہیں اور سپیشل میرے باغ کو پانی لگایا جا رہا ہے، کہنے لگا یار مجھے یہ تو پتہ نہیں کہ بادلوں سے آواز آتی ہے یا نہیں بس مجھے تو یہی پتہ ہے کہ جب میرے باغ کو پانی کی ضرورت پڑتی ہے اللہ کریم خود ہی پانی بھیج دیتا ہے یہ مجھے بھی پتہ نہیں کہ یہ کہاں سے آتا ہے وہ کہنے لگا ٹھیک ہے اللہ خود ہی انتظام فرما دیتا ہے لیکن تیرے اندر کیا خوبی ہے؟ کہنے لگا یار اور تو کوئی خوبی نہیں مجھے ایک ہی بات یاد ہے جب میرے باغ کی فصل تیار ہو جاتی ہے تو میں اپنے باغ کی فصل کے تین حصے کر لیتا ہوں۔

ایک حصہ غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیتا ہوں جو غریب مسکین میرے باغ سے پھل لے جاتے ہیں جن غریبوں کو میں غلہ دیتا ہوں جن کے بچوں کے لئے آٹا دانہ دے دیتا ہوں وہ راہی مسافر میرے حق میں دعائیں کرتے جاتے ہیں ان غریبوں مسکینوں کی دعاؤں سے اللہ مہربان ہو جاتا ہے۔

دوسرا حصہ اپنے گھر میں استعمال کے لئے رکھتا ہوں۔

تیسرا حصہ باغ پر خرچ کرتا ہوں۔

میں نے اپنی طرف سے رب ذوالجلال کا جو حصہ مقرر کیا ہے میں ان غریبوں مسکینوں کو خیرات دیتا ہوں اس خیرات کی وجہ سے اللہ ذوالجلال نے کبھی میرے باغ کو خشک نہیں ہونے دیا میں نے روٹین بنا رکھی ہے کہ تین حصے کرتے ہیں ان میں سے ایک حصہ رب کی راہ میں خرچ کر

دیتے ہیں، رب کی راہ میں خرچ کرنے کی برکت سے اللہ کئی گنا اور اضافہ کر دیتا ہے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ﴾

وہ کون نصیبوں والا ہے جو اللہ کریم کو قرض حسنہ دے اللہ بڑھا چڑھا کر اس کا قرضہ واپس کر دے گا، ایک صحابی سیدنا ابو دحداح انصاری رضی اللہ عنہ میرے آقا علیہ السلام کے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں، عرض کرتے ہیں، آقا! بھلا رب کو قرضے کی کیا ضرورت ہے؟ اللہ کریم کا اعلان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ﴾ (الفاطر: ۱۵)

تم سب اللہ کے فقیر ہو، اللہ ساری دنیا کو عطا کرنے والا --- ساری دنیا کو کھلانے پلانے والا --- ساری دنیا اللہ کریم کے دروازے کی سوالی ہے اور اللہ پوری کائنات کا غنی داتا ہے۔

سیدنا ابو دحداح عرض کرتے ہیں: آقا! رب تو غنی ہے اللہ کریم تو بے نیاز ہے، اس کو تو کوئی ضرورت نہیں، اس نے قرض حسنہ کیا کرنا ہے؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابو دحداح! رب کو ضرورت تو کوئی نہیں لیکن اللہ کریم اپنے بندوں کو سخی دیکھنا چاہتا ہے، اللہ ذوالجلال اپنے پیاروں کی سخاوت دیکھنا چاہتا ہے جو شخص رب کی راہ میں اللہ تعالیٰ کی دکھی مخلوق پر اپنا سرمایہ خرچ کرتا ہے وہ اس طرح ہے جیسے رب کو قرض حسنہ دے رہا ہے وہ

خرچ دین پر کرے گا۔

خرچ جہاد پر کرے گا۔

خرچ بیوہ عورتوں پر کرے گا۔

قیامت کا دن آئے گا تو اللہ پاک بڑھا چڑھا کر قرضہ واپس کر دے گا یعنی اس کے بدلے جنت کے باغ و بہار عطا کرے گا۔

سیدنا ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو خوش ہو گئے، عرض کرتے ہیں: آقا! وہ جو میرا سامنے باغ ہے وہ مجھے بڑا ہی پیارا ہے، اگر آپ ضمانت دیتے ہیں کہ اللہ اس کے بدلے بڑھا چڑھا کر جنت کے باغ عطا کرے گا تو آپ ضامن بن جائیں، یہ میرا سارا باغ ہی قرض حسنہ ہے، جہاں آپ کا دل چاہے اسلام کے لئے خرچ کر دیں، یہ اعلان کر کے جلدی جلدی باغ کی طرف گئے،

بیوی بچے باغ کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ اپنی بیوی کو باغ کے باہر سے ہی آواز دیتے ہیں، کہ اے میری بیوی کی امی جلدی کرو، باغ خالی کر دو، اب یہ باغ ہمارا نہیں، میں نے یہ اللہ پاک کو قرض حسنہ میں دے دیا ہے، وہ عورت اللہ والی، نیکوکار، جنت کی خریدار اور آمنہ کے لال علیہ السلام کی تربیت یافتہ تھی، خوش ہو کر اپنے بچے سے کہتی ہے، بیٹا باہر چلو، باغ خالی کر دیں، یہ باغ ہمارا نہیں، تیرے ابو نے اللہ پاک کو قرض حسنہ میں دے دیا ہے۔

اتنی اتنی سخاوتوں کے تذکرے قرآن وحدیث میں کیوں آئے، اللہ کریم جود وسخاء اور فیاض لوگوں کے ساتھ محبت اور پیار کرتا ہے، بعض میرے بھائیوں کا وطیرہ ہے کہ آنے والوں کو خدمت کے طور پر طعنے دے کر مذاق کرتے ہیں، بتاؤ، آپ کا دل کیوں نہیں کرتا کہ کشکول لے کر کسی کے دروازے پر جاؤ، آپ کا دل کیوں نہیں چاہتا کہ کسی کے سامنے جا کر ہاتھ پھیلاؤ، دعا کریں اللہ یہ نبوت ہی نہ لائے۔

## غلہ قحط کے موقعہ پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت:

مجھے یاد آیا، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت ہے، مدینہ پاک میں غلے کی کمی آگئی، لوگ بے چارے بڑے پریشان ہیں، آپ کو پتہ چلا کہ فلاں علاقے سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا غلے سے لدا ہوا ایک قافلہ آرہا ہے، اونٹوں کی قطاریں آرہی ہیں، خریداروں اور بیوپاریوں کو معلوم ہوا تو یہ سارے اپنی دوکانیں چھوڑ کر مدینے سے باہر قافلے کے راستے میں آکھڑے ہوئے، کہنے لگے عثمان جی! ہم سے سودا کر لو آپ جتنا منافع لینا چاہتے ہیں، ہم اس سے دگنا دینے کے لئے تیار ہیں، یہ قافلے کا سارا غلہ ہمیں بیچ دیں، آج مدینہ میں قحط پڑا ہے، ہم بیچیں گے تو نوٹ کمائیں گے۔
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یارو! میرا ایسے بیوپاری سے سودا ہو چکا ہے جو مجھے کئی گنا منافع دینے کے لئے تیار ہے، بیوپاری کہنے لگے اگر آج ہم سے اونچی کوئی بولی دے گیا تو پھر بات ماننے والی تو نہ ہوئی۔

ایک کہتا ہے دس کے بارہ دیتے ہیں۔

دوسرا کہتا ہے، چودہ دیتے ہیں۔

تیسرا کہتا ہے، سولہ دیتے ہیں۔

یہ بڑھ چڑھ کر بولیاں لگا رہے ہیں لیکن پیارے عثمان نے ایک ہی جملہ یاد ہوا ہے' فرماتے ہیں: یارو! میرا سودا تم سے اونچے تاجر سے ہوگیا ہے' مجھے بہت زیادہ منافع مل رہا ہے' ابھی قافلہ مدینہ نہیں پہنچا لیکن یہ ریٹ پہلے ہی لگانا شروع کر دیتے ہیں' قافلہ قریب آ رہا ہے اور یہ ریٹ بڑھاتے جا رہے ہیں' ہر تاجر کی سوچ ہے کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا غلہ میں نے خریدنا ہے' بڑا منافع کماؤں گا' جب پیارے عثمان کے مالِ تجارت کا قافلہ مدینہ پہنچا تو میرے عثمان رضی اللہ عنہ مدینہ کے چوک میں اعلان کر دیتے ہیں' اے مدینہ کے غریبو' مسکینو! اے میرے کملی والے شہر کے دکھیو اور پریشان بندو! جلدی کرو' اپنی بوریاں اور توڑے لے کر آ جاؤ' عثمان غلہ تقسیم کرنے لگا ہے' اپنی اپنی ضرورت کے مطابق فری غلہ لے جاؤ۔

جس کے گھر آٹا نہیں' عثمان کے ڈپو سے آٹا لے جائے۔

جس کے گھر دانے نہیں' عثمان کے غلے سے دانے لے جائے۔

جس کو کھجوروں کی ضرورت ہے' عثمان سے کھجوریں لے جائے۔

جس نے بچی کی شادی کرنی ہے' اگر اس کے پاس کپڑا نہیں' آ ؤ عثمان سے کپڑا لے جاؤ۔

میرا تجارت کا قافلہ پہنچ چکا ہے' یہ سارے تاجر حیران و پریشان کھڑے ہیں' کہتے ہیں یار عثمان! تو تو کہتا تھا' مجھے ایک بہت بڑا منافع والا تاجر مل گیا ہے' لیکن آپ غریبوں میں مفت تقسیم کر رہے ہیں' آپ فرماتے ہیں: آمنہ کے لال کی زبانی ضمانت ملی ہے جو شخص ان دکھیوں اور بے سہاروں کا سہارا بن جاتا ہے۔

جو کسی غریب کو کھلاتا ہے' اللہ اسے جنت کی نعمتیں کھلائے گا۔

جو کسی پیاسے کو پلائے گا' اللہ اسے جنت کا پانی پلائے گا۔

جو کسی ننگے کو کپڑا عطا کر دیتا ہے' اللہ اسے جنت کے ریشمی حُلّے پہنا دے گا۔

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ کریم نے دنیا میں دس اور آخرت میں سات سو گنا کا وعدہ کر لیا ہے' کیا تم میں کوئی سات سو گنا منافع دینے والا ہے؟

**سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا خواب:**

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جس دن عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اتنی بڑی قربانی کی

جب منہ مانگا ریٹ ملتا تھا اس وقت سخاوت کر کے مسکینوں، یتیموں اور دکھی لوگوں کی دعائیں لے کر شام کو گھر پہنچے، ابن عباس رضی اللہ عنہما اس رات خواب دیکھتے ہیں کہ آقا علیہ السلام نے بڑا خوبصورت لباس پہنا ہوا ہے اور بڑے خوبصورت گھوڑے پر سوار ہو کر سواری دوڑاتے جا رہے ہیں، جب میں نے خواب میں آقا علیہ السلام کو آتے دیکھا تو میں راستے میں کھڑے ہو کر عرض کرتا ہوں، آقا ذرا دو منٹ ٹھہر جاؤ، آپ کی زیارت کو ترستے ہوئے کافی دن گذر گئے ہیں، آج اچانک ملاقات ہوگئی ہے تو زیارت کر لینے دو، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، عبداللہ پیچھے ہو جا، مجھے بڑی جلدی ہے، آج عثمان غنی نے بہت بڑی سخاوت کی ہے، اللہ کریم نے عثمان کا جنت کی حوروں سے نکاح کرنا ہے، میں اس پیاری تقریب میں جا رہا ہوں، جہاں اللہ کریم عثمان غنی کو شان عطا کریں گے۔ (اللہ اکبر)

## زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا انجام:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (ال عمران: ۱۸۰)

جو شخص اللہ کریم کے راستہ میں خرچ نہیں کرتا، سال کے بعد اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا، کسی دکھی مسکین کے کام نہیں آتا، بخل اور کنجوسی کو اپنے لئے فائدہ مند سمجھتا ہے، کہتا ہے، میں نے اتنا پیسہ بچا لیا ہے، مجھے اتنی بچت ہوگئی ہے، جو میں نے لاکھ میں سے ڈھائی ہزار زکوٰۃ دینا تھی، اس ڈھائی ہزار کا میں کوئی بانڈ کیوں نہ خرید لوں، یہ میرا پچیس سو کا فائدہ ہوگیا، یہ بخل اور کنجوسی کو اپنے لئے فائدہ مند نہ سمجھے بلکہ اس کے لئے نقصان دہ ہے، یہ جو اس نے اللہ ذوالجلال کے راستے کا حق نہیں نکالا۔ قیامت کے دن اس کے مال کو اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔

لوگو! آؤ اب ذرا آقا علیہ السلام کا فرمان سننا، یہ کسی مولوی کی بات نہیں، یہ عرش والے ذوالجلال اور کملی والے پیغمبر کی باتیں ہیں، آقا علیہ السلام نے فرمایا:

﴿مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾

جس کو اللہ کریم نے مال عطا کیا، وہ سال کے بعد اپنے کاروبار کا حساب کر کے مال سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ نہیں نکالتا، اللہ کریم قیامت کے دن بے زکوٰۃ مال کا بہت بڑا سانپ بنا دے

گا اور اس بخیل کے گلے میں ڈال دیا جائے گا' سانپ منہ کھول کر اس کے منہ پر ڈسے گا' یہ بندہ جان چھڑائے گا لیکن اس کے گلے میں لٹکا ہوا سانپ کہے گا' اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ۔ اے ظالم! کیوں مجھ سے دور بھاگتا ہے' میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں' جس کی زکوٰۃ نہیں دیتا تھا' جس کو اللہ کریم کے راستے میں خرچ کرنا اپنے لئے نقصان دہ سمجھتا تھا۔

## کرو مہربانی تم اہل زمیں پر:

بھائیو! غور کرنا' آقا علیہ السلام نے فرمایا: یٰبَنِیْ اٰدَمَ۔ اے آدم کے بیٹے! اَنْفِقْ' اللہ کے راستے میں خرچ کیا کر' اللہ پاک فرماتے ہیں: اَنْفِقْ عَلَیْکَ.

میرے بندوں پر تو خرچ کیا کر' تجھ پر میں خرچ کروں گا۔

میرے بندوں کو تو دیا کر' تجھے میں دیا کروں گا۔

میرے بندوں کی ضرورتیں تو پوری کر' تیری ضرورتیں میں پوری کردوں گا۔

میرے غریب بندوں کی ضرورتوں میں کام تو آیا کر' تیری حاجتیں میں پوری کردوں گا۔

اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ وَّ اَنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾

(الانفال: ۲۸)

اے دنیا والو! اللہ کریم نے یہ مال دولت اور اولادیں تمہارے لئے فتنہ اور امتحان بنائے ہیں' کہیں پھسل نہ جانا' اللہ کریم کو ناراض نہ کر لینا' اگر تم مال اولاد کے امتحان میں کامیاب ہو جاؤ گے تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس بڑے اجر ہیں۔

## کوڑھی، گنجے اور نابینے انعام اور ان کا امتحان:

بھائیو! بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے' جو تینوں مختلف بیماریوں کا شکار تھے۔

① ایک بے چارہ کوڑھی تھا' لوگ اس سے نفرت کرتے' کوئی اسے دیکھنے اور اس کے پاس بیٹھنے کے لئے تیار نہیں۔

② دوسرا آدمی جس کے سر پر بال ہی نہیں ہیں' یہ بالکل بالوں سے محروم ہے' لوگ اس سے بڑی نفرت کرتے' اس کے مختلف قسم کے الٹے نام رکھے جاتے۔

③ تیسرا بے چارہ آنکھوں سے نابینا تھا۔

اب ان تینوں کی آزمائش کا وقت آیا' اللہ کریم نے فرشتہ بھیجا' فرشتہ انسانی شکل میں کوڑھی سے آ کر کہتا ہے' اے اللہ کے بندے تیرا کیا حال ہے' وہ کہنے لگا' یار! ہم غریبوں کا کیا حال ہے' بیماری نے کھالیا ہے اور جسم پر کوڑھ چلا ہوا ہے' کوئی شخص ہمیں دیکھنے کے لئے تیار نہیں' رشتہ دار رشتہ داری چھوڑ گئے ہیں' دوست دوستی چھوڑ گئے ہیں۔

میرے بھائی! جب انسان پر مشکل وقت بنا ہوا ہو' اس وقت یار اور وفادار بھی آنکھیں پھیر جاتے ہیں' جب انسان کے پاس پیسہ اور دنیا کا مال ہو اس وقت ہر شخص ہی رشتہ داری بنانے کی کوشش کرتا ہے' دعا کریں اللہ ایسے برے وقت سے محفوظ فرمائے۔

## فرشتہ کوڑھی کے پاس:

فرشتے نے اس کوڑھی بندے سے جا کر حال پوچھا' وہ کہتا ہے' یار! ہمارا کیا حال ہے' ہم سے ہر شخص ہی نفرت کرتا ہے' جسم ایسا بے کار ہو چکا ہے' کہ دیکھنے کے قابل نہیں' فرشتہ کہتا ہے اگر اللہ تجھے شفاء عطا کر دے' اللہ تجھ پر مہربانی کر دے تو تیرا کیا خیال ہے؟ کہتا ہے' یار! تیرے جیسے نیک آدمی کی دعا سے ہی شفاء مل جائے تو میں اللہ کا شکریہ ادا کروں' مجھے اور کیا چاہیے' اس فرشتے نے اللہ کا نام لے کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اللہ نے اسی وقت سارا جسم ٹھیک کر دیا' یہ شخص دیکھ کر حیران ہو گیا' یہ فرشہ کہتا ہے' اب جو مانگنا ہے' مانگ لے' آج مجھے اللہ کریم نے بھیجا ہے' وہ شخص کہنے لگا یار! اس طرح کر' کوئی بچہ دینے والی اونٹنی مل جائے' جب بچہ دے گی تو جوڑا ہو جائے گا' پھر مال زیادہ ہونا شروع ہو جائے گا اور مجھ پر اللہ کی مہربانی ہو جائے گی' اس فرشتے نے دعا کی' مولا یہ تیرا کوڑھی بندہ' تو نے اس کو شفاء دی ہے' اگر تو شفاء دینے پر قادر ہے تو مال دینے پر بھی قادر ہے' اللہ اس کی تمنا کے مطابق اونٹنی عطا کر دے' اس نے دعا کی تو اللہ ذوالجلال نے اونٹنی عطا کر دی' اب اس اونٹنی نے بچہ دیا' مال بڑھنا شروع ہو گیا' اس کے پاس اتنا مال جمع ہو گیا کہ لائنیں لگ گئیں' اس کے ڈیرے مال سے بھر گئے' ہر طرف اونٹنیاں ہی اونٹنیاں ہیں۔

## فرشتہ گنجے کے پاس:

اب فرشتہ دوسرے گنجے آدمی کو جا کر کہنے لگا' اے دوست سنا' تیرا کیا حال ہے' یہ کہنے لگا' یار!

ہمارا حال کیا پوچھتا ہے' میرے سر پر بال نہیں ہیں' ہر شخص مجھے طرح طرح کے مذاق کرتا ہے' ہر بندہ میرے طرح طرح کے نام رکھتا ہے۔

اگر سر پر بال آ جائیں تو اور کیا چاہیے' فرشتے نے بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ پھیرا تو اللہ پاک نے بال سلامت کئے' پھر کہتا ہے' مانگ کیا مانگتا ہے' ہم دعا کر دیں' وہ شخص کہنے لگا' یار! تیری دعا سے مولا نے بال دیئے ہیں' چل دعا کر دے اللہ ذوالجلال مجھے ایک گائے عطا کر دے' اس فرشتے نے دعا کی تو اللہ نے گائے دے دی' اس کا مال بھی بڑھنا شروع ہو گیا' یہ بڑا جاگیر دار بن گیا۔

## فرشتہ نابینے کے پاس:

اب فرشتے نے نابینا آدمی سے آ کر پوچھا: حافظ جی سناؤ' اس نے کہا کیا سنائیں' نظر ہی کچھ نہیں آتا' فرشتہ کہنے لگا کیا تجھے آنکھیں چاہئیں' وہ کہتا ہے اگر اللہ آنکھیں دے دے تو اس کے خزانے میں کون سی کمی ہے' اس فرشتے نے ہاتھ پھیرا تو اللہ کریم نے آنکھوں کا نور لوٹا دیا' یہ بڑا خوش ہوا کہ اللہ کریم نے ساری دنیا روشن کر دی ہے' یہ فرشتہ کہنے لگا' حافظ جی! اور کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو' میں اللہ کریم سے لے کر دوں' یہ کہنے لگا صرف ایک بکری کی ضرورت ہے' اگر اللہ کریم بکری دے تو چلو اس کا دودھ پی لیا کروں گا اور میرا گذارہ چل جائے گا۔ فرشتے نے دعا کی تو اللہ کریم نے بکری عطا فرما دی' اس بکری سے مال بڑھنا شروع ہو گیا' اللہ کریم نے اتنا مال بڑھا دیا کہ اس کے ڈیرے بکریوں سے بھرے ہوئے ہیں' اللہ کریم نے ان تینوں کو ان کی مرضی کی صحت اور مال عطا فرمایا:

﴿اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾

(الانفال:۲۸)

اللہ کریم نے فرمایا: لوگو! مال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ آزمائش اور امتحان ہی امتحان ہے۔

❀ جب ان تینوں کے پاس وافر مال اکٹھا ہو گیا تو پھر ان کا امتحان شروع ہو گیا' اللہ کریم نے وہی فرشتہ ایک سوالی اور فقیر کے روپ میں بھیجا' یہ سب سے پہلے کوڑھی سے آ کر کہنے لگا:

جس اللہ کریم نے تجھے تندرستی عطا کی۔

جس اللہ کریم نے تجھے پیارا جسم عطا کیا۔

جس اللہ رب العزت نے تجھے خوبصورت جوانی عطا کی۔

جس مولا کریم نے تجھے صحت وسلامتی والی زندگی عطا کی۔

میرا فقیر کا سوال ہے‘ مسافر اور غریب آدمی ہوں‘ میرے پاس پیسہ نہیں ہے‘ بڑی دور کا سفر ہے‘ یار! مجھے اللہ واسطے ایک اونٹنی دے دے تاکہ میں اس پر سوار ہو کر سفر کر لوں‘ میرے بچے اس کا دودھ پیا کریں گے تو میں تجھ کو دعائیں دیا کروں گا‘ یہ کہتا ہے یار میں تو بڑا مقروض ہوں‘ میرے پاس کچھ نہیں ہے‘ میں نے تو جگہ جگہ دینے ہیں‘ اس نے بڑی منت سماجت کی اور کہا‘ یار دیکھ! تو کوڑھی تھا کیا اللہ نے تجھے صحت نہیں دی۔

تو بھوکا ننگا تھا کیا اللہ نے تجھے مال نہیں دیا۔

یہ کہنے لگا‘ تو کون سے کوڑھی کی بات کرتا ہے‘ تو مجھے کوڑھی کہتا ہے‘ زبان بند کر‘ تو کوڑھی‘ تیرا باپ کوڑھی‘ میں کوڑھی کہاں سے‘ میں تو بالکل صحیح سلامت پیدا ہوا ہوں‘ اس کو رب کی نعمتیں ہی بھول گئیں‘ اس کی عقل نے کام نہ کیا کہ جو مجھے میرا کوڑھ بتا رہا ہے‘ آخر یہ میرے پرانے راز اور حالات جانتا ہے‘ اس نے چار باتیں کیں‘ کہتا ہے دیکھ‘ تو بھوکا ننگا تھا رب نے تجھے اتنا مال دیا‘ اب تو اللہ کے راستے میں دے دے۔ یہ کہتا ہے نہیں‘ فرشتہ کہنے لگا اگر اللہ تجھے اسی طرح کا کر دے تو پھر‘ یہ کہتا ہے کس طرح کا‘ فرشتہ کہتا ہے‘ جس طرح کا پہلے کوڑھی تھا‘ یہ کہتا ہے‘ میں تو کوڑھی نہیں تھا‘ فرشتہ کہنے لگا اگر تو کوڑھی نہیں تھا تو کیا میں دعا کر دوں‘ یہ کہتا ہے بے شک کر دے‘ تیرے جیسے کئی دیکھے ہیں‘ اللہ کے فرشتے نے دعا کی‘ یا اللہ دیکھ تو نے مال دیا‘ تو نے صحت اور حسن دیا‘ مولا تو نے کتنا کرم کیا‘ یہ تیری ساری نعمتیں بھول گیا ہے‘ یہ سب کچھ فراموش کر بیٹھا ہے‘ اللہ یہ جس طرح کا پہلے تھا اس کو اسی طرح کا ہی کر دے‘ یہ اپنے امتحان میں فیل ہو گیا‘ اب اس پر آفتیں آنا شروع ہو گئیں۔

❀ اب فرشتہ دوسرے شخص کے پاس جا کر کہتا ہے‘ بھائی جان! اللہ کریم نے آپ کو کتنے خوبصورت بال دیئے‘ آپ کی زلفیں کیسے چمک رہی ہیں‘ جس نے آپ کو خوبصورت حسن دیا ہے‘ یار! اس کے نام پر مجھے ایک گائے ہی دے دے‘ میرے بچے بھوکے ہیں‘ چلو وہ دودھ ہی پی لیا کریں گے‘ یہ کہنے لگا: یار! میرا پہلے ہی بڑا لمبا چوڑا لین دین ہے‘ کسی سے لینا ہے کسی کا دینا ہے‘

تیری مہربانی کسی اور در سے جا کر مانگ لے' تم منہ اٹھائے رکھتے ہو' ایک جاتا ہے تو دوسرا آ جاتا ہے' دوسرا جاتا ہے تو تیسرا آ جاتا ہے' چل چھٹی کر' اس نے کہا: یار دیکھ! تو سر سے گنجا تھا' اللہ نے تجھے خوبصورت بال دیئے' تو بھوکا ننگا تھا' رب نے تجھے گائیں دے دیں' یہ کہتا ہے تو کس گنجے کی بات کرتا ہے' ہمارے خاندانی بال ہیں' میرے باپ کے خوبصورت بال تھے' اب میرے خوبصورت بال ہیں اور تو ہمیں گنجے بتاتا ہے' فرشتہ کہتا ہے' ایک وقت تھا کہ تیرے سر پر بال نہیں تھے' تیرے پاس دنیا کا مال نہیں تھا' رب نے تجھے بال بھی عطا کئے اور دنیا کا مال بھی عطا کیا' اس لئے اس کا شکر یہ ادا کر اور اس کے راستے میں خرچ کر' اللہ پاک تجھے اور عطا کرے گا' یہ کہتا ہے گنجائش ہی کوئی نہیں' اس نے بڑا سمجھایا' فرشتہ کہتا ہے اگر اللہ تجھے اسی طرح کا کر دے' تو پھر' یہ کہتا ہے بے شک کر دے' ہماری صحت پر کیا اثر ہے' فرشتے نے دعا کر دی' یا اللہ! یہ تیرا ناشکرا بندہ اڑ گیا ہے' مولا یہ دل کو بخل کے تالے لگا بیٹھا ہے۔

ایک آدمی مرنے لگا تو لوگ اس کو آ کر کہنے لگے' اے اللہ کے بندے تو نے ساری زندگی صدقہ نہیں کیا' جاتے ہوئے دس روپے مسجد کو ہی دے دے' جاتے جاتے کسی مسکین اور بیوہ کو کچھ دے دے' وہ کہتا ہے میری جان نہ کھاؤ' رب کو جان تو دینے لگا ہوں' جان سے پیاری اور کون سی چیز ہے' جو میں اسے دوں۔

لوگو! شیطان بندے کو سو سو سبق سکھاتا ہے اور سو سو جواب یاد کرواتا ہے' یہ کہتا ہے یار! اللہ نے تجھے خوبصورت حسن عطا کیا ہے' اس کے راستے میں صدقہ کر' اللہ تجھے اور دے گا' کہتا ہے کمائیں ہم' کھائیں غریب یہ کیسے ہو سکتا ہے' آپ کا تو کام ہی مانگنا ہے' فرشتے نے بددعا کر دی۔ مولا یہ بے ایمان جس طرح کا پہلے تھا اسی طرح کا گنجا ہی کر دے' یہ پھر اسی طرح کا ہو گیا۔

❀ اب یہ تیسرے آدمی کے پاس جا کر کہتا ہے' اے اللہ کے بندے! دیکھ' اللہ نے تجھے کتنی بکریاں اور خوبصورت آنکھیں دی ہیں' یار! میں مسافر اور غریب آدمی ہوں اگر تو مہربانی کرے تو مجھے ایک بکری دے دے۔ میں اور میرے بچے دودھ پیا کریں گے تو تجھے دعائیں دیا کریں گے' یہ کہنے لگا یار! تیری بات تو سچی ہے' میں آنکھوں سے اندھا تھا' اللہ کریم نے مجھے آنکھیں دی ہیں' میرے پاس کچھ نہیں تھا' اللہ کریم نے ایک بکری دی تو اس سے مال بڑھا' اب ماشاء اللہ اتنا مال

ہے، مجھے معلوم ہی نہیں کہ میری کتنی بکریاں ہیں، تجھے جتنی بکریوں کی ضرورت ہے، ہانک کر لے جا، بچوں کو دودھ پلا کر مجھ غریب کو دعائیں دینا۔

آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا: ان تینوں کی آزمائش ہوئی، رب ذوالجلال نے تینوں کو شفاء بھی عطا فرمائی، تینوں کو مال بھی عطا کیا، ان تینوں میں دو فیل اور ایک کامیاب و کامران ہے۔

## اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرنے کی فضیلت:

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَ مَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَهُوَ یُخۡلِفُهٗ وَ هُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ۝﴾ (سبا:۳۹)

اے لوگو! تم جو کچھ بھی اللہ پاک کے راستے میں خرچ کرو گے، اپنے مال کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ دو گے یا صدقہ خیرات کرو گے، اپنی فصلوں سے عشر ادا کرو گے، مجھے اپنی کبریائی کی قسم ہے، تمہارا مال کم نہیں ہوگا بلکہ تمہارے لئے فائدہ ہی فائدہ ہے، اس لئے کہ جس اللہ پاک کے راستے میں خرچ کرو گے وہ اللہ بہتر روزی دینے والا ہے، اس کے راستے میں دس دو گے تو اللہ رب العزت دس کو ستر سے ضرب دے کر عطا فرمائے گا، اللہ کریم جھولیاں بھر بھر کر روزی عطا فرمائے گا۔

ایک دن میرے آقا علیہ السلام کے پاس کچھ مہمان آئے، میرے آقا آواز دیتے ہیں، اے میرے بلال جلدی کر گھر سے روٹی کا معلوم کر کے آ، سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ میرے آقا علیہ السلام کے گھر جاتے ہیں، جا کر اماں جان کا دروازہ کھٹکھٹایا، عرض کیا، اماں جان! آقا روٹی مانگتے ہیں مہمان آیا ہے، اندر سے آواز آتی ہے، آقا سے عرض کر دینا، پانی کے سوا کچھ نہیں، آقا علیہ السلام نے اپنی دوسری بیوی کے گھر بھیجا تو وہاں سے بھی یہی جواب ملتا ہے، سب بیویوں کے گھروں سے یہی جواب ملا، آقا پانی کے سوا کچھ نہیں۔

اگر پاکستانی بیوی ہوتی تو کہتی اس طرح کے مُردے گھر سے بندہ مرا ہی اچھا ہے، یہاں کوئی چیز بھی نہیں، چیونٹی پھر گئی ہے، ان کی تربیت نبی کریم علیہ السلام نے کی تھی، اس لئے انہوں نے فاقے کر کے گذارہ کیا، ان کی نظریں جنت کے باغوں پر تھیں، اب مرضی کا سوٹ نہ آئے تو گھر میں لڑائی پڑ جاتی ہے، مرضی کا میک اپ نہ آئے تو گھر میں فتنہ پیدا ہو گیا، معمولی معمولی باتوں پر گھروں میں جھگڑے ہیں۔

بھائیو! آمنہ کے لال علیہ السلام کے گھرانے سے تربیت حاصل کرو جب سب گھروں سے جواب آیا تو آقا علیہ السلام نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں اعلان کر دیا' کیا کوئی صحابی ہے' جس کے گھر میں کھانا ہو' ایک صحابی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہمان مجھے دو' دوسرا کہتا ہے' آقا ایک مجھے دو' اس طرح مہمان تقسیم ہو گئے۔

## اپنے گھر والوں پر مہمان کو ترجیح دینے والے:

ایک انصاری صحابی نے بھی جذبات میں آ کر عرض کر دیا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہمان مجھے بھی دے دیں' یہ صحابی مہمان گھر لے گئے اور گھر جا کر بیوی سے کہا' اللہ کے پاک نبی کا مہمان آیا ہے' کیا روٹی ہے' وہ کہنے لگی: اللہ کے بندے! آپ مہمان کھینچ لائے ہیں گھر میں روٹی تو نہیں ہے' میں نے کپڑے میں بچوں کے لئے یہ چند ٹکڑے سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں' اب جس طرح آپ کہتے ہیں کر لیتے ہیں' صحابی کہتا ہے' اب تو میں لے آیا ہوں' شرمندہ ہوں گے اس طرح کر تو پانی اور وہ ٹکڑے لے آ۔

عرب کا رواج تھا کہ جب تک میزبان ساتھ نہ بیٹھے' مہمان کھانا نہیں کھاتا تھا' اس نے سوچا کہ اگر میں ساتھ بیٹھ گیا تو مہمان بھوکا رہ جائے گا' مہمان کو بھی سیر کرنا ہے اور روٹی بھی کم ہے' یہ بیوی سے کہنے لگا جب ہم دونوں روٹی کھانے کے لئے بیٹھ جائیں تو تو تیز قدموں سے آ کر چراغ ٹھیک کرنے کے بہانے آہستہ سی پھونک مار کر چراغ بجھا دینا' اندھیرا ہو جائے گا' اس طرح مہمان اندھیرے میں کھانا کھاتا جائے گا اور میں ویسے ہی منہ ہلاتا جاؤں گا' اس طرح اسے معلوم ہو گا جس طرح میرا میزبان کھانا کھا رہا ہے' مہمان کھانا کھا لے گا' انہوں نے ایک حیلہ کیا' اب کھانا آ گیا' مہمان کو اشارہ کیا جی کھانا کھاؤ' مہمان کہتا ہے' میرے ساتھ بیٹھو' آپ کھائیں گے تو میں کھاؤں گا' یہ کہتا ہے جی آپ کھائیں میں سیر ہوں' لیکن وہ بھی بھوکے تھے' یہ مہمان کے ساتھ بیٹھ گئے' بیوی نے کسی بہانے آ کر چراغ بجھا دیا' یہ مہمان کھانا کھاتا رہا' انصاری صحابی اپنا ہاتھ روٹی تک لے جاتا اور پھر منہ کی طرف لے آتا۔ منہ ہلا کر کبھی پانی کا گھونٹ پی لیا' مہمان نے سمجھا میزبان کھانا کھا رہا ہے' اس طرح مہمان کو کھانا کھلایا اور پھر رات کو بستر دے کر آرام کرایا۔

اب صبح نماز کے لئے آقا علیہ السلام کے پاس گئے تو سرکارِ مدینہ نے انصاری صحابی کا چہرہ دیکھا'

آ قا علیہ السلام کا چہرہ ٹمٹما رہا ہے' آ قا علیہ السلام خوشی سے مسکرا رہے ہیں' آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں' اے میرے انصاری صحابی! تو رات کو جو عمل کر کے سویا ہے' اللہ کریم نے تیری صفات میں قرآن کی آیتیں نازل کر دی ہیں' یہ عرض کرتا ہے آ قا رات کو عمل کیا کرنا ہے' میں بڑی خوشی سے آپ کا مہمان لے گیا' مجھے معلوم نہیں تھا کہ گھر میں ایک وقت کی روٹی نہیں ہے' میری بیوی نے بچوں کیلئے چند ٹکڑے چھپا کر رکھے ہوئے تھے' آ قا اگر میں ساتھ بیٹھتا تو مہمان کا پیٹ نہیں بھرتا تھا' مہمان بھوکا رہتا تھا' مہمان کو سیر کرنے اور اس کی خدمت کے لئے رات کو میں نے یہ کام کیا' اسی طرح خالی ہاتھ روٹی تک لے جاتا' پھر منہ تک لے آتا اور پانی کے گھونٹ بھرتا رہا' میرے مہمان نے سمجھا میزبان کھانا کھا رہا ہے' آ قا ہم نے رات کو اس طرح اپنے مہمان کو کھانا کھلایا' آ قا علیہ السلام مسکرا کر فرماتے ہیں' اے میرے انصاری صحابی! اللہ کریم کو تیری ادا اتنی پیاری لگی ہے' آواز آتی ہے:

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الحشر: ۹)

اللہ کریم نے فرمایا: میرے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو ضرورت مند ہونے کے باوجود دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دیتے ہیں' مہمان بھوکا تھا' اپنی بھوک کا نہیں سوچا بلکہ اپنے مہمان کی بھوک کا خیال کیا ہے' اللہ پاک کو یہ ادائیں اتنی پیاری لگی ہیں کہ اللہ پاک نے یہ ادائیں قرآن بنا دیا ہے۔

## کھانے کی تیاری اور ایک ضرورت مند کی صدا:

ایک دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ مزدوری کر کے سوا دو سیر یا ڈھائی سیر جَو کما کر لاتے ہیں' پیارے علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' فاطمہ جلدی کر' یہ چکی پر آٹا پیس لے اور آٹا گوندھ کر روٹی تیار کر' پھر مجھے اور میرے حسن وحسین کو روٹی کھلا' سیدہ فاطمہ نے روٹی پکا کر پیارے علی کے سامنے رکھی' ابھی پیارے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے سامنے روٹی آئی کہ دروازے سے آواز آتی ہے' اے گھر والو! یہ نبی کی بیٹی اور جنت کی خاتون کا گھر ہے' ایسے دروازوں سے سوالی خالی نہیں جایا کرتے' پیٹ سے بھوکا ہوں' مسکین ہوں' کوئی اللہ کے لئے روٹی دے دو' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' بیٹا حسن جاؤ اس فقیر کو روٹی دے آؤ' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دوبارہ آٹا پیس کر روٹی تیار کرتی ہیں' ابھی روٹی لا کر دستر

خوان پر رکھی ہے' آواز آئی میں یتیم ہوں' سر پر کمانے والا کوئی نہیں' گھر میں فاقے ہی فاقے ہیں' بڑی پریشانی ہے' اے گھر والو! کوئی اللہ کے راستے میں دے دو' تم مجھ یتیم کو کھلاؤ گے تو عرش والا تمہیں روزی عطا کرے گا' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' بیٹے حسین جاؤ' اس یتیم کو روٹی دے آؤ' اب تھوڑے سے جو بچے ان کو پیس کر آٹا گوندھا' روٹی تیار کی' ابھی دستر خوان پر آئی ہے کہ دروازے سے آواز آتی ہے' میں کئی سالوں سے جیل کاٹ کر آیا ہوں' قیدی ہوں' بے گناہ جیل میں پھنسا ہوا تھا' آج رہائی کا حکم ملا ہے' ابھی جیل سے نکل کر آیا ہوں' میرے پاس کرایہ کوئی نہیں' پیٹ بھوکا ہے' بھوک لگی ہوئی ہے' روٹی کا سوال کرتا ہوں' اللہ کے لئے روٹی کھلا دو' تم دنیا میں مجھے کھلاؤ گے' اللہ ذوالجلال تمہیں کھلا دے گا' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بیٹا جاؤ' اس سوالی کو دے آؤ۔ پیارے علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فاطمہ جلدی کر آٹا گوندھ' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' اے میرے سرتاج! روٹیاں کہاں سے پکاؤں' اب تو جو ہی ختم ہو گئے ہیں' اللہ پاک ہی عطا فرمائے گا۔

ایسی خوبیوں والے' ایسے اعمال اور ایسی سخاوت والوں کے بارے عرش والا اعلان کرتا ہے:

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا۝﴾ (الدھر: ٨)

اللہ ذوالجلال نے فرمایا: میرے ایمان اور یقین والے بندے! مسکینوں' یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں' یہ اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کی خوبیاں بیان کی ہیں۔

کہیں آواز آتی ہے:

﴿يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ﴾ (ال عمران: ١٣٤)

میرے بندے تنگی اور آسانی میں میرے راستے میں خرچ کرنے سے باز نہیں آتے' یہ خرچ کرتے ہی رہتے ہیں' لیکن اب کیا حال بن گیا ہے' بیٹے کی شادی پر "شُر لیاں" چلانی ہوں تو یہ پندرہ پندرہ ہزار کا بارود پھونک دیتا ہے اور اگر اللہ کریم کے گھر کو چار روپے دینے پڑ جائیں تو پھر سو سو گلہ کرتا ہے کہ مولویوں نے گھر کے ٹکانے بنائے ہوئے ہیں' یہ مولویوں نے جائیدادیں بنائی ہوئی ہیں' اللہ رب العزت کے راستے میں خرچ کرنا ہو تو اس کو بیماری پڑ جاتی ہے' کسی یتیم' بیوہ کی خدمت کرنی پڑ جائے' کوئی دینی ادارے والا آ جائے تو سو سو مذاق کرتا ہے' اگر پٹاخے چلانے ہوں' مووی بنانی ہو تو وہاں ہزاروں خرچ ہو جائیں' بینڈ باجے اور میراثیوں کو دینے ہوں تو اس کو

کوئی محسوس نہیں ہوتا' تکلیف اس وقت ہوتی ہے جب اللہ کے راستے میں خرچ کرنا ہوتا ہے۔

## اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کو برباد نہیں ہونے دیتے:

میرے بھائی! یاد رکھنا' اگر آپ اللہ پاک کے راستے میں خرچ کر جائیں گے--- دنیا میں کوئی صدقہ جاریہ بنا جائیں گے--- دنیا میں کوئی مسجد بنوا جائیں گے--- کہیں پانی پینے کا انتظام کر جائیں گے--- کہیں وضو کا اہتمام کر جائیں گے--- کہیں غریب بچوں کے پڑھنے کا انتظام کر جائیں گے--- کوئی بے چارہ دکھی پریشان اور بے روزگار ہے اس کے روزگار کے لئے اس کا کاروبار بنا جائیں گے' اللہ ذوالجلال کی قسم ہے اللہ تیرے صدقے کو ضائع نہیں کرے گا۔

میری بات کو محسوس نہ کرنا' مقابلے میں آ کر قربانیاں کرنا' مقابلے میں آ کر عمرے کرنا' آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں' جو شخص ریا کاری کی نیت سے عمل کرتا ہے' اس کا ثواب ملنا تو بڑی دور کی بات ہے' بندہ الٹا مجرم بن جاتا ہے' اس کو شرک میں شامل کر کے بندہ فاسق' فاجر اور گناہ گار بن جاتا ہے۔

ایک آدمی دکھی اور بے روزگار ہے' اس کی بچیاں کپڑوں کو ترس رہی ہیں' اس کے بچے بے چارے سکول نہیں پڑھ سکتے' اس لئے کہ فیس اور کتابوں کے پیسے نہیں ہیں اور دوسرا عیاشیاں کر رہا ہے' مقابلے پر بیٹھک سجائی جا رہی ہے' ڈیکوریشن ہو رہی ہے۔

اے رب کے بندے! کسی دکھی بے روزگار کے کاروبار کے لئے پندرہ بیس ہزار لگا کر اس کا کاروبار بنا دے' وہ اس میں کما کر اپنے بچوں کو کھلائے گا تو وہ تجھے دعائیں دیتے رہیں گے' اللہ تجھ پر برکتیں نازل کرے گا' لیکن اتنا حوصلہ کہاں سے آئے گا۔

سرکارِ مدینہ نے چندے کا اعلان کیا' سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں' آ قا! ایک ہزار اونٹ میرا لکھ لیں' فرمایا: گھوڑے بھی چاہئیں' عرض کیا: آ قا! ایک سو گھوڑا بمعہ اسلحہ بھی لکھ لیں' آ قا علیہ السلام نے فرمایا: کچھ چندہ نقدی چاہیے' عرض کیا: اتنی اشرفیاں پاس ہیں' اشرفیاں لا کر آ قا علیہ السلام کے ہاتھ پر رکھیں' سرکارِ مدینہ اسے کبھی دائیں ہاتھ پر اور کبھی بائیں ہاتھ پر الٹ پلٹ کر رہے ہیں اور آسمان کی طرف منہ کر کے دعا کرتے ہیں' اے اللہ! تیرے عثمان نے تیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کر دیا ہے' تو عثمان کو راضی کر دے' میرے آ قا علیہ السلام نے فرمایا:

((مَا ضَرَّ عُثْمَانُ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ))

میرے عثمان آج کے بعد اگر تو کوئی عمل بھی نہ کرے' اللہ نے تجھے جنتی بنا دیا ہے۔

میرے بھائیو!

یہ رمضان سخاوت کا مہینہ ہے۔

یہ رمضان عبادت کا مہینہ ہے۔

یہ رمضان بخل کے تالے توڑنے کا مہینہ ہے۔

یہ رمضان کنجوسی کی سیاہی اتارنے کا مہینہ ہے۔

یہ رمضان خیرات کا مہینہ ہے۔

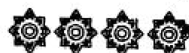
اس میں صدقہ خیرات کریں گے---نفل نوافل پڑھیں گے---اپنی زبان کو چغلی سے بچا لیں گے---غریبوں کی خیر خواہی کریں گے--- اللہ ذوالجلال قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کے حوض کا پانی نصیب فرمائے گا۔

اللہ والا کہتا ہے ؏

سال پچھوں تشریف لایا' اے رمضان مہینہ
جو نہ اس دی قدر پچھانے' او بے سمجھ کمینہ
سخیاں لئی رمضان مبارک' چن خوشی دا چڑھیا
بے دیناں بے ادباں دے گھر' آن سیاپا وڑھیا
اے مومن رکھ تو روزہ' جیوں رب فرمایا
سال پچھوں رمضان مبارک نال نصیباں آیا

ان گھڑیوں کو سعادت سمجھ کر اس کی راتوں میں قیام کر لیں' دن کے روزے رکھ لیں' قرآن پاک کی تلاوت کر لیں' دکھی مسکین اور بیوہ کی خدمت کر لیں' اللہ ذوالجلال دو جہاں کی بھلائیاں عطا فرما دے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



# عرشِ الٰہی کا سایہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o ﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ o وَّفَوَاکِہَ مِمَّا یَشْتَہُوْنَ o کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ہَنِیْٓئًا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ o﴾ (المرسلات: ٤١-٤٤)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمت اسلام کر جاؤں

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو بھائیو عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! پردے میں بیٹھ کر سماعت فرمانے والی معززات' مکرمات اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں' دلی دعا ہے اللہ جل جلالہٗ میری اور آپ سب کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے' ہم سب کا فریضہ جمعۃ المبارک ادا کرنا مالک ہماری بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے' جس طرح اللہ کے گھر میں جمعہ کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں' اسی طرح مالک ارض وسماء قیامت کے دن اپنے پیارے محبوب علیہ السلام کے حوض کوثر کی حاضری نصیب فرمائے اور آقا علیہ السلام کے پیارے' خوبصورت اور خوشبودار ہاتھوں سے جام کوثر نصیب فرمائے۔

اللہ ذوالجلال کی جس قدر بھی حمد وثنا کی جائے کم ہے' جس نے زمین بنائی' آسمان بنایا اور سارا جہاں بسایا ہے' بے شمار' ان گنت' لا تعداد اور بے حد وحساب درود وسلام آقائے دوجہاں' پیغمبر آخر الزماں' صاحب قرآں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کیلئے۔

## جیسا عمل، ویسا صلہ:

حضرات! اللہ ذوالجلال کے قرآن کا اعلان ہے' آقا علیہ السلام کا فرمان ہے اور ہر مومن کا ایمان

ہے کہ انسان دنیا میں جیسا عمل کرے گا قیامت کے دن اس کا ویسا ہی بدلہ پائے گا' اعمال اچھے ہوں گے تو اللہ ذوالجلال بہترین جزاء عطا فرمائے گا' اعمال برے ہوں گے تو یقیناً انسان کو سزائیں بھگتنا پڑیں گی' نمازی نماز پڑھتا ہے' روزہ دار روزے رکھتا ہے' قاری قرآن کی تلاوت کرتا ہے' سخی سخاوت کرتا ہے' حاجی حج کرتا ہے' غرض کوئی بندہ اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے نیکی کرتا ہے تو اللہ کریم اس کا اجر اور صلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے صلہ میں اللہ پاک نے مومن اور صالح آدمی کے لئے ایسی خوبصورت اور عالی شان جنت بنائی کہ!

مَالَا عَیْنٌ رَاَتْ۔ کسی آنکھ نے اسے دیکھا نہیں۔

وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ۔ کسی کان نے اس کے چرچے سنے ہی نہیں۔

وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ۔ کسی بشر کے دل میں اس کا تصور بھی نہیں آیا۔

دعا کرو اللہ کریم ہم سب کو نصیب فرمائے۔

حضرات! میں نے اس وقت چند آیات مقدسہ تلاوت کی ہے' جس میں مالک کائنات نے قرآن اور محبوب نے حدیث پاک کے بیان میں متقی اور پرہیز گار بندوں کو خوشخبری سنائی کہ اے تقویٰ اختیار کرنے والو! نیک اعمال کر کے اللہ پاک کو خوش کرنے والو! خالق کائنات نے فرمایا:

﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ٥﴾ (المرسلات: ۴۱)

پرہیز گار بندے' حلال کھانے اور سچ بولنے والے' اللہ ذوالجلال کی بندگی اور عبادت کرنے والے جنت کے درختوں کے سائے تلے عیش کریں گے۔

لوگو! آج دنیا میں کتنی گرمی ہے' سردی آجائے' بندہ اتنا کمزور ہے کہ اس سے سردی برداشت نہیں ہوتی' اتنا کمزور ہے کہ گرمی شدت اختیار کر جائے تو اس سے گرمی برداشت نہیں ہوتی لیکن اللہ ذوالجلال نے فرمایا: جب میری جنت میں آ ؤ گے تو ایسا ماحول عطا کروں گا کہ

﴿لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا٥﴾ (الدھر: ۱۳)

میری جنت میں نہ سردی محسوس کرو گے اور نہ گرمی محسوس کرو گے' بڑا اعالی شان منظر ہو گا۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: لوگو! اللہ پاک نے جنت کے ایسے سایہ دار درخت بنائے ہیں کہ کوئی

چلنے والا سو سال تک بھی جنت کے سائے تلے چلتا جائے لیکن اس کا سایہ ختم نہ ہو' مومنوں کے لئے وہ کیسا پیارا جنت بنا ع

تیرے لئی رب نے جنت بنائی    موتی لعل' ہیریاں دی سیج سجائی
پاک صاف حوراں تیرا تک دیاں راہ    اللہ اللہ کر چل مسجد آ
رب دی نماز پڑھ بندہ رب دا

دنیا میں اللہ پاک نے ریشم پہننے اور مردوں کو سونا استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے' سونے چاندی کے برتن حرام ہیں' لیکن جب نیکیاں اور نیک اعمال کرو گے تو اللہ پاک قیامت کے دن جنت میں تمام شوق پورے فرما دیں گے' اللہ ذوالجلال قیامت کے دن جنت میں استعمال کے لئے اپنے متقی بندوں کو سونے چاندی کے برتن اور پہننے کے لئے ریشم کا لباس ہی نہیں' ریشم کے بستر بھی عطا کریں گے' وہاں کیسا منظر ملے گا ع

جنت وچ تیرے لئی ریشمی لباس    دودھ دیاں نہراں نالے چاندی دے گلاس
سیب تے انار کیلے رج رج کھا    اللہ اللہ کر چل مسجد آ
رب دی نماز پڑھ بندہ رب دا

اللہ ذوالجلال کو راضی کرنے کے لئے خاتم الانبیاء ﷺ کی سنت والے اعمال کیا کرو' اللہ پاک قیامت کے دن نیک اعمال کا صلہ عطا کریں گے۔

آج دیکھ لیں! اتنی شدت کی گرمی پڑ رہی ہے کہ پنکھے چل رہے ہیں لیکن پسینہ پھر بھی آ رہا ہے' رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جب سورج بالکل قریب آ جائے گا تو اس کی تپش سے یہ زمین تانبہ بن جائے گی' ہر شخص پسینے میں شرابور ہوگا' وہ اتنی دھوپ اور گرمی کا دن ہوگا لیکن گرمی کی شدت اور دھوپ کی سختی میرے مومن بندوں کے لئے نہیں' میں نے اپنے مومن بندوں کے لئے چشمے والے سائے بنائے ہیں۔

## عرشِ الٰہی کا سایہ حاصل کرنے والے خوش نصیب:

بخاری شریف کی حدیث ہے' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث پاک کے راوی ہیں' فرماتے ہیں: لوگو! نبی کریم ﷺ نے صحابہ کے مجمع میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ.))

ایسے دن سات قسم کے خوش نصیب لوگ جن کو اللہ ذوالجلال اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے، جس دن اللہ پاک کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی دوسرا سایہ نہیں ہوگا۔

آؤ وضاحت کے ساتھ سنتے جاؤ کہ وہ کون خوش بخت ہیں جن کو اللہ پاک محشر کی گرمی سے بچانے کے لئے اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے۔

نبی پاک ﷺ نے سات قسم کے لوگوں کا تذکرہ فرمایا:

۱۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ۔ انصاف کرنے والا بادشاہ، عدل کرنے والا حکمران۔ جو اللہ پاک کی دھرتی پر اللہ کے بندوں کے درمیان انصاف کرتا ہے، غریبوں کمزوروں کو انصاف دلاتا ہے، اپنی رعایا میں انصاف کرنے والے عادل حکمران کو اللہ پاک اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمادیں گے۔

نبی پاک ﷺ نے انصاف کرنے والے حاکم کو اللہ کا سایہ قرار دیا ہے، جیسے کوئی شخص گرمی سے بچنے کے لئے سائے کا رخ کرتا ہے، اللہ پاک کی مخلوق انصاف تلاش کرنے کے لئے عدل کرنے والے بادشاہ کا رخ کرتی ہے، ایسا بادشاہ جو سوالیوں کے سوال اور فریاد سنتا ہے، اللہ کی مخلوق کا احساس کرتا ہے اور پھر دنیا میں میرٹ پر حق سچ کے فیصلے کرتا ہے، ایسے انصاف کے فیصلے کرنے والے اللہ پاک کے عرش کے سائے تلے عیش کریں گے۔

۲۔ وہ لوگ جن کو اللہ پاک نے اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمانا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَالشَّابُّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ.))

ایسا جوان جس نے جوانی میں توبہ کرلی، اللہ پاک اسے عرش بریں کا سایہ نصیب فرمائیں گے۔

میری ملت کے جوانو! غور کرو، کہتے ہو، جوانی مستانی ہوتی ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا کہ جوانی سدا نہیں رہتی، یہ جوانی کی بہاریں آخر ڈھل جاتی ہیں، یہ عارضی بہاریں ہیں، عرض کرنا چاہتا ہوں، اگر تو جوانی میں تائب ہو جائے۔

اگر جوانی میں اللہ تعالیٰ سے پیار پالے۔

اگر جوانی میں اللہ پاک کے دین کو سینے سے لگالے۔

اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، تو خالق کائنات کی نظروں میں محبوب بن جائے گا۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ایسے نیک جوان!

جنہوں نے جوانی میں اللہ کریم کی عبادت اور بندگی کی ہوگی۔

جنہوں نے جوانی میں اللہ پاک سے تعلق قائم کرلیا۔

جنہوں نے جوانی میں اپنے مولا سے پیار پالیا۔

جنہوں نے جوانیاں دین پر گذاری ہوں گی۔

مالک کائنات فرمائیں گے: اے جوان! میں تجھے دھوپ میں کھڑا کرنا برداشت نہیں کر سکتا، تیرا دھوپ میں رہنا تیرے مولا کو گوارہ نہیں، میرے عرش کے سائے تلے آ جا، جوانی مستانی تھی، دنیا فلموں اور گانوں پر لگ گئی، کوئی کلبوں میں چلا گیا، کوئی کسی انداز میں اپنی زندگی برباد کر رہا ہے۔

کسی نے آوارہ گردی میں اپنی جوانی کی بہاریں تباہ کردیں۔

کسی نے لچے لفنگوں کی محفلوں میں اپنی جوانی کی توانائیاں برباد کردیں۔

کسی نے بدمعاشوں اور اچکوں سے مل کر اپنی جوانی کی طاقتیں ختم کردیں۔

لیکن تو جوانی میں نمازیں پڑھتا رہا---تو جوانی میں قرآن پڑھتا رہا---تو جوانی میں شرافت اختیار کر گیا---تو جوانی میں اللہ والوں کی محفل میں بیٹھ گیا---تو جوانی میں میرے نیک بندوں کا ساتھ اختیار کر گیا۔ میرے بندے! آ میں تجھے عرش کا سایہ نصیب کر دیتا ہوں۔

آج کے جوان کی جوانی فلموں پر---کسی کی جوانی وی سی آر پر---کسی کی جوانی کیبل پر---کسی کی جوانی کلبوں میں---کسی کی جوانی عیاشیوں، بدمعاشوں اور عریانیوں پر---کسی کی جوانی بے دینی اور آوارہ گردی میں گذرتی ہے، آؤ میں تمہیں اس جوان کی بات سناؤں، جو میرے نبی کا تربیت یافتہ جوان ہے، جس نے جوانی میں اللہ کے دین سے پیار پایا۔

اس جوان کا نام مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہے، یہ ایسا خوبصورت اور پیارا نوجوان عربی شہزادہ تھا کہ مکے کی گلیوں سے گذرتا تو عرب کے شہزادے شہزادیاں اپنی کھڑکیاں اور دروازے کھول کر میرے مصعب کا دیدار کیا کرتے، میرے پیارے مصعب کی امی جان اپنے بیٹے سے اتنا پیار

کرتی کہ سب سے مہنگا کپڑا اور مہنگی خوشبو بازار سے خرید کر اپنے بیٹے کو دیا کرتی اور اس کا یہ دعویٰ تھا کہ میرے بیٹے سے مہنگا کپڑا کون پہن سکتا ہے، میرے بیٹے سے مہنگی خوشبو کون لگا سکتا ہے؟

سب سے مہنگی خوشبو لگائے گا تو میرا مصعب لگائے گا۔

سب سے قیمتی کپڑے پہنے گا تو میرا مصعب پہنے گا۔

شام کو سوٹ اور ہے، صبح کپڑے اور ہیں، یہ عربی شہزادہ جوان ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے دین سے محروم ہے، ایک وقت آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی دعوت اس کے کان میں پڑی تو اس نے اللہ پاک کے دین سے پیار پالیا اور اپنی زبان سے اقرار کرلیا۔

((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔))

اس نے دین کو سینے سے لگا لیا تو اللہ کریم کی نظروں میں قیمتی بن گیا، اس نے نبی کریم ﷺ سے قرآن پڑھا، ایک دن آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، میرے پیارے مصعب! تبلیغ کے لئے تیرا کوئی ساتھی یمن چلا گیا---کوئی بصرہ چلا گیا---کوئی طائف چلا گیا---میں نے اپنے صحابہ کو دور دراز تبلیغ کے لئے بھیجا ہے، میرا دل چاہتا ہے کہ میں تجھے مبلغ بنا کر مدینے بھیج دوں، جا کر مدینہ والوں کو اللہ پاک کا قرآن پڑھا، میری پاک حدیث کا سبق دیا کر، عرض کرتے ہیں، آقا! میں حاضر، نبی کریم ﷺ نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو قاری بنا کر مدینہ روانہ کر دیا کہ جا کر لوگوں کی ذہن سازی کر، اسلام کو متعارف کروا۔

### ہجرت مدینہ کا کچھ تذکرہ:

کچھ عرصہ کے بعد اللہ کریم نے اپنے حبیب کو اجازت عطا فرمائی، اللہ رب العزت نے فرمایا: محبوب! مکے والوں نے آپ کی قدر نہیں کی، میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ مکہ چھوڑ کر چلے جاؤ۔

مدینے کے لوگ آپ کو چاہنے والے ہیں۔

مدینے کے لوگ آپ کی زیارت کے پیاسے ہیں۔

مدینے کے لوگ آپ سے دلی پیار رکھنے والے ہیں۔

میرے نبی ﷺ اللہ کے حکم سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر مکہ چھوڑ کر مدینے چلے گئے، جب مدینے والوں کو معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت کے محبوب تشریف لا رہے ہیں، مدینے

کے تمام لوگ دوپہر تک اپنے گھر بار اور کاروبار چھوڑ کر مدینے سے باہر مکے کے راستے پہاڑوں کی چوٹیوں پر روزانہ میرے نبی کریم ﷺ کی راہ دیکھتے' ایک دن بھی ہوا' دو دن بھی ہوئے' تین دن بھی ہوئے' صبح آ جاتے' جب گرمی چھا جاتی تو واپس چلے جاتے' یہ منظر اور ماحول روزانہ ہی بنتا رہا' یہ نبی کریم ﷺ کی شدت سے راہ دیکھ رہے ہیں' ایک دن ایسا آیا کہ مدینے کے لوگ انتظار کر کے واپس چلے گئے' ایک یہودی کسی کام کے لئے گھر سے باہر نکلا' اس نے دیکھا کہ مکے کے راستے میں ایک اللہ والوں کا قافلہ آ رہا ہے' اس نے مدینے شہر کی طرف منہ کر کے اعلان کر دیا' اے مدینے والو! روزانہ جس کی راہ دیکھتے ہو وہ تمہارا مکے کا مہمان محمد ﷺ آ گیا ہے' یہ سارا مدینہ باہر نکل آیا' بزرگ بھی آ گئے' جوان بھی آ گئے اور چھوٹے چھوٹے معصوم بھی نکل آئے' کسی کی زبان پر نغمہ ہے ع

طَلَعَ الْبُدْرُ عَلَيْنَا     مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا     مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

مدینے کے لوگ میرے پاک نبی کا چہرۂ انور دیکھ کر خوشیوں میں گیت گاتے آ رہے ہیں' چھوٹے چھوٹے بچیاں بچے اپنے پیار کا اظہار کرتے ہیں ع

نَحْنُ جَوَارِیْ مِنْ بَنِیْ نَجَّارِ
یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

نبی پاک ﷺ کا استقبال' آپ سے پیار کا اظہار اور محبت کا پرچار ہو رہا ہے ع

اج چن خوشی دا چڑھیا نی     نبی قدم مدینے دھریا نی
سارا شہر مدینہ ٹھریا نی     ویکھو رونقاں شہر بازار دیاں
اسی کڑیاں قوم انصار دیاں     جند جان نبی توں وار دیاں
اللہ رحمت مینہ برسائے نی     سکے بوٹے پھر ہریائے نی
نبی پاک مدینے آئے نی     بوندا برسیاں باغ بہار دیاں
اج آیا پیر حقانی نی     بی بی آمنہ دا دل جانی نی
جبرائیل جیدا دربانی نی     اسی گولیاں اس سرکار دیاں

## اے نوجوانانِ امت مسلمہ:

حضرات! جو بات میں کرنا چاہتا ہوں' نبی کریم ﷺ نے ان جوانوں کا تذکرہ فرمایا' جنہوں نے جوانیاں اللہ ذوالجلال کے دین کے نام لگا دیں' مدینے کے بڑے بڑے ڈیروں والے اور قبیلوں کے سردار آئے سب کی کوشش ہے کہ آج اللہ کے حبیب ہمارے مہمان بن جائیں' چند گھڑیوں کے لئے ہماری حویلی میں قدم رنجہ فرمائیں' نبی کریم ﷺ کو اپنے گھر مہمان بنانے کے لئے لوگوں میں اتنے جذبات ہیں' قریب تھا کہ لڑائیاں چھڑ جاتیں' آپس میں دست و گریباں ہو جاتے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: ساتھیو! میں بھی مہاریں چھوڑ دیتا ہوں تم بھی مہاریں چھوڑ دو' جدھر میرے اللہ کو منظور ہوگا' میری سواری وہاں خود ہی چلی جائے گی' تم جھگڑا نہ کرو' آپ نے دیکھا کہ مدینے کے بڑے بڑے سردار' چوہدری اور خاندانوں کے رئیس آئے' نبی کریم ﷺ کی پیاسی نگاہیں کبھی دائیں دیکھتی ہیں' کبھی بائیں دیکھتی ہیں' کبھی آقا علیہ السلام سامنے نظر دوڑاتے ہیں اور فرماتے ہیں: ساتھیو! ذرا مجھے یہ بتاؤ' سارے مدینے والے آگئے ہیں' لیکن میرا قاری مصعب کیوں نہیں آیا' سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ نے بات سنی تو عرض کرتے ہیں: آقا! میں حاضر ہوں' ذرا رش کم ہوتا ہے تو میں پاس حاضر ہو جاتا ہوں' سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے قریب آئے تو آقا علیہ السلام سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھتے ہیں اور سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی طرف بڑھتے ہیں' نبی کریم ﷺ سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگا کر بار بار اس کے لباس کو دیکھتے ہیں' دیکھتے دیکھتے نبی کریم ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں' نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: اے مدینے والو! اس میرے مبلغ کو دیکھ لو' ایک وقت تھا کہ مکے کا شہزادہ مصعب ریشمی حلے پہننے والا' صبح سوٹ اور تھا' شام کو اور پہنایا جاتا' اور ٹاپ کی خوشبوئیں لگاتا' آج میرے مصعب نے جوانی کی بہاریں اور نخرے اللہ ذوالجلال کے دین پر قربان کر دیئے ہیں' صرف ایک ہی چادر ہے' اس پر بھی جگہ جگہ ٹانکے لگے ہوئے ہیں' اور بٹنوں کی جگہ چمڑے کی گرہیں دی ہوئی ہیں' آقا علیہ السلام نے اس کی درویشی حالت دیکھی تو آنکھوں میں آنسو آگئے' فرماتے ہیں: مصعب! مجھے تیری وہ شہزادوں والی زندگی اور نخرے والی چال یاد آگئی ہے۔

لوگو! نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

جنہوں نے جوانی میں اللہ رب العزت کی بندگی کی ہے۔
جنہوں نے جوانی میں اللہ رب العزت کو منالیا ہے۔
جنہوں نے جوانی میں اپنے اللہ کو راضی کرلیا۔
ایسے جوانوں کو اللہ پاک عرش کا سایہ نصیب فرمادیں گے۔

بھائیو! یہ فرمان رسول ہے' دنیا کے کسی عام بندے کی بات نہیں کر رہا' اس نبی کی بات کر رہا ہوں جو نبی بولے تو اللہ کریم نبی ﷺ کے بول قرآن بنا دیتا ہے' جس نبی کی زبان کی گارنٹی عرش سے آئی:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىO اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىO﴾ (النجم: ٣۔٤)

میرا پیارا اپنی مرضی سے نہیں بولتا' میرا محبوب اس وقت بولتا ہے جب عرش والا بلاتا ہے۔

٣۔ وہ لوگ جن کو اللہ ذوالجلال نے عرش کا ایئر کنڈیشنڈ سایہ نصیب فرمانا ہے' آپ علیہ السلام نے فرمایا:

((رَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ۔))

ایسا بندہ جس کا دل ہر وقت اللہ کے گھروں میں ہی لٹکا رہتا ہے' کیا مطلب؟
فجر پڑھ کر گیا تو ظہر کا انتظار ہے۔
ظہر پڑھ کر گیا تو عصر کا انتظار ہے۔
عصر پڑھ کر گیا تو مغرب کی انتظار ہے۔
مغرب پڑھی تو عشاء کا انتظار ہے۔

کبھی مسجد کی صفائی کا خیال کرتا ہے' کبھی مسجد میں وضو کے پانی کا اہتمام ہو رہا ہے' اسے ہر وقت مسجد کا ہی خیال رہتا ہے' معلوم کرتا ہے مسجد کا کیا حال ہے' مسجد میں کوئی پریشانی تو نہیں' قیامت کے دن اللہ کے گھروں سے پیار کرنے والا اللہ پاک کے عرش کے سائے تلے کھڑا ہوگا۔

٤۔ چوتھا بندہ۔آمنہ کے لال' پیکرِ حسن و جمال' ساری کائنات کے سردار نے فرمایا:

((وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ۔))

ایسے دو بندے جنہوں نے اللہ کریم کو راضی کرنے کے لئے آپس میں دوستی کی' دنیا کی کوئی غرض اور لالچ نہیں' دوستی کا مقصد صرف اللہ پاک کو راضی کرنا ہے' کبھی اللہ پاک کا دین سننے کے

لئے جلسے پر اکٹھے جا رہے ہیں، کبھی جمعہ پڑھنے کے لئے جا رہے ہیں، کبھی نماز پڑھنے کے لئے اکٹھے جا رہے ہیں، کبھی کسی کے دکھ سکھ میں شریک ہونے کے لئے جا رہے ہیں، کبھی بیمار پرسی کرنے کے لئے جا رہے ہیں:

((اِجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ۔))

ان کی محبت قائم رہی تو اللہ کی خاطر اور اگر کسی موڑ پر دوستی ٹوٹی تو وہ بھی اللہ کی خاطر، پیار اس لئے ختم نہیں ہوا کہ یار ایک لاکھ روپیہ دے میں نے کاروبار کرنا ہے، وہ کہتا ہے میرے پاس نہیں ہے، یہ کہتا ہے چل پھر تیرا راستہ اور میرا اور۔

لوگو! یہ دنیا کی خاطر دوستی ختم نہیں ہوئی، اگر ان کی دوستی ٹوٹی تو کسی دین کے معاملے پر، ایک کہتا ہے یہ کاروبار شرعی ہے، دوسرا کہتا ہے یہ غیر شرعی ہے، آؤ جا کر مسئلہ پوچھتے ہیں، قرآن وحدیث کے مطابق فتویٰ لیا، جھوٹا اپنی ضد پر قائم رہا کہ مولویوں نے یہ اپنے پاس سے فتویٰ لگایا ہے، ان کا مسئلے پر اختلاف ہوا، دین کے معاملے میں ان کے راستے جدا ہوئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: محبت قائم رہی تو اللہ کی خاطر، دوستی ختم ہوئی تو اللہ کی خاطر، جن کی محبت پیار اور ہر ادا اللہ کے لئے، ایسے دوستوں کو اللہ پاک عرش کا سایہ نصیب کریں گے۔

۵۔ پانچواں شخص۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ۔))

ایسا بندہ جس کو (عام بازاری اور کاروباری نہیں) خاندانی، حسب نسب والی، جس کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہے، حسن و جمال اور جوانی کی بہاریں بھی موجود ہیں، اس کو گوشہ تنہائی میں برائی کی دعوت دیتی ہے لیکن یہ کہتا ہے: مجھے اللہ پاک سے ڈر لگتا ہے، اس مالک سے ڈرتے ہوئے میں تیرے قریب بھی آنے کے لئے تیار نہیں، کوئی شک نہیں، تجھ پر بھی جوانی ہے اور مجھ پر بھی جوانی ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں، تنہائی میں موجود ہیں، لیکن میرا ایمان ہے اللہ ہر جگہ دیکھ رہا ہے۔

لوگو! جب یہ ایمان بن جائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

اللہ کی قسم ہے، پھر کوئی ملاوٹ نہ کرے۔۔۔ کوئی چوری نہ کرے۔۔۔ کوئی رشوت نہ

لے--- کوئی کسی کمزور پر ظلم نہ کرے--- کسی کا حق نہ کھائے--- کوئی شخص نماز نہ چھوڑے--- کوئی زکوٰۃ قضا نہ کرے--- آج یہ تمام جرائم اس لئے ہو رہے ہیں' یقین اٹھ گیا ہے کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے' صرف یہ ایمان بن گیا ''اے جگ مٹھاتے اگلا کس ڈِٹھا'' مولوی کہتے ہی رہتے ہیں' ان کے کہنے پر لگ کر بچے بھوکے ماریں' اگر جھوٹ نہ بولیں تو کوئی چیز بچتی ہی نہیں جھوٹ ہی تو ہے جس کے سہارے ہم کاروبار چلا رہے ہیں' یہ ملاوٹ ہی تو ہے جس سے ہمیں بچت ہو رہی ہے۔

آج ہمارا اتنا نازک اور کمزور ایمان بن گیا' اگر جنت کی بہاریں چاہتے ہو تو اپنا ایمان پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط بنالیں' نبی کریم ﷺ نے پرندوں کی مثال دی' آقا علیہ السلام نے فرمایا:

((لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ))

اگر تم اللہ کریم کی ذات پر اس طرح توکل کرلو جس طرح توکل کرنے کا حق بنتا ہے' اللہ پاک تمہیں اس طرح روزی عطا کریں جس طرح پرندوں کو روزی عطا کرتے ہیں' صبح تمام لوگ اٹھے تو کسی نے دوکان کا رخ کرلیا' کسی نے دفتر کا رخ کرلیا' کوئی اپنی فیکٹری کو جارہا ہے' کوئی اپنے کارخانے اور مل کو جارہا ہے' کوئی اپنی ڈیوٹی پر جارہا ہے' ہر شخص روزی کے لئے اپنی روزی کے اڈے کا رخ کرلیتا ہے لیکن یہ پرندے درختوں پر بیٹھے چوں چوں کررہے ہوتے ہیں' ہم سمجھتے ہیں کہ یہ چوں چوں کررہے ہیں' اللہ پاک فرماتے ہیں: یہ تمہیں چوں چوں لگتا ہے' یہ تو میرے ساتھ کالیں ملارہے ہیں کہ مولا دیکھ لے!

کوئی فیکٹری جارہا ہے--- کوئی کارخانے جارہا ہے
کوئی دوکان پر جارہا ہے--- کوئی مل کی طرف جارہا ہے
کوئی آفس ڈیوٹی پر جارہا ہے--- کوئی بازار جارہا ہے

اللہ! ہماری مل کوئی نہیں--- ہمارا کارخانہ کوئی نہیں--- ہماری دوکان کوئی نہیں--- ہماری مارکیٹ کوئی نہیں--- ہماری جاگیر کوئی نہیں--- ہمارا بینک بیلنس کوئی نہیں--- ہماری ملازمت کوئی نہیں--- ہمارا تو ہی تو ہے۔

پرندے اللہ پاک کو پکارتے ہیں' اب اس کا کام ہے اڑ جانا اور اللہ ذوالجلال کا کام ہے

روزی پر پہنچا دینا۔

بتاؤ! کیا کبھی آپ نے پرندوں کو بھوکا مرتے ہوئے دیکھا ہے؟ اللہ پاک ان کو تروتازہ رزق دیتا ہے کیونکہ ان کا اللہ ذوالجلال کی ذات پر یقین ہے۔

بھائیو! یہ خطبہ جمعہ ہے کچھ حاصل کر کے جاؤ' اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کرو' جس طرح جان عارضی ہے' اللہ کی قسم ہے اسی طرح جہان عارضی ہے' دنیا کا سامان عارضی ہے' پھر کس کی خاطر بے ایمانی کر رہے ہو' کس کی خاطر دھوکے اور فراڈ کر رہے ہو' آپ جنازے اٹھتے دیکھتے ہیں نا' اعلان ہوتا ہے' حضرات! فلاں بزرگ دنیا سے چلے گئے' چار بجے نماز جنازہ ادا کی جائے گی' تصور کیا کرو۔ کبھی ہمارا نام لے کر بھی اس سپیکر میں اعلان ہونے والا ہے' اسی لئے میں کہتا ہوں ع

کوئی اج ٹریا کوئی کل جاوے اے تا دنیا آنی جانی ایں
اج ٹردیاں ویکھیں لوکاں نوں کل واری تیری آنی ایں
ایتھے بیٹھ سدا نہ رہنا ایں ایتھوں اک دن چلنا پینا ایں
تیری ہر شئے ایتھے رہ جانی کوئی چیز نہ نال لے جانی ایں

جب گھر والوں نے تجھے قبرستان کی طرف روانہ کرنا ہے تو تجھے کپڑے بھی ایسے پہنا کر بھیجنا ہے جس کی جیب ہی نہیں۔

آؤ سنو! عرض کر رہا تھا' آمنہ کے لال' پیکر حسن و جمال' پوری کائنات کے سردار نے فرمایا: لوگو! جس کو وقت کی حسینہ نے اپنے جسم کی طرف بلایا' لیکن یہ کہتا ہے' مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے' جس نے اللہ پاک سے ڈر کر گناہ کا ایسا موقع ضائع کر دیا' اللہ ذوالجلال اس کے ایسے سچے کردار کی وجہ سے عرش بریں کا سایہ عطا کر دیں گے' خالق کائنات اس کے ایسے نفیس اور بے داغ کردار کی وجہ سے اپنے عرش کا مہمان بنائیں گے۔

٦۔ چھٹا آدمی کون ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا۔))

ایسا بندہ جس نے اللہ کے لئے صدقہ کیا' اللہ کے دین کے لئے مال لٹایا' یہ دائیں ہاتھ سے دیتا ہے اور بائیں کو پتہ نہیں چلنے دیتا' اس کو معلوم ہے کہ میرا دیا ہوا مال اللہ کے رستے پر خرچ ہو کر

اس سے اللہ پاک کا دین پھیلے گا' یہ اللہ پاک کی رضاء کے لئے اپنے آپ کو چھپا کر خرچ کرتا ہے' اللہ ذوالجلال ایسے نیک اور مخلص سخی کو عرش بریں کا مہمان بنائیں گے۔

ساتواں آدمی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهُ خَالِيًا ففاضت عَيْنَاهُ۔))

جو بندہ تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے' اپنی زندگی کی خطاؤں اور گناہوں کو سامنے لا کر رو پڑا' اور اللہ پاک سے کہتا ہے ؏

میں تیرے در پہ آن گرا کر ساری خطائیں معاف میری
میرا کون ہے دنیا میں تیرے سوا تو سارے جہاں کا مالک ہے
انسان بھٹک بھی جاتا ہے انسان خطاء کا پتلا ہے
پھر تیرے ہی در پہ آتا ہے جب ٹھوکر اس کو لگتی ہے

اللہ پاک کے سامنے منت سماجت کر رہا ہے' چیخیں مار مار کر کہتا ہے ؏

اللہ آخر تیرا بندہ ہاں چنگا ہاں یا مندا ہاں
رحمت دی خیر عطا کر دے میری ہر اک معاف خطا کر دے
میریاں لگیاں آساں توڑی نہ مینوں در توں خالی موڑیں نہ

کہتا ہے' اللہ میں گناہوں کی گٹھڑیاں لے کر تجھ سے معافی کا سوال لے کر آیا ہوں' یہ اللہ پاک کے سامنے آ کر رو رہا ہے' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: مکھی کے سر کے برابر آنسو کا قطرہ اس کی آنکھ سے ٹپک گیا ہے' یہ آنسو ابھی زمین پر نہیں گرا' عرش والا مہربان اس پر راضی ہو گیا ہے۔

اللہ پاک کی قسم ہے! وہ جہنم جس کو سمندروں کا پانی نہیں بجھا سکتا' جس کو ندی نالوں اور دریاؤں کا پانی نہیں بجھا سکتا' ایک مومن کی آنکھ کا آنسو اتنی تاثیر رکھتا ہے کہ جہنم کو ٹھنڈا کر دیتا ہے' اس کے سامنے رو تو سہی' صنم کی یاد میں تو ہر کوئی روتا ہے' دوست بے وفا نکلا' دوستی ٹوٹ گئی' پھر اس کو اکیلے بیٹھ کر رونا کوئی کمال نہیں' ایسے رونے سے اللہ راضی نہیں ہوتا' ان آنسوؤں سے جہنم ٹھنڈا نہیں ہوتی جہنم اس آنسو سے ٹھنڈی ہوتا ہے جو آنسو رب سے ڈر کر نکلتا ہے۔

لوگو! یہ گوشہ تنہائی میں رو کر اللہ پاک کے سامنے اپیلیں کر رہا ہے' کبھی امی ابو والی دعائیں

شروع کر لیتا ہے:

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَO﴾ (الاعراف: ۲۳)

کبھی کہتا ہے:

((رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ))

اللہ پاک کے سامنے منت سماجت کر رہا ہے' اللہ گناہ اور غلطیاں معاف کر دے' اللہ میری خطاؤں کو معاف کر دے' اسے کوئی دیکھنے والا نہیں' کبھی مکان کے کونے میں' کبھی مسجد کے کونے میں تنہائی کے اندر اللہ پاک کے سامنے رو رہا ہے' ایسا گڑگڑایا کہ آنکھ سے پانی نکل آیا' ایسا پانی نکلا کہ اس نے سارا دل دھو کر رکھ دیا ہے' اس لئے اس مالک کو راضی کرنے کے لئے آنسو ٹپکا' اپنے گناہوں کو یاد کر کے رویا کر۔

۷۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا:

((وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔))

اللہ کریم کا ذکر کر کے رونے والا۔

میرے محبوب معراج سے واپس آئے تو آپ نے فرمایا: ویسے تو جنت ساری ہی خوبصورت ہے لیکن میں نے جنت میں ایک بڑا عجیب منظر دیکھا' ایک موتیوں کا خول ہے اور اس سے رنگ برنگی شعاعیں نکل رہی ہیں' اس میں ایک بڑا خوبصورت آدمی بیٹھا ہوا ہے' میں سمجھا کہ شاید کوئی اللہ رب العزت کا بڑا اونچا رسول بیٹھا ہوا ہے' آج اللہ اس کو اس کی اداؤں کا صلہ دے رہا ہے' میں نے پوچھا جبرائیل' یہ کون خوش بخت پیغمبر ہے جو اتنی شان و شوکت اور وقار کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے' عرض کیا: آقا! یہ کوئی نبی اور رسول نہیں' یہ آپ کا وہ امتی ہے جو کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والا ہے' اس لئے

تو اللہ کو یاد کیا کر' تیرا اللہ تجھے یاد کرتا ہے۔

تو اللہ کو نہ بھلایا کر تیرا اللہ تجھے نہیں بھلائے گا۔

آخر میں ایک جملہ کہنا چاہتا ہوں، جس ماں کا جوان بیٹا فوت ہو جائے، وہ ماں روتی ہے اور ساتھ کہتی ہے، میرا بیٹا میرا دل زخمی کر گیا ہے، بیٹے کی جدائی نے میرے دل کو زخمی کر دیا ہے، باپ کہتا ہے: جب سے لال چلا گیا ہے، میرا دل ٹوٹ گیا ہے، بہنیں کہتی ہیں: جب سے بھائی فوت ہو گیا ہے، دل کو چین ہی نہیں ملتا، دل کی خوشیاں اٹھ گئی ہیں، میں نسخہ بتانا چاہتا ہوں ع

ذکر اللہ دا بڑا نرالا ٹٹیاں دلاں نوں جوڑن والا

تو ذکر دے موتی رول بندیا بس اللہ ہی اللہ بول بندیا

حضرات! یہ سات قسم کے لوگ اللہ پاک کے وی آئی پی مہمان ہوں گے۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی جانچ پڑتال کے بعد فرمایا: مجھے احادیث میں اٹھائیس قسم کے آدمی ملے ہیں جن کو اللہ کریم نے عرش کا سایہ عطا کرنا ہے۔

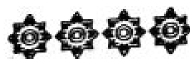
علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے قرآن وسنت میں غوطہ زن ہو کر ایسے موتی تلاش کیے تو مجھے بہتر قسم کے لوگ ملے، جن کو اللہ پاک نے عرش کا سایہ نصیب کرنا ہے۔ ان میں ایک ایسا بندہ ہے جو اپنے مقروض کو مہلت دیتا ہے، اسے پریشان نہیں کرتا۔

ان میں ایک ایسی عورت بھی ہے جو خود بیوہ ہو گئی اور اس کے بچے یتیم ہو گئے، اب وہ آگے اس وجہ سے نکاح نہیں کرتی کہ میرا دوسرا خاوند آئے گا تو معلوم نہیں، میرے بچوں سے کس طرح کا سلوک کرے گا، کہیں میرے بچے دکھی نہ ہو جائیں، اللہ ذوالجلال اسے بھی اپنا قرب خاص نصیب فرمائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کی روشنی میں عرض کر رہا ہوں، ایسا شخص جو کسی غازی کو تیار کرتا ہے، ایسے بندے کو بھی اللہ ذوالجلال اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت زیادہ ہیں، زندگی نے وفا کی اللہ پاک نے موقع بخشا تو پھر عرض کروں گا، اللہ ذوالجلال میری اور آپ کی حاضری قبول فرمائے، حوض کوثر کا پانی اور عرش کا سایہ نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



# کامیاب کون لوگ؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ○ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی○﴾ (الاعلیٰ: ١٤-١٥)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمت اسلام کر جاؤں

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت واحترام کے لائق معززات مکرمات میری پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں' میرے دل کی دعا ہے کہ اللہ جل جلالہٗ اپنی بارگاہ میں میری اور آپ سب کی حاضری کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے' فریضہ جمعۃ المبارک ادا کرنے کی غرض سے میرا اور آپ سب کا جمع ہونا ہماری بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے' جس طرح اللہ کی بارگاہ میں جمع ہوئے ہیں اسی طرح اللہ کریم قیامت کے دن اپنے محبوب کے حوض کوثر کی حاضری نصیب فرمائے اور اپنے محبوب کے پیارے پیارے ہاتھوں سے آب کوثر نصیب فرمائے۔

## دنیا ایک کھیل تماشہ ہے اور بس:

دنیا میں بسنے والا ہر شخص خواہ کسی بھی شعبے سے تعلق رکھنے والا ہو' وہ اپنے شعبے میں کامیابی دیکھنا چاہتا ہے' کوئی شخص ناکامی کو پسند نہیں کرتا' ہر شخص کی یہ آرزو ہے کہ میں کاروبار میں کامیاب ہو جاؤں' سیاست میں کامیاب ہو جاؤں' امتحان میں کامیاب ہو جاؤں اور ہماری دنیاوی سوچ بھی یہ فیصلہ کرتی ہے کہ جس کے پاس نوٹ زیادہ ہوں' جس کے پاس ووٹ زیادہ ہوں' جس کی

دوکان پر گاہکوں کی لائن لگی ہے، جس کے پاس رنگارنگ کی گاڑیاں ہوں، عالی شان کوٹھی ہو، دائیں بائیں نوکر چاکر ہوں، تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بندہ بڑا کامیاب ہے۔ کیونکہ اس کے پاس پراپرٹی اور جائیداد بہت زیادہ ہے، اس کے پاس دولت اور بینک بیلنس ہے۔

بھائیو! آج ہم نے قرآن کریم سے یہ پوچھنا ہے کہ اے اللہ کے قرآن! ذرا تو بھی بتادے کہ ہمارے رب کی نظر میں کامیاب کون ہے، اللہ پاک کس کو کامیاب سمجھتے ہیں، ہمارا معیار نوٹ ووٹ کامیابی کا معیار ہے لیکن عرش کے خالق کا یہ معیار نہیں ہے، اللہ پاک فرماتے ہیں، جس نے دنیا میں نیک اعمال کر کے اپنی جان جہنم سے بچالی اور اپنے آپ کو جنتی بنالیا، وہ بندہ کامیاب ہے۔

بس یہی سوچ میں نے آپ کے سامنے رکھنی ہے کہ انسان نوٹ ووٹ کو کامیابی سمجھتا ہے لیکن عرش کا رحمٰن جہنم سے بچ کر جنت میں جانے کو کامیابی کہتا ہے، دنیا کا سرمایہ فرعون کے پاس بھی بہت تھا، دنیا کی دولت قارون کے پاس بھی بڑی تھی، لوگ ان کو سلام کرتے تھے، ان کے گھوڑوں کی مہاریں پکڑتے تھے، ان کے سامنے ہٹو بچو کہنے والے لائنیں لگا کر کھڑے ہوتے تھے لیکن دنیا سے ناکام اور خوار ہو کر گئے۔

قربان جاؤں! پیارے موسیٰ علیہ السلام پر جن کے پاس سرمایہ اور لمبی چوڑی گاڑیاں نہ تھیں، فرعون نامراد رہا اور وہ اللہ والے کامیاب گئے۔

امیہ مارنے والا ناکام گیا اور بلال حبشی رضی اللہ عنہ مار کھانے والے کامیاب ہو گئے۔

## سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا مقام:

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے آپ کے دائیں بائیں اور سامنے تشریف فرما ہیں، حبیب کبریاء علیہ السلام نے اپنے پاک صحابہ رضی اللہ عنہم سے خطاب فرمایا، آقا فرماتے ہیں، اے میرے ساتھیو! رات مجھے اللہ ذوالجلال نے جنت کی سیر کروا کر بہشت کے مناظر دکھائے، جنت کی سیر کرتے کرتے میں نے انسانی قدموں کی آہٹ سنی، میں نے پوچھا، یہ کون خوش بخت ہے، جو مجھ سے پہلے جنت کی سیر کر رہا ہے۔

بھائیو! ان شاء اللہ ایک ایک بات کا نتیجہ نکلے گا۔ نوٹ ووٹ میں کامیابی نہیں، اگر کوئی الیکشن ہار گیا ہے تو اسے اپنے ذہن کو تسلی دینی چاہیے کہ یہ ناکامی عارضی، یہ کامیابی عارضی، یہ دنیا کا سارا

پروگرام عارضی ہے، اصل کامیابی قبر قیامت کی کامیابی ہے۔ یہاں اگر کوئی جیت گیا ہے تو وہ اپنے آپ کو فرعون اور قارون نہ سمجھے اور اگر کوئی ہار گیا تو وہ اپنے آپ کو ذلیل وخوار نہ سمجھے، اسے چاہیے کہ وہ احساس کمتری کا شکار نہ ہو، اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں جبین نیاز جھکا دے، عرش کے خالق سے پیار پالے، مالک کائنات قبر قیامت کی کامیابیوں سے سرفراز فرما دے گا۔

امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مجھے بتایا گیا، آقا کوئی انسان ایسا نہیں جو آپ سے پہلے جنت کی سیر کر رہا ہے، یہ اللہ پاک کی توحید سے ماریں کھانے والا آپ کا پیارا غلام ''بلال رضی اللہ عنہ'' ہے، بلال حبشی رضی اللہ عنہ اللہ پاک کو اتنا پیارا اور محبوب بن گیا ہے کہ یہ چلتا زمین پر ہے اللہ پاک اس کے قدموں کی آوازیں فرشتوں اور حوروں کو جنت میں سنا رہا ہے۔

یہ کون بلال رضی اللہ عنہ ہے، جو امیہ کی ماریں کھانے والا ہے اور ماریں کھا کھا کر بھی کہتا ہے، اللہ احد، اے لوگو! اگر تم مجھے مار مار کر میری جان بھی ختم کر دو گے تو میری زبان سے اللہ پاک کی توحید کے سوا کوئی شرکیہ جملہ نہیں نکل سکتا، میں اللہ پاک کی توحید سے بے وفائی نہیں کر سکتا ہے، صاحب دل بولا، کہتا ہے ع

کہے بلال اے سینے پتھر، مینوں پھل گلاب دسیندا
واہ واہ پیار محمد والا، لوں لوں لذتاں دیندا

میرے پیارے بلال پر ظلم کیا جا رہا ہے، ستم ڈھائے جا رہے ہیں لیکن یہ اللہ پاک کی توحید کا متوالا، شمع رسالت کا پروانہ نہ اللہ پاک کی توحید سے منہ موڑتا ہے اور نہ آقا علیہ السلام کی نبوت و رسالت سے منہ موڑتا ہے۔

میرے بھائی! تو بھی سیدنا بلال رضی اللہ عنہ والا عقیدہ بنا، اللہ کریم قبر، حشر کی کامیابی عطا کرے گا، اس لئے آ ذان بلالی، عقیدہ بلالی اور محبت بلالی بنا، بلالی اذان کیا ہے، بلالی اذان اللہ اکبر سے شروع اور لا الہ الا اللہ پر ختم، جس کے شروع میں اپنی طرف سے ملاوٹ ہے، جس کے درمیان میں امیزش ہے وہ بلالی اذان نہیں، اگر تو بلالی محبت اور بلالی اذان چاہتا ہے تو حدیث پاک کی کتابیں پڑھا کر۔

عرض کرنا چاہتا ہوں، مکہ پاک میں میرے بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا لمبا چوڑا خاندان نہیں، کوئی

نوٹ اور ووٹ بھی نہیں، کوئی بینک بیلنس بھی نہیں، کوئی پراپرٹی اور جاگیریں بھی نہیں، صرف ایک ہی ایمان کی دولت ہے، اس کی وجہ سے اللہ پاک نے دو جہان کی کامیابی عطا کر دی ہے، چلتے زمین پر ہیں اور قدموں کی آہٹ اللہ پاک کی جنت میں پہنچ رہی ہے۔

آؤ ایک اور بات عرض کرتا چلا جاؤں، بخاری شریف میں روایت موجود ہے، ایک بی بی میرے پاک نبی کی پاک مسجد نبوی کی صفائی ستھرائی کرنے والی، جس کے منبر پاک پر کھڑے ہو کر میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا:

((مَابَیْنَ بَیْتِی وَمِنْبَرِی رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ))

لوگو! میرے پاک منبر سے لے کر میرے حجرے تک کی جگہ کو۔

کون سا حجرہ! جس حجرے میں اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آرام فرماتی تھیں۔

جس حجرے میں جبرائیل علیہ السلام اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نام سلام لے کر آیا۔

جس حجرے میں قرآن پاک نازل ہوتا رہا۔

جس حجرے میں اللہ ذوالجلال رحمتیں برساتے ہیں۔

اللہ پاک نے اسے جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ بنا دیا ہے، اہلحدیث کا مدینے سے پیار ہی اسی لئے ہے کہ یہ پاک نبی کی پاک آرام گاہ ہے، یہ پاک نبی کی مسجد ہے، اس کی نسبت آقا علیہ السلام کی طرف ہے، اللہ پاک کی قسم ہے۔

میری آنکھیں ملتان ٹھنڈی نہیں ہوتیں۔

میرا جگر پاک پتن جا کر ٹھنڈا نہیں ہوتا۔

میرے دل کو سکون جھنگ کے بازاروں میں جا کر نہیں ملتا۔

میری روحانیت کا مرکز مکہ اور مدینہ بنا۔

جہاں پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک قدم لگے ہیں، دعا کرو اللہ سب کو مکہ بھی دکھائے اور مدینہ بھی دکھائے، میں تو گلی گلی کہہ رہا ہوں ع

جاواں صدقے مدینے توں، سوہنے لال نگینے توں
جتھے ستا اے نبیاں دا، سلطان بڑا سوہنا

لوگ باتیں کرتے ہیں کہ یہ سرکار کی تعریفیں نہیں کرتے' حالانکہ میں اپنے خطبات میں اللہ کے فضل وکرم سے آقا علیہ السلام کی حدیثیں' آقا علیہ السلام کے فرامین' آقا علیہ السلام کی شریعت آقا علیہ السلام کی سنت اور حسن بیان کرتا ہوں لیکن ساتھ آقا علیہ السلام کا مشن توحید بھی بیان کرتا ہوں۔

جس کی خاطر سرکار نے ماریں کھائیں۔

جس کی خاطر طائف والوں نے لہولہان کر دیا۔

جس کی خاطر مکہ چھوڑ کر مدینہ جانا پڑا۔

ایک اور بات سن لینا ع

سارے جگ نالوں اعلیٰ اے' سوہنا کملی والا اے
سب نبیاں دے نالوں جس دا' ہے شان بڑا سوہنا
اللہ نے فلکاں تے بلایا سی' معراج کرایا سی
سوہنا فلکاں تے جا کے بنیاں' مہمان بڑا سوہنا

اللہ پاک کا قرآن کہتا ہے:

﴿وَاِذْ یَمْکُرُبِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ۝﴾ (الانفعال: ۳۰)

مکے کے کافروں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ آمنہ کے لال علیہ السلام کو ختم کر دیں گے' آپ کی شریعت کو مٹا دیں گے' اللہ پاک فرماتے ہیں محبوب آپ کی وفاداری اور نسبت ہمارے ساتھ ہے' سارا جہان مل کر بھی آپ کو نہیں مٹا سکتا' یہ جتنا دبائیں گے میں دنیا میں اتنا ہی چمکاؤں گا۔

لوگو!

کامیابی برادریوں سے نہیں ملتی--- کامیابی جتھوں سے نہیں ملتی۔

کامیابی نوٹوں سے نہیں ملتی--- کامیابی ووٹوں سے نہیں ملتی۔

کامیابی ملتی ہے تو اعمال سے ملتی ہے۔

## مسجد کے خادم کی فضیلت:

عرض کر رہا تھا کہ آقا علیہ السلام کی پاک مسجد' مسجد نبوی کی صفائی کرنے والی ایک بی بی روزانہ

آ کر جھاڑو دیا کرتی' اللہ پاک کے پیارے گھر کی خدمت اور خیال کیا کرتی' ایک رات اللہ کو ایسا منظور ہوا کہ یہ رات اللہ کو پیاری ہو جاتی ہے' صحابہ کرام نے مل جل کر یہ فیصلہ کیا کہ آقا تھکے ہوئے آئے ہیں' آپ آرام فرما رہے ہیں' آقا علیہ السلام کی نیند خراب نہ کی جائے' امام الانبیاء کو بے قرار نہ کیا جائے' محلے کی عورتیں بلا کر اس کے کفن دفن کی تیاری کی' آقا علیہ السلام کے صحابہ نے قبر تیار کی اور رات کو ہی جنازہ پڑھا کر اس بی بی کو دفن کر دیا' صبح آقا علیہ السلام کو پتہ چلا کہ اللہ کے گھر کا خیال کرنے والی وہ بی بی اللہ پاک کو پیاری ہو گئی ہے۔ موت کا پیالہ تو سب نے ہی پینا ہے' اللہ پاک نے سب کیلئے موت کا فیصلہ کیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کس کو موت کب آئے گی' کس طرح آئے گی اور کس جگہ آئے گی۔ اس کا علم صرف اور صرف اللہ کریم کے پاس ہے' قرآن پاک کہتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾

(لقمان: ٣٤)

بے شک' قیامت کا علم اللہ پاک کے پاس ہے' بارش کب آئے گی' محکمہ موسمیات والوں کی ہزاروں پیشگوئیاں غلط نکلیں' اگر تھوڑا سا ثابت بھی ہو جائے' پھر بھی محکمہ موسمیات یہ تو نہیں بتا سکتا کہ یہ آنے والی بارش نفع مند ہو گی یا نقصان دہ ہو گی' رحمت والی ہو گی یا زحمت والی ہو گی' کہاں کہاں اور کس مقدار میں آئے گی' کل کیا ہونے والا ہے' ماں کے رحم میں کیا ہے' موت کب اور کس حال میں آئے گی' یہ سارا علم اللہ پاک جانتے ہیں۔

لوگو! بی بی رات کو فوت ہو گئی' آقا علیہ السلام آرام فرما رہے ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے آقا علیہ السلام کو اطلاع نہ دی اور رات کو ہی اس بی بی کا جنازہ پڑھا کر دفن کر دیا' آقا علیہ السلام کو معلوم ہوا تو حبیب کبریاء علیہ السلام نے فرمایا: "دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهَا" بھائیو: دیکھو کامیابی کس کا نصیب اور مقدر بنی۔

نوٹوں ووٹوں میں کامیابی نہیں۔

کوٹھی بنگلے میں کامیابی نہیں۔

زمینوں جاگیروں میں کامیابی نہیں۔

وہ کملی والا' جس کے لئے عرش سے پیغام آئے۔

وہ کملی والا، جس کو ہفت افلاک کی سیر کروائی گئی۔
وہ کملی والا، جس کے دروازے پر جبرائیل دربان بن کر آئے۔
وہ کملی والا، جس کی سیر کے لئے براق جیسی سواری آئی۔
وہ میرا پاک نبی، جس کے سینے پر قرآن آیا۔
وہ کملی والا، جس کو اللہ پاک نے معراج کی رات سوا لاکھ نبیوں کی امامت کا تاج عطا فرمایا۔
اتنی عظمتوں والا نبی اس بی بی کی قبر تلاش کر رہا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، تم نے مجھے کیوں نہ بتایا، میں اس بی بی کا جنازہ پڑھنا چاہتا ہوں۔

میرے بھائی: وہ غریب سی بی بی ہے، کوئی خاندان برادری اور قبیلہ نہیں، کوئی پیسہ، جائیداد اور جاگیر نہیں، مدینہ پاک میں کوئی کوٹھی بنگلہ نہیں، اس کے پاس صرف ایمان کی دولت اور اعمال کا خزانہ ہے، آمنہ کے لال علیہ السلام نے اس بی بی کی قبر پر صفیں بنا کر بخشش کی دعائیں کی ہیں، پتہ چلا کہ کامیابی اعمال (یعنی رب کریم کے فضل و کرم) سے ملتی ہے۔

## کامیابی حاصل کرنے والے:

اللہ پاک نے آٹھویں پارے میں فرمایا:
﴿فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝﴾ (الاعراف: ۷)
جن کے اعمال نامے بھاری ہوئے وہ کامیاب ہو جائیں گے اور جن کے اعمال نامے ہلکے ہوئے یہ بے چارے قیامت کے دن بھی ذلیل و خوار اور ناکام ہوں گے۔
اللہ پاک نے انتیسویں پارے سورۃ الحاقہ میں فرمایا:
﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ۝﴾ (الحاقۃ: ۱۹)
وہ خوش نصیب جن کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے، وہ میدان محشر میں خوشی خوشی دوڑتے پھریں گے، کبھی ادھر جائیں گے کبھی ادھر جائیں گے، رشتہ داروں اور دوستوں کو ملیں گے اور کہیں گے، میرا اعمال نامہ پڑھ کر دیکھو، ﴿اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ۝﴾ مجھے یقین تھا کہ حساب و کتاب اور اللہ پاک سے ملاقات ہونے والی ہے، اس کیلئے عیش و عشرت کی زندگی ہے، اس کیلئے موج بہاریں اور جنت کا داخلہ ہے۔

بھائیو! یہ وہ کامیاب ہوا جس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ہے' یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ پاک نے سورۃ الزمر میں فرمایا:

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ﴾ (الزمر: ۷۳)

اللہ پاک کے متقی اور پرہیزگار بندے جن کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں ہیں' جنہوں نے دنیا میں حلال کھایا' دنیا میں سچ بولا' حقوق العباد کا خیال کیا' اللہ پاک کی عبادت اور رسول پاک ﷺ کی اطاعت کرتے رہے' ماں باپ کا ادب کیا' اپنے ہمسایوں کو پریشان نہیں کیا' ایسے حج عمرہ کرنے والے' نمازی' روزے دار اور تہجد گزار بندوں کو جماعتوں اور گروہوں کی شکل میں جنت کو روانہ کروں گا اور فرشتے ان کو سلام کریں گے۔

بتاؤ! کیا فرشتے سودخوروں' جوئے بازوں' جھوٹ بولنے' دھوکہ اور ملاوٹ کرنے والوں کو سلام کریں گے' ان پر لاٹھیاں تو برس سکتی ہیں لیکن فرشتے سلام نہیں کریں گے' اللہ کی قسم ہے فرشتے سلام ان کو کریں گے جو نمازی ہے' بے شک وہ مکان کی تعمیر پر مزدوری کرنے والا ہے' جس نے رب سے پیار پالیا' اللہ پاک فرماتے ہیں: وہ میرے جنت کے دروازے پر آئے گا تو فرشتے سلام کریں گے' اس لیے یاد رکھو:

کامیابی پیسوں میں نہیں---کامیابی ڈالروں میں نہیں۔

کامیابی ریالوں میں نہیں---کامیابی بیلنس میں نہیں۔

کامیابی جاگیروں میں نہیں---کامیابی نیک اعمال میں ہے۔

❀ بھائیو! کامیابی کن لوگوں کو ملی' نیک بندہ قبر میں گیا تو سوال کرنے والے آ گئے۔ مَنْ رَّبُّكَ تیرا رب کون ہے' نیک بندہ کہتا ہے' رَبِّیَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہے۔

رب کے معنے پر غور کریں' رب کا معنے پالنے والا' جو پالتا ہے' انسان کی ساری ضرورتیں وہی پوری کرتا ہے' کیونکہ وہ رب ہے' رب کا معنے ہی یہ بنتا ہے کہ جو ہر بندے کی ہر ضرورت سے واقف ہو اور ہر ضرورت پوری کرنے پر قادر ہو' اسے رب کہتے ہیں' اس لیے عقیدہ بناؤ کہ مرادیں پوری کرنے' فریادیں سننے اور اولادیں دینے والا اللہ ہے' اہلحدیث کی دعوت اور گلی گلی پیغام کیا ہے ع

سوہنا اللہ کلا ای' مراداں کرے پوریاں
میرے اللہ کولوں' کیڑی گلوں دوریاں
ہر نبی ولی اکو اللہ کولوں منگیا
منگ دیاں اللہ کولوں' کوئی بھی نہ سنگیا

اللہ پاک سے مانگا کرواور مانگتے ہوئے نہ شرمایا کرو' قبر والے سے مانگتے ہوئے شرمایا کرو:

پیدا آسمان والے نے کیا ہے اور مانگتا قبر والے سے ہے۔

پیدا اوپر والے نے کیا ہے اور سوال نیچے والے سے کیوں کرتا ہے۔

پیدا اوپر والے نے کیا ہے' سجدہ نیچے والے کو نہ کیا کر۔

پیدا عرش والا کرتا ہے' سجدہ بھی عرش والے کو کیا کر۔

پیدا آسمان والا کرتا ہے' اس لیے اسے ہی پکارا کر۔

بندہ قبر میں تینوں جواب صحیح دے کر کامیاب ہو گیا' آواز آئے گی فرشتو' جاؤ میرے بندے کو قبر میں جا کر کہہ دو' تیرا رب کہتا ہے: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ پہلی رات کی دلہن کی طرح اپنی قبر میں سو جا' کوئی دنیا کی طاقت تیری نیند میں خلل نہیں ڈالے گی' کوئی فرد و بشر تجھے بے آرام نہیں کرے گا' جب میدان محشر برپا ہو گا تو عرش کا مالک تجھے خود ہی بیدار کرلے گا' پھر اللہ پاک آسمان سے اعلان کرے گا: وَافْرِشُوْا لَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ اے میرے فرشتو' میرے نیک بندے کیلئے جنت کا بستر لگا دو' وَالْبِسُوْا لَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ میرے نیک بندے کو جنت کا ریشمی سوٹ پہنا دو' وَفْتَحُوْا لَهٗ بَابًا مِنَ الْجَنَّةِ میرے نیک بندے کی قبر میں جنت کا دروازہ کھول دو تاکہ میدان محشر برپا ہونے تک میرے بندے کی قبر جنت کا باغ بن جائے' میرے بندے کو جنت کی خوشبوئیں ملتی رہیں یہ بندہ کامیاب ہوا' اور جن کو اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ملے وہ ذلیل اور ناکام ہوئے' اللہ پاک سے دعا کیا کرو' مولا قبر قیامت کی کامیابی نصیب فرمائے۔

❀ سورۃ یٰسین بتاتی ہے' اللہ پاک فرماتے ہیں' ایک بستی میں دو نبی پیغام لے کر آئے' انہوں نے پیغام دیا تو قوم نے مخالفت کی' پھر اللہ پاک نے ان کی مدد کے لئے ایک تیسرا بھیجا' تیسرے نے آکر ان کی حمایت کی' اللہ پاک نے فرمایا: میرے نبیوں کی نبوت کی تصدیق اور میرے

رسولوں کی رسالت کی تائید کرنے والے حبیب نجار کو قوم نے پکڑ کر اتنا مارا کہ مار مار کر شہید کر دیا' اللہ کریم نے فرمایا: قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ جب میرے بندے کو میری توحید کی خاطر ذبح کر دیا گیا' میرا بندہ جام شہادت نوش کر گیا تو میں نے اسے موت کا پیالہ پینے کے بعد جنت کے دروازے کھول دیئے' جب میرے بندے نے جنت کے باغ و بہار کو دیکھا تو اتنا راضی ہوا' کہتا ہے:

﴿يٰلَيْتَ قَوْمِىْ يَعْلَمُوْنَo بِمَا غَفَرَ لِىْ رَبِّىْ وَجَعَلَنِىْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَo﴾

اللہ! کاش میری قوم کو معلوم ہو جائے کہ!

میرے رب نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔

اللہ پاک نے مجھے کتنی شان وعظمت عطا کر دی ہے۔

اللہ پاک نے میری کیسی پیاری مہمان نوازی اور عزت افزائی کی ہے' اللہ پاک نے مجھے معاف کر کے عزت والوں میں شامل کر دیا ہے' یہ کامیابی وکامرانی ہے۔

❀ بھائیو! علماء سے سنتے رہتے ہو' میں صرف اشارہ کر کے بتانا چاہتا ہوں کہ کامیابی کس بات کا نام ہے' کامیاب لوگ کون ہیں' اللہ پاک کا قرآن بھی کہتا ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ (آل عمران: ۱۸۵)

لوگو! امیروں غریبوں' چھوٹے بڑوں' گورے کالوں سب نے موت کا پیالہ پی جانا ہے' اللہ پاک کی قسم ہے۔

اگر دنیا میں اللہ پاک کسی کے لئے ہمیشہ کی زندگی بناتے تو اپنے پیارے محبوب محمد عربی ﷺ کے لئے بنا دیتے۔

دنیا میں سدا رہنا ہوتا تو بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ابو کی جدائی میں نہ روتیں۔

اگر دنیا میں سدا کسی نے رہنا ہوتا تو میرے کملی والے آقا رہتے' حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو نانا جی کی جدائی میں رونا نہ پڑتا۔

یہ اللہ پاک کا فیصلہ ہے کہ سب نے موت کا پیالہ پینا ہے' جب سب نے مرنا ہے تو پھر یہ دنیا کی کامیابی کس کام آئے گی' وہ کامیابی تلاش کرو جس کا تعلق تیری موت کے بعد کی زندگی سے ہے'

اسی لیے میں گلی گلی کہتا ہوں ع

رکھ یاد کفن دیاں بنداں نوں کر یاد قبر دیاں کنداں نوں
چھڈ جانا ایں زن فرزنداں نوں کہو لا الہ الا اللہ
نئیں موت کسے نوں چھوڑ دی جے کہو چن چن کے کلیاں توڑ دی جے
مکھ پیاریا دا اے موڑ دی جے کہو لا الہ الا اللہ

جاگیریں دنیا پر رہ گئیں--- زمینیں دنیا پر رہ گئیں--- مربعے دنیا پر رہ گئے--- جوان بیٹے دنیا پر چھوڑ گیا--- یہ روپیہ پیسہ دنیا پر رہ گیا--- سونا چاندی--- ڈالر ریال دنیا پر رہ گئے' واہ یزدانی' اللہ تیری قبر جنت کا باغ بنائے' فرمایا کرتے تھے ع

ہوئیاں مدتاں وت کوئی آیا نئیں پھیرا پھر وطناں ول پایا نئیں
کچھ پچھیا تے حال سنایا نئیں کہو لا الہ الا اللہ

میرے بھائی! موت کا پیالہ سب نے پینا ہے' موت کے بعد قیامت کی زندگی ہے' پھر سب کو اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا' یا اللہ پھر کامیاب کون ہوگا' اللہ پاک نے فرمایا:

جس نے ایسے عمل کیے کہ جہنم کی آگ سے بچ گیا' وہ کامیاب دوسرا ناکام۔

جس نے اپنے آپ کو جنتی بنالیا' وہ کامیاب دوسرا ناکام۔

جس کو نبی علیہ السلام کے حوض کا پانی مل گیا' وہ کامیاب دوسرا ناکام۔

جس کو نبی علیہ السلام کی شفاعت مل گئی' وہ کامیاب دوسرا ناکام۔

جس کو جنت کی بہاریں مل گئیں' وہ کامیاب دوسرا ناکام۔

جس کو فرشتوں نے سلام کیا' وہ کامیاب' جس کو لاٹھیاں پڑیں وہ ناکام۔

اللہ پاک کا قرآن کہتا ہے:

﴿لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ﴾ (الحشر: ۲۰)

آگ والے اور جنت والے برابر نہیں ہو سکتے' یا اللہ ان میں فرق کیا ہے۔

اللہ پاک نے فرمایا: ﴿اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۝﴾

ابو ہراء کلابیؓ' اپنے قبیلہ کا سردار تھا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کر

چند لوگوں کو ہمارے ساتھ روانہ کیجئے تا کہ وہ میری قوم کے لوگوں کو اسلام کی تعلیم دیں، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے نجد کی طرف سے خطرہ ہے؟ ابو برا نے کہا میں ضمانت دیتا ہوں آپ کے لوگوں کو کچھ نہیں ہوگا، چنانچہ آپ نے ستر چوٹی کے اصحاب صفہ میں سے مقدس اور درویش صفت صحابہ حفاظ کو اس کے ساتھ روانہ کر دیا۔ ان لوگوں نے بئر معونہ پر پہنچ کر قیام کیا۔ سیدنا حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کا خط دے کر عامر بن طفیل کلابی کے پاس روانہ کیا جو ان علاقوں کا رئیس تھا، عامر نے سیدنا حرام رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا۔ اطراف و اکناف کے قبائل عصیہ، رعل اور ذکوان کے پاس اپنے آدمی دوڑا دیئے تا کہ وہ تیار ہو کر آئیں۔

چنانچہ ایک بڑا لشکر تیار ہو گیا کہ عامر کی سرداری میں آگے بڑھا، ادھر صحابہ کرام سیدنا ملحان رضی اللہ عنہ کی واپسی کے منتظر تھے، جب ان کی واپسی میں دیر ہوگئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خود اس طرف چل پڑے، راستہ میں عامر کی فوج کا سامنا ہو گیا کفار نے ان کو گھیر لیا اور تمام صحابہ کو شہید کر دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دعا ہوا کرتی تھی: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ . اے عرش والے شہادت کی موت کے مزے عطا کر دے' اللہ شہادت کی بہاریں نصیب فرما دے۔

سیدنا حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کے جسم سے خون کا فوارہ نکلا' یہ کملی والے کا نمائندہ' آمنہ کے لال علیہ السلام کا سفیر ہے' اس نے اپنے ہاتھ میں خون لے کر اپنے چہرے پر لگایا اور فرمایا: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ظالمو تم ذبح کر کے اپنے آپ کو کامیاب تصور کرتے ہو' رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

بھائیو! نبی پاک ﷺ کے صحابہ نے شہادت کی موت کا سوال کیوں کیا ہے' اس لیے کہ شہادت کی موت ایک ایسی موت ہے' اس کے بعد اللہ پاک جنت کا بائی پاس داخلہ عطا کر دیتے ہیں' کوئی چیک پوسٹ اس کو چیک نہیں کرتی' کوئی حساب و کتاب نہیں' اس کی اتنی تھوڑی قربانی ہے کہ'

میری خاطر گلا کٹوا آیا --- میری خاطر خون بہا آیا۔

میری خاطر ذبح ہو آیا --- میری خاطر گولیاں کھا آیا۔

میری خاطر قربان ہو آیا --- میری خاطر جام شہادت نوش کر آیا۔

اللہ پاک فرماتے ہیں: فرشتو! ہٹ جاؤ' اس کی شہادت قبول ہے' اس کے خون کا پہلا قطرہ

ابھی زمین پر نہیں پہنچا کہ رب نے جنت اس کے نام رجسٹری کر دی ہے' یہ کامیاب لوگ ہیں۔

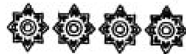
❀ ایک چھوٹا سا بچہ تھا جو یہودیوں کا بیٹا تھا' لیکن نبی پاک علیہ السلام کو بڑا پیارا لگتا تھا' یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتا اور آقا اس سے پیار کرتے' آقا علیہ السلام کو پتہ چلا کہ وہ بیمار ہے' سرکار اس کی بیمار پرسی کرنے کیلئے چلے گئے' آپ سرہانے آ کر بیٹھ گئے' یہ نبی پاک علیہ السلام کا دیدار کر رہا ہے اور آقا بچے کی طرف دیکھ رہے ہیں' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بیٹا اب تو دنیا سے جا رہا ہے اس لیے جاتے جاتے پڑھ لے۔

((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔))

اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا' باپ سمجھ گیا کہ میرا بیٹا مشورہ لے رہا ہے' یہ موت وحیات کی کشمکش میں ہے' باپ کہتا ہے بیٹا' یہ تیری بیمار پرسی کیلئے آئے ہیں اور تیرے ساتھ بڑا پیار کرتے ہیں۔ آپ جو کہتے ہیں مان لے' میری طرف سے اجازت ہے' اس بچے نے کلمہ پڑھا اور روح پرواز ہو گئی۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے صحابہ اب یہ یہودی کا بیٹا نہیں' ہمارا بیٹا ہے' اس کو لے چلو' اس کا کفن دفن ہم مسلمان کریں گے۔ آمنہ کا لال اس کا جنازہ پڑھے گا۔ چند لمحات پہلے کلمے کی دولت سے محروم ہے لیکن محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خزانہ تھا۔ اللہ پاک نے محبت رسول کی برکت سے اس کی قسمت کا ستارہ چمکا دیا اور یہ جاتا ہوا جنت کا وارث بن گیا۔

اللہ پاک سے دعاء ہے کہ ہمیں آخرت کی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ محبوب کے حوض کوثر کی حاضری نصیب فرمائے اور جنت الفردوس کا داخلہ عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



# علاماتِ قیامت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُھُمْ وَ ھُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ○﴾ (الانبیاء: ۱)

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! نہایت ہی عزت واحترام کے لائق معززات' مکرمات میری پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی بارگاہ میں میری اور آپ سب کی حاضری قبول فرمائے' فریضہ جمعۃ المبارک ادا کرنے کی غرض سے میرا اور آپ سب کا جمع ہونا ہم سب کی بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے۔

حمد وثنا اللہ جل جلالہٗ کی ذات اقدس کے لئے جو اللہ پوری کائنات کا خالق ومالک اور تمام مخلوقات کا رازق ہے' جس اللہ نے انسان کو مٹی سے تخلیق کر کے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور جس اللہ نے انسان پر بے شمار احسانات فرمائے اور ان گنت نعمتوں سے نواز' اس اللہ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

بے شمار درود وسلام' ان گنت' لاتعداد' بے حدوحساب' صحراؤں ریگستانوں کے ذرات' بارش اور شبنم کے قطرات سے زیادہ صلوٰۃ وسلام آقائے دو جہان---پیغمبر آخرالزمان---صاحب قرآن---جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کیلئے۔

حضرات! گذشتہ خطبہ جمعۃ المبارک میں نے فکر آخرت کے بارے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں کچھ عرض کیا تھا' اللہ پاک کے ہاں موت کا ایک وقت مقرر ہے مگر ہمیں نہیں بتایا گیا کہ کس کی موت کب' کہاں اور کس حال میں آئے گی' لیکن یہ حقیقت ہے کہ آئے گی اور سب کو آئے گی اس لئے ہمیں ہر وقت موت کیلئے تیار رہنا چاہیے' جسے موت آ گئی اس کیلئے قیامت اور حساب وکتاب کے بعد جزاء وسزا کا عمل شروع ہو گیا۔

## جبریل علیہ السلام انسان کا روپ دھارے خدمت نبوی میں:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' ایک آنے والا آتا ہے' اس کی حالت اور کیفیت یہ ہے کہ ایسے لگتا ہے جیسے یہ کوئی لمبا سفر کر کے آیا ہے' بال بکھرے ہوئے ہیں اور اس کی پراگندہ حالت پر سفر کے آثار نمودار ہو رہے تھے' وہ آکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور سوال کرنے لگا کہ اسلام کیا ہے' آپ علیہ السلام نے اسلام کے بارہ میں بتایا' اسلام یہ ہے کہ تو اللہ رسول کی گواہی دے' نماز پڑھے' روزے رکھے' حج کرے' زکوٰۃ دے' پھر یہ پوچھتا ہے: مَا الْإِحْسَانُ۔ احسان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ۔ غفلت' بے توجہی' سستی اور کاہلی کے ساتھ نہیں' بلکہ تو اس طرح اللہ کی بندگی اور عبادت کرے گویا تو اللہ پاک کو دیکھ رہا ہے' فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔ اگر تو دیکھ نہیں سکتا تو کم از کم تیرا نظریہ یہ ہونا چاہیے کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

## قیامت کے چند ایک آثار:

اب اس نے قیامت کے بارہ میں سوال کیا کہ فرمایئے' قیامت کب آئے گی' امام کائنات علیہ السلام نے قیامت کے کچھ آثار بیان فرمائے۔

سوال کرنے والا جواب لے کر چلا گیا اور میرے آقا کی تصدیق کر گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں ہم بڑے حیران ہوئے کہ سوال بھی کرتا ہے پھر تصدیق بھی کرتا ہے' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں' میرے ساتھیو! تمہیں معلوم نہیں ہوا کہ یہ سوال کرنے والا کون تھا' یہ کوئی عام مسافر اور سوالی نہیں' یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے' وہ سوال کر رہے تھے کہ میں سائل بن کر سوال کروں اور آمنہ کے لال علیہ السلام بھری محفل میں جواب دیں تا کہ تمام صحابہ کو معلوم ہو جائے کہ اسلام' احسان کیا ہے اور قیامت کب آئے گی۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں' قیامت کی نشانیاں کیا ہیں' آقا علیہ السلام نے قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا: اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ۔ دنیا سے حقیقی علم اٹھ جائے گا اور جہالت چھا جائے گی۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا: وَيَكْثُرِ الزِّنَا ۔ محبت کے انداز میں بدکاری اور زنا کاری عام ہو جائے گی' لوگ اسے برا اور گناہ نہیں سمجھیں گے۔

میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: وَيَكْثُرِ شُرْبُ الْخَمْرِ ۔ شراب نوشی عام ہو جائے گی' لوگ شراب پئیں گے اور اسے پینا کوئی گناہ نہیں سمجھے گا' بلکہ شراب کو فیشن' ایک عام مشروب' عیاشی' انجوائے اور ایک کھیل تماشہ سمجھا جائے گا' ہوٹلوں اور محفلوں میں شراب عام ہو گی۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا: دنیا میں مرد کم پڑ جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی اور اتنی زیادہ ہوں گی کہ پچاس عورتوں کی کفالت کرنے والا ایک مرد ہو گا۔

آقا علیہ السلام نے یہ قیامت کی نشانیاں بیان فرمائیں' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں' لوگو! قیامت سے پہلے پہلے یہ حالات آنے والے ہیں۔

❀ ایک دفعہ ایک شخص نے نبی پاک علیہ السلام سے سوال کیا' مَتَى السَّاعَةُ ۔ آقا قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا اَعْدَدْتَ لَهَا ۔ تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے' اس نے عرض کیا آقا کوئی لمبی چوڑی تیاری تو نہیں ہے' صرف اتنا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں' میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ اے اللہ سے پیار کرنے والے! تو جس اللہ سے پیار کرتا ہے' قیامت کے دن اللہ پاک تجھے اپنا ساتھ عطا فرمائے گا' جس اللہ سے پیار کرتا ہے' قیامت کے دن اللہ پاک تجھے اپنا ساتھ عطا فرمائے گا' اس لئے کہ بندہ جس سے محبت کرے گا' قیامت کے دن اس کے ساتھ ہی ہو گا' اگر تجھے اللہ پاک سے محبت اور پیار ہے تو پھر اللہ پاک اپنی محبت کی برکت کے ساتھ تجھے اپنے عرش کے سائے میں کھڑا کریں گے۔

میرے آقا علیہ السلام نے ایک یہ جواب دیا اور دوسری جگہ قرآن کا اعلان ہے کہ قیامت کب آئے گی' خالق کائنات نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ.﴾

(لقمان: ٣٤)

اے میرے پاک پیغمبر جناب محمد ﷺ اعلان کردو دنیا کی کوئی طاقت نہیں جانتی۔

کوئی فرد و بشر نہیں جانتا--- کوئی عالم اور زاہد نہیں جانتا--- کوئی متقی اور پرہیزگار نہیں جانتا--- کوئی تہجد گذار اور شب زندہ دار یہ علم نہیں رکھتا کہ قیامت کی گھڑی کب آئے گی اور بارش کے بارے اللہ پاک ہی جانتا ہے کہ یہ!

کب، کہاں اور کتنی مقدار میں آئے گی۔

رحمت بن کر آئے گی یا زحمت بن کر آئے گی۔

فصلیں آباد کرنے والی ہوگی یا برباد کرنے والی ہوگی۔

اور یہ علم بھی اللہ ہی کے پاس ہے کہ شکم مادر میں کیا ہے، ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والا بچہ ہے یا بچی ہے۔

کچھ لوگوں نے کہا: یہ بھی کوئی مسئلہ ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے، یہ تو الٹرا ساؤنڈ کی سکرین بتا دیتی ہے، میں کہتا ہوں اگر کبھی الٹرا ساؤنڈ کی سکرین میں آ گیا کہ یہ بچہ ہے لیکن الٹرا ساؤنڈ تمہیں یہ تو نہیں بتا سکتا کہ

یہ گونگا بہرہ ہے یا بولنے والا ہے۔

یہ خوش نصیب ہے یا بدنصیب ہے۔

یہ ماں باپ کا فرمانبردار ہوگا یا نافرمان ہوگا۔

یہ رنگ کا کالا ہوگا یا گورا ہوگا۔

یہ ماں باپ کے بڑھاپے کا سہارا بنے گا یا بدنامی کا سبب بنے گا۔

یہ سارا علم ہے تو میرے اللہ کے پاس ہے۔

پچھلے دنوں میں ایک علاقے میں تقریر کرنے کے لئے گیا تو وہاں ایک دوست نے مجھے بتایا کہ جس دوست نے یہ جلسہ کروایا ہے، اسے پہلے غم آیا، پھر اللہ نے اسے خوشی دی، میں نے پوچھا وہ کیسے کہنے لگے، ان کا بیٹا ہمارے پاس قرآن پاک حفظ کرتا تھا، وہ بے چارہ حادثے میں فوت ہوگیا، بچہ بڑا لائق تھا، جس کا بیٹا فوت ہوا اس کی بیوی حاملہ تھی، اس نے الٹرا ساؤنڈ کروایا تو انہوں نے ڈرا دیا کہ یہ تو بیٹی ہے، جب انہیں بیٹی کی خبر ملی تو وہ بے چارے افسردہ سے ہوگئے کہ ہمیں ایک

بیٹا مل جاتا تو خانہ پری ہو جاتی ' اللہ گھر کی رونق بنا دیتا' الٹرا ساؤنڈ والوں نے سو فیصد یقین سے بتا دیا کہ یہ بیٹی پیدا ہو گی' لیکن جب اللہ اپنی قدرت دکھانے پر آیا تو اللہ پاک نے بیٹا عطا کر دیا۔

معلوم ہوا کہ الٹرا ساؤنڈ کے بس کی بات نہیں' شکم مادر میں کیا ہے یہ اللہ جانتا ہے' اللہ ذوالجلال چاہے تو محکمہ موسمیات کی رپورٹوں کو غلط کر دے۔

وہ کہتے ہیں: آندھی آئے گی لیکن آندھی نہیں آتی۔

وہ کہتے ہیں: ہلکی ہلکی بارش آئے گی لیکن نہیں آتی۔

جب وہ کہتے ہیں: نہیں ہو گی تو اللہ پاک موسلا دھار بارش کر دیتے ہیں' یہ سارا علم میرے اللہ کے پاس ہے۔

اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾ (لقمان: ٣٤)

اللہ ہی جانتا ہے' کل کیا ہونے والا ہے' اور اللہ ہی جانتا ہے کہ کس کو کہاں اور کس حال میں موت آئے گی' یہ مسافر سفر شروع کرتا ہے' بیٹے بیٹی کو ملنے کے لئے جا رہا ہے' بیٹا باپ کو سلام کرنے کے لئے جا رہا ہے۔

یہ اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے کر سسرال جا رہا ہے' یا سودا سلف خریدنے کے لئے گیا' اللہ پاک کو علم ہے کہ یہ سفر بھی پورا ہو گا یا راستے میں بلاوا آ جائے گا ع

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے' اس دنیا کے مسافر خانے میں
ساقی کی نوازش جاری ہے' مہمان بدلتے رہتے ہیں

اللہ پاک نے فرمایا:

﴿یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا۔﴾ (الاعراف: ١٨٧)

اے میرے پیارے محبوب! لوگ آپ سے قیامت کے بارہ میں سوال کرتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ان کو بتا دیں کہ اس کا اللہ کو علم ہے' یہ اللہ ہی جانتا ہے۔

میرے بھائیو! اللہ پاک نے قیامت کے بارہ میں نہیں بتایا' آقا علیہ السلام نے وحی کے ذریعے

قیامت کی کچھ علامتیں بیان فرمائیں کہ قیامت سے پہلے یہ بھی ہوگا' قیامت سے قبل یہ بھی ہونے والا ہے۔

ایک اعرابی نے سوال کیا: مَتَـى السَّـاعَةُ۔آقا قیامت کب آئے گی؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اِذَا ضُيِّـعَـتِ الْاَمَـانَةُ فَـانْتَظِرِ السَّـاعَةَ۔جب امانتیں ضائع ہوجائیں تو پھر قیامت کا انتظار کرنا ہوگا۔

عرض کیا: آقا! جب امانتیں پامال ہو جائیں تو قیامت کا انتظار اس کا کیا مطلب ہے؟ امانتیں کیسے ضائع ہوتی ہیں؟ آقا علیہ السلام نے فرمایا: جب اقتدار میں نکمے بندے آ گئے۔

جن کو پتہ ہی نہیں اسلام کا---جن کو پتہ ہی نہیں اللہ کے قرآن کا

جن کو پتہ ہی نہیں حقوق العباد کا---جن کو پتہ ہی نہیں دین کا

جب نااہل بندے پیسہ اور سفارش استعمال کر کے اقتدار کی کرسی پر آن بیٹھے' پھر سمجھ لو کہ امانتیں ضائع ہو گئیں۔

لوگو! یہ خالد مجاہد کی اپنی بات نہیں' یہ میرے کملی والے آمنہ کے لال کا فرمان ہے' نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی نشانیاں بیان فرمائیں' تو اللہ والوں نے کچھ نشانیوں کو علامات صغریٰ یعنی چھوٹی نشانیاں اور کچھ علامات کبریٰ یعنی بڑی نشانیاں قرار دیا' چھوٹی نشانیاں کیا ہیں؟

آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پاک سے لے کر امام مہدی کے ظہور تک جتنی علامات ہوں گی ان کو علامات صغریٰ یعنی قیامت کی چھوٹی نشانیاں کہتے ہیں' اور امام مہدی سے لے کر صور پھونکنے تک مثلاً دَابَّةُ الْاَرْضِ۔کہ زمین سے ایک چوپایہ نکلے گا' عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کا آنا دجال کا قتل ہونا' تمام علامات کبریٰ یعنی بڑی نشانیاں ہوں گی۔

❀ سنیں! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نشانیاں بیان فرمائیں کہ قیامت سے پہلے یہ بھی ہوگا' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' حبیب کبریاء علیہ السلام نے فرمایا: لوگو! جب گورنمنٹ کا وہ خزانہ جس میں فوجیوں' غازیوں اور قربانیاں دینے والوں کا حق ہے' حکمران اسے اپنی دولت اور ملکیت سمجھ کر گلچھرے اڑانے لگیں اور اپنے دوستوں کو نوازنے لگیں جس کو چاہا پلاٹ دے دیا' جس کو چاہا بڑے بڑے ٹھیکے دے دیئے' یہ بھی قیامت کی نشانی ہے۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: دنیا والو! جب لوگ زکوٰۃ کو ٹیکس اور تاوان سمجھنے لگیں تو پھر جان لو کہ قیامت آنے والی ہے' کسی اللہ والے نے کہا تھا کہ ؏

مسلمانوں قیامت کے لئے تیار ہو جاؤ
قیامت آنے والی ہے' ذرا ہوشیار ہو جاؤ

❀ ایک دفعہ سورج غروب ہونے میں بالکل تھوڑا سا وقت باقی تھا' آقا علیہ السلام نے یوں اشارہ کر کے فرمایا: لوگو! دیکھ رہے ہو' سورج غروب ہونے والا ہے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے مڑ کر دیکھا کہ سورج غروب ہونے میں تھوڑا سا باقی ہے' آقا علیہ السلام نے فرمایا: بس یہی مثال قیامت کی ہے' جس طرح سورج بالکل غروب ہونے کو ہے' اسی طرح قیامت آنے کو ہے' کوئی لمبا چوڑا معاملہ نہیں۔

❀ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ ۔ مسجدوں میں لڑائیاں برپا ہو جائیں گی' مسجدوں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوں گے اور آوازیں بلند ہونے لگیں گی ان کو ڈر نہیں آئے گا کہ ہم اللہ کے گھر میں اونچی اونچی بول رہے ہیں' دنیا اس قدر بے خوف ہو جائے گی کہ اللہ کے گھروں میں بدتمیزی والے جملے اور گالی گلوچ ہوگا' جب یہ حالات بن جائیں تو سمجھ لو' قیامت آنے والی ہے۔

بتاؤ! کیا مساجد میں شور اور لڑائیاں جھگڑے ہوتے ہیں یا نہیں؟ کبھی کھانے پینے پر شور شرابا' کبھی نمبرداری پر شور وغل کہ میں ہیرو' باقی سب زیرو' ہم مسجد کے وڈیرے ہیں' یہ قیامت کی نشانی ہے۔

❀ میرے آقا جناب مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ ۔ جو قبائل کے سب سے برے آدمی ہوں گے وہ سردار اور چوہدری بن جائیں گے' جو پہلے درجے کے بدتمیز ہوں گے وہ قبائل کے باعزت اور خاندان کے معزز سمجھے جائیں گے۔

❀ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلُهُمْ ۔ جو دنیا کا گندہ ترین بندہ ہوگا وہ عزت والا سمجھا جائے گا' جو جھوٹ بولتا ہے' بدمعاشی کرتا ہے۔

کسی کا پیسہ آجائے تو ہڑپ --- کسی کی زمین پر قبضہ کرلے تو ہڑپ
کسی کی دوکان قابو آگئی تو ہڑپ --- کسی کا مکان ہتھے چڑھ گیا تو ہڑپ

ایسے لوگ وڈیرے بنیں گے' ایسے لوگ بڑے بڑے عہدوں پر ہوں گے' جب ایسے لچے اور اچکے سردار' چوہدری عزت والے بن جائیں تو پھر سمجھ لو قیامت آنے والی ہے۔

❀ حبیب کبریاء علیہ السلام نے فرمایا: وَاُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّہٖ۔ لوگ کسی کی عزت دل سے نہیں بلکہ اس کے شر سے ڈر کر کریں گے' آج میں نے ایسے بڑے عزت والے دیکھے ہیں جن کو لوگ صرف اوپر اوپر سے سلام کرتے ہیں کہ یہ بندہ بڑا کمینہ سا ہے' اسے کہہ دیتے ہیں' السلام علیکم' جناب کیا حال ہے' ٹھیک ہو' یہ اوپر اوپر سے کہہ رہا ہے لیکن اندر سے اس کو برا سمجھتا ہے' دل میں اس سے نفرت کرتا ہے' یہ بھی قیامت سے پہلے گھڑی آئے گی۔

## علمِ دین کی برکات اور استاد کا احترام:

مجھے یاد آیا' خلیفہ ہارون الرشید کے دو بیٹے تھے' ایک کا نام امین رشید اور دوسرے کا نام مامون رشید' یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھتے تھے' ایک دن خلیفہ ہارون الرشید کے دل میں خیال آیا کہ بیٹے تعلیم حاصل کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں' آج بیٹوں سے مل کر آتے ہیں' اس نے اپنے کچھ وزیروں مشیروں کو ساتھ لیا' وقت کا سلطان اور خلیفہ اپنے درویش بیٹوں سے ملنے کے لئے گیا تو قدرتی معاملہ یہ ہوا' جب یہ اس ادارے میں پہنچے (جہاں ان کے بچے وقت کے امام کے پاس اللہ کا دین پڑھا کرتے تھے) تو کیا دیکھنے میں آیا کہ استاد جی کسی حاجت کے لئے اپنی جگہ سے اٹھے تو اس کے دونوں بیٹے امین اور مامون کلاس میں کھڑے ہو کر اپنے استاد کے جوتے اٹھانے کے لئے دوڑتے ہیں' ایک کی کوشش ہے کہ استاد جی کا جوتا میں لے کر جاؤں اور دوسرے کی کوشش ہے کہ استاد جی کا جوتا میں اٹھا کر جاؤں' اب دونوں آپس میں جھگڑنے لگے' طے یہ پایا کہ بھائی جان! ایسا نہ کریں کہ ایک آپ لے لیں اور ایک مجھے دے دیں' تا کہ یہ سعادت مجھے بھی مل جائے اور تجھے بھی مل جائے' جب یہ جوتے اٹھانے کا معاملہ آیا اس وقت خلیفہ اور اس کے وزیر مشیر وہاں پہنچ چکے تھے' ان سب نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تو حیران ہو گئے کہ قرآن حدیث کے عالم کی کیسی عزت ہے' خلیفہ ہارون کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' کہنے لگا: ساتھیو! آج ایک بات کہنے لگا ہوں' ذرا توجہ سے سننا' تم ہمیں حکمران سمجھ کر ہماری عزت کرتے ہو' کسی لالچ کی وجہ سے سلام کرتے ہو' کہ کوئی پلاٹ مل جائے' کوئی مکان مل جائے' کوئی انعام مل جائے' بادشاہ

کی قربت مل جائے، تم ہماری عزت ذاتی اغراض ومقاصد کے لئے اوپر اوپر سے کرتے ہو آؤ اگر کسی نے سچی محبت، پیار اور عقیدت دیکھنی ہے تو اس وقت کے امام کی دیکھ لو جس کے جوتے بادشاہ کے بیٹے اٹھا رہے ہیں، اصل عزت تو ان کی ہے کہ خلیفہ کے بیٹے جس کے جوتے سیدھے کر رہے ہیں، یہ ہے دل سے ادب واحترام۔

## قیامت کی مزید نشانیاں:

❀ میرے بھائیو! حبیب کبریاء علیہ السلام نے فرمایا: یہ قیامت کی نشانی ہے کہ لوگ کچھ وڈیروں کے شر سے ڈر کر ان کو سلام کریں گے، میں نے کئی مسجدوں میں خادم اور امام دیکھے ان کی جماعت میں بھی کوئی ایسا شرارتی ہوتا ہے اور وہ اس کو سلام کرتے رہتے ہیں تاکہ یہ چپ رہے اگر یہ نامراد بولا تو شور کرے گا اور پھر کچھ نہیں دیکھے گا، برا بول کر عزت خوار کرے گا، اس لئے اس کو سلام کر دو، حالانکہ یہ اسے دل سے برا سمجھتا ہے۔

میرے بھائیو! اصل عزت وہ ہے جو بندہ دل سے کرے اور دل کی عزت اچھے کردار کی وجہ سے ملے گی!

کردار اچھا ہوگا تو لوگ دل سے سلام کریں گے
کردار شرافت ہوگا تو لوگ دل سے تعظیم کریں گے

وگرنہ لوگ اوپر اوپر سے سلام کریں گے، اوپر اوپر سے مسکرا کر ملیں گے لیکن ہوگا یہ سب ڈرامہ بازی، اندر سے یہ نفرت کرتے ہیں۔

❀ آؤ میرے بھائیو! قیامت کی وہ نشانیاں سن لو جو میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما گئے ہیں، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ باجے گاجے اور ناچنے والی کنجریاں عام ہو جائیں گی، چوکوں میں ڈانس ہوگا، بیاہ شادیوں میں رقص ہوگا، حاجی صاحب کے بیٹے کی شادی پر باجے بجیں، صوفی صاحب کی بیٹی بیٹے کی شادی پر بینڈ باجے چلیں، یہ قیامت کی نشانی نہیں تو اور کیا ہے، پہلے لوگ کرائے پر بدکار عورتوں کو لاکر اپنے بیٹے کی شادی پر ڈانس کرایا کرتے تھے، لیکن آج!

دولہا صاحب کی بہن رقص کر رہی ہے۔
حاجی صاحب کی بیٹی ناچ رہی ہے۔

نمازی صاحب کی دختر ڈانس کر رہی ہے۔

اس سے بڑی بے غیرتی اور کیا ہوگی کہ وہ جن کے بزرگ بڑے اللہ والے تھے، آج ان کی بیٹیاں ناچیں، کتنے بڑے افسوس کی بات ہے، بیٹا آڈیو کیسٹیں لگا کر اور پینٹ شرٹ پہن کر چوک میں ناچ رہا ہے، مووی بنائی جا رہی ہے، یہ کام کنجروں کا تھا اور تو حاجی صاحب کا بیٹا ہو کر کر رہا ہے، کیا کبھی کسی نے کہا ہے، بیٹا یہ کام تجھے زیب نہیں دیتا بلکہ اوپر نوٹ پھینکتے ہیں کہ تو تھوڑا ناچا ہے ابھی اور ناچ تا کہ تیری آنے والی نسل تجھ سے بھی زیادہ ناچنے والی ہو، تو نے پندرہ بیس منٹ دھمال ڈالی ہے جو تجھ سے تخم پیدا ہوگا وہ ذلیل تجھ سے زیادہ ناچے گا۔

میرے بھائیو! میرے تلخ جملے سن کر اپنے دل کی گہرائیوں میں بٹھا کر لے جاؤ، میرے یہ الفاظ قبر میں تمہیں یاد آئیں گے کہ کسی فقیر نے یہ بات کہی تھی، کتنے بڑے افسوس کی بات ہے کہ جن کی آنکھوں نے مکہ مدینہ کی زیارت کی ہو، جن کی جبین نیاز اللہ کی بارگاہ میں جھکیں، ان کی اولاد ڈانس کرے، اس سے بڑی بے غیرتی اور کیا ہوگی۔

کہتے ہیں، جی شادی کے موقع پر سب کچھ ہو جاتا ہے، پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر بندے کو خوشی آئے تو نعوذ باللہ بندہ کنجر ہی بن جائے ؏

ظفر! آدمی اس کو ہرگز نہ جانئے، ہو کتنا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی، جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

دعوے سنو تو کوئی اہل سنت ہے، کوئی اہلحدیث ہے، اہل سنت کو سنت کا پتہ نہیں اور اہلحدیث کو حدیث کا پتہ نہیں، کوئی حدیث کو پامال کر رہا ہے اور کوئی سنت کو پامال کر رہا ہے، سب اپنی اپنی مرضی پر لگے ہوئے ہیں اور نام بڑے اونچے اونچے رکھے ہوئے ہیں۔

میرے بھائیو! نام سے بات نہیں بنے گی، کام سے بات بنے گی اور کام کیا ہے، اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۔ اگر آج ہم چھوٹے چھوٹے کاموں پر ڈھیل دیتے آئے تو کیا بنے گا۔

کہتے ہیں چھوڑو جی، خوشی میں آ کر اس طرح بھی ہو جاتا ہے، خوشی کے موقع پر لڑکیاں ناچ بھی لیتی ہیں، مہندی کی رسم ہو تو غنڈے لچے، اچکے اور آوارہ لڑکے عزت والوں کی لڑکیوں کا میک

اپ دیکھیں۔

اللہ کی قسم میری غیرت گوارہ نہیں کرتی کہ میرے نمازی بھائی کی بیٹی ہو میرے پیچھے جمع پڑھنے والے کی بیٹی ہو اور اس کے حسن جوانی اور جسم کی ڈھیل وڈھال کو کوئی غنڈہ آوارہ دیکھے تیری غیرت کا مجھے نہیں پتہ۔

❀ ایک دن میں اسی بازار میں جا رہا تھا' کسی گھر میں شادی تھی' جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت' دو تین آوارہ قسم کے' پتہ نہیں کہاں سے دھکے کھا کر آئے' کہنے لگے یار! آج فلاں خاندان کی شادی ہے' آؤ ان کی لڑکیاں دیکھنے کے لئے چلیں' اللہ کی قسم میرے دل پر چوٹ لگی' میرا بس نہیں چلتا کہ میں کیا کروں' اس قوم نے خود اپنی عزت کو پامال کیا ہے' اپنی عزت کو دنیا کے سامنے کوڑیوں میں نیلام کیا ہے' اللہ کی قسم! بیوی' بیٹی' بہن تیرے پاس عزت کا ایک خزانہ ہے' اسے تو نے سات پردوں میں چھپا کر رکھنا تھا۔

یہاں ایک بزرگ گذرے ہیں' اللہ مغفرت فرمائے' وہ کہتے تھے' بازار سے دو کلو گوشت لیتے ہو تو اس کو کپڑے میں چھپا کر لے جاتے ہو تا کہ کوئی دیکھ نہ لے' یہ دو کلو گوشت ہے اس کو چھپا کر رکھتے ہو' ڈھائی من کی لاش پیچھے رکھی ہے' پورا بازار اس کی شکل دیکھ کر نظارہ کر رہا ہے' دو کلو گوشت چھپاتا ہے' ڈھائی من کی لاش کو میک اپ کروا کر موٹر سائیکل کے پیچھے رکھا ہے' کیا اس کو کوئی دیکھنے والا نہیں' اس کو بھی چھپا۔

❀ میرے بھائیو! آقا علیہ السلام نے قیامت کی نشانیاں بیان فرمائیں تو یہ بھی فرمایا کہ بے پردگی عام ہوگی گھر گھر میں ناچ ہوگا۔

یہ ورلڈ کیبل والے کہتے ہیں: جی ہم نے تو خانہ کعبہ دیکھنے کے لئے رکھی ہے۔

یہ ڈش انٹینا والے کہتے ہیں: جی' اپنی مرضی کی فلم دیکھتے ہیں' عام کبھی نہیں چلائی۔

یہ ٹی وی والے کہتے ہیں: جی' یہ خبرنامے کے لئے رکھا ہے۔

ہمارے پاس بہانے تو بہت ہیں' یہ نہیں پتہ کہ صوفی صاحب گھر میں اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر دوکان پر تشریف لے گئے' اب پیچھے ماشاء اللہ انڈیا کی بے غیرتی دیکھی جا رہی ہے' پھر بچوں اور بچیوں کو ٹائم یاد ہے' کہ وہ چینل کب لگتا ہے' وہ فحاشی کب آتی ہے' جب دیکھا کہ

دروازے پر گھنٹی ہوئی، حاجی صاحب آ گئے ہیں تو فوراً بند کر دیا، پھر کہتے ہیں ہمارے گھر میں تو کبھی کوئی چیز چلتی ہی نہیں، سب کچھ چلتا ہے، یہ قیامت کی نشانی ہے کہ گھر گھر میں ناچ ہوگا، آج!

ٹی وی کے ذریعے ناچ ہوتا ہے۔

وی سی آر کے ذریعے ناچ ہوتا ہے۔

ڈش انٹینے کے ذریعے ناچ ہوتا ہے۔

ورلڈ کیبل کے ذریعے تو وہ ناچ ہوتا ہے جو ایک غیرت مند بندہ بتا ہی نہیں سکتا کہ کیسے ہوتا ہے ؏

اپنے ہی من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

اے عزیزانِ من:

میں تمہیں اپنا بنانا چاہتا ہوں، میں تمہیں قرآن وسنت پر لگانا چاہتا ہوں، میں تمہاری نسل کو باعزت دیکھنا چاہتا ہوں، میں تمہاری نسل کو شرم وحیا اور غیرت کے پتلے دیکھنا چاہتا ہوں، اللہ کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ تمہاری نسل کی طرف کوئی میلی آنکھ کر کے دیکھنے نہ پائے۔

میں صرف یہاں منبر پر کھڑے ہو کر گلا پھاڑ پھاڑ کر تقریریں کرنے والا نہیں، اللہ کی قسم! آپ کی عزت ایمان اور کردار کا خیر خواہ ہوں، میں چاہتا ہوں، میرے مولا! یہ جتنے میرے بھائی اور سفید پوش بزرگ یہ جتنی میری مائیں بہنیں اور چھوٹے چھوٹے معصوم بچے آئے ہیں یہ سب کل قیامت کے دن نبی پاک علیہ السلام کے حوض کوثر پر جائیں سب کو تیرے پاک نبی کے دست مبارک سے پانی ملے اور میرا کملی والا کہہ دے: اے میرے امتیو! دنیا کی فحاشی چھوڑ کر میری سنت سے پیار کرنے والو! آج میرا دل چاہتا ہے کہ پیالہ رکھ دوں اور تجھے اپنے دست مبارک سے پانی پلاؤں، اللہ ہمیں ایسا بنا دے کہ نبی پاک علیہ السلام کے حوض کا پانی ملے۔

سرتاج انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا: لوگ گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھیں گے۔

❀ بتاؤ آج کون ہے جو گناہ کو گناہ سمجھتا ہے، کیا کبھی کسی نے تھانیدار سے کہا ہے، چوہدری جی یہ

رشوت لے لو اور ہمارا بیٹا چھوڑ دو' سب یہی کہتے ہیں' جی جو چائے پانی کہو گے ہم دے دیں گے' رشوت کو چائے پانی کا نام دے کر قاتل کو چھڑایا جاتا ہے اور پیسے دے کر بے گناہ کو گنہگار لکھا جاتا ہے' ایسے بے ضمیر اور بے غیرت تھانیدار' ایسے ذلیل اور کمینے تھانوں کے منشی جو پیسہ لے کر بے گناہ کو گنہگار اور گنہگار کو بے گناہ بناتے ہیں' ان ظالموں کو پتہ نہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ حشر کیا ہونے والا ہے' پتہ اس وقت چلے گا جب ساری دنیا کے سب سے بڑے عادل اس عرش والے جج کی عدالت لگے گی کہ چند ٹکوں کی خاطر تو نے تھانے کے اندر کیا کیا کمینگی کی ہے' تو نے پیسے لے کر ایک شریف آدمی کی عزت کو برباد کیا' ایک شریف آدمی پر تو نے ہیروئن کی پڑیا ڈالی' ایک شریف انسان پر تو نے فائرنگ کا کیس کیا' جبکہ اس بیچارے نے کبھی پسٹل پکڑ کر بھی نہیں دیکھا اور وہ قاتل جو قتل کر کے آیا تو نے پیسے لے کر اس کو بے گناہ بنایا۔

دنیا کیا ہے؟ پتہ نہیں کس موڑ پر زندگی کی شام ہو جائے' کہاں سانس نکل جائے' یاد رکھو: اس کے بعد رب کی عدالت ہوگی' پھر انصاف تو وہاں ہوگا۔

## ارے ظالم! ایک بڑھیا کا ایمان دیکھ:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حبشہ سے واپس آ رہے تھے' راستے میں ایک بڑھیا کے سر پر سامان تھا' ایک بازاری اور آوارہ لڑکے نے اپنے دوستوں کو راضی کرنے کیلئے از راہ مذاق بڑھیا کے سر پر اس کی گٹھڑی کو یوں اس طرح بازو مارا' بڑھیا کی گٹھڑی ادھر جا پڑی' اس کا سامان بکھر گیا' وہ بڑھیا کمزور تھی اور یہ جوان تھا' ٹھنڈا سانس لے کر کہنے لگی' اچھا ظالم تو نے مجھے پریشان کیا ہے' قیامت کے دن میرے اللہ کی عدالت لگے گی تو پھر میں اللہ سے شکایت کروں گی' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آ کر جب نبی پاک کو یہ واقعہ بتایا تو آقا علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' فرمایا: اس بڑھیا کا اللہ پر کتنا ایمان ہے' اس کو پتہ ہے آج ظالم ظلم کر گیا' آج میرا بس نہیں چلا' میں مجبور ہوں ایک وقت آئے گا کہ مجبوروں کی فریاد سننے والا بھی عدالت لگائے گا' پھر وہاں ہر شخص کو انصاف ملے گا۔

❀ عرض کر رہا تھا' حبیب کبریاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باجا گاجا' گانا بجانا اور گھر گھر میں ناچ عام ہوگا' آج دیکھ لو' گھر گھر میں ناچ ہو رہا ہے' یہ قیامت کی نشانی ہے۔

میرے بھائیو! آج دنیا میں بے برکتی چھا گئی' ہمارے گندے کردار' ناچ گانے اور شراب نوشی کی وجہ سے' آج کئی کھاتے پیتے گھرانے بے روزگار بیٹھے ہیں' اس قدر بے برکتی آ گئی کہ بے چارہ سارا دن محنت کرتا ہے لیکن روٹی پوری نہیں ہوتی' جن گھروں میں کبھی رزق ختم نہیں ہوا تھا جن گھروں میں دس بیس مہمان بھی آ جائیں تو کبھی فرق نہیں پڑا تھا' آج وہ بے چارہ بچوں کی روزی سے تنگ ہے۔

میں اسی پتوکی کے ایک ٹی سٹال میں گیا' وہاں مجھے جاننے والے نوجوان دوست بیٹھے ہوئے تھے' ایک ان میں وہ تھا جن کے بڑے میرے پیچھے جمعہ پڑھتے ہیں' اس ٹی سٹال میں وہ شراب پینے کی مکمل تیاری میں بیٹھے ہیں' اوپر سے میں چلا گیا' جب میں بیٹھا تو اس نے اشارہ کیا' اب چپ رہنا مجھے کچھ نہ کہنا' کیونکہ پاس ہمارے قاری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں' جب میں واپس آ گیا تو بعد میں وہی' جس کو میں گدھے کے پیشاب سے بھی گندی شراب کہتا ہوں' کمینے انسان تو گدھے کا پیشاب پی لے تو شاید اس سے بہتر ہوتا' یہ گندی شراب جسے قرآن اور پاک نبی کی پاک زبان نے گندی کہا' جس کے پینے والے کو کبھی نبی علیہ السلام کے حوض کا پانی نصیب نہیں ہوگا' تو ایسی گندی شراب پیتا ہے' تجھے تو نبی علیہ السلام کے حوض کوثر کی شَرَاباً طَهُوْرًا۔ پینے کا شوق رکھنا چاہیے تھا۔

❀ آقا علیہ السلام نے فرمایا: لوگ جھوٹ کو اپنا فن سمجھیں گے۔

## جھوٹ بول کر کاروبار کرنے والے:

بسوں گاڑیوں میں سودا بیچنے والا کس انداز سے جھوٹ بولتا ہے' وہ اچھے خاصے پڑھے لکھے انسان کی عقل مار کر رکھ دیتا ہے' وہ ایسے انداز سے جھوٹ بولتا ہے کہ کبھی اللہ کا نام استعمال کرتا ہے' کبھی رسول کا نام لیتا ہے' پانچ سات دفعہ اپنے آپ کو شاہ جی کہتا ہے' کہتا ہے' بادشاہو' میں نے یہ پوری تسلی سے بنائی ہے' آپ کہیں گے شاہ جی' آپ دوبارہ کہاں ملیں گے' لفظ رب' لفظ رسول' لفظ شاہ' لفظ سید اور لفظ عاشق رسول' اس طرح کے مذہبی ڈائیلاگ استعمال کر کے قوم کو پھنسا رہا ہے' بعض ڈرائیوری اور کنڈیکٹری' کنڈیکٹری چھوڑ کر کہتے ہیں' یہ کام کرو یہ کام آسان ہے' میں نے خود دیکھا ہے کہ بعض ڈرائیور دوائیاں بیچنے لگ گئے ہیں کہ جھوٹ پر سودا بڑا بکتا ہے۔

لوگو! حلال روزی کمانا مشکل ہو گیا' لیکن یاد رکھو' حلال تھوڑا بھی ہو' اس پر گزارہ کر جاؤ' حرام کو چھوڑ

دو اللہ پاک جنت میں عیش کروائے گا' اللہ ذوالجلال سب کو حلال روزی نصیب فرمائے۔

فرمایا: لوگ جھوٹ کو فن سمجھیں گے اور یہ اس دور میں عام ہے' جھوٹ کو ایسا فن سمجھا جاتا ہے کہ ہر محکمے میں جھوٹ ہے' اللہ کی قسم مذہبی محکمہ بھی نہیں بچا' مذہبی محکمے میں بھی جھوٹ بولا جاتا ہے اور بڑے پڑھے لکھے انداز میں جھوٹ بولا جاتا ہے۔

❀ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: آخری امت کے لوگ (موجودہ دور کے) گذرے ہوئے پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔ آج!

❀ کیا میرے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر لعنت نہیں کی جاتی۔

❀ کیا میرے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لوگ برا نہیں کہتے۔

❀ کیا میرے عثمان رضی اللہ عنہ پر تبرا نہیں ہوتا۔

❀ کیا نبی پاک علیہ السلام کی بیویوں کو برا نہیں کہا جاتا۔

❀ یہ نبی علیہ السلام کی حدیث ہے' فرمایا: امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں کو برا کہیں گے' (آج یہ بھی نشانی آ چکی ہے) جب یہ حالات بن جائیں تو پھر قیامت کا انتظار کرنا۔

میرے پاک نبی نے فرمایا: قیامت سے پہلے پہلے کچھ اور بھی ہوگا!

❀ ہوسکتا ہے' کچھ لوگوں کی شکلیں بدل دی جائیں۔

❀ ہوسکتا ہے' کچھ لوگوں کو زمین میں غرق کر دیا جائے۔

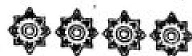
❀ ہوسکتا ہے کچھ لوگوں پر پتھر برسائے جائیں۔

❀ پھر زلزلے آئیں گے۔

❀ سرخ رنگ کی گرم آندھیاں آئیں گی' پھر سمجھ لینا کہ قیامت کی گھڑی بالکل قریب ہے۔

یہ علامات صغریٰ یعنی چھوٹی نشانیاں ہیں' بڑی نشانیاں ان شاء اللہ پھر عرض کریں گے' اللہ ذوالجلال مجھے اور آپ سب کو اپنے دل میں قبر قیامت کی فکر پیدا کرنے اور اپنے گھروں میں اسلام نافذ کرنے کی توفیق بخشے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



# حقوقِ مسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (الحجرات: ۱۰)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے

سامعین محترم: واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت وتوقیر کے لائق معززات مکرمات پردہ نشیں اسلامی روحانی ماؤں اور بہنو' دعا ہے اللہ جل جلالہ اپنی بارگاہ میں میری اور آپ سب کی حاضری کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ فریضہ جمعۃ المبارک ادا کرنے کی غرض سے میرا اور آپ سب کا اللہ اپنی بارگاہ میں جمع ہونا ہماری بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے۔

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ رب ارض وسماء کی ذات اقدس کے لئے جس اللہ نے زمین وآسمان بنائے اور سارا جہاں بسایا ہے۔ اس اللہ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

## دینِ اسلام کی دعوت:

درود وسلام آقائے دوجہان' پیغمبر زمان' صاحب قرآن' جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لئے جس محبوب نے دن رات ایک کر کے اپنی زندگی کے چین سکون اور آرام قربان کر کے یہ اللہ کا پیارا دین اور پیارا قرآن ہم تک پہنچایا ہے۔ اللہ اس حبیب کے روضۂ پاک پر کروڑوں رحمتیں برسا۔

حضرات! اللہ کے رسول ﷺ نے اس پیارے دین اسلام کی دعوت جب دنیا کے سامنے پیش فرمائی تو پیارے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا: مسلمانوں یہ دین محبت و پیار والا ہے۔ آپس میں محبت و پیار سے رہنا' نفرت کدورت بغض اور کینہ سے بچ کر رہنا' پیار اور محبت کی دعوت کو پھیلانے کے

لئے آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر نیکی والے چھ حق ہیں۔ ہم نے وہ چھ حق قرآن وسنت میں تلاش کرنے ہیں۔ پھر اللہ توفیق عطا فرمائے تو ہم نے انہیں قرآن وحدیث سے نکال کر اپنے سینوں میں جمع کرنا ہے' ذہن ودماغ میں انہیں تازہ رکھنا ہے اور پھر دنیا میں اس پر عمل کر کے دکھانا ہے تاکہ قیامت کے دن اللہ اپنے حبیب کے حوض کوثر کا پانی نصیب فرمائے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کو عام کرنے' نفرت کو مٹانے' مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ کا ساتھی اور شریک بنانے کیلئے اپنی پاک حدیث میں چھ حق بیان کیے ہیں:

آیئے ترمذی شریف کی روایت عرض کرتا ہوں' امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ۔))

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر نیکی کے چھ حق ہیں۔ ہر کلمہ گو کو اخلاقی طور پر وہ چھ حق ادا کرنے چاہئیں۔

## السلام علیکم کی فضیلت:

نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا:

((يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ))

۱۔ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر پہلا حق یہ ہے کہ جب ملاقات کرے' راستے میں چلتے چلتے' سرراہ ملاقات ہو جائے' اللہ پاک کے گھر میں آئے' کسی کے پاس چل کر جائے یا اپنے گھر آئے تو اپنے بھائی کو سلام کہے۔ السلام علیکم کہہ کر اس کے حق میں سلامتی اور رحمت وبرکت کی دعائیں کرے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم چھوٹے بچے تھے' اللہ کے نبی کبھی اس کو عار محسوس نہیں کرتے تھے کہ میں بچوں کو سلام کہوں' رسول پاک علیہ السلام چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی السلام علیکم فرماتے' نبی پاک علیہ السلام کی پیار کی دعوت یہ ہے کہ آپ سلام کو عام کرتے گئے ہیں۔

نبی پاک علیہ السلام کے چہیتے صحابی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز پڑھ کر بازار جاتے اور چل پھر کر واپس آجاتے۔ کسی نے سوال کیا حضرت جی' آپ بازار میں چلتے چلتے بازار کے دوسرے کونے تک پہنچے' آپ نے کوئی چیز خریدی بھی نہیں' کوئی سودا بھی نہیں کیا' اسی طرح ہی واپس

آ گئے' اس کی وجہ کیا ہے' حضرت فرماتے ہیں لوگو تمہیں کیا پتہ میں کون سا سودا کر کے آیا ہوں' میں دنیا کے مال کا سودا کر کے نہیں آیا' میں نیکیوں کا سودا کر کے آیا ہوں' نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا ہے جب ایک دوسرے سے ملو تو السلام علیکم' کہا کرو' میں بازار گیا تو مجھے راستے میں جو دوست بھائی ملتا میں اس کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کہتا تھا۔ جب میں نے یہ تین لفظ بولے تو اللہ کریم مجھے تیس نیکیاں عطا کرتا تھا۔ میں نے جتنے دوستوں کو السلام علیکم کہا اللہ پاک نے اتنی نیکیاں عطا کی ہیں۔ میں نے دنیا کا مال تو نہیں خریدا' میں نیکیاں خرید کر لایا ہوں۔

یہ اسلام کی پیار اور محبت کی دعوت ہے۔ اب تو مئے نئے سٹائل نکلے ہیں۔ سب سے پہلے ماں بہن کی گالی نکال کر ملاقات کرتے ہیں۔ یہ ایسا غلط اور بگڑا ہوا معاشرہ بن چکا ہے' دعا فرمائیں اللہ اپنے نبی کی تعلیمات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نبی پاک علیہ السلام نے ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر اخلاقی حق بیان فرمایا کہ جب بھی ملاقات کرے تو السلام علیکم کہے۔

## شیخین کریمین کا مقام:

مجھے یاد آیا کہ ایک دن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں' فرماتے ہیں پتہ کرو' کوئی روٹی ہو' گھر میں پتہ کروایا تو آٹا اور روٹی گھر میں موجود نہیں ہے۔ آپ کو بھوک لگی ہوئی ہے' دل میں خیال آیا کہ نبی پاک علیہ السلام کے پاس چلتے ہیں' نبی پاک علیہ السلام کا کوئی غلام تحفۃً کھجوریں دے کر جائے گا تو آپ دو چار کھجوریں مجھے بھی عنایت فرما دیں گے۔ بعد میں پانی پی لوں گا تو بھوک چلی جائے گی۔ یہ غرض لے کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چل پڑتے ہیں' چلتے چلتے راستے میں اچانک سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو جاتی ہے' فرماتے ہیں عمر کہاں جا رہے ہو' کہاں کی تیاری ہے' عرض کرتے ہیں حضرت جی' بڑی بھوک لگی ہوئی تھی' کھانے کیلئے گھر میں کوئی چیز نہیں' میرے دل میں آیا کہ نبی پاک علیہ السلام کے پاس چلتے ہیں' آپ کے پاس کھجوریں تحفۃً آئیں گی۔ دو کھجوریں کھا کر پانی پیوں گا تو بھوک ختم ہو جائے گی۔ لیکن حضرت جی آپ کہاں جا رہے ہیں۔ صدیق رضی اللہ عنہ مسکرا کر فرماتے ہیں۔ اللہ کی قسم ہے میں بھی یہی ارادہ لے کر چلا ہوں' اتفاق ایسا ہوا کہ اللہ پاک نے دونوں کی سوچ ملائی' اب دونوں اکٹھے ہو گئے کہ چلو نبی پاک علیہ السلام کے پاس چلیں'

جب نبی پاک علیہ السلام کے پاس پہنچے' آقا فرماتے ہیں اے میرے پیارے صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما دوپہر کا وقت ہے' آج کیسے آنا ہوا' عرض کرتے ہیں حضرت جی آج بڑی بھوک لگی ہوئی تھی اس لیے گھر سے نکل آئے ہیں۔ راستے میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' ان کو بھی بڑی بھوک لگی ہوئی ہے۔ حبیب کبریاء علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا' سچے رب کی قسم ہے' جس نے نبوت کا تاج عطا فرمایا' آج قدرتی مجھے بھی بڑی بھوک لگی ہوئی ہے' یہ اتفاق ایسے کیوں ہوئے ہیں۔ اللہ پاک نے ان تینوں کا پیار ہی بڑا رکھا ہے۔

## رسول رحمت اور شیخین ایک باغ میں:

ایک دن نبی پاک علیہ السلام نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور دوسرا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا' مدینہ پاک کی گلی میں جا رہے تھے' کسی نے خوش ہو کر مسکرا کر فرمایا' یہ جوڑی کتنی پیاری لگتی ہے' آقا علیہ السلام نے فرمایا:

((هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))

اگر آج تجھے مدینے کی گلیوں میں اکٹھے نظر آتے ہیں' کل جنت میں بھی اکٹھے ہی دیکھے گا' قبروں سے بھی اسی طرح ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر محبت و پیار سے اٹھیں گے۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا: میرے پیارے صدیق و عمر رضی اللہ عنہما میرا ایک انصاری صحابی اکثر آ کر دعوت پیش کرتا ہے' وہ مجھے کئی بار آ کر کہہ چکا ہے۔ حضرت جی آپ میرے باغ میں کیوں نہیں تشریف لاتے' آقا جی کبھی ہمارے باغ میں بھی تشریف لائیے۔ وہ بے چارہ کئی دفعہ دعوت دے چکا ہے۔ مجھے اس کے باغ میں جانے کا موقع ہی نہیں ملا' قدرتی آج تمہیں بھی بھوک لگی ہوئی ہے اور مجھے بھی بھوک لگی ہوئی ہے۔ آؤ میرے انصاری صحابی کے باغ میں چلتے ہیں' وہاں کھجوریں کھائیں گے اور اس کی تمنا بھی پوری ہو جائے گی۔

میرے بھائیو! وہ لوگ اور وہ باغ کتنے خوش نصیب ہیں' وہ راہیں کتنی قسمت والی ہیں' جہاں میرے محبوب کے قدم لگے ہونگے۔ اس باغ والے کو کتنی خوشی ہوئی ہوگی۔ جب آمنہ کے لال علیہ السلام مہمان بن کر باغ میں تشریف لائے' چودھویں کا چاند چڑھے تو اتنی بہاریں نہیں لگتیں جتنی میرے محبوب کے آنے پر بہاریں لگتی ہیں۔

سرکار مدینہ علیہ السلام اپنے صحابہ کو لے کر اس انصاری صحابی کے باغ میں پہنچے جب اس جھونپڑی کے پاس گئے تو آقا علیہ السلام اونچی آواز سے فرماتے ہیں' السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' تم پر اللہ کی سلامتی ہو اور اس کی رحمت ہو اور اللہ پاک کی برکتوں کا نزول ہو' نبی پاک علیہ السلام نے یہ تین دعائیں فرمائیں۔ انصاری صحابی پانی لینے کے لئے گیا ہوا ہے اور اس کی اہلیہ گھر میں بیٹھی ہوئی ہے۔ اس بی بی نے جب نبی پاک علیہ السلام کی دعا کو سنا' وہ عربی کے معنے سمجھنے والے تھے۔ ان کو معلوم تھا کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کیا ہے۔

لوگو! یہ ایک تو دعا ہے اور دوسری کملی والے مصطفیٰ علیہ السلام کی زبان ہے۔ جس کی زبان سے نکلی ہوئی اللہ کبھی رد نہیں کرتا۔ اس بی بی نے سوچا' اللہ کے پاک نبی کا فرمان ہے جب کسی کے گھر جاؤ تو تین مرتبہ السلام علیکم کہہ کر اجازت لیا کرو اگر اندر سے اجازت ملے تو جاؤ ورنہ واپس آ جاؤ۔

آقا علیہ السلام نے ابھی ایک بار فرمایا ہے۔ پھر آقا دوسری بار بھی فرمائیں گے' پھر تین دفعہ پوری کریں گے۔ کیوں نہ ہو کہ میں نبی پاک علیہ السلام کو آہستہ جواب دوں جو نبی پاک علیہ السلام سنیں ہی نا' آقا علیہ السلام ہمارے لیے پھر دوسری بار' پھر تیسری بار دعائیں کرتے رہیں جتنی بار آقا علیہ السلام دعا کریں گے اتنی زیادہ رحمتیں اور برکتیں ہوں گی۔ یہ بی بی آہستہ سا وعلیکم السلام کہتی ہے' اس نے نبی علیہ السلام کو جواب نہیں سنایا' آپ علیہ السلام پھر بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کہتے ہیں۔ اے گھر والو تم پر سلامتی ہو تم پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اس بی بی نے سوچا نبی پاک علیہ السلام کم از کم تین دفعہ دعائیں تو پوری کریں گے۔ ان برکت والے ہونٹوں اور زبان سے دوسری بار بھی دعائیں کیوں نہ لے لوں۔ یہ بی بی پھر آہستہ سا جواب دے دیتی ہے۔ تیسری بار آقا علیہ السلام نے سلام فرمایا تو یہ پھر آہستہ جواب دیتی ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں آؤ صدیق واپس چلیں' گھر والے گھر موجود نہیں ہیں۔ یہ بی بی دیکھ کر کہتی ہے' حضرت جی ٹھہر جاؤ' میرا خاوند پانی لینے کے لئے گیا ہوا ہے۔ آپ تشریف رکھیں' ابھی میرا خاوند آنے والا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں' بی بی ہم نے تین بار سلام کہا لیکن کوئی جواب نہیں آیا' یہ بی بی کہتی ہے حضرت جی آپ کی زبان سے نکلنے والی دعائیں مجھے اتنی پیاری لگ رہی تھیں' میرا دل چاہتا تھا کہ آپ ہم غریبوں کی جھونپڑی کے قریب کھڑے یہ دعائیں کرتے رہیں' زبان آپ کی ہو' قسمت ہماری ہو اور ہمیں یہ دعائیں ملتی ہی رہیں' آقا میں

آپ کی زبان سے نکلنے والی دعائیں لینے کیلئے آہستہ آہستہ جواب دیتی رہی ہوں' ادھر سے پانی کا مشکیزہ اٹھائے ہوئے یہ انصاری صحابی دوڑتا ہوا آرہا ہے۔ اس نے دیکھا کہ میرے باغ میں مہمان آئے ہوئے ہیں' جب قریب آیا تو معلوم ہوا کہ یہ تو میرے آقا تشریف لائے ہیں۔

یہ آنے والا کون آیا ہے' جس کے آنے سے دنیا میں بہاریں آئی ہیں۔

یہ آنے والا کون باغ میں مہمان بن کر آیا جس کو اللہ پاک نے تاج نبوت عطا فرمایا۔

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

آج میرے باغ میں رحمۃ للعلمین آئے ہیں ع

محبوب کل سوہناء ختم الرسل جتھوں لنگدا گیا رنگ لاندا گیا

عبداللہ دا چن دکھیاں دا سجن کیویں دکھیاں دے دکھڑے وڈاوندا گیا

یہ دوڑنا شروع کر دیتا ہے' پانی چھلکتا آرہا ہے' آکر نبی پاک علیہ السلام کو مرحبا کہا' سینے لگایا پیار کیا' میں قربان' آقا آج آپ میرے باغ میں' اللہ میں تیرا کیسے شکریہ ادا کروں' اللہ نے اپنے فلکوں کا مہمان آج مجھ غریب کا مہمان بنا دیا' اللہ جو سات آسمانوں اور تیرے جنت کی سیر کرنے والا آج میں غریب کے باغ میں آ گیا' اللہ میرے سوئے ہوئے بھاگ جاگ پڑے ہیں۔ صحابی کو بڑی خوشی ہوئی' جلدی جلدی دوڑا' ایک چھوٹے سے بکرے کو ذبح کر کے اپنی بیوی سے کہتا ہے آج میرے محبوب آئے ہیں' ہم آپ کی مہمان نوازی کریں گے۔ اس کا گوشت بنا کر جلدی جلدی میرے آقا علیہ السلام کے سامنے رکھ' خود بھاگتا پھرتا ہے۔ کبھی اس کھجور پر' کبھی اس کھجور پر' آقا جی اس کی کھجوریں بڑی میٹھی ہیں۔ آقا اس کی کھجوریں بڑی نرم ہیں' کھجوریں توڑ کر میرے نبی کے سامنے رکھیں' ادھر بی بی نے بڑا پیارا گوشت بنایا اور کھانا تیار کر کے نبی پاک علیہ السلام کے سامنے رکھا' جب نبی پاک علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھانا تناول فرمایا تو اللہ کے پاک نبی فرماتے ہیں' اے میرے صدیق وعمر رضی اللہ عنہما ہمیں کتنی بھوک لگی ہوئی تھی۔ اللہ پاک نے بھوک کا کیسا انتظام فرمایا' اللہ پاک نے صحابی کی ملاقات بھی کروائی اور پیٹ بھر کر کھانا بھی کھلایا لیکن ایک بات یاد رکھنا:

﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾ (التکاثر: ۸)

جس اللہ پاک نے یہ نعمتیں عطا کی ہیں' ایک وقت آنے والا ہے' اس اللہ نے ان نعمتوں کا

حساب بھی لینا ہے۔

جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ بات یہ ہے لوگو! میرے پاک نبی نے فرمایا: ایک مسلمان کا اخلاقی طور پر دوسرے مسلمان پر حق یہ ہے کہ جب ملاقات کرے تو اس کو السلام علیکم کہے۔

**بہت ہی اہمیت والا مسئلہ:**

۲۔ دوسرا حق یہ ہے:

**((وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ۔))**

جب اس کا بھائی اس کو دعوت پر بلائے تو اس کی دعوت قبول کیا کرے۔ یہ نہ دیکھے کہ یہ تو غریب آدمی ہے اس نے کیا کھلانا ہے زیادہ یہ کرے گا کہ میٹھے چاول پکا لے گا۔ ہم اس کی دعوت پر جائیں گے جو روسٹ مرغ کھلائے اور سویٹ ڈش پیش کرے، نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا جب بھی اس کا مسلمان بھائی خلوص، محبت اور پیار کے ساتھ اس کو بلائے تو وہ اس کی دعوت کو قبول کرے۔

نبی پاک علیہ السلام کا پیارا نواسہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ جن پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا رنگ چڑھا ہوا تھا، جن پر آقا علیہ السلام کی تربیت کا اثر تھا، ایک دفعہ گھوڑے پر سفر کرتے کرتے فقیروں کی جھونپڑیوں کی طرف چلے گئے، ان فقیروں کو دیکھا کہ روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بچھا کر کھانا کھا رہے ہیں۔ انہوں نے سامنے دیکھا کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں، یہ کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں، حضرت جی ذرا تشریف لائیں ہم کھانا کھا رہے ہیں، آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیں، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ گھوڑے سے نیچے اتر آئے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا شروع کر دیا، وہ بڑے خوش ہوئے، انہوں نے کہا نبی کا نواسہ ہم غریبوں کے دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھا رہا ہے۔ جب کھانا کھا لیا تو پیارے حسن فرمانے لگے، یارو! اب اس طرح کرو، اب تم میری بھی دعوت قبول کرو، کبھی ہمارے پاس بھی آؤ، یہ سن کر ان کو چاؤ چڑھ گیا کہ نبی علیہ السلام کے نواسے کے گھر ہم فقیروں کی دعوت۔

نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا، جب کوئی بھائی دعوت پر بلائے تو اس کی دعوت کو شرف قبولیت بخشا کرو، اس کی حوصلہ افزائی کیا کرو۔

بھائیو! شادی کے موقع پر ولیمہ تو کرنا ہی ہے، اس کیلئے اپنے نمازی اور غریب بھائی کو بھی بلاؤ، تا کہ وہ ولیمہ کھا کر آپ کے حق میں دعا کرے۔ نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا: بدترین ولیمہ اور

دعوت وہ ہے، جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو غریب سمجھ کر چھوڑ دیا جائے۔ رشتہ دار، تعلق دار اور اپنے دوست ساتھی چھوڑ دیئے جائیں اگر اللہ خوشی دے تو ولیمے کر کے اس میں خاص اپنے نمازی اور غریب بھائی بلاؤ، اس کے لئے اپنے ان ساتھیوں کو بلاؤ جن کے ساتھ جمعہ اور نماز پڑھتے ہو، تا کہ وہ آپ کی دعوت کھا کر آپ کے حق میں دعا کر کے جائیں۔

۳۔ تیسرا حق سنیں، امام الانبیاء علیہ السلام نے فرمایا:

((وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ۔))

مسلمان کا مسلمان پر تیسرا اخلاقی فرض یہ ہے کہ جب کسی بھائی کو چھینک آئے تو اس کی چھینک کا جواب دے، سرکار مدینہ نے فرمایا جس کو چھینک آئے وہ الحمد اللہ کہے۔ چھینک کا آنا صحت کی نشانی ہے اور بعض اوقات دل یا سانس کی نالیوں میں کچھ ایسے ذرات آ جاتے ہیں، چھینک آئے تو اللہ پاک راستے صاف کر دیتے ہیں۔ جب کسی کو چھینک آئے تو دوسرا بھائی اس کا جواب دے، یعنی

((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) کہے میرے بھائی اللہ تجھ پر رحم فرمائے، پھر وہ شخص جسے چھینک آئی وہ اس کی دعا کا جواب دے یعنی

((يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)) کہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ اپنے آپ کو بڑا کچھ سمجھنے اور لوگوں کو انعامی بانڈوں کے نمبر دینے والوں کو دعاؤں کا کوئی پتہ نہیں، صرف ان کو یہ معلوم ہے کہ بیٹی کی گالی دو تو کتنے نمبر بنتے ہیں، ماں کی گالی دو تو کتنے نمبر ملتے ہیں۔ ان کو نبی پاک علیہ السلام کی دعاؤں اور سنتوں کا پتہ نہیں۔

حضرات! آپ اللہ پاک کا شکر ادا کریں جس نے آپ کو نیک منہج، مسلک اور اپنے محبوب کی سنت والا راستہ عطا فرمایا، یہاں بڑے بڑے بدمعاش پھرتے ہیں جن کو وضو کا طریقہ نہیں آتا، نبی پاک علیہ السلام کی سنتوں اور معمولات کا علم نہیں کہ چھینک آئے تو کیا کہنا ہے--- دودھ پی کر کیا پڑھنا ہے--- کھانا کھا کر کیا پڑھنا ہے--- سوتے وقت کیا پڑھنا ہے--- بیدار ہونے پر کیا پڑھنا ہے--- بیت الخلاء جاتے وقت اور باہر نکلتے وقت کیا پڑھنا ہے۔ ان کا کوئی علم نہیں، صرف ایک ہی پتہ ہے کہ گالیوں کے نمبر کتنے بنتے ہیں۔

بعض اوقات آدمی کو جمائی آتی ہے، بعض لوگ اتنا بڑا منہ کھول کر تین چار آوازیں نکالتے ہیں جیسے گدھا آوازیں نکالتا ہے۔ نبی پاک علیہ السلام نے یہ آوازیں نکالنے سے منع فرمایا ہے اور اسے شیطان کی آواز قرار دیا ہے۔ نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو جمائی آئے تو وہ منہ کھول کر طرح طرح کی آوازیں نہ نکالے بلکہ اسے روکے کہ یہ نحوست اور سستی کی نشانی ہے۔

اگر آپ سے کوئی سوال کرے، کیا نبی پاک علیہ السلام کو جمائی آتی تھی تو آپ کیا کرتے تھے، آپ کہیں انبیاء کرام کو جمائی نہیں آتی تھی۔ جمائی کا آنا سستی اور نحوست کی علامت ہے۔ اللہ کریم نے اپنے انبیاء کو سستی اور نحوست سے پاک رکھا ہے۔ نبی پاک علیہ السلام کو جمائی نہیں آتی تھی۔ یہ میرا اور آپ کا خاصہ ہے۔ اللہ پاک نے انبیاء کو ان چیزوں سے معصوم رکھا ہے۔

## بیمار پرسی کی فضیلت:

۴۔ آو سنیں، مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر چوتھا حق کیا ہے۔ امام الانبیاء علیہ السلام نے فرمایا:

((وَيَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ))

جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کرنے اور اس کا حال پوچھنے کیلئے جائے۔ اگر کوئی شخص صبح نماز پڑھنے کے لئے آیا، اس نے دیکھا کہ آج میرا فلاں ساتھی نماز پڑھنے کیلئے نہیں آیا، اس کو پتہ چلا کہ میرا ساتھی بیمار ہے، امام الانبیاء نے فرمایا، اگر کوئی دن کے پہلے ٹائم کسی بھائی کی مزاج پرسی کرتا ہے، اللہ پاک ستر ہزار فرشتوں کی ڈیوٹی لگا دیتے ہیں یہ ستر ہزار فرشتے اس شخص کے حق میں رحمت کی دعائیں ہی کرتے رہتے ہیں۔ صبح بیمار پرسی کی تو شام تک نوریوں کی جماعتیں دعائیں کر رہی ہیں۔ اگر شام کو کسی کی بیمار پرسی کرنے کے لئے جاتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کی بخشش اور رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔ اے بیمار پرسی کرنے والے تو اپنے بھائی کی بیمار پرسی کرنے کے لئے گیا ہے۔ اللہ تیرے گناہ اور غلطیاں معاف فرمائے۔ اللہ پاک تیری آخرت سنوار دے۔

میرے بھائی! اس کا معنی یہ نہیں بنتا کہ اگر ناظم صاحب بیمار ہو جائیں تو اس کی بیمار پرسی کرنی ہے، ایم پی اے بیمار ہو جائے تو اس کے گھر جانا ہے اور اگر کوئی اپنا حقیقی غریب بہن بھائی بیمار ہے تو اس کی بیمار پرسی نہیں کرتے، اس طرح کی غلطی نہ کیا کریں نبی پاک علیہ السلام کی سنت کو سمجھا

کریں اور غریبوں کو غریب سمجھ کر نفرت نہ کیا کریں۔

آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں، جب بندہ بیمار پرسی کر کے جارہا ہوتا ہے تو آسمان کے فرشتے اس کے حق میں دعائیں کرتے ہیں اور ساتھ مبارک دیتے ہیں۔ کہتے ہیں، اے بیمار پرسی کر کے آنے والے تو بڑا اچھا کام کر کے آیا ہے، تیرا اللہ تجھ پر بڑا راضی ہوگیا ہے، تو نے تو اپنا ٹھکانہ جنت بنالیا ہے، تو اپنے بھائی کا حال پوچھنے کیلئے گیا، تیرے قدم اللہ کو اتنے پیارے لگے ہیں کہ اللہ کریم نے ہر قدم پر تیرے لیے نیکیاں لکھوادی ہیں۔

ایک روایت سنتے آرہے ہیں لیکن میں نے ابھی تک کسی کتاب میں پڑھی نہیں، بہرحال نبی پاک علیہ السلام جب ایک گلی سے گزرتے تو ایک بوڑھی اماں نبی پاک علیہ السلام کے سر پاک میں کوڑا ڈال دیتی، ایک دن ایسا بھی آیا، اماں نے کوڑا نہ پھینکا، آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں، میرے ساتھیو ایک بی بی بے چاری روزانہ نفرت کے طور پر مجھ پر کوڑا پھینک کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کرتی، آج اس نے کوڑا نہیں پھینکا، پتہ کرو خیر تو ہے، آج اس نے ناغہ کیسے کرلیا، پتہ چلا کہ وہ بیمار پڑی ہوئی ہے، آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں چلو اللہ نے سبب بنایا ہے اس کا حال پوچھنے کے لئے چلیں، ہوسکتا ہے کہ ہمارے اس اخلاقی قدم سے متاثر ہوجائے اور اللہ اسے کلمہ نصیب کردے۔

بتاؤ!

کیا آپ پھولوں کے ہار پہنانے والی کا حال پوچھنے کے لئے گئے۔

کیا وہ اوپر سے پھولوں کی پتیاں پھینکتی تھی۔

کیا سرکار کے ہاتھ چومتی تھی۔

کیا آپ کے پیروں کو بوسے دیتی تھی۔

آپ علیہ السلام نے دروازہ کھٹکھٹایا، وہ بے چاری گرتی پڑتی آئی، دروازہ کھولا، دیکھا کہ یہ تو وہی ہے جس کے سر پر کوڑا پھینکتی تھی، یہ تو بدلہ لینے کے لئے آیا ہے، سرکار نے تبسم فرمایا، پوچھا اماں کیا حال ہے، خیر ہے، آج کیسے چھٹی ہوگئی ہے، آج مٹی ڈالنے کا ناغہ ہوگیا ہے، وہ حیران ہوگئی کہ یہ کیا بنا ہے۔ میں کوڑا پھینکوں یہ میرا حال پوچھنے کے لئے آئے، میری بیمار پرسی کرنے کے لئے آئے، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں ساتھیو، پانی بھر کر لاؤ، اماں کو پانی پلاؤ، اس کے گھر جھاڑو دو، یہ بڑی حیران

پریشان ہے کہ میں تو اس کے سر پر کوڑا ڈالتی تھی، میں تو اس سے اور اس کے دین اور عقیدے سے نفرت کرتی تھی، یہ تو بڑا اچھا ہے، اللہ پاک نے تو اس کو بڑا اخلق عطا فرمایا ہے۔

قربان جاؤں، آقا علیہ السلام اس کے حق میں دعائیں ہی کرتے ہیں۔ اچھا بی بی اللہ تجھے شفاء اور تندرستی عطا فرمائے، تو صحت مند ہو اور پھر مجھ پر کوڑا ڈالے۔ ع

منگاں رب کولوں نال پیار دعا مائی اللہ کرے نی ہووے خیر تیری
کوڑا میرے تے دیویں تو پامائی ایسے طراں پھر لنگاں گلی وچوں
لے ہن جنتی موجاں پئی مان مائی مرضاں ظاہری باطنی سب چھڈ گیاں

میرے آقا علیہ السلام تو دشمنوں کی بیمار پرسی کرتے، کسی کو غریب سمجھ کر بھلایا نہ کرو۔

## جنازہ سے تدفین تک کا ثواب:

۵۔ پانچواں حق جو نبی پاک علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ اِذَا مَاتَ))

جب اس کا مسلمان بھائی فوت ہو جائے تو وہ اپنے بھائی کے جنازے کے ساتھ جائے، جو کسی کے جنازے کے ساتھ جائے گا، کسی کے جنازے کو کندھا دے گا اللہ پاک اس کو ایک قیراط کا ثواب عطا کرے گا اور جو قبرستان تک ساتھ جائے گا اللہ کریم اس کو دو قیراط عطا فرمائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا آقا، قیراط کتنا بنتا ہے، قیراط کا مطلب کیا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، احد پہاڑ کے برابر نیکیاں ہوں تو ایک قیراط بنتا ہے، یعنی جو شخص ثواب کی نیت سے جنازے کے ساتھ جاتا ہے اللہ کریم اس کو احد پہاڑ جتنی نیکیاں عطا کر دیتے ہیں۔

## اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرنا نیکی ہے:

۶۔ چھٹا حق، نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا:

((وَيُحِبُّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ))

اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اپنے لیے نفع اور بھائی کے لئے گھاٹا اور نقصان، اس طرح نہ کرے اگر......

اپنے لیے نفع پسند کرتا ہے تو بھائی کیلئے بھی نفع پسند کرے۔
اپنے لیے فائدہ پسند کرتا ہے تو بھائی کیلئے بھی فائدہ پسند کرے۔
اپنے لیے جنت پسند کرتا ہے تو بھائی کیلئے بھی جنت پسند کرے۔
اگر وہ چاہتا ہے کہ میرے ساتھ کوئی دھوکہ نہ کرے تو پھر وہ بھی کسی سے دھوکہ نہ کرے۔
اگر وہ چاہتا ہے کہ کوئی میرا حق نہ کھائے تو پھر وہ بھی کسی کا حق نہ کھائے۔
اگر وہ چاہتا ہے کہ کوئی مجھ پر زیادتی نہ کرے تو پھر وہ بھی کسی سے زیادتی نہ کرے۔

نبی پاک علیہ السلام نے یہ چھ حق بیان فرمائے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر یہ چھ حق ہیں جو ہر کلمہ گو کو اخلاقاً ادا کرنے چاہئیں۔

## اللہ رب العزت کی مخلوق سے پیار کا اجر:

مسلم شریف میں روایت موجود ہے، نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ پاک ایک آدمی کو بلا کر پوچھیں گے:

میرے بندے میں بیمار تھا تو نے میری بیمار پرسی نہ کی، وہ آدمی حیران ہو کر کہے گا۔ یا اللہ میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا تو رب العلمین ہے، تو کیسے بیمار ہو سکتا ہے اور تیری بیمار پرسی کیسے ہو سکتی ہے۔ اللہ پاک فرمائیں گے تجھے پتہ نہیں، تیرے محلے اور گلی میں بڑی برادری کے اندر میرا فلاں بندہ بیماری کی حالت میں تڑپتا رہا لیکن تو نے اس کی بیمار پرسی نہ کی۔ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرنے کیلئے جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، یعنی میری رحمتیں اس کے پاس پاتا۔

اللہ پاک نے فرمایا: یہ میری مخلوق ہے، جو شخص میری مخلوق سے پیار کرتا ہے میں اس سے پیار کرتا ہوں، اس لیے اللہ کے پاک نبی نے فرمایا جو شخص کسی بندے کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اللہ پاک اس کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے، جو کسی کو آسانی دیتا ہے۔ اللہ پاک اس کو آسانی دے گا۔ جو کسی پر نیکی کر کے اس کا دل خوش کر دیتا ہے۔ اللہ کریم بھی اس کو خوش کر دے گا۔

اللہ ذوالجلال اس محبت و پیار کی دعوت کو سمجھنے اور معاشرے کی ان تمام پیاری پیاری اداؤں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے، مجھے اور آپ کو محبوب کے نقش قدم پر چلائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

# صلہ رِحمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۝﴾

(النسآء: ۱)

سامعین محترم، واجب الاحترام بزرگو بھائیو عزیز و قابل قدر نوجوان ساتھیو نہایت ہی عزت و تکریم کے لائق معززات مکرمات اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں دعا گو ہے اللہ جل جلالہ میری اور آپ سب کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ مولا کریم میرا اور آپ سب کا جمع ہونا ہماری بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے۔ جس طرح مالک کی بارگاہ میں جمعہ پڑھنے کیلئے جمع ہیں۔ اللہ قیامت کے دن اپنے پیارے حبیب علیہ السلام کے حوض کوثر کی حاضری نصیب فرما کر پیارے مکی و مدنی آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے پیارے میٹھے میٹھے خوشبودار ہاتھوں سے جام کوثر نصیب فرمائے۔

حضرات! اللہ کریم کی جس قدر بھی تعریف، حمد اور ثناء کی جائے کم ہے۔ وہ اللہ جو پوری کائنات کو پالنے، سنبھالنے اور ساری دنیا کے نظام کو اکیلا چلانے والا ہے۔ بے شمار، ان گنت لاتعداد اور بے حد و حساب درود و سلام ہوں سرور کون و مکاں، صاحب قرآں، ماہ درخشاں، رحمۃ للعلمین، سید الاولین والاخرین، شفیع المذنبین، صاحب خلق عظیم، رؤف الرحیم، جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر۔

حضرات! اس وقت میں نے سورۃ نساء کی پہلی آیت تلاوت کی ہے۔ آج اس آیت کے کچھ الفاظ میری گفتگو کا خلاصہ ہیں۔ وہ الفاظ جن میں مالک کائنات نے بڑا احساس اور نازک مسئلہ بیان فرمایا ہے۔ وہ صلہ رحمی، قرابت کا تعلق اور رشتہ داری کی پاسداری کا مسئلہ ہے جو کہ اس

دور میں بڑا اہم مسئلہ ہے۔ آج اس مسئلہ کی بڑی اہمیت اور ضرورت ہے۔

## رشتہ داروں کے حقوق و فرائض:

جب اللہ پاک نے رشتہ داری کو بنایا تو اس رشتہ داری نے دہائی دی کہ اے مولا تو مجھے کیوں بنا رہا ہے؟ اللہ فرماتے ہیں میں نے اتنی مخلوق پیدا کی' میں نے اتنے جہان بنا دیئے' تجھے تخلیق کیا ہے تو کیا ہوا؟ رشتہ داری نے اللہ تعالیٰ کی کمر پکڑ لی! اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ وہ بولی اے مولا یہی تو ایک جگہ ہے جہاں قطع رحمی سے پناہ پکڑی جا سکے۔ اب میں تیری بارگاہ چھوڑ کر کس کے سامنے فریاد کروں۔ دنیا مجھے توڑے گی' پامال کرے گی۔ مالک نے صلہ رحمی سے فرمایا کیا تو اس بات کو پسند نہیں کرتی میں اعلان کر کے کہتا ہوں:

((مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ وَقَطَعَهُ اللّٰهُ۔))

اے رشتہ داری غم نہ کر' فکر نہ کر پریشان نہ ہو۔

جو تجھے توڑے گا میں اسے اپنے آپ سے توڑ دوں گا۔

جو تجھے توڑنے کی کوشش کرے گا میں اسے اپنی رحمت سے جوڑ لوں گا۔

جو تیرے ساتھ پیار کرے گا میں اس کے ساتھ پیار کروں گا۔

عرض کرنے لگا ہوں کہ یہ صلہ رحمی تعلق اور رشتہ داری کے بڑے نازک رشتے انتہائی تیزی کے ساتھ ٹوٹ رہے ہیں۔ بڑے حساس رشتے منقطع ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں اور چھوٹے چھوٹے معاملات پر دنیا رشتہ داری کو پامال کرتی چلی جا رہی ہے۔ قدموں تلے اس کے تقدس کو روندا جا رہا ہے۔ اللہ پاک نے قرآن کریم میں رشتہ داری کے بارہ میں فرمایا: ((وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ)) رشتہ داروں کو ان کے حق ادا کرو۔ کیا مطلب اگر کوئی رشتہ دار غریب ہو جائے تو اس کا سہارا بنو' اس کی مالی امداد کرو' اپنی رشتہ داری کو ٹوٹنے سے بچاؤ اور جوڑنے کی کوشش کرو' رشتہ داریوں کے تقدس کا خیال کرو۔

کہیں مالک ارض و سماء نے فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ

وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًاo﴾ (النسآء: ١)

اے لوگو اس سے ڈر جاؤ جس اللہ نے ایک جان سے پیدا کر کے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کر دیں۔ اس اللہ سے ڈرو جس کا نام تم لے کر ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو۔ قطع رحمی، تعلقات خراب کرنے سے بچو۔

دوسرا پارہ سورۂ بقرہ، مالک کائنات نے فرمایا:

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِى الرِّقَابِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَ الصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَo﴾ (البقرة: ١٧٧)

یہی نیکی نہیں کہ بس تم اپنے آپ کو مشرق مغرب کی طرف موڑ لو۔ نیکی تو یہ ہے کہ بندہ اللہ پر ایمان لائے۔ آخرت کے دن پر ایمان لائے۔ اللہ کے ملائکہ پر ایمان لائے۔ رب کی کتابوں اور نبیوں پر ایمان لائے۔ اور نیکی کیا ہے اللہ کی محبت میں اپنے قریبی رشتہ داروں پر مال خرچ کرنا لیکن کیسا دور آ گیا کہ پاکستان میں خونی رشتوں کو شریک سمجھا جاتا ہے۔

❀ میرے بھائی! یہ ہندوؤں اور سکھوں کا کلچر ہے کہ آج ہم نے خونی رشتے شریک سمجھ لیے ہیں۔ ان کو شریک نہ سمجھو۔ ان کو اپنے بھائی سمجھو۔ ان کے نقصان کیلئے داؤ پیچ نہ لگاؤ۔ اپنے خونی رشتوں کو فائدہ پہنچاؤ۔ اگر فائدہ نہیں کر سکتے تو کم از کم نقصان بھی تو نہ کرو۔

❀ حضرات! مالک کائنات نے فرمایا لوگو نیکی یہ ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو مال دینا، ان سے تعاون کرنا، یتیموں کو دینا نیکی، مسکینوں کو کھلانا نیکی، مسافروں کو کھلانا پلانا نیکی، دروازے پر آئے ہوئے سوالیوں کو دینا نیکی، گردنیں آزاد کرانے کیلئے خرچ کرنا نیکی، اللہ پاک کی نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا یہ سب نیکی کے کام ہیں۔ اپنے وعدوں کو پورا کرنا، جب بھی وعدہ کرو اپنے وعدے پورے کیا کرو، پھر تنگی اور پریشانی کے موقع پر صبر کرنا، جنگ کے موقع پر صبر کر کے جرأت

کے ساتھ لڑنا بہت بڑی نیکی ہے۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی متقی ہیں۔

❀ لوگو! اس پوری آیت میں میرا مدعاء جو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے خالق کائنات نے فرمایا: ﴿وَ اٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی﴾ اپنے رشتہ داروں کواللہ پاک کی محبت کیلئے مال دینا بہت بڑی نیکی ہے اور یہ نیکی اللہ کو بڑی پسند ہے۔ بندہ زکوٰۃ خیرات تقسیم کرتا ہے۔ اس نے دائیں بائیں گلی محلے کے اندر اپنے ماحول میں دیکھا غرباء تو موجود ہیں لیکن اس کے قبیلے برادری اور رشتہ داروں میں بڑے بڑے غریب اور مسکین ہیں جوان غریب رشتہ داروں پر خرچ کرتا ہے۔ اللہ پاک اسے ڈبل ثواب عطا کرتا ہے۔ ایک قرابت کا اور ایک صدقے خیرات کا۔

لوگو! آج دنیا کے مال نے انسان کی عقل پر پردہ ڈال دیا۔ آج لوگ اپنے رشتہ داروں کو بھلاتے جارہے ہیں۔ رشتہ داریاں توڑتے جارہے ہیں۔ جس کی جیب میں چار روپے آ گئے وہ اپنے رشتہ داروں کو بھول جاتا ہے۔ ان سے نظریں پھیر لیتا ہے ع

بن جاتے ہیں سب اپنے جب کچھ پاس ہوتا ہے
ٹوٹ جاتا ہے غریبی میں وہ رشتہ جو خاص ہوتا ہے

پیسہ ہو تو سب رشتہ دار ہیں۔ اگر غربت آ جائے تو سب بیگانے بن گئے۔

❀ میرے آقا جناب محمد ﷺ نے فرمایا: اے لوگو میں نے تمہیں جو قرآن سنایا۔ اللہ پاک کا دین پہنچایا۔ اللہ پاک کی توحید کا تعارف کروایا۔

قرآن سنانے پر بعض نے مجھے پتھر بھی مارے۔
قرآن سنانے پر بعض نے مجھے کسی انداز میں تکلیف پہنچائی۔
قرآن سنانے پر طرح طرح کے صدمے اٹھانا پڑے۔

❀ ایک دن میرے آقا جناب محمد ﷺ صحن کعبہ میں اللہ پاک کے سامنے سجدے میں پڑے ہوئے ہیں۔ اللہ پاک کے سامنے اپنی جبین نیاز جھکا کر اس سوہنے کی تعریفیں کر رہے ہیں۔ آپ کہتے ہوں گے!

((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔))

مالک کے سامنے سجدے میں پڑ کر اس کی تعریفیں ہو رہی ہیں۔ اللہ پاک کی حمدیں اور ثنائیں

بیان ہو رہی ہیں۔ میرے محبوب نے بڑا طویل اور لمبا سجدہ فرمایا۔ ایک قسمت کا مارا ہوا کافر جلدی سے دوڑتا ہوا گیا۔ شہر میں ایک جگہ کسی نے اونٹ ذبح کیا ہوا تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو ساتھ ملایا اور وہ گندی بدبودار اوجھڑی لا کر میرے پاک نبی کی گردن پر رکھ دی۔ آقا علیہ السلام سجدے سے سر اٹھانا چاہتے ہیں لیکن سر اٹھایا نہیں جاتا، وزن ہی اتنا زیادہ ہے۔ کسی نے جا کر بتایا اے فاطمہ تیرے ابو اللہ کے سامنے سجدے میں پڑے ہوئے ہیں کسی ظالم نے گندی بدبودار اوجھڑی لا کر تیرے ابو کی گردن پر رکھ دی ہے۔ تیرے ابو اٹھنا چاہتے ہیں لیکن اٹھا نہیں جاتا۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا دوڑتی ہوئی آئیں اور میرے پاک نبی کی گردن سے اوجھڑی کھینچ کر اتار رہی ہیں اور ساتھ فرماتی ہیں ظالموں میرے ابو جان نے تمہارا کیا نقصان کیا ہے۔ تم میرے ابو جان کو کیسی کیسی سزائیں دیتے ہو۔

❀ لوگو! عرض کرنا چاہتا ہوں اللہ پاک کا دین پہنچانے اور قرآن سنانے میں میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو:

بڑی بڑی تکلیفیں اٹھانا پڑیں۔

بڑے بڑے صدموں سے دوچار ہونا پڑا۔

بڑے بڑے مصائب سہنے پڑے۔

لیکن میرے پاک نبی نے یہ سارے دکھ سہہ کر، ساری پریشانیاں برداشت کر کے دنیا والوں کو اعلان فرمایا:

((لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔))

❀ اے لوگو! یہ دین سنانے میں، میں نے اتنے دکھ برداشت کئے، جتنے صدمے برداشت کئے، میں اس تبلیغ کا تم سے کوئی صلہ اور مزدوری نہیں مانگتا، صرف اتنی بات کہوں گا کہ قرابت داروں سے پیار اور محبت کرنا، قرابت کا خیال کرنا، قریبی رشتوں کو پامال نہ کرنا، اس کا یہ معنیٰ بھی ہو سکتا ہے کہ میری قرابت کا خیال کرنا۔

❀ لوگو! اتنا اہم اور ضروری مسئلہ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر اتنے گہرے اور پیارے رشتوں کا تقدس پامال کر بیٹھتے ہیں۔ آؤ قرآن وحدیث کے پھول اور کلیاں آپ حضرات کی خدمت میں

پیش کروں شاید کسی دل میں بات اتر جائے اور زندگی بھر کے لئے یہ قرآن وحدیث کے مسئلے اپنے ذہن میں بٹھالے۔

## امام الانبیاء کی مدینہ میں تشریف آوری:

❀ حضرات! مدینہ والوں کو میرے پیارے محبوب کا بڑا انتظار اور خوشی تھی۔ جب اطلاع ملی کہ سرکار مدینہ مکے سے چل پڑے ہیں اور مدینے تشریف لا رہے ہیں سارے شہر مدینے میں بڑی خوشی ہے۔ مدینہ کا ہر بچہ بھی خوش، مدینہ کا ہر جوان بھی راضی، مدینہ کا ہر بزرگ خوش کہ آمنہ کا لال، عبداللہ کا در یتیم آ رہا ہے۔ مکہ کا یتیم ہمارا مہمان بن رہا ہے:

جس کے سینے پر اللہ پاک نے قرآن نازل فرمایا۔

جس کو اللہ پاک نے ہفت افلاک کی سیر کرائی۔

جس کو اللہ پاک نے یتیم پیدا کر کے سوالاکھ نبیوں کا امام بنایا۔

وہ کملی والا ہمارے شہر مدینے آ رہا ہے۔ مدینے کے لوگ میرے پاک نبی کے استقبال کیلئے روزانہ ہی آ کر انتظار کرتے۔ مکے کی طرف منہ کر کے مکے کے راستوں پر بیٹھ جاتے۔ جب گرمی چھا جاتی تو سب واپس چلے جاتے اور پھر دوسرے دن آ جاتے۔ پھر چلے جاتے۔ ایک دن کافی دیر انتظار کرنے کے بعد اپنے گھروں کو چلے گئے۔ ایک یہودی کی نظر پڑ گئی۔ اس نے آ کر اعلان کر دیا۔ اے یثرب والو مکہ سے تمہارا مہمان آ گیا ہے۔ جب مدینے والوں کو پتہ چلا تو یہ مدینے کے تمام لوگ باہر نکل آئے۔ یہ دوڑے آ رہے ہیں۔ سب کی زبانوں پر محبت و پیار کے نغمے ہیں۔ یہ میرے پاک نبی کو مرحبا، جی آیاں نوں کہتے آ رہے ہیں۔ کسی کی زبان پر نغمہ ہے ؏

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا

مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

میرے پاک نبی کا استقبال ہو رہا ہے۔ یہ تو بڑوں کا حال ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچیاں بچے میرے پاک نبی کے استقبال میں کہتے آ رہے ہیں ؏

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِیْ نَجَّارِ
یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

میرے نبی سے محبت و پیار کا اظہار ہو رہا ہے۔ سرکار مدینہ کی سواری مدینہ پاک میں داخل ہوئی تو لوگ بڑی چاہت سے ملے۔ بڑی عقیدت کا اظہار ہو رہا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں جن کی بات کا ترجمہ پنجابی والا کرتا ہے ع

اج چمن خوشی دا چڑھیا نی
نبی قدم مدینہ دھریا نی
سارا شہر مدینے ٹھریا نی
ویکھو رونقاں شہر بازار دیاں
اسی بچیاں قوم انصار دیاں
جند جان نبی توں وار دیاں
اللہ رحمت مینہ برسائے نی
نبی پاک مدینے آئے نی
سکے بوٹے پھر ہریائے نی
بنداں برسیاں باغ بہار دیاں
اج آیا پیر حقانی نی
مائی آمنہ دا دل جانی نی
جبرائیل جیدا دربانی نی
اسی گولیاں اس سرکار دیاں

میرے پاک نبی سے محبت کا والہانہ اظہار ہو رہا ہے۔

لوگو! جو بات میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب محبت والا رحمۃ للعلمین نبی مدینہ میں آئے، تو

کسی نے نبی علیہ السلام کا وعظ سنا تو کلمہ پڑھ لیا۔

کسی نے نبی علیہ السلام کی زبان سے قرآن سنا تو کلمہ پڑھ لیا۔
کسی نے میرے نبی کا کردار دیکھا تو کلمہ پڑھ لیا۔
کسی نے میرے نبی کی عادتیں دیکھیں تو کلمہ پڑھ لیا۔
کسی پر میرے نبی کے میٹھے بول کا رنگ چڑھ گیا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا۔
بعض ایسی قسمت والے تھے کہ انہوں نے!
میرے نبی کے حسن کا جلوہ دیکھا تو کلمہ پڑھ لیا۔
میرے آقا کی صورت اور پیشانی دیکھ کر کلمہ پڑھ لیا۔

یہودیوں کے بہت بڑے عالم عبداللہ بن سلام نے تورات بھی پڑھی ہے' انجیل بھی پڑھی ہے' زبور کا مطالعہ بھی کیا ہے' بائبل کی تحریریں اور بڑے بڑے باب پڑھے ہیں۔ اس کو بھی پتہ چلا تو اس نے آ کر آقا علیہ السلام کی ایک حدیث سنی' آقا علیہ السلام کا ایک وعظ سنا اور دوسرا!

آقا کا مکھڑا دیکھا
سرکار کی پیشانی دیکھی
آقا کے ہونٹ دیکھے
آقا کے رخسار دیکھے
سرکار کی داڑھی مبارک دیکھی
آقا کی زلفیں دیکھیں
آقا کے رنگ روپ کو دیکھا

سرکار کے حسن و جمال کو دیکھا تو کلمہ پڑھ لیا۔

کیسا حسن و جمال' حیرانی کی دنیا میں گم ہو گیا کہ اتنا خوبصورت چہرہ تو میری آنکھ نے آج تک دیکھا ہی نہیں' کسی پیار والے نے پیار کی بولی میں محبت کے نقشے کھینچ کر کہا تھا ع

رب بدر منیر بنایا اے
نالے لقب سراج عطایا اے

جنے تکیا حسن پیارے دا
اونے اپنا آپ لٹا چھڈیا
اللہ دے کے جمال محمد نوں
سارے جگ نوں حسین بنا چھڈیا
جاواں صدقے میں حسن محمد توں
جنے شمس وقمر شرما چھڈیا
چہرے چمکدی لاٹ نورانی ایں
دسے سورج وانگ پیشانی ایں
اللہ بھیج کے کملی والے نوں
سارے جگ توں ہنیرا مٹا

مالک کائنات نے فرمایا:

﴿يَآيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ○ وَّ دَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ○﴾ (الاحزاب: ٤٥-٤٦)

لوگو! میرے نبی کی صورت ایسی کہ آقا علیہ السلام چاند کی طرف دیکھیں تو چاند شرما جائے' سیرت کا کمال ایسا' کہ آقا علیہ السلام اشارہ کریں تو چاند دوٹکڑے ہو جائے۔

❀ عرض کر رہا تھا' میرے پاک نبی ﷺ خطاب فرما رہے ہیں۔ آقا علیہ السلام کے خطبے کا ہر لفظ موتیوں اور کلیوں جیسا ہے۔ ہر جملے سے محبت اور رحمت کی خوشبو مہک رہی ہے۔ خوشبو کیوں نہ آئے' یہ الفاظ دنیا کے کسی عام آدمی کے الفاظ نہیں یہ جملے میرے پاک نبی کے جملے ہیں۔ ((اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)) اس کا معنیٰ ہے سلام کو پھیلاؤ' چھوٹا بڑے کو' بڑا چھوٹے کو' ایک دوسرے کو سلام کہا کرو' یہ نہ دیکھو جس کی جیب میں پیسہ ہے وہ انتظار کرے کہ یہ غریب اور مزدور ہے یہ مجھے سلام کہے۔

❀ میرے بھائی! سلام میں پہل کیا کرو' آپ نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے دل میں تکبر اور غرور نہیں ہے۔

❀ حضرات! نبی پاک علیہ السلام نے مدینہ پاک کی سرزمین پر پہلا خطبہ ارشاد فرمایا: ((اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)) السلام علیکم کو عام کردو اس کا نبی پاک علیہ السلام کی جماعت پر ایسا رنگ چڑھ گیا' کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ گلیوں بازاروں میں چلتے جاتے' چلتے ہوئے آپ کو!

راہی مسافر مل جاتا تو فرماتے السلام علیکم۔

دوکانداروں سے فرماتے السلام علیکم۔

مزدور مل جاتا تو فرماتے السلام علیکم۔

کوئی آنے جانے والا مل جاتا تو فرماتے السلام علیکم۔

❀ کسی نے پوچھا حضرت جی ایک بات کا جواب دو' ہم نے کئی بار تجربہ کیا ہے' آپ عصر کے بعد خالی ہاتھ بازار جاتے ہیں اور اسی طرح خالی ہاتھ واپس آجاتے ہیں۔ آپ کوئی خرید وفروخت نہیں کرتے۔ آپ کے وہاں آنے جانے کا مقصد کیا ہے۔ فرمانے لگے یار مجھے بھی پتہ ہے میں کوئی خریداری کرنے کیلئے نہیں جاتا۔ میرے محبوب نے فرمایا ہے۔ ((اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)) السلام علیکم کو عام کردو میں تو اپنے حبیب کی بات کو پورا کرنے اپنے نبی کے فرمان پر عمل کرنے کے لئے بازار جاتا ہوں۔

❀ نبی پاک علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نیکیوں کا کتنا شوق ہے' اس پر صحابہ کرام نے اتنا عمل کیا کہ ایک قافلہ جارہا ہے۔ چلتے چلتے راستے میں درخت آ گیا' آدھے ایک طرف سے آ گئے' آدھے دوسری طرف سے آ گئے' اتنی سی بھی جدائی پڑ جاتی' آگے ملاقات ہوئی تو فرماتے: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ)) تم پر اللہ کی سلامتی ہو۔ اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں یہ کتنی قیمتی دعائیں ہیں۔ دعاء وہی شخص دیتا ہے جو خیر خواہ ہو۔ بدخواہ کبھی دعاء نہیں دیتا۔

❀ قربان جاؤں! میرے نبی نے کیسی تربیت کی آگے فرمایا: ((وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ)) کھانے کی دعوتیں کرکے ایک دوسرے کو کھانا کھلایا کرو' بھوکوں کو کھانا کھلاؤ' پیاسوں کو پانی پلاؤ' واہ یزدانی شہید اللہ تیری قبر جنت کا باغ بنائے' آپ بڑا جھوم جھوم کر فرمایا کرتے تھے ع

بھکیاں نوں روٹی تے تسیاں نوں پانی
کھلانا پلانا محمدؐ نے دسیاں

کلمے شہادت نوں سولی تے چڑھ کے
پڑھنا پڑھانا محمدؐ نے دسیا

❀ سیدنا جعفر: جام شہادت نوش فرما گئے تو آقا علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کر کے فرمایا' آؤ جعفر کی شہادت کی خبر دینے کے لئے ان کے گھر چلیں' میرے آقا علیہ السلام سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف فرما ہیں۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی چھوٹی سی معصوم بچی جو آج یتیم ہو چکی ہے جس کے سر سے شفقت کا سایہ اٹھ گیا ہے۔ یہ دوڑی ہوئی آئی کہ میرے ابو جان تشریف لائے ہوں گے۔ اس نے آ کر تمام چہروں کی طرف نظر دوڑائی۔ اپنا ابو نظر نہ آیا تو ٹوٹا سا دل لے کر ماں کے پاس چلی جاتی ہے۔ کہتی ہے امی جی! نبی پاک علیہ السلام اور آپ کے صحابہ تو تشریف لائے ہیں لیکن میرے ابو جان نظر نہیں آئے؛ پتہ نہیں اس بچی کو ابو جان کی کتنی اداسی ہے۔ بار بار آ کر تمام چہروں کو دیکھتی ہے۔ جب ابو کا چہرہ نظر نہیں آتا تو پریشان ہو کر واپس چلی جاتی ہے۔ جب نبی پاک علیہ السلام نے اس کی بے قراری اور اداسی دیکھی تو آقا علیہ السلام سے برداشت نہ ہوا۔ آپ کی آنکھیں برسنا شروع ہو جاتی ہیں۔ آپ اس معصوم بچی کو پکڑ کر اپنی گود میں بٹھا کر پیار کرتے ہیں۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بیٹی اب تیرے ابو قیامت تک نظر نہیں آئیں گے۔ اللہ پاک نے تیرے ابو کو اپنے پاس بلا لیا ہے۔ آقا علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا! ساتھیو ادھر فوتگی ہوئی ہے۔ ان کے دل ٹوٹے ہوئے ہیں۔ یہ پریشان اور حزیں خاطر ہیں۔ ان پر بہت بڑا صدمہ آیا ہے۔ اس لیے جعفر کے گھر والوں کیلئے کھانا تیار کرو۔

❀ میں اپنے محبوب کی سیرت پر قربان جاؤں' آپ کی سیرت یہ ہے کہ جس گھر فوتگی ہو جائے اس گھر کھانا پہنچاؤ' اور ہمارے محلے کی سیرت یہ ہے کہ جس گھر مر جائے' چالیس دن اس گھر سے کھاؤ' چالیس دن ان کا دروازہ نہیں چھوڑنا' جب تک وہ پوری منڈی کا مقروض نہ ہو جائے' چنے والوں کا وہ مقروض' فروٹ والوں کا وہ مقروض' کریانہ والوں کا وہ مقروض' وہ بھی بے چارہ کہتا ہے دعا کرو اب چھ مہینے بے بے نہ مرے' ابھی ابا مرا ہے تو مقروض ہو گیا ہوں' اگر ماں چلی گئی تو پتہ نہیں کیا بنے گا۔

❀ عرض کر رہا ہوں' آپ علیہ السلام نے مدینہ پاک کی سرزمین پر پہلا خطبہ ارشاد فرمایا: وَصِلُوا

الْاَرْحَـامَ' آقا فرماتے ہیں رشتہ داریاں جوڑا کرو' تو نے ماں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا تھا۔ ماں کی خدمت کرنا تھی۔ ماں چلی گئی ہے' اب اگر ماں کی بہن زندہ ہے تو اپنی خالہ کی خدمت کیا کر' اگر باپ چلا گیا ہے تو اپنے چچا' تایا کی خدمت کر کے اپنی رشتہ داریوں کا خیال کیا کر۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو چلتے چلتے سر راہ ایک بزرگ ملا' جس نے سادہ سے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سواری روک کر سواری سے نیچے اتر آئے اور عرض کیا بزرگو آپ میری سواری پر سوار ہو جائیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سر سے اپنی دستار اتار کر اس کے سر پر رکھی اور اپنی سواری پر بٹھا کر اس کے گھر چھوڑ کر آئے۔ ساتھیوں نے پوچھا حضرت جی کیا یہ کوئی vip بندہ تھا یا کسی علاقے کا کوئی ایسا نیک بزرگ تھا' آپ نے اس کی بڑی تعظیم اور احترام کیا ہے' فرمانے لگے' میں احترام کیوں نہ کروں یہ میرے باپ عمر رضی اللہ عنہ کا دوست ہے۔ میرے ابو جان اس کے ساتھ بڑا پیار کرتے تھے۔ آج میرے ابو عمر نظر نہیں آئے اب میرے باپ کا دوست مجھے نظر آتا ہے۔ میں اس کی خدمت کو سعادت سمجھتا ہوں۔

❀ حضرات! رشتہ داریاں پامال نہ کرو' محبت اور پیار کرو۔ امام کائنات علیہ السلام نے فرمایا: اس رشتہ داری نے اللہ پاک کے عرش کو تھام کر اپیل کی:

((مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ۔))

اللہ' جو رشتہ داری جوڑے تو اسے اپنے آپ سے جوڑ لینا' اور جو مجھے توڑے تو اسے اپنے آپ سے توڑ دینا؛ جو مجھے پامال کرے' میری بے حرمتی کرے تو اس سے رحمت کی نظر پھیر لینا۔

❀ حضرات! یہ ماموں' خالہ' چچے' تائے وغیرہ بڑے نازک اور حساس رشتے ہیں۔ بڑے افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے۔ آج باپ کے چلے جانے کے بعد جب جائیداد کی تقسیم کا مرحلہ آتا ہے تو پھر کئی فساد اور فتنے کھڑے ہوتے ہیں کہیں دوکان کا جھگڑا' مکان کا جھگڑا' زمین کا جھگڑا' پیسوں کا جھگڑا' بینک بیلنس کا جھگڑا' پھر مقدمے' ایسی رشتہ داریاں جن سے ہوا نہیں گزر سکتی تھی لیکن جب جائیداد اور دولت پر بات آئی تو پھر اتنے خلاء پڑ گئے کہ ہندو اور مسلمان بھی آپس میں اتنا دشمن نہیں جتنا زمین سے بھائی' بھائی کا دشمن بن گیا۔ بابا جی شیخو پوری فرماتے ہیں ؏

کل وارث دو وراثت دے، آپس وچ لڑ دنے ویکھے میں
گل ہتھو کی اک دوجے نوں، تونوں پھڑدے ویکھے میں
اک کہندا اے پدھر دھرتی میری آ، او ٹوئے ٹبے تیرے نے
دوجا کہندا اے پدھر دھرتی میری آ، او ٹوئے ٹبے تیرے نے

یہ آپس میں لڑ رہے ہیں، ایک کہتا ہے میری ہے، دوسرا کہتا ہے میری ہے، زمین زبان حال سے بول کر کہتی ہے، ان دونوں نے آپس میں لڑ کر آخر میرے پاس ہی آ جانا ہے۔ دونوں نے زمین کا لقمہ بن جانا ہے۔ یہ زمین کی وجہ سے لڑتے لڑتے زمین کے اندر چلے گئے!

﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى٥﴾

اللہ پاک نے فرمایا: ہم نے انسان کو مٹی سے بنایا، اسی مٹی میں لے جاؤں گا اور آخرت کے دن مٹی سے ہی ان کو اٹھاؤں گا۔

اے بندے! تیرا آنا جانا مٹی ہے۔ تو مٹی سے لڑتا ہے۔ مٹی کی وجہ سے بھائی کو قتل کرتا ہے۔ بعض نے دو لاکھ روپیہ لڑائیاں کرنے والے بدمعاشوں کو دیا کہ میرے بھائی سے مجھے زمین کا قبضہ لے کر دیں۔ بھائی سے میرا مکان چھڑا کر دیں۔

❀ لوگو! غور کرو، زمین کی وجہ سے رشتہ داریاں گئیں، زمین کی وجہ سے بھائی گئے، دولتوں کی وجہ سے بہنیں گئیں، اور بعض ایسے ظالم کہ بیوی کا جعلی انگوٹھا لگا کر، پٹواری کو لاکھ روپیہ رشوت دے کر اپنی بہن کی زمین اپنے نام کرا لیتے ہیں کہ یہ بہن مجھے اپنی زمین دے رہی ہے۔ اس نے ساری زمین میرے نام کروا دی ہے۔ بیوی کا انگوٹھا لگوا کر بہن کی زمین کھا گیا۔ ذرا سوچ تو شہنشاہ کی عدالت میں کیا جواب دے گا۔ جب اس مالک نے تیری بہن کو اپنی بارگاہ میں بلا کر پوچھا، اے مظلوم بتا، میری بارگاہ میں رشوت نہیں چلتی، یہاں انصاف ہی چلتا ہے۔

بعض ظالموں نے رشوت لے کر مربعے بنائے، کوٹھیاں بنائیں، کاریں بنائیں، موٹر سائیکلیں بنائیں، فریج، واٹر کولر، ایئر کولر بنا لیے لیکن اولا نافرمان ہو کر بگڑ گئی، پھر اس ظالم کے مرنے کے بعد اس حرام کی دولت پر لاٹھیاں، کلہاڑیاں اور گولیاں چلیں۔

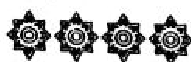
❀ حضرات! میں عرض کر رہا تھا، صلہ رحمی، تعلق، محبت، پیار، قربان جاؤں میرے محبوب کے

پاس ایک بوڑھی سی عورت آئی، یہ آ کر نبی پاک علیہ السلام کے ساتھ پیار، حبت اور شفقت کرتی ہے، آپ نے جلدی سے اٹھ کر اپنے کندھے مبارک سے چادر اتار کر بچھائی اور فرمایا ماں جی یہاں تشریف رکھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حیران ہو کر عرض کرتے ہیں، آقا ماں آمنہ تو جدائی دے چکی ہے، یہ کونسی ماں ہے جس کے ساتھ اتنا پیار کر رہے تھے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے ماں آمنہ کا چہرہ نظر نہیں آتا، امی آمنہ کا پیار تو نہیں ملتا۔ یہ میری رضاعی ماں حلیمہ ہے۔ یہ جب بھی میرے پاس آتی ہے تو میں اسی طرح ہی پیار کے ساتھ پیش آتا ہوں۔

❀ حضرات! رشتہ داریوں کو توڑنے سے بچو، رشتہ داریاں جوڑو، جو رشتہ داری جوڑتا ہے اللہ اسے اپنی رحمت سے جوڑ لیتا ہے۔ اور جو توڑتا ہے اللہ اسے اپنے اپ سے توڑ دیتا ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ مجھ پر اللہ راضی ہو جائے، اللہ میری عمر اور روزی میں برکت کرے، اس کو چاہیے کہ وہ غریبوں کو کھانا کھلایا کرے۔ صلہ رحمی کیا کرے اور یوم آخرت پر ایمان لائے۔ اس کے اس عمل کی برکت سے اللہ اس کی عمر بھی بڑھا دے گا اور اس کے رزق میں بھی اضافہ کر دے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



# حقوقِ زوجین

## (میاں بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾ (الروم: ۲۱)

یا الٰہی جب تک میرے جسم میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمت اسلام کر جاؤں

سامعین محترم' واجب الاحترام بزرگو بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' پردے میں بیٹھ کر سماعت فرمانے والی معززات' مکرمات اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں' پتوکی شہر اور مختلف علاقوں سے محبت وعقیدت سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں' دلی دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی جمعۃ المبارک کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ہماری بخشش اور نجات کا ذریعہ بنائے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جس قدر بھی حمد وثنا اور تعریف کی جائے کم ہے۔ جس اللہ نے زمین بنائی' آسمان بنایا اور سارا جہان بسایا ہے وہ سب کو کھلانے' پلانے اور سلانے والا ہے' دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اس کے حکم سے ہوتا ہے۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے اگر وہ نہ چاہے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

بے شمار' ان گنت' لاتعداد اور بے حد وحساب درود وسلام آقائے دو جہان' پیغمبر آخر الزمان' صاحب قرآن' رحمۃ للعلمین' سید الاولین والاخرین' امام الانبیاء والمرسلین' جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اطہر کے لئے۔

روز محشر ہر شخص سے پوچھ پرتیت ہوگی:

حضرات! انسان دنیا پر بے مقصد اور فضول نہیں آیا بلکہ اللہ پاک نے کسی مقصد کیلئے انسان کو دنیا میں بھیجا ہے۔ وہ مقصد عظیم اللہ کی بندگی اور عبادت ہے۔ بندہ صرف کمانے کھانے اور عیش وعشرت کیلئے نہیں آیا بلکہ ایک پاکیزہ اور مقدس مقصد لے کر دنیا میں آیا ہے اور پھر ایک ایسا دن آنے والا ہے جب اس زندگی کا حساب وکتاب ہونا ہے کہ ہم نے تجھے!

جس مقصد کے لئے دنیا میں بھیجا کیا وہ مقصد پورا کیا یا نہیں؟

جو ذمہ داریاں سونپ کر دنیا میں بھیجا کیا وہ ذمہ داریاں ادا کیں یا نہیں ہاں یقیناً ایک ایسا دن آئے گا۔

❀ حضرات! دنیا میں ہمارے ذمہ کچھ حقوق ہیں جو ہم نے ادا کرنے ہیں اور جن کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

❀ اگر آپ باپ ہیں تو تمہارے ذمہ اولاد کے کچھ حقوق ہیں جن کا اللہ نے سوال کرنا ہے۔

❀ اگر آپ اولاد ہیں تو تمہارے ذمہ ماں باپ کے کچھ حقوق ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سوال کرنا ہے۔

❀ اگر آپ معاشرے کے ایک رہائشی ہیں تو تمہارے آس پاس دنیا رہتی ہے۔ ان پڑوسیوں اور ہمسایوں کے تم پر کچھ حقوق ہیں جن کے متعلق اللہ پاک نے سوال کرنا ہے اور کچھ رشتہ داروں کے تم پر حقوق ہیں جن کے بارے میں حساب ہوگا۔

❀ حضرات! ہم پر کچھ اللہ پاک کے حقوق ہیں اور کچھ نبی پاک ﷺ کے حقوق ہیں۔ ان تمام حقوق کے بارہ میں سوال کیا جائے گا' لیکن میں نے آج کے اس خطبہ میں جو مسئلہ بیان کرنا ہے وہ ''حقوق زوجین'' کا مسئلہ ہے کہ گھروں کا نظام کیسے چلے گا؟ گھروں کا ماحول خوشگوار کیسے بنے گا؟ ازدواجی زندگی بہتر سے بہتر کیسے بنے گی؟

❀ بھائیو! قرآن وحدیث کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے سے یہ زندگی پرسکون بنے گی' گھر میں میاں بیوی کا آپس میں سلوک ہو' چاہت اور محبت وپیار ہو' ایک دوسرے کا احساس اور حقوق کا خیال ہو تو گھر کا ماحول جنت نما بن جاتا ہے۔ اگر میاں بیوی کے درمیان

نفرت کدورت، بغض اور کینہ پیدا ہو جائے، ایک دوسرے کے حقوق پامال کر دیئے جائیں تو پھر گھروں میں لڑائیاں جھگڑے، دنگا فساد اور گھر کا ماحول جہنم بن جاتا ہے۔

## دونوں ایک دوسرے کا سکون:

حضرات! مالک کائنات نے فرمایا ہے کہ ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا بنایا ہے۔ لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا. تاکہ تمہاری زندگی میں سکون آ جائے، تم ایک دوسرے سے سکون حاصل کرو اور پھر ہم نے جوڑوں کے درمیان محبت، مودت اور رحمت پیدا کر دی۔ بندہ باہر سے تھکا ماندہ آئے، گھر میں اس کی زوجہ اور اہلیہ ہے وہ اس انداز سے اپنے شوہر کے ساتھ ملاقات کرے کہ اس کو اپنی تھکاوٹ بھول جائے اور اسے سکون محسوس ہو۔

حضرات! یہ محض دنیا کے چسکے نہیں بلکہ یہ ایک نظام دستور اور ضابطہ ہے جو اللہ پاک نے قرآن میں بیان فرمایا!

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾ (الروم: ٢١)

مالک کائنات نے فرمایا: لوگو! یہ میری نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ میں نے تمہارے سکون اور چین و قرار کے لئے جوڑے پیدا فرمائے اور تمہارے میاں بیوی کے معاملات میں محبت و مودت کا معاملہ رکھا۔

## میاں بیوی میں عداوت شیطان کا اصلی مشن:

شیطان کا سب سے بڑا اور خطرناک منصوبہ میاں بیوی میں پھوٹ اور گھر میں افراتفری ڈالنا ہوتا ہے۔“

وہ نہیں چاہتا کہ مسلمانوں کا کوئی گھر سکون کے ساتھ رہے۔

وہ نہیں چاہتا کہ کسی گھر میں امن ہو۔

ظالم، بے ایمان، شیطان اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہے، یہ اپنے چیلوں اور کارندوں کو بھیجتا ہے کہ جاؤ کارروائیاں کر کے آؤ، دنگا فساد اور جگہ جگہ شور و غل برپا کر کے آؤ۔ فَيَجِيءُ اَحَدُهُمْ ۔ ان میں سے ایک اپنے بادشاہ اور وڈیرے کے سامنے آ کر کہتا ہے فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا۔ اے بادشاہ

سلامت آج میں ایک بندہ قتل کروا کر آیا ہوں' وہ کہتا ہے' مَا فَعَلْتَ شَيْئًا۔ تو نے کوئی کام نہیں کیا' یہ تو کوئی کارنامہ نہیں' تو نے ایک بندہ مروایا ہے' ایک اور پیدا ہو گا تو خلا پورا ہو جائے گا' دوسرا آ کر کہتا ہے' فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا۔ میں چوریاں کروا کر آیا ہوں' وہ کہتا ہے یہ کوئی اتنا بڑا کام نہیں ہے وہ تو اور کما کر اپنا مال پورا کر لے گا' ایک اور چیلہ آ جاتا ہے اور آ کر اپنے وڈیرے شیطان سے کہتا ہے' جناب آج میں فلاں گناہ کروا کر آیا ہوں۔

لوگو! یہ سب کو ایک سرسری سی شاباش تو دیتا ہے لیکن اس کو اتنی خوشی نہیں جتنی خوشی اس بے ایمان پر ہوتی ہے جو آ کر کہتا ہے:

مَا تَرَكْتُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ۔

جناب میں ایک بہت بڑا کام کر کے آیا ہوں میں نے میاں بیوی کو آپس میں لڑا دیا ہے۔ میں میاں بیوی کے درمیان نفرت اور بغض پیدا کر آیا ہوں۔ یہ بے ایمان اپنے تخت پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ فَيُقَبِّلُهٗ۔ یہ خبریں آ کر دینے والے کو سینے سے لگا کر اس کا چہرہ چومتا ہے' کہتا ہے شاباش تو بہت بڑا کام کر کے آیا ہے' جو کام تو نے کیا ہے میں بھی یہی چاہتا تھا۔

حضرات:

شیطان کی کوشش کیا ہے' گھروں میں بربادی۔

شیطان کی کوشش کیا ہے' گھروں میں فتنہ فساد۔

شیطان کی کوشش کیا ہے گھروں میں نفرت' بغض اور کینہ پیدا کیا جائے لیکن اللہ پاک کا قرآن کیا کہہ رہا ہے؟ مالک کائنات نے فرمایا:

﴿لِتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا﴾

## جنت کے آٹھ دروازوں سے داخل ہونے والی خوش نصیب عورت:

میں نے تمہارے جوڑے سکون کیلئے بنائے۔ نفرت اور کینے کے لئے نہیں بنائے۔

❀ ایک اور حدیث پاک سن لیں رحمت کائنات جناب محمد ﷺ نے فرمایا جس خاتون میں چار خوبیاں پائی جائیں اللہ پاک اس کو جنت کا آزاد داخلہ عطا کر دے گا۔ (اللہ کی جنت کے آٹھ دروازے ہیں جو ایک سے ایک بڑھ کر ہے) اللہ پاک فرمائیں گے جہاں سے تیرا دل چاہے

داخل ہو کر میری جنت میں چلی جا۔

آؤ لوگو! میں عرض کروں، نبی پاک ﷺ نے وہ چار خوبیاں کون سی بیان فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ ((اَلْمَرْءَ ةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا۔))

جو عورت پابندی اور باقاعدگی کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کرے۔

بھائیو! کچھ لوگ خاندانی نمازی ہوتے ہیں اور کچھ خاندانی بے نماز ہوتے ہیں۔ ان کے خاندانوں کو دین نصیب نہیں ہوتا اور بعض خاندانوں کو اللہ پاک نے دین کی محبت دی ہوتی ہے۔ وہ نسل در نسل اور خاندان در خاندان نمازی ہوتے ہیں۔ ماں باپ کی نمازوں کا اولاد پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ اس کی چھوٹی سی معصوم بچی ہے۔ اس نے ماں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس کو مسجد سے اذان کی آواز آئی تو اس نے چھوٹا سا دوپٹہ پکڑا اور اپنے سر پر لے کر اپنی ماں کی نقل کرتی ہے۔ حالانکہ اس کو اللہ اکبر اور "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" بھی کہنا نہیں آتا۔ اس کو "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" یاد نہیں۔ معصوم سی ڈھائی تین سال کی عمر ہے۔ کچھ نہیں آتا لیکن ماں کی نمازوں کا بیٹی پر کتنا اثر پڑ گیا ہے۔ اپنی ماں کی طرف دیکھ کر اوڑھنی اوڑھ لیتی ہے اور مصلہ پر آ کر نماز پڑھتی ہے۔ بیٹے ابو کی طرف دیکھتے ہیں کہ ہمارا ابو نماز پڑھتا ہے تو بیٹا بھی نماز پڑھتا ہے۔ والدین نمازی ہوں تو اولاد پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا:

۲۔ ((وَصَامَتْ شَهْرَهَا)) جو عورت رمضان کے روزے رکھے۔

۳۔ ((وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا۔)) اپنے سر کے تاج کی خدمت کرے۔

شریعت نے اپنے خاوند کی خدمت پر پابند کیا ہے۔ دوکانداری پر پابند نہیں کیا۔ اس کو یہ پابند نہیں کیا کہ جا کر ڈرائیونگ اور کنڈیکٹری کر۔ جا کر بیوٹی پالر اور کوئی کپڑے کی دوکان بنا۔ عورت کو شریعت نے شوہر کی خدمت پر تو پابند کیا ہے۔ پیسے کمانے پر پابند نہیں کیا۔ اللہ پاک نے یہ ڈیوٹی مرد کی لگائی ہے۔ مرد کی ڈیوٹی ہے کہ دوکانداری کرے۔ مزدوری کرے۔ زمیندارہ کرے۔ جو اللہ نے اس کی قسمت میں شعبہ لکھا ہے۔ اسی شعبے میں جا کر اپنے بچوں کے لئے کمائی

کرے۔اور اپنی بیوی بچوں کو کما کر کھلائے۔

❀ رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا جب اپنے کپڑے بناؤ تو بیویوں کا خیال بھی کیا کرو۔ جب خود اچھا کھانا کھاؤ تو اپنی گھر والی کا بھی خیال کیا کرو۔ یہ نہیں کہ خود ریسٹورنٹ پر جا کر چرغے کھاؤ' خود مچھلی روسٹ کرا کر کھاؤ اور گھر والوں کے لئے گوبھی کا پھول بھیج دیا کہ لو تم گھر میں گوبھی پکالو۔

❀ حضرات! یہ میاں بیوی ایک گاڑی کے دو پہیے ہیں۔اگر دونوں ایک دوسرے کے ساتھ سوچ ملا کر برابر چلیں گے تو گھر کی گاڑی اچھی چلے گی' ماحول اچھا ہوگا' اولاد تربیت یافتہ ہوگی اور اگر ان کے اندر دڑاڑیں آ گئیں تو پھر گاڑی نہیں چل سکتی۔ گھروں کے نظام برباد ہو جاتے ہیں۔ خاوند اپنی ذمہ داریاں ادا کرے اور عورت اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔ مرد کی ذمہ داری کیا ہے؟

**سیرۃ النبی ﷺ:**

❀ نبی کائنات ﷺ کی حدیث پاک سنیں' جن کی زندگی کا گوشہ گوشہ اللہ کریم نے دنیا کے لئے نمونہ بنایا' قربان جاؤں:

میرا نبی شوہر ہے تو شوہروں کے لئے نمونہ
میرا نبی بیٹا ہے تو بیٹوں کے لئے نمونہ
میرا نبی باپ ہے تو باپوں کے لئے نمونہ
میرا نبی فیصلے کر رہا ہے تو ججوں کے لئے نمونہ
میرا نبی خطبہ دے رہا ہے تو خطیبوں کے لئے نمونہ
میرا نبی نماز پڑھائے تو اماموں کے لئے نمونہ
میرا نبی خرید وفروخت کرے تو دوکانداروں اور گاہکوں کے لئے نمونہ

❀ اللہ پاک نے اپنے پیغمبر کی زندگی کی ایک ایک ادا نمونہ بنا دیا کیونکہ وہ زندگی بے داغ ہے۔ اس کے اندر دھوکہ اور بے ایمانی کوئی نہیں۔ آپ ﷺ کی پاک زندگی میں جھوٹ' فریب اور مکرو دجل کوئی نہیں۔ آپ کی ایسی زندگی ہے کہ عرش سے آواز آئی:

﴿لَعَمْرُكَ﴾

اے حبیب آپ کی پاکیزہ زندگی کی قسم زندگی پاک تھی تو اللہ نے قسمیں اٹھائی ہیں۔

کتنی پیاری زندگی ہے ؏

صورت تے سیرت کمال اوس دی     جگ وچ ملے نہ مثال اوس دی
لکھاں دے پجاریاں نوں اک دا بنا گیا     جگاں دااے پیر سارے جگ نوں جگا گیا
سید کونین دا تے جگ اتے چھا گیا

الم نشرح لوگو سینہ میرے پیر دا     ودھ کستوریوں پسینہ میرے پیر دا
جیڑی گلی گیا ساری گلی مہکا گیا     جگاں دااے پیر سارے جگ نوں جگا گیا
سید کونین دا تے جگ اتے چھا گیا

مدنی دے لباں تے کلام رب دا     بن کے امام آیا سارے جگ دا
بھلی ہوئی قوم نوں اوسدھے راہ پا گیا     جگاں دااے پیر سارے جگ نوں جگا گیا
سید کونین دا تے جگ اتے چھا گیا

❀ آ ؤلوگو! میرے پاک نبی کا فرمانِ عالی شان سنو! آپ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ.))

اللہ پاک نے جس طرح عورتوں کو پابند کیا ہے اسی طرح مردوں کے ذمہ بھی کچھ ذمہ داریاں لگائیں، تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہے، باہر دوستوں کو کھلا پلا کر اپنی عزت بنائی اور گھر میں تنگ کرتا ہے، بے شک سارا بازار تیری تعریفیں کرے۔ اگر تیرے گھر والے تجھ سے تنگ ہیں تو کیا تیری سیاست، کیا تیری چوہدراہٹ اور کیا تیری ڈیرے داری، اگر تیری بیوی تجھ سے مطمئن نہیں، اگر تو گھر والوں کو خرچہ نہیں دیتا، گھر والوں کا احساس تک نہیں کرتا، تیری بیٹیاں اور بیٹے جوان ہیں اور تجھے فکر ہی کوئی نہیں تو چوکوں میں بیٹھ کر گپیں مارتا رہتا ہے۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں، تم میں بہترین اور سب سے اچھا بندہ وہ ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے اچھا ہے اور گھر کے معاملے میں میں تم سب سے اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہوں، رحمت کائنات ﷺ کے گھر کا ماحول بڑا پیارا ہے۔

لوگو! میرے پاک پیغمبر جناب محمد ﷺ نے ادھر مردوں کو فرمایا کہ اپنے گھر کا خیال کیا کرو

اور ادھر عورتوں کے بارے میں فرمایا:

((واطاعت بعلها)) اپنے خاوند کی خدمت کرے۔

اپنے شوہر کی خدمت کو توہین نہ سمجھے بلکہ اپنے خاوند کی خدمت کو اپنی ڈیوٹی اور ذمہ داری سمجھے' خاوند اسے کوئی کام کہتا ہے تو اسے اپنی سعادت مندی سمجھے کہ میرے سر کے تاج نے مجھے کام کہا ہے' مونہہ پھاڑ پھاڑ کر نہ بولے' اگر

خاوند نے پانی مانگا تو کہتی ہے' کیا تو نے مرغ کھایا ہے۔

اس نے روٹی مانگی تو کہتی ہے' باورچی خانے میں پکی پڑی ہے' تیرے ہاتھ ٹوٹے ہوئے ہیں جا کر وہاں سے لے لے۔

اس نے کہا کیا میری جوتی کو برش مارا ہے' کہتی ہے کیا میں تیری نوکر لگی ہوئی ہوں' اس نے کہا کپڑے دھو دے' کہتی ہے کیا تو نے مجھے دھوبن رکھا ہوا ہے۔

وہ جو کام بھی کہتا ہے یہ آگے سے زبان درازی کرتی ہے۔

## مومنہ عورت کی نشانی اور عظمت:

❀ حضرات! یہ خاندانی اور تربیت یافتہ عورتوں کا شیوہ نہیں' عورت کا شیوہ کیا ہے۔ اللہ پاک نے ان عورتوں کے لئے نمونہ بنایا تو نبی ﷺ کی بیٹیوں کو بنایا!

❀ ہمارے لیے نمونہ یورپ کی غنڈیاں نہیں۔

❀ ہمارے لیے نمونہ ہندوستان کی اداکارائیں نہیں۔

❀ ہمارے لیے نمونہ ٹی وی پر ناچنے والی نہیں۔

❀ ہمارے لیے نمونہ ڈرامے میں ڈانس کرنے والی نہیں۔

❀ ہمارے لیے نمونہ پیغمبر کی پردے دار بیٹی فاطمہ ہے۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگو میرے گھر میں پیغمبر زادی' میری بیوی نبی ﷺ کی بیٹی ہے اور وہ نبی کون ہے جو پوری کائنات میں اونچی شان والا ہے۔

اس جیسا دنیا میں کوئی انسان نہیں آیا۔

اس جیسا دنیا میں کوئی باپ نہیں آیا۔

جسے اللہ پاک نے پوری کائنات سے اعلیٰ اور اونچا بنایا۔

اتنا افضل اور اعلیٰ بنایا کہ جس کی عظمت قرآن بیان کرتا ہے!

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝﴾ (الاحزاب: ٤٥-٤٦)

اللہ بدر منیر بنایا اے نالے لقب سراج عطایا
اے جنے تکیا حسن پیارے دا' اونے اپنا آپ لٹا چھڈیا
اللہ دے کے جمال محمد نوں' سارے جگ توں حسین بنا چھڈیا
جاواں صدقے میں حسن محمد توں' جنے شمس وقمر شرما چھڈیا'
آپ کی صورت بھی اعلیٰ' آپ کی سیرت بھی اعلیٰ

آپ کی صورت کا ثانی کوئی نہیں' آپ کی سیرت کا ثانی کوئی نہیں۔

❀ حضرات گرامی! اس نبی کی بیٹی کی بات کر رہا ہوں' اگر باپ اونچی شان والا ہے تو بیٹی بھی اونچی شان والی ہے' باپ بھی عظمتوں والا اور بیٹی بھی عظمتوں والی ہے۔

لوگو! خاوند اپنی بیوی کی رپورٹ دے رہا ہے کہ میری بیوی اپنے خاندان میں نبی ﷺ کو سب سے زیادہ پیاری اور لاڈلی۔ آپ کو پتہ ہے کہ جو لاڈلا ہو اس کی تربیت میں فرق رہ جاتا ہے۔ لاڈ پیار میں اس کی تربیت میں فرق رہ جاتا ہے۔ باپ لاڈ پیار میں نظر انداز کر جاتے ہیں۔ بعض بیٹیاں لاڈلی رکھیں تو اسے روٹی پکانا نہ آئی' بیٹی کو لاڈلا رکھا تو اسے چائے بنانا نہ آئی' پھر اگلے گھر جا کر اسے مار' گالی گلوچ اور طعنے معنے ملتے ہیں۔

بھائیو! لاڈ پیار بھی کرو لیکن ساتھ تربیت کا بھی خیال کرو کہیں اگلے گھر جا کر شرمندگی اور پریشانی کا سبب نہ بن جائے۔ ساری زندگی لاڈ پیار نہیں رہتے ساری زندگی میک اپ اور بناؤ سنگھار نہیں چلتے' گھر کا نظام چلانا ہوتا ہے۔ اس لیے ان کی تربیت کیا کرو۔

پیارے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میری بیوی اپنے خاندان میں سب سے زیادہ محبت پانے والی تھی۔'' نبی کریم ﷺ کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ اور کوئی پیارا نہیں تھا۔ بچپن میں بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تو میرے نبی کھڑے ہو کر استقبال کرتے' آقا ﷺ بیٹی کو سینے سے لگا کر محبت کیا

کرتے اور بیٹی ابو سے کتنا پیار کرتی۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلتا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دو دن کے بعد سفر سے واپس آئے ہیں' آقا صلی اللہ علیہ وسلم اونچی آواز سے سلام کہتے' امی خدیجہ رضی اللہ عنہا سنتیں تو فرماتیں' فاطمہ دوڑو' تیرے بابا جی آئے ہیں۔ سیدہ فاطمہ ننھی سی عمر' دوڑی ہوئی آتی ہیں اور آ کر اپنے ابو جی کو گلے ملتیں اور انگلی پکڑ کر گھر لے آتیں' آقا بیٹھ جاتے تو اپنے ابو کے کپڑے جھاڑتیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی سے پیار کرتے اور بیٹی ابو سے پیار کرتی۔

پیارے علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگو! میری بیوی فاطمہ چولہے میں پھونکیں مار مار کر آگ بھی خود ہی جلاتی' گھر میں جھاڑو بھی خود ہی دیتی' پانی لا لا کر کندھے پر اور چکی پر آٹا پیس پیس کر ہاتھوں پر نشان پڑ گئے۔

اے قوم کی بہو' بیٹیو! یہ خاتون تمہارے لیے نمونہ ہے۔ آج مشکیزے نہیں اٹھانا پڑتے' کنوؤں سے پانی نہیں نکالنا پڑتا' نلکے نہیں چلانے پڑتے' ہر کمرے میں اٹیچ باتھ بنا ہوا ہے' اب تو بیگم کا اشارہ ہو تو آٹے کا تھیلا دروازے پر آ پہنچتا ہے لیکن اس وقت پیغمبر کی شہزادی کو چکی پر آٹا بھی خود پیسنا پڑتا تھا۔ گھر میں جھاڑو بھی خود دیتی تھیں لیکن کسی نے یہ نہیں کہا تھا: اے علی جی کوئی خادمہ ہی رکھ دو۔

قربان جاؤں! سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ساری زندگی اپنے گھر کے کام اپنے ہاتھ سے کیے ہیں۔ ایک دن بھی اللہ کی ناشکری نہیں کی اور شوہر کا شکوہ نہیں کیا لیکن آج پندرہ پندرہ سوٹ ہیں ایک ڈیزائن رہ جائے تو گھر سر پر اٹھا لیا جاتا ہے۔

حضرات! چھوٹی چھوٹی بات پر ناشکری اور شکوے' رحمت کائنات جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ پاک نے جنت عورت کے اتنا قریب کر دی ہے کہ نمازیں پڑھے' روزے رکھے' خاوند کی خدمت کرے۔

## خوش نصیب عورت کی چوتھی نشانی:

۴۔ "وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا" اپنی عزت وناموس کی حفاظت کرے' جب اس خاتون میں یہ چار خوبیاں پائی جائیں گی!

فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ۔

ایسی عورت کے لئے اعلان ہوگا کہ جس دروازے سے تیرا دل چاہے میرے جنت میں داخل ہو جا۔

میرے بھائی! یہ نیک عورت کی شان ہے۔ یہ خوبیاں پانا تمہارا کام ہے اور جنت کا داخلہ عطا کرنا عرش کے رحمٰن کا کام ہے۔

## جہنم میں زیادہ عورتیں:

آپ ﷺ نے فرمایا' جہنم بھی بڑی قریب ہے!

((وَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ تَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَتُکْثِرْنَ اللَّعْنَ۔))

اللہ پاک نے معراج کی رات جب مجھے جنت کے مناظر دکھائے اور جہنم کا دورہ کروایا تو میں نے عورتوں کو جہنم کے اندر زیادہ تعداد میں جلتے ہوئے دیکھا۔ سننے والوں کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔ عرض کرتے ہیں آقا کیا وجہ ہے عورتیں جہنم کے اندر زیادہ کیوں' میرے پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: "تَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ" یہ دنیا کے کسی مولوی کا جملہ نہیں' کسی خطیب کا فقرہ نہیں' کسی پروفیسر کا جملہ نہیں' یہ دنیا کے کسی سیاستدان کا ٹوٹکہ نہیں' یہ پوری کائنات کے معلم کا اعلان ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کثرت سے اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں۔ پورا مہینہ ہر چیز ملی ایک دن ایک چیز رہ گئی تو کہتی ہے جب سے تیرے گھر آئی ہوں' بھوکی مر رہی ہوں' کبھی تیرے گھر سے اچھا سوٹ نہ ملا۔

فرمایا: "وَتُکْثِرْنَ اللَّعْنَ" جھگڑ پڑیں تو لاکھ لعنت ڈالیں گی کہ لاکھ لعنت تجھ پر' تیرا خاندان گندہ' کئی کئی طرح سے لعنتیں ڈالیں گی' جب دیکھا کہ منہ کا پانی خشک ہو گیا ہے' زبان تھک گئی ہے جبڑے درد کرنے لگے ہیں اب بولا نہیں جاتا' ڈیڑھ گھنٹہ بکواس کر کے اب جھولی جھاڑ کر کہتی ہے' جا تجھے میرا صبر ہی پڑے' ارے او پگلی! تو سیدھی بات کر کہ اب مجھ سے گالیاں نہیں نکالی جاتیں میں تھک گئی ہوں۔

## تین بدنصیب نمازی:

نبی ﷺ نے فرمایا:

((ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُنَّ اٰذَانَهُنَّ۔))

تین قسم کے بدنصیب ایسے ہیں جن کی نمازیں کانوں سے اوپر نہیں جاتیں' نیچے ہی رد کر دی جاتی ہیں اور انہیں ردی کی ٹوکری کا مال بنا دیا جاتا ہے۔ وہ کون کون سے ہیں؟

ا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ" بھاگا ہوا غلام' مالک نے پیسے ادا کر کے خریدا ہے اور یہ بھاگ گیا ہے' یہ اس دور کی بات ہے جب غلامی کا دور تھا' اب میرے محبوب کی تشریف آوری پر اللہ کریم نے غلامی کی زنجیریں توڑ دی ہیں۔ جس طرح منڈیوں میں بھینسیں گائیں' اونٹ اور بھیڑ بکریاں فروخت ہوتی ہیں اس طرح انسان فروخت ہوتے تھے' غلامی کا دور تھا' پیسے ادا کر کے مردوں کو غلام اور عورتوں کو لونڈیاں بنا لیا جاتا۔ میرے محبوب کی محنت کا نتیجہ ہے کہ اللہ پاک نے ہمیں آزادی کی نعمت دلا دی' لیکن ہمیں اتنی بھی آزادی نہیں دلائی کہ اب نمازوں سے بھی آزاد' روزے سے بھی آزاد' حج سے بھی آزاد' گانے سنو آزادی سے' فلمیں' ڈرامے دیکھو آزادی سے' روشن خیال بن جاؤ' فحاشی عام کر دو' آزادی کا یہ معنے تھا کہ غلامی کی زنجیریں توڑیں لیکن ہم نمازوں سے آزاد ہو گئے۔

رحمت کائنات جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں:

۲۔ ((وَامْرَاَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ۔))

جو عورت اس حال میں رات گزارتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہے' یہ اس کو راضی کرنے اور منانے کی کوشش نہیں کرتی' وہ لاکھ نمازیں اور تہجد پڑھے' اس کی نمازیں کانوں سے نیچے نیچے ہیں۔

اس لیے اپنی تعلیم کی ڈگریوں اور ڈپلوموں پر فخر کر کے اپنے خاوند کی ناشکری اور نافرمانی کر کے اللہ پاک کو ناراض نہ کر بیٹھنا۔

میرے پاک پیغمبر جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

((وَامْرَاَۃٌ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ۔))

جو عورت اس حال میں دنیا سے جائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہے' اس کا خاوند اس کی تعریفیں کر رہا ہے۔ وہ عورت جنت میں داخل ہو گی۔

ہمسایہ کے ساتھ زیادتی اور فحش گوئی کرنے والا:

مسلم شریف کی روایت ہے' ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس لگی ہوئی ہے' رحمت

کائنات ﷺ تشریف فرما ہیں۔ایک خاتون کا ذکر کیا گیا کہ آقا ہماری گلی میں ایک عورت ہے جو بڑی نمازیں اور تہجدیں پڑھتی ہے' زکوٰۃ فطرانہ کیا' وہ تو نفلی صدقہ بھی بہت کرتی ہے' پھر نفلی روزے بہت رکھتی ہے' لیکن اس میں ایک خامی ہے کہ اس کے ہمسائے اور رشتہ دار اس سے تنگ ہیں' اتنا بڑا بولتی ہے کہ جب لڑتی ہے تو نچلی اوپر کر دیتی ہے' گالیاں نکالتی ہے' پڑوسی اس کے شر سے تنگ ہیں' نبی کریم ﷺ نے اس کی نمازوں کی طرف ایک نظر نہ دیکھا' اس کے روزوں کی طرف ترچھی نگاہ سے نہ دیکھا' آپ ﷺ نے کھلے عام فرمایا' "هِیَ فِی النَّارِ" یہ نمازی' تہجد گزار اور سخی تو نہیں' یہ تو جہنم کا ایندھن ہے' دوزخ میں جائے گی۔

## خوش نصیب کی تعریف:

دوسرا شخص بولا' کہتا ہے آقا ہمارے محلے میں ایک عورت رہتی ہے اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں' گھر کے کام کاج ہی بہت ہیں' فرض نمازیں مشکل سے پڑھتی ہے' نفلوں کا تو اس کے پاس ٹائم ہی نہیں' رمضان کا روزہ چھوڑتی نہیں لیکن نفلی روزے نہیں رکھتی' اس کا اخلاق اتنا اچھا ہے کہ اس کے ہمسائے رشتہ دار اور گلی محلے والے اس کی تعریفیں کرتے ہیں!

کوئی اس کی نماز کی تعریفیں کرتا ہے۔
کوئی اس کی شرافت کی تعریفیں کرتا ہے۔
کوئی اس کے میٹھا بولنے کی تعریفیں کرتا ہے۔
کوئی اس کے اچھے اخلاق کی تعریفیں کرتا ہے۔
کوئی اس کے لین دین کی تعریفیں کرتا ہے۔
کوئی اس کے کردار کی تعریفیں کرتا ہے۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں: "هِیَ فِی الْجَنَّةِ" میں تین مرتبہ اعلان کرتا ہوں کہ وہ بی بی جنت میں جائے گی' بتاؤ اس کی خوبی کیا ہے ؏

اپنے ہی من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی

سوچو سمجھو اور عمل کی کوشش کرو' آؤ تمہیں ان لوگوں کی بات سناؤ جنہوں نے دنیا میں مثالیں قائم کیں۔

فرمانبرداراور رفیق زندگی عورتیں ایسی ہوتی ہیں:

ا۔ ایک بی بی ام سلیم رضی اللہ عنہا گزری ہے جو سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ماں تھیں ان کے شوہر مالک بن نضر تھے جن سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے جنہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا گیا کہ آقا یہ میرا بیٹا یتیم ہو گیا ہے۔ میں اسے آپ کا نوکر بنانا چاہتی ہوں۔ اگر آپ نے وضو کرنا ہو تو میرا انس پانی لایا کرے گا۔ آپ باہر جائیں تو میرا انس آپ کا سامان اٹھایا کرے گا۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چھوڑ دیئے۔ اب اس بی بی نے خاوند فوت ہونے کے بعد دوسری شادی سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کی۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میدان بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں کافروں کا گھیرا دیکھا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہونے والے ہیں۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دوڑے ہوئے آئے اور آ کر عرض کرتے ہیں۔ آقا آپ میرے پیچھے ہو جائیں میں ان کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہوں گا۔ جو تیر لگے گا میں اسے اپنے جسم پر برداشت کروں گا۔ آپ کی طرف دشمن کا تیر آئے میں برداشت نہیں کر سکتا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا احد میں ڈھال بن کر دفاع کرنے والے سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہیں دشمنوں کے تیر آتے ہیں اور یہ اپنے سینے پر کھا رہے ہیں۔ جنگ ختم ہوئی میرے نبی نے اس کے جسم کا معائنہ کیا تو اس کے جسم پر ستر زخم ہیں۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ستر زخم کھائے ہیں۔

یہ بھی سن لیں کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی شادی کس طرح ہوئی۔ یہ کافر تھے مسلمان نہیں تھے۔ ان کو بی بی ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بارہ میں معلوم ہوا کہ وہ بڑی بااخلاق ہے۔ اللہ پاک نے اس کو صورت بھی دی ہے اور سیرت بھی دی ہے۔ ان کے دل میں خواہش تھی کہ میری ام سلیم سے شادی ہو جائے، انہوں نے بار بار پیغام بھیجا کہ میں تجھ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ابوطلحہ!

تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں۔

تو ابوجہل کی مانتا ہے اور میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانتی ہوں۔

تو لاکھوں کا پجاری اور میں اللہ کی پوجا کرنے والی ہوں۔

تیرا میرا جوڑ نہیں۔ آخر ایک دن ایسا آیا کہ اللہ پاک نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا دل روشن کر دیا۔ کہنے لگا اگر میں تمہارا دین قبول کرلوں تو پھر کیا خیال ہے۔ فرمانے لگیں تو کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر میں تجھ سے نکاح کر کے حق مہر بھی نہیں لوں گی۔ تیرا ایمان اور اسلام ہی میرا حق مہر بن جائے گا۔ اس طرح اس بی بی نے دوسرا نکاح ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کرایا تو اللہ پاک نے ایک بیٹا عطا فرمایا جس کا نام ''عمیر'' تھا۔ عمیر چھوٹا سا تھا۔ یہ ایک چڑیا کے بچے سے بڑا پیار کرتا تھا۔ ایک دن وہ چڑیا کا بچہ مر گیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ عمیر رو رہا ہے آپ نے پکڑ کر سینے سے لگالیا اور پیار سے فرمایا:

**یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ۔**

اے ابوعمیر! تیری چڑیا کا کیا بنا؟ یار سنا ہے تیری چڑیا مر گئی ہے بڑا افسوس ہوا ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم لاڈ پیار کرتے۔

ایک دن سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو کہیں دور سفر پر جانا پڑ گیا۔ بچہ بیمار تھا جب واپس آئے تو عمیر فوت ہو گیا۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا صبر اور حوصلہ دیکھئے انہوں نے شام کے وقت اپنے بچے کو اندر بستر پر لٹا کر اوپر چادر ڈال دی خاوند سفر سے واپس آیا تو انہوں نے خاوند کو نہ بتایا کہ عمیر بیٹا فوت ہو گیا ہے۔ نہ بین کیے اور نہ واویلا کیا۔ سوچا کہ میرا خاوند تھکا ہوا آیا ہے اگر میں نے آتے ہی صدمے کی خبر سنا دی تو میرے شوہر کے دل پر کیا گزرے گی۔ خاوند کو بٹھا کر کھانا پیش کیا۔ شوہر پوچھتا ہے عمیر بیٹے کا کیا حال ہے عرض کرتی ہیں اب وہ پہلے سے آرام میں ہے۔ میں نے بستر لگا دیا ہے آپ آرام کریں۔ کہتا ہے بیٹے کو سینے سے لگانے کو بڑا دل چاہتا ہے۔ عرض کرتی ہیں وہ آرام کر رہا ہے۔ آپ سو جائیں صبح مل لینا رات میاں بیوی نے خلوت اختیار کی صبح ہوئی تو عرض کرتی ہیں میرے سرتاج آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کوئی پڑوسن کسی سے ادھار چیز لے ادھار چیز اپنی تو نہیں ہوتی بے گانی ہوتی ہے۔ مالک جب چاہے واپس لے سکتا ہے جب وہ پڑوسن اپنی چیز واپس مانگے تو کیا خوش ہو کر واپس کر دینی چاہیے یا رونا چاہیے فرماتے ہیں جس کی چیز ہو اسے واپس کرنی چاہیے وہاں رونے کا کیا معنی اتنی بات کی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے چہرہ آنسوؤں سے بھر گیا۔ فرماتے ہیں ام سلیم کیا ہوا ہے عرض کرتی ہیں ذرا اپنے آپ پر قابو پانا' بیٹا عمیر اللہ نے واپس لے لیا ہے' فرماتے ہیں: تو نے مجھے رات کیوں نہیں بتایا۔ عرض کرتی ہیں آپ تھکے ہوئے

تھے میرے دل نے برداشت نہ کیا کہ میں اپنے سر کے تاج کو مزید پریشان کروں میں ساری رات اپنے آپ پر کنٹرول کرتی رہی کہیں میرے سر کے تاج کو زیادہ صدمہ اور تکلیف نہ پہنچے یہ وہ بیبیاں ہیں جن کیلئے اللہ پاک نے جنت تیار کر دیا ہے۔

۲۔ ایک صحابی تھکا ہوا گھر آیا بیوی بڑی خدمت گزار تھی کہنے لگا مجھے پیاس لگی ہوئی ہے پانی لا۔ بیوی پانی لے کر آئی یہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ نیند آ گئی۔ اب یہ بیوی پانی لے کر کھڑی ہے۔ (اگر پاکستانی ہوتی تو اس نے مونہہ پر چھینٹے مارنے تھے کہ مجھے بلا کر خود سوئے ہوئے ہو' پانی پی مرلو) کچھ دیر گزرنے کے بعد دیکھا کہ بیوی پانی کا پیالہ لے کر کھڑی ہے' پانی پیا تو سینے میں ٹھنڈ پڑ گئی۔ کہنے لگا تو کب سے کھڑی ہے؟ بیوی عرض کرتی ہے جب سے جناب نے پانی مانگا ہے میں اس وقت سے حاضر خدمت ہوں۔ آپ سو گئے تو پھر میں نے برداشت نہ کیا کہ آپ کو جگاؤں' میں نے سوچا کہ اب کھڑی رہتی ہوں' یہ میری ڈیوٹی ہے' نا جو میں نے ادا کرنی ہے۔ اس نے محبت پیار کے چار جملے بولے تو یہ خوشی میں آ کر کہتا ہے' "سَلِيْ مَا شِئْتِ" سوال کر کچھ مانگ تجھے انعام دو؟ وہ کہتی ہے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دیا ہے' وہ پھر کہتا ہے کچھ مانگ؟ اس نے نہ کوئی سُوٹوں کا سوال کیا' نہ کوئی چوڑیوں کا مطالبہ کیا' نہ کوئی ہار مانگا اور نہ کوئی دوسری تیسری چیز مانگی' کہنے لگی اللہ پاک نے بہت کچھ دیا ہے۔ وہ پھر کہتا ہے آج تو نے مجھے خوش کر دیا ہے' مانگ؟ عرض کرنے لگی پہلے وعدہ کرو کیا جو مانگوں گی دو گے؟ کہنے لگا کیوں نہیں وعدہ رہا۔ عرض کرنے لگی مجھے طلاق دے دے' اب صحابی سوچ میں پڑ گیا کہ وعدہ بھی کر بیٹھا ہوں اور مسئلہ بھی بڑا مشکل ہے۔ اتنی نیک بیوی کیسے چھوڑوں' کہنے لگی اب وعدہ پورا کرو' طلاق دو' خاوند کہنے لگا اب اگر تو نے طلاق لینی ہی ہے تو اس طرح نہیں' ہم دونوں اللہ کے محبوب کے پاس چلتے ہیں۔ میں آقا ﷺ کو مسئلہ پیش کروں گا جو سرکار کہیں گے اسی طرح کر لیں گے۔ یہ راستے میں جا رہے ہیں جاتے ہوئے اس بندے کو ٹھوکر لگی تو پیر کو موچ آ گئی ہڈی ٹوٹ گئی' عورت کہتی ہے اب آگے نہیں جانا چلو واپس چلیں' طلاق لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ بے چارہ لنگڑاتا ہوا گھر پہنچا اور بستر پر آ کر آرام کیا کہنے لگا میرے پاس بیٹھ کر مجھے بات سمجھا بات کیا ہے' لوگ خوشی میں آ کر سونا اور ہار مانگتے ہیں تو نے مجھ سے طلاق کا مطالبہ کیوں کیا اور راستے میں مجھے چوٹ لگی تو تو نے وہاں سے ہی

طلاق کا فیصلہ بدل لیا؟ کہنے لگی میں نے اللہ کے محبوب سے سنا ہے جسے کوئی تکلیف' پریشانی' اور بیماری نہ آئے' یہ بندے کی خوش قسمتی نہیں بدبختی ہے' تکلیفیں آتی ہیں تو اللہ پاک گناہ جھاڑ دیتے ہیں' میں جب سے تیرے گھر میں آئی ہوں میں نے تجھے سر درد اور بخار تک نہیں دیکھا کبھی تجھے کوئی تکلیف اور صدمہ نہیں پہنچا تھا' میں سمجھتی تھی کہ تیری بدبختی ہے تجھے کبھی کوئی تکلیف نہیں آئی' آج تکلیف آئی تو میرا دل سمجھ گیا کہ یہ بندہ بدبخت نہیں خوش نصیب ہے' میں نے تو سب کچھ اپنے نبی کے فرمان کو سامنے رکھ کر کیا ہے۔ یہ اللہ والی عورتیں ہیں۔

اے مردو' تم اپنی ذمہ داریاں ادا کرو' عورتو' تم اپنی ذمہ داریاں ادا کرو' جب پوری پوری ذمہ داری ادا کرو گے تو انشاء اللہ' اللہ جنت کے راستے آسان کر دے گا۔

۳۔ ایک غریب سا صحابی ہے' اب تو ماشاء اللہ رزق کی فراوانی ہے' اللہ پاک نے ہر نعمت دی ہے۔ پانی عام' روٹیاں عام' سبزیاں عام• یہ عبداللہ نامی صحابی نماز پڑھنے کیلئے آتا ہے تو خصوصاً مغرب کی نماز کے وقت جلدی گھر چلا جاتا ہے۔ ایک دن صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اس سے پوچھیں اس کو کیا پریشانی ہے' یہ مغرب کی نماز کے بعد فوری چلا جاتا ہے بیٹھنا گوارہ نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ! صحیح صحیح بات کر تجھے کیا مسئلہ اور پریشانی ہے تو جلدی گھر کیوں چلا جاتا ہے؟ عرض کرتا ہے آقا بتانے کو دل تو نہیں چاہتا آپ اللہ کے نبی ہیں' اگر میں بات چھپاؤں گا تو اللہ پاک وحی کے ذریعے میرے تمام حالات بیان کر دیں گے' آقا گھر میں بڑی غریبی ہے' صرف ایک ہی چادر ہے' اسے پہلے اپنے سر پر لے کر نماز پڑھتا ہوں میری بیوی انتظار میں بیٹھی ہوتی ہے پھر جا کر اپنی بیوی کو چادر دیتا ہوں اسی چادر میں میری بیوی نماز پڑھتی ہے۔ آقا باقی نمازوں کا ٹائم ذرا کھلا ہوتا ہے اس لئے آرام سے پڑھ کر گفتگو سن کر جاتا ہوں' مغرب کا ٹائم تھوڑا ہوتا ہے' اس لئے مجھے جلدی ہوتی ہے' میں نے یہ چادر جا کر اپنی بیوی کو دینا ہوتی ہے اور میری بیوی نے نماز پڑھنا ہوتی ہے۔

رحمت کائنات ﷺ جن کو اللہ پاک نے شان عطا فرمائی!

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

لوگو ہمیں مذہبی پیشواء اور پیر خانے وہ ملے جن کے ہاتھ چومتے ہوئے نسلیں گزر گئیں لیکن یہ

مزدور کا مزدور ہی رہا، دہاڑی دار کا دہاڑی دار ہی رہا اور وہ بابے جن کے ہاتھ چومے جا رہے تھے ان کے بیٹے لینڈ کروزروں پجارو گاڑیوں اور بڑی لمبی چوڑی جاگیروں کے مالک بن گئے لیکن میرا نبی ایسا پیر نہیں تھا۔ میرے نبی پہلے غلاموں اور مریدوں کا احساس کرتے اور بعد میں خود کھاتے۔ اب سب کچھ خود کھا لیتے ہیں اور بچا ہوا کہتے ہیں یہ تبرک تقسیم کرلو۔

حضرات گرامی! میرا نبی کیسا نبی ہے' میرا رسول کیسا رسول ہے' میرا رہبر کیسا رہبر ہے' آپ ﷺ اتنے نفیس اور اعلیٰ کردار والے ہیں کہ جب آقا ﷺ نے اپنے صحابی کی باتیں سنیں تو آپ ﷺ نے اس کے لئے چندے کا اعلان کیا یا کچھ سامان کا انتظام فرمایا سامان تیار ہو گیا تو میرے پاک نبی ﷺ نے اس کے گھر سامان بھیجا جب اللہ والی نے دیکھا تو حیران رہ گئی کہتی ہے اے اللہ کے بندے یہ اتنا سامان' جو کھجوریں' آٹا اور کپڑے کہاں سے لائے ہو' ہمارے گھر تو اتنا سامان آج تک نہیں آیا؟ خاوند کہنے لگا بس اس طرح بھید کھل گیا تو رحمت کائنات ﷺ نے ہمارے لئے یہ انتظام کیا ہے۔ وہ صابرہ اور شاکرہ خاتون یہ سن کر خوش نہیں ہوئی کہ اب ہمارے وارے نیارے آج تو ہماری دس ہی گھی میں ہیں، بلکہ الٹا وہ کہنے لگی اے اللہ کے بندے اچھا بھلا وقت گزر رہا تھا' کیوں اللہ کے گلے شکوے کر آیا ہے' کس چیز کی کمی تھی' اللہ پاک نے کون سی نعمت ہمیں عطا نہیں فرمائی۔

گھر تیرے میں رہنا نئیں اوں' جے تو مال لیا ویں
اک تندرستی اس بخشی سانوں' دوسرا نور ایمان ایں
تے تیجی حب محمد والی' سانوں مل گئے کل خزانے

اللہ پاک نے تندرستی بھی عطا کی ہے' ایمان بھی عطا کیا ہے اور اپنے رسول کی محبت بھی عطا فرمائی ہے' ہمیں کس چیز کی کمی ہے' اب ایک ہی بات ہے مجھے رکھ لے یا اس مال کو رکھ لے۔

## خیر القرون اور آج کی عورت کا موازنہ:

حضرات گرامی! ذرا حالات کا موازنہ اور تقابل کرو کہ آج کے حالات کیا ہیں اور ان مومنات عورتوں کے حالات کیا تھے۔ اُن کے پاس ایک ہی چادر ہے' اب پندرہ پندرہ سوٹ ہیں لیکن خاتون کا پھر بھی دل چاہتا ہے کہ یہ کپڑا نہ ہی ہوتا تو اچھا تھا' جسم کی ساخت بازاروں میں

دکھانے کا شوق ہے اور پھر قمیض کے چاک اتنے فحش کہ پیٹ نظر آنا چاہیے' شلوار اتنی تنگ کہ جسم کی ساخت کا اندازہ ہونا چاہیے۔

سنو اور سمجھو! اپنے اپنے گھروں کے ماحول کو اسلامی بناؤ' فحش اور غیر مہذب لباس نہیں' کھلا ہونا چاہیے' اللہ پاک نے جو عزت نصیب میں لکھی ہے وہ مل ہی جائے گی یہ گندہ اور برہنہ لباس ہو تو پھر کون دیکھتا ہے' بازار کے لچے اور آوارہ دیکھتے ہیں۔ اللہ پاک نے تجھے تیرے شوہر کی عزت بنایا اسے بناؤ سنگھار کر کے دکھا جس کے لئے اللہ کریم نے تجھے ٹھنڈک بنایا جس کی آنکھوں کی تجھے بہار بنایا' جس کے گھر کی تجھے رونق بنایا' وہ تیرے سر کا تاج ہے۔

## پردہ عورت کا حسن زیور:

بھائیو! مالک کائنات کے قرآن پر ذرا غور کرو' اللہ پاک کیا تربیت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے پیارے پیغمبر جناب محمد! (ﷺ)

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ﴾ (النور: ۳۱)

مومن عورتوں سے فرما دیں کہ نظریں نیچی رکھا کریں' اپنی عزت و ناموس کو بچا کر رکھا کریں' اپنی زینت کو لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کیا کریں' اپنے پیروں کو زمین پر بجا کر اپنے زیور کو چھنکا کر نہ چلا کریں' اپنے پردے کو کھولا نہ کریں' اپنا چہرہ اپنے خاوند کو دکھائیں' ننگے چہرے اپنے باپ اور سسر کے سامنے جایا کریں' تیرا بیٹا تیرا چہرہ دیکھے تو کوئی اعتراض نہیں' وہ بیٹے جو تیرے شوہر کے پچھلی بیوی سے ہیں ان کے سامنے تجھ پر کوئی پابندیاں نہیں' اپنا چہرہ باپ' شوہر' سسر' اپنے اور شوہر کے بیٹوں کے سامنے' بھانجوں' بھتیجوں اور بھائیوں کے سامنے ظاہر کرنا ہے۔

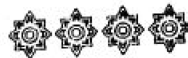
بتاؤ! کیا قرآن نے مسئلے کھول نہیں دیئے' جہاں تجھے پردے کی پابندی نہیں وہاں اللہ تعالیٰ نے مسئلہ کھول کر بتایا ہے۔ اب گپیں مار رہے ہیں' جی یہ ہمارا کزن ہے' تجھے کزن کے ساتھ تنہائی میں گپیں مارنے کی اتھارٹی کس نے دی ہے' وہ ہمارا کلاس فیلو ہے یہ ہمارا کالج فیلو ہے' وہ ہمارا یونیورسٹی فیلو ہے' اس فیلو شیلو نے آ کر معاشرہ برباد کر دیا ہے۔

لوگو سن لو! مالک کائنات نے قرآن غیرت کے سبق دینے کیلئے نازل کیا ہے ہم نے بڑے بڑے لوگ دیکھے ہیں جن کے پاس بڑی دولت ہے۔ ان کی لڑکی کو کالج' یونیورسٹی اور ٹیوشن چھوڑنے کیلئے اکیلا نوجوان ڈرائیور لے کر جارہا ہے۔ ایک وقت آیا' جب بچی نے دیکھا کہ بات نہیں بنتی تو اس نے عدالت میں جا کر ڈرائیور سے ہی نکاح کر لیا۔

حضرات! اس قدر آزادی مت دو' اسلام عورت کو عزت اور وقار دیتا ہے۔ آوارگی اور بے راہ روی نہیں دیتا۔ جتنی عزت اسلام نے عورت کو دی ہے کوئی مذہب نہیں دے سکا۔ یہ ہماری کمزوریاں اور کوتاہیاں ہیں وگرنہ اسلام ایسا حساس مذہب ہے کہ دیور اور بہنوئی جس کے ساتھ نکاح جائز ہے اللہ کی قسم ہے اسلام اس سے بھی پردے کا حکم دے رہا ہے۔ وہ شخص جو شریعت پر چل گیا وہ اللہ کا جنت خرید گیا۔

حضرات! خاوند احساس کرے' اخراجات پورے کرے۔ نان ونفقہ کی ذمہ داری ادا کرے' عورت اپنی ڈیوٹی ادا کرے' اس کے کپڑے صاف کرے' اس کے سفر کی تیاری کرے' اس کے سکون کا پل پل خیال کرے کہ میرے سر کے تاج کو سکون کس طرح مل سکتا ہے۔ جب اس طرح دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق کا خیال کریں گے تو گھر کا ماحول جنت بن جائے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



# تربیتِ اولاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ○﴾ (التحريم: ٦)

سامعین محترم! صاحب الاحترام بزرگو بھائیو عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو نہایت ہی عزت واحترام کے لائق معززات مکرمات پردہ نشیں اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں دعا ہے اللہ جل جلالہ اپنی بارگاہ میں میری اور آپ سب کی حاضری کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس حاضری کی برکت سے اللہ ہم سب کے گناہوں کو معاف فرمائے۔ قیامت کے دن پیارے آقا علیہ السلام کے پیارے ہاتھوں سے حوض کوثر کا پانی نصیب فرمائے۔ اللہ ذوالجلال والاکرام کی جس قدر بھی حمد وثنا کی جائے کم ہے جس نے زمین بنائی آسمان بنایا اور یہ سارا جہاں بسایا ہے۔ پوری کائنات لکھنے کے لیے بیٹھ جائے روئے زمین کے درخت قلم بن جائیں سمندروں دریاؤں کا پانی سیاہی بن جائے، لکھنے والوں کی زندگی ختم ہو جائے گی، قلم ٹوٹ جائیں گے، سیاہی ختم ہو جائے گی لیکن اس خالق اور مالک کی تعریف کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

بے شمار ان گنت لاتعداد اور بے حد وحساب درود وسلام آقائے دو جہاں، پیغمبر آخر الزمان، صاحب قرآن جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لئے جس عظیم شخصیت کو اللہ پاک نے خیر الانام اور انبیاء کا امام بنا کر بھیجا۔۔۔ جس پیغمبر کے سر پر اللہ ذوالجلال نے ختم نبوت کا سہرہ سجایا ہے، جس لاڈلے پیغمبر کو اللہ نے ہمارا نبی رسول اور محبوب بنایا ہے۔

## والدین کی انتہائی اہم ذمہ داری:

ساتھیو! جس شخص کو اللہ نے اولاد بخشی ہے، وہ ماں باپ اور خصوصاً باپ اپنی اولاد کا ذمہ دار ہے یہ ذمہ داری زبانی کلامی ہی نہیں، اس کے بارہ روز محشر اللہ ذوالجلال سوال کریں گے کہ جو اولاد

میں نے تمہیں عطا فرمائی تھی، بتا تو نے کس راستے پر چلایا، تو نے ان کی کیسی تربیت کی۔

میرے بھائیو!

اولاد کو آوارہ مت چھوڑو۔

اولاد کی تربیت سے غفلت مت کرو۔

اولاد کی تربیت سے بے رغبتی مت اختیار کرو۔

اگر ان کا کردار بگڑ گیا، ان کی سوسائٹی خراب اور ان کا اٹھنا بیٹھنا، چال چلن برے لوگوں کے ساتھ ہو گیا تو پھر یہ جتنے جرائم تمہاری سرپرستی میں کریں گے، ان کے جرم کا جتنا گناہ اس اولاد کو ہوگا، اتنا گناہ اس کے اس باپ کے سر پر بھی ہوگا جس نے پہلے تربیت میں غفلت کی ہے اور اب اس کو اس کے ٹھکانے پر بھیجنے میں غفلت کر رہا ہے۔

امام الانبیاء صاحب صدق وصفاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ۔))

لوگو پیدا ہونے والا ہر بچی بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، کوئی پیدا ہونے والا بچی بچہ۔

یہودی پیدا نہیں ہوتا---عیسائی پیدا نہیں ہوتا۔

مجوسی پیدا نہیں ہوتا---مشرک کافر پیدا نہیں ہوتا۔

سرکار مدینہ نے فرمایا: اے لوگو پیدا ہونے والا تو فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، وہ جس ماحول، معاشرے اور گھرانے میں پیدا ہوتا ہے،

اگر گھر کا ماحول عیسائیوں والا ہے تو یہ پیدا ہونے والا عیسائی بن جائے گا۔

اگر گھر کا ماحول یہودیوں والا ہے تو یہ پیدا ہونے والا یہودی بن جائے گا۔

اگر گھر کا ماحول مجوسیوں والا ہے تو یہ پیدا ہونے والا مجوسی بن جائے گا۔

اگر گھر کا ماحول قرآن والا ہے تو یہ قرآن والا بن جائے گا۔

اس لیے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: پیدا ہونے والے کی تربیت کا خیال کیا کرو، جیسا گھر کا ماحول ہوگا ویسا بچے پر رنگ چڑھے گا، اگر ساری فیملی وی سی آر کی مریض ہے تو ابھی اس پیدا ہونے والے کی ہوش نہیں سنبھلے گی کہ اس کی سب سے پہلی خوراک گانا اور فلم ہوگا، اگر گھر کا ماحول

قرآن وسنت اور شریعت اسلامیہ والا ہے پھر جب اس کو ہوش آئے گی تو اس کی سب سے پہلی خوراک رب کے قرآن کی تلاوت ہوگی۔

## جہنم کا ایندھن بننے سے بچو اور بچاؤ:

اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿يَـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ (التحریم: ٦)

اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی دہکتی آگ سے بچا لو۔ اللہ تیری جہنم کی آگ کیسی ہے؟ خالق کائنات نے فرمایا: لوگو جو جہنم ہم نے تیار کی ہے ہم اس میں لکڑیاں اور بورا نہیں جلاتے، یا اللہ تو جہنم میں کیا جلاتا ہے؟ اس کا ایندھن کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ﴾ (البقرة: ٢٤)

جہنم کی آگ ایسی ظالم ہے جس میں انسان جلائے جائیں گے یا پتھر جلائے جائیں گے۔ یا اللہ اس کو جلانے والے کون ہیں؟ آواز آتی ہے:

﴿عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ٥﴾ (التحریم: ٦)

اللہ پاک نے جہنم کی پولیس اور دوزخ کو تیار کرنے والے فرشتوں کا تذکرہ فرمایا، عرش کے خالق کے سامنے سر سجدے میں رکھ کر التجائیں کیا کرو ع

فضلاں دا دریا الٰہیؐ ہر دم وگدا تیرا
جے اک قطرہ رحمت پانویں کی گھٹ جاندا تیرا

اللہ پاک نے فرمایا لوگو! اس جہنم پر ہم نے فرشتے بھی ایسے مامور فرمائے ہیں جن کی طبیعت بڑی سخت ہے، اللہ پاک نے جو مجرم ان فرشتوں کے حوالے کر دیا کہ لو یہ میرا باغی ہے، اس کو آگ میں جلاؤ، یہ فرشتوں کی ایسی ٹیم ہے جو اللہ پاک کے کسی حکم میں نافرمانی نہیں کرتی، یہ عذاب کا لقمہ بننے والا روئے اور چلائے گا، واویلا کرے گا، حال دوہائی مچائے گا، لیکن ان کی چیخ وپکار کا فرشتوں کی صحت پر کوئی اثر ہی نہیں ہوگا۔ اللہ پاک ان کو جو حکم دیتا ہے وہ کر گزرتے ہیں، جن کو اللہ پاک عذاب کا حکم دیتا ہے یہ عذاب دے کر ہی رہتے ہیں، اس لیے عذابوں سے بچنے کے لئے خالق

کائنات نے فرمایا:

﴿قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ (التحريم: ٦)

بھائیو! اگر

اولاد کی اچھی تربیت کرو گے۔

اولاد کو نماز پر لگاؤ گے۔

اولاد کو وی سی آر کی فضاء سے بچاؤ گے۔

اولاد کو ڈش کی آلودگی سے بچاؤ گے۔

اولاد کو یورپ اور انڈیا کی کنجری کی گندی فلم سے بچاؤ گے۔

اولاد کے کردار کو محفوظ کر لو گے۔

یہ بچی، بچہ نماز کا پابند ہے۔ قرآن پڑھنے والا ہے، تو دنیا سے چلا گیا، تو قبر میں پڑا ہے، تیری بیٹی بیٹا نماز پڑھے گا، اتنی دیر اس نے سلام نہیں پھیرنا جتنی دیر تک تیری تربیت کا اثر ظاہر نہیں ہوتا، یہ درود پاک کے بعد پڑھے گا:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ○﴾

اے اللہ مجھے اور میرے ماں باپ کو معاف کر دے، بندہ ہر نماز میں:

خواہ نماز فرضوں کی ہے، تب بھی پڑھے گا۔

خواہ نماز سنتوں کی ہے، تب بھی پڑھے گا۔

خواہ نفلی نماز ہے، تب بھی پڑھے گا۔

خواہ نماز تراویح ہے، تب بھی پڑھے گا۔

خواہ نماز عید ہے، تب بھی پڑھے گا۔

اگر تو اپنی اولاد کی اچھی تربیت کر جائے گا، نماز پر لگا جائے گا تو تیرے مرنے کے بعد تیرا نیکیوں کا اکاؤنٹ رب جاری کر دے گا، جب تک تیری اولاد نماز پڑھتی رہے گی، قبر میں آٹومیٹک تجھے ثواب ملتا رہے گا۔ تیری قبر میں ٹھنڈی ہوائیں پہنچتی رہیں گی، تیری اولاد کی دعاؤں کا نتیجہ پہنچتا

رہے گا' اگر تربیت غلط کی تو یہ ساری زندگی نوٹ کماتا رہے گا' فلمیں دیکھتا رہے گا' گانے ہی سنتا رہے گا' اب اس کو پتہ نہیں کہ مرنے کے بعد میرے ابو کو فائدہ کس بات کا ہے' تجھے مرنے کے بعد تیری اولاد کو معلوم نہیں کہ ہمارے باپ کو قبر میں سکون کس طرح ملے گا' پھر یہ ہزار دو ہزار روپے لے کر مولوی صاحب کے قدموں میں جا کر بیٹھے گا' مولوی صاحب مشورہ دیں گے' برادری بلاؤ' دیگیں پکاؤ' خود بھی کھاؤ اور ہمیں بھی کھلاؤ۔

لوگو! پھر رنگ برنگے چاول مل جائیں گے' اے قبر میں لیٹنے والے یہ چاول کھانے والے کھا کر چلے گئے' تیری صحت پر اس کا کیا اثر پڑا ہے' تجھے تو رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ سے فائدہ ہوگا۔ اس لیے اولاد کو نمازی بنا۔ اولاد کو قرآن پڑھا۔

امام کائنات علیہ السلام نے فرمایا:

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ

جب انسان دنیا سے چلا جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔ صرف تین چیزیں ہیں جو قبر کے اندر اسے فائدہ پہنچاتی ہیں' عرض کیا آقا وہ تین چیزیں کیا ہیں' فرمایا:

① صدقہ جاریہ' جو کر کے گیا ہے۔

② صالح اولاد' جو دنیا میں چھوڑ کر گیا ہے۔

③ علم' جو دنیا میں چھوڑ کر گیا ہے۔

یہ تین چیزیں قبر کے اندر مسلسل اس کے لئے فائدہ مند ہوں گی' اور کوئی چیز اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہے' خواہ۔

پوری برادری کو بچھڑے کھلا دو۔

ساری برادری کو منڈی کا فروٹ کھلا دو۔

سرتاج انبیاء علیہ السلام نے مسئلہ سمجھا دیا' اگر نیک اولاد چھوڑ جاؤ گے' تم قبر میں لیٹے ہو' تمہاری اولاد کی نیکی کی برکت کے ساتھ تمہیں قبر میں ثواب ملتا رہے گا۔

بھائیو! اولاد کا کردار خراب ہونے سے بچایئے' ورنہ یہ بے چارے ساری زندگی روتے رہ جائیں گے' ان کا کردار ٹھیک کر کے جاؤ' ورنہ یہ دل اور لونگ کے چکر میں زندگی برباد کر جائیں

گے، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا' یہ تیرے لیے بھی وبال ہے اور ان کیلئے بھی وبال ہے' جنت کی بہاریں ان کے لئے ہیں جنہوں نے کردار اچھا بنالیا۔

## ایک صحابی رسول کا مقام ومرتبہ:

ایک دن سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ کے ساتھ جا رہے ہیں' آپ مسواک توڑنے کے لئے درخت پر چڑھے تو صحابہ کی ہنسی نکل گئی' صحابہ عرض کرتے ہیں آقا اس بے چارے کی ٹانگیں دیکھیئے' سوکھی ہوئی ہیں' تھوڑی سی ہوا آئی تو نیچے گر جائے گا' آقا علیہ السلام نے فرمایا: ساتھیو تم عبداللہ کا کمزور جسم دیکھ کر مسکرا رہے ہو' پتہ اس وقت چلے گا جب رب ذوالجلال میرے عبداللہ کی نیکیاں تولے گا' میرا عبداللہ تم سے وزنی ہو جائے گا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا آخری وقت ہے' موت وحیات کی کشمکش ہے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لائے' آ کر فرماتے ہیں: عبداللہ' یار تو دنیا سے جانے لگا ہے' تیری بچیاں ہیں تو نے اپنی بچیوں کے لئے کیا چھوڑا ہے' اگر تو مجھے اشارہ کرے تو میں تیری بچیوں کے۔ لئے کچھ خرچہ بھیج دوں تا کہ تیرے جانے کے بعد تیری بچیاں پریشان نہ ہوں' سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے پیارے عثمان اللہ تیری روزی میں برکت فرمائے' میں پریشان اور مایوس نہیں ہوں' امام الانبیاء علیہ السلام نے فرمایا ہے' جو شخص اپنے گھر میں سورۃ واقعہ کی تلاوت کرتا رہے گا۔

رب ذوالجلال اس کو فاقوں سے بچائے گا۔

اللہ ذوالجلال اس کو رزق کی ٹوٹ سے بچائے گا۔

اللہ ذوالجلال اس کو رزق کی تنگی سے محفوظ کر لے گا۔

مجھے اس بات کا فکر نہیں کہ میرے جانے کے بعد بچیاں پریشان اور خوار ہوں گی' میں اللہ کے فضل وکرم سے اپنی تمام بچیوں کو سورۃ واقعہ زبانی یاد کرا کر جا رہا ہوں' میری بچیوں کو مسئلے کا پتہ ہے کہ جس گھر میں سورۃ واقعہ پڑھی جائے اللہ پاک اس گھر کو فاقوں سے بچا لیتا ہے۔

## ہر شخص اپنی ذمہ داری کا احساس کرے:

آؤ ایک اور فرمان سننا' امام الانبیاء علیہ السلام نے فرمایا:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ.

اے میرے امتیو، کلمہ پڑھنے والو تم میں ہر شخص ہی ذمہ دار ہے۔ قیامت کے دن ہر شخص سے اس کے ماتحت کے بارہ میں سوال ہونے والا ہے۔

اگر کوئی باپ ہے تو اس کی اولاد کے بارہ میں سوال کیا جائے گا۔

اگر کوئی شوہر ہے تو بیوی کے بارہ میں سوال کیا جائے گا۔

اگر کوئی غلام ہے تو مالک کے گھر کی اشیاء کے بارہ میں سوال کیا جائے گا۔

اولاد کے بارے رب ذوالجلال نے سوال کرنا ہے اگر اولاد کا کردار ٹھیک نہ کیا، تربیت صحیح نہ کی تو یہ اولاد قیامت کے دن تیرے لیے وبال بن جائے گی۔

﴿اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۝﴾ (التغابن: ۱۵)

اے لوگو! یہ مال اور اولاد تمہارے لیے فتنہ اور آزمائش ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ مال و دولت کی فراوانی تمہیں پاگل کر دے، تم اللہ پاک کے باغی بن جاؤ، رب ذوالجلال کے دین سے دور ہو جاؤ، اس طرح یہ مال فتنہ اور جہنم کا باعث بن گیا، اپنی اولاد کا کردار ٹھیک کر جاؤ، اچھی تربیت کر جاؤ، اگر تربیت نہیں کرو گے تو یہ فتنہ بن جائے گی۔

بھائیو! آپ خبریں سنتے ہی رہتے ہیں، اخباروں میں بڑی بڑی عجیب و غریب خبریں آئیں، بیٹی کا کردار کس انداز سے بگڑا۔

باپ کہتا ہے کوئی بات نہیں، بیٹی بڑی با اعتماد ہے۔

ماں کہتی ہے کوئی بات نہیں، ہمیں اپنی اولاد پر بڑا اعتماد ہے۔

بھائی کہتے ہیں کوئی بات نہیں، ہمیں بہن پر بڑا اعتماد ہے۔

نوجوان ڈرائیور کے ساتھ کالج اور یونیورسٹی بھیجا جا رہا ہے، چلتے چلتے ایک ایسا وقت آیا، شیطان ظالم کا داؤ لگا، اس نے دونوں کے دل میں ایک دوسرے کی کشش پیدا کی، یہ دونوں آپس میں ہم خیال بن جاتے ہیں، انہوں نے جا کر آپس میں نکاح کیا، پھر ایک ایسا وقت آیا کہ عدالت میں طلب کیا گیا، ایک طرف باپ کھڑا ہے اور دوسری طرف آشناء کے ساتھ بیٹی کھڑی ہے، باپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، باپ رو کر کہتا ہے، بیٹی میں تجھ پر بڑا اعتماد کر بیٹھا لیکن تو نے میری عزت اور میرے بڑھاپے کا خیال نہ کیا بیٹی کہتی ہے ابا، رویا نہ رو، بے شک قتل کی دھمکیاں دے، جو

مرضی ہو جائے' دل جس کے ساتھ مل گیا ہے' اب زندگی اس کے ساتھ گزرنے گی۔

دیکھئے بھائیو! ساری زندگی کا کردار خاک میں مل گیا ہے' جو پنچایت کے فیصلے کرتا تھا آج دو آدمیوں میں کھڑا ہو کر بات نہیں کرسکتا' اس لیے کہ یہ اپنا گھر نہ سنبھال سکا۔

بھائیو! جب آدمی مکان تعمیر کرتا ہے' اگر اس کی بنیاد ٹھیک ہو تو پھر اس کے اوپر دو منزلیں بناؤ' تین منزلیں بناؤ' بنیاد مضبوط ہے اس لیے فکر کوئی نہیں' اولاد کی تیرے گھر میں پرورش ہوتی ہے' اس کی زندگی کی بنیاد تیری سرپرستی گھر میں پرورش ہوتی ہے' اس کی زندگی کی بنیاد تیری سرپرستی میں باندھی جاتی ہے' اگر اس کی زندگی کی بنیاد مضبوط ہے' اگر تو اس کی بچپن میں اچھی تربیت کر جائے تو یہ اولاد اللہ ذوالجلال کی قسم ہے تیرے لیے دنیا آخرت میں عزت کا باعث بن جائے گی۔

## ایک میاں بیوی کا جوڑا اپنی ذمہ داری کس طرح نبھاتا ہے:

اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ۝﴾ (الطور: ۲۱)

ایک اللہ والا تھا وہ کاروبار کرنے کیلئے کہیں دور چلا گیا' تیس ہزار اشرفیاں بیوی کو دے گیا' کہتا ہے جب میرا بچہ تھوڑا سا پڑھنے کے قابل ہو جائے تو میرے بچے کو اچھی تعلیم دینا' یہ تیس ہزار اشرفیاں میرے بچے کی تعلیم پر خرچ کرنا' یہ کئی سالوں کے بعد کاروبار سے فارغ ہو کر واپس آیا' بیوی سے گفتگو ہوئی' کہنے لگا جو تیس ہزار اشرفیوں والا خزانہ میں گھر میں رکھ کر گیا تھا' مجھے ذرا اس کا حساب دے کہ وہ کہاں خرچ کیا' بیوی کہنے لگی میں نے ضائع نہیں کیا بلکہ بڑے اچھے ٹھکانے پر لگایا ہے' نماز پڑھ کر آرام کرو' پھر میں آپ کو حساب دیتی ہوں' یہ مسجد میں چلے گئے' نماز کے بعد کیا دیکھا کہ بڑے بڑے تہجد گزار' نیکوکار اور بڑے بڑے محدث قسم کے عالم لوگوں نے حلقہ بنایا ہوا ہے اور ایک جوان ان کو حدیث کا علم سنا رہا ہے۔ آقا علیہ السلام کی حدیثیں پڑھ پڑھ کر بتا رہا ہے' یہ بڑا ہی خوش ہوتا ہے' کیا آپ مسجد سے ہو آئے ہیں' خاوند کہتا ہے ہاں میں مسجد سے ہو آیا ہوں۔ بیوی کہتی ہے کیا وہاں کوئی عجیب چیز نہیں دیکھی' یہ کہتا ہے اور تو کچھ نہیں دیکھا' بس ہزاروں کے اجتماع میں ایک جوان دور سے دیکھا ہے جو لوگوں کو آقا علیہ السلام کی حدیثیں پڑھ پڑھ کر سنا رہا ہے' وہ کہنے لگی

اے اللہ کے بندے، ذرا توجہ سے دیکھتے وہ آپ کا ہی بیٹا ہے، جس پر میں نے تمیں ہزار اشرفیاں خرچ کر کے آمنہ کے لال علیہ السلام کی حدیث کا علم پڑھایا ہے، آج اللہ پاک نے ہمیں وہ عظمتیں عطا کی ہیں کہ وقت کے بادشاہ کے بیٹے کی وہ شان نہیں جو آپ کے بیٹے کی رب نے شان بنائی ہے۔

بھائیو! اچھی تربیت کر جاؤ، یہ دو جہان کی عزت کا باعث بنے گی، اگر بیٹا اچھا ہو، صاحب اخلاق ہو، بیٹی اچھی ہو، صاحب اخلاق اور باپردہ ہو، باپ بے چارہ بے شک گناہ گار اور سادہ آدمی ہو، ہر شخص کہتا ہے جس طرح بیٹا اچھا ہے باپ بھی کوئی اسی طرح کا اچھا ہی ہوگا، یہ کسی نیک ماں باپ کا بیٹا ہے، خواہ ماں نے کبھی نماز پڑھ کر نہ دیکھی ہو، اگر بیٹا حاجی صاحب کا ہو، باپ مسجد میں تسبیحات نکالے، بیٹا چوکوں میں کھڑا ہو کر قوم کی بچیوں کے چہرے دیکھے، دوپٹے نوچے، لوگ کہتے ہیں جس طرح کا بیٹا گندہ ہے اسی طرح کا باپ بھی گندہ ہی ہوگا۔

لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ اس کا باپ اعتکاف بیٹھا ہوا ہے۔

لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ اس کا باپ مکے کا حاجی ہے۔

لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ اس کا باپ نماز کا پابند ہے۔

اولاد کا کردار اچھا ہو تو ماں باپ کی نیک نامی کا باعث بن جاتے ہیں۔

## صالحہ بیوی کا کردار:

تربیت اولاد عرض کر رہا ہوں، مجھے یاد آیا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک رات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بخار ہو گیا، کون فاطمہ، میری مکی مدنی سرکار، آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کا چین و قرار فاطمہ۔

کون فاطمہ، پیارے علی کے گھر کا سنگھار فاطمہ۔

کون فاطمہ، حسنین کی اماں فاطمہ۔

کون فاطمہ، شرم و حیاء کی سالار فاطمہ۔

کون فاطمہ، جنت کی عورتوں کی سردار فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

ساری رات بخار نے بڑا ہی بے قرار کیا، پچھلی رات کا ٹائم ہوا تو بخار تھوڑا سا ہلکا ہو گیا۔ اب فاطمہ رضی اللہ عنہا آرام کر رہی ہے، میں ساری رات فاطمہ کی بیمار پرسی میں جاگتا رہا، جب میں نے فاط

کو آرام کرتے ہوئے دیکھا تو میرے دل میں خیال آیا' نماز کا وقت ہونے والا ہے' میں بھی تھوڑی دیر آرام کرلوں' میں آرام کرنے کیلئے اپنی چارپائی پر لیٹ جاتا ہوں' جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے سوچا' اب اٹھ کر نماز ادا کرلوں کہیں نماز قضاء نہ ہو جائے' ساری رات کی پریشانی اور بے قراری بھی ہے' جب میں نماز کے لئے اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں' آمنہ کے لال علیہ السلام کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھ سے پہلے اٹھ کر نماز ادا کر رہی ہے' میں بڑا راضی ہوا' اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے فاطمہ کو صحت عطا فرمائی۔ میں مسجد نبوی میں نماز ادا کر کے جلدی جلدی اپنے گھر کی طرف آ جاتا ہوں' جب گھر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آمنہ کے لال علیہ السلام کی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا چکی میں آٹا پیس رہی ہیں' میں نے کہا فاطمہ کچھ اپنی صحت کا بھی خیال کر' تجھے ساری رات بخار کی بے قراری نے تڑپایا ہے' اب نماز ادا کر کے چکی پر آ کر بیٹھ گئی ہے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں' میرے سر کے تاج علی جی' میں نے اپنی صحت کو کیا کرنا ہے' ابا جان نے تربیت ہی ایسی کی ہے' ابا جان فرمایا کرتے تھے: عرش کے رحمٰن کی عبادت کرتے رہنا اور اپنے سر کے تاج کی خدمت کرتے رہنا' رب کی عبادت اور علی کی خدمت میں کمی نہ کرنا' اللہ تجھے جنت کی عورتوں کی سردار بنا دے گا' میں نے پہلے نماز پڑھ کر اللہ کا حق ادا کیا ہے' اب چکی پر آٹا پیس کر آپ کا حق ادا کرنے لگی ہوں' یہ تربیت کا اثر ہے۔

میرا کملی والا جس نے فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی تربیت کی ہے' آقا علیہ السلام نے دیکھا کہ بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے سر کے تاج علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ناراض ہے' آقا کیسے تربیت کرتے ہیں' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: میری بیٹی فاطمہ اگر اسی حال میں تیری موت آ گئی کہ تیرا خاوند تجھ پر ناراض ہے' میں انبیاء کا امام ضرور ہوں' لیکن قیامت کے دن میں تیری سفارش نہیں کروں گا' اگر تو میری شفاعت چاہتی ہے' میرے پیارے ہاتھوں سے حوض کوثر کا میٹھا پانی چاہتی ہے تو پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت کیا کر۔

بھائیو! یہ تربیت کیا کرو جو میرے کملی والے مصطفیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے' ایسی تربیت نہ کرنا جیسی پنجاب میں کی جاتی ہے' ماں کہتی ہے بیٹی تجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں' اگر کوئی ایک کرے تو تو نے دس سنانی ہیں' ڈرنے اور جھکنے کی کوئی ضرورت نہیں' تیرے بھائی ماشاء

اللہ کھاتے پیتے ہیں، ہمارے پاس تیرے لیے روٹی ہے، ایسی گندی تربیت اور ایسا برا سبق بچیوں کو یاد کرایا جاتا ہے۔

## تربیت کا طریقہ:

میرے بھائیو! بچیوں کو سبق یاد کرایا کرو، بیٹی پہلے تیرا یہ گھر تھا اب تیرا وہ گھر ہے، پہلے تیرے ماں باپ ہم تھے اب تو نے ماں باپ والا پیار اپنے سسر اور ساس اور اپنے سر کا تاج اپنے خاوند کو سمجھنا ہے۔ اسی لیے مولانا ابراہیم خادم رحمۃ اللہ علیہ بڑی اچھی بات فرمایا کرتے تھے ؎

عورت او جو خاوند نوں رکھے راضی، منے اس دے سب اشاریاں نوں
کلی خاوند دی نوں او بہشت جانے، نہ ویکھے کے دے بلند چباریاں نوں
گھروں ٹردیاں ماں دھی نوں متاں دیوے، دھی اے میری گل دا خاص خیال رکھیں
جیڑی جگہ تے تیرا خاوند پیر رکھے، دھی اے تو اس جگہ تے سر دے وال رکھیں
سارے جگ دے نال جے بنے نہ تیری، دھی اے صلح خاوند دے نال رکھیں
گھروں ٹردیاں ماں دھی نوں متاں دیوے، دھی اے ٹپی وچ سوہنا لال رکھیں

ا۔ میرے کملی والے نے اولاد کی اچھی تربیت کی، پھر آگے بیٹیوں نے اپنی اولاد کی تربیت کیسی کی ہے ایک دن پیارے حسن وحسین رضی اللہ عنہما آپس میں جھگڑ پڑے، شکایت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، پیارے حسن کہنے لگے، اماں میرے بھائی نے زیادتی کی ہے، وہ کہنے لگے اماں اس نے پہل کی ہے، دونوں ماں سے شکایت کر رہے ہیں، ماں کہنے لگی بیٹا، اللہ پاک قرآن میں فرماتے ہیں: لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ۔ میری زمین پر فساد نہ کیا کرو، بچہ لڑائی جھگڑا بھی تو فساد ہوتا ہے۔ جلدی کرو، اللہ کے گھر جا کر اللہ پاک سے معافی مانگ کر آؤ، یہ دونوں بچے دوڑ کر اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں آئے، آکر وضو کیا اور سجدے میں پڑ گئے، مولا ہم تیری زمین پر جھگڑا کر بیٹھے ہیں، ہمیں معاف کر دے، ایسی تربیت کرو۔

۲۔ ایک دن ایک سادہ سا آدمی آیا، اس بے چارے کو وضو کرنا نہیں آتا تھا، وہ کبھی پیر دھوئے، کبھی منہ دھوئے، کبھی ہاتھ دھوئے اور کبھی مسح کرے، بچوں نے دیکھا کہ بابا جی کو وضو کرنا ہی نہیں آتا، سوچا کہ اگر بابا جی کی غلطی نکالی تو بابا جی نے غصہ کرنا ہے، کوئی ایسا طریقہ اختیار کریں کہ بابا

جی کو وضو کا طریقہ بھی آ جائے اور بابا غصہ بھی نہ کرے' دونوں بھائیوں نے آپس میں مشورہ کیا' ایک کہتا ہے پہلے میں اس طرح غلط وضو کروں گا جس طرح بابا جی نے کیا ہے' پھر تو مجھے آ کر سمجھانا کہ بھائی نانا جی نے اس طرح نہیں بتایا تھا' نانا جی نے اس طرح بتایا تھا' جب تو نانا جی والا وضو بتائے گا تو بابا اپنا وضو صحیح کر لے گا' اس نے بابا جی والا وضو کیا' جس طرح بابا جی نے پیر دھوئے' منہ دھولیا' کبھی ہاتھ دھو لیے' کبھی کہنیاں دھولیں اور کبھی مسح کر لیا' دوسرا بھائی آ کر کہتا ہے' بھائی نانا جی نے اس طرح وضو نہیں بتایا' آؤ میں بتاؤں' پیارے نبی نے اس طرح بتایا تھا' پہلے بسم اللہ پڑھنی ہے' پھر ہاتھ دھونے ہیں' انگلیوں کا خلال کرنا ہے' تین دفعہ کلی کرنی ہے' تین دفعہ ناک میں پانی ڈال کر اچھی طرح صاف کرنا ہے' تین مرتبہ چہرہ دھونا ہے' پھر دایاں بازو پھر بایاں بازو' پوری طرح سر کا مسح' پھر دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں' یہ بابا بچے کا وضو دیکھ رہا ہے اور ساتھ مسکرا رہا ہے' کہتا ہے شاباش بیٹے میں سمجھ گیا تم ایک دوسرے کی غلطی نہیں نکال رہے بلکہ مجھے وضو کرنے کا صحیح طریقہ بتا رہے ہو۔

۳۔ بھائیو! اگر اولاد کی صحیح تربیت کر جاؤ گے تو اولاد نیک نامی کا باعث بن جائے گی' امام بخاری ماں کے پیٹ سے پڑھ کر نہیں آئے' یہ ماں نے تربیت کی تھی' بغداد کے ولی شیخ جیلانی ولایت ماں کے پیٹ سے لے کر نہیں آئے' بلکہ ماں کی تربیت کا اثر ہے' مدرسے تعلیم حاصل کرنے کیلئے جا رہے ہیں' ماں کہنے لگی بیٹا' میرا بڑا شوق ہے کہ تجھے حافظ اور عالم بناؤں' دین کا سبق پڑھاؤں' بیٹا کہتا ہے' اماں دعا کر میں علم سیکھنے کے لئے جاؤں جیلان کے علاقے سے تجارت کا قافلہ بغداد جا رہا ہے' اس قافلے کے ساتھ بغداد کا بننے والا ولی ہے' دس بارہ سال کی عمر ہے' جاتے ہوئے ماں نے کہا بیٹا' میں نے فلاں جگہ پر تیرے لیے کچھ اشرفیاں محفوظ کی ہیں' یہ تیرا خرچ ہے' ضرورت کے مطابق نکال کر خرچ کر لینا' لیکن بیٹا جاتے جاتے ماں کا ایک سبق یاد کر جا' زندگی میں کبھی جھوٹ نہ بولنا۔

کاروباری لوگو! کبھی تم نے بیٹوں کو یہ بھی کہا ہے' بیٹا گھاٹا پڑتا ہے تو پڑ جائے' روٹی پوری نہ ہو لیکن جھوٹ نہ بولنا' ہم کہتے ہیں مولوی صاحب تمہیں کیا بتائیں' تم صرف تقریریں کر دیتے ہو' ہمارے کاموں کا تمہیں پتہ نہیں' اگر جھوٹ نہ بولیں تو کاروبار ہی نہیں چلتا' حالانکہ یہ گندے

عقیدے کا سبق ہے، رب ذوالجلال کی قسم اللہ پاک نے جتنی برکت سچ میں رکھی ہے اتنی کسی بات میں برکت نہیں ہے۔

ماں کہنے لگی بیٹا، زندگی میں کبھی جھوٹ نہ بولنا، اس بچے نے ایک طرف اشرفیاں رکھی ہوئی ہیں اور دوسری طرف دل کی کچوریوں میں ماں کے سبق کو یاد رکھا ہے، قافلہ جا رہا ہے، راستے میں ڈاکوؤں نے سارا قافلہ گھیرے میں لے کر سارے قافلے کا مال لوٹا، جب اس بچے کو لوٹنے کے لئے آئے تو کہنے لگے، بچے تیرے پاس کیا ہے، ڈاکوؤں نے اس کی تمام جیبیں دیکھیں لیکن کوئی چیز نہ ملی، یہ بار بار پوچھتے ہیں، کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ آپ فرماتے ہیں ہاں میرے پاس اشرفیاں ہیں، انہوں نے بڑی تلاشی لی لیکن آپ سے کوئی پیسہ نہیں نکل رہا، انہوں نے آپ کو پکڑ کر اپنے وڈیرے کے سامنے پیش کیا، کہنے لگے جناب یہ بچہ بار بار کہتا ہے میرے پاس اشرفیاں ہیں، ہم نے اس کی بڑی تلاشی لی ہے لیکن اس سے کوئی پیسہ نہیں نکلا، جب آپ نے اپنی اشرفیاں ان کے بادشاہ کے سامنے پیش کیں تو بادشاہ حیران ہو جاتا ہے، کہتا ہے بیٹا ہم سے تو لوگ اپنا مال اور قیمتی سرمایہ چھپا لیتے ہیں لیکن تو نے چھپانے کی بجائے نکال کر ہمارے سامنے پیش کر دیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ بچہ کہنے لگا جناب میری ماں نے گھر سے چلتے وقت سبق دیا تھا، بیٹا زندگی میں کبھی جھوٹ نہ بولنا، اب میں کیسے جھوٹ بول سکتا ہوں، تمہارے آدمی مجھے بار بار پوچھتے کہ تیرے پاس کیا ہے، میں کہتا اشرفیاں ہیں، میری ماں کا سبق مجھے یاد ہے، اس بادشاہ کے دل پر ایسی چوٹ لگی، کہنے لگا یارو، یہ چھوٹا سا بچہ ماں کے کہنے پر جھوٹ نہیں بولتا، اس کو قبر قیامت اور اگلی منزل کی کتنی فکر ہے، ہم اللہ پاک کے کہنے پر بھی جھوٹ، چوری اور بدکاری نہیں چھوڑی۔

بھائیو! وہ اس چھوٹے سے بچے کے کردار کو دیکھ کر کہتا ہے، بیٹا تیری بات نے میرے دل پر ایسا اثر کیا ہے، آج کے بعد میں توبہ کرتا ہوں، زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا اور کبھی چوری بھی نہیں کروں گا۔

بھائیو! ایک بچے کے کردار نے ڈاکوؤں کا سردار سیدھا کر دیا، ڈاکوؤں کا سرغنڈا وہیں کہتا ہے، استغفر اللہ۔ اے عرش والے میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں، دیکھ لے اس چھوٹے سے بچے نے ایسی بات کی ہے جس کی میرے دل پر چوٹ لگی ہے، اللہ اس بچے کی ان باتوں نے مجھے قبر قیامت

یاد کروادی ہے۔

میرے بھائی! اپنی اولاد کا کردار اچھا بنا' اپنی اولاد کو اچھا سبق یاد کرا' تاکہ قیامت کے دن اولاد تیرے لئے جنت کا سبب بن جائے' میرے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کیا ہے' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اس کو نماز کا حکم دو' اور جب دس سال کا ہو جائے اگر اب نماز نہیں پڑھتا تو پھر اس کو مارنا پڑے' سختی کرنا پڑے' اس کو مارو' سختی کرو لیکن اس کو بے نماز نہیں رہنے دینا۔

## ایک مشرک بادشاہ اور ایک توحید پرست بچے کا واقعہ:

۴۔ ایک بادشاہ نے ایک جادوگر رکھا ہوا تھا' جب وہ جادوگر مرنے لگا تو اس نے بادشاہ کو پیغام بھیجا' بادشاہ سلامت' اب میں تو جانے والا ہوں' اگر تو میرے جادوگری والے فن کو برقرار رکھنا چاہتا ہے تو مجھے کوئی تازہ ذہن والا ہوشیار بچہ دے تاکہ میں اس کی تربیت کروں' وہ بچہ تیرے کام آئے گا' اس نے ایک چھوٹا سا بچہ بلایا' کہنے لگا' بیٹا تو اس جادوگر کے پاس جا کر جادو سیکھا کر' اس سے تربیت لیا کر' اس کے پاس جا کر ٹریننگ کیا کر' یہ بچہ روزانہ جادوگر کے پاس آتا ہے' اس نے راستے میں دیکھا کہ ایک راہب بابا جی کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ بابا بتاتا ہے لوگو! اللہ ایک ہے!

اولاد دینے والا ایک ہے---فریاد سننے والا ایک ہے

جھولیاں بھرنے والا ایک ہے---روزی دینے والا ایک ہے

وہ بابا توحید کا وعظ کرتا ہے' توحید و سنت کی میٹھی میٹھی باتیں سناتا ہے' اس بچے کے دل میں شوق پیدا ہوا' اس نے سوچا کہ میں اس بابا کے پاس آ کر اللہ پاک کے دین کی باتیں سیکھتا رہا' یہ بچہ ادھر جادوگر کے پاس جاتا ہے تو لیٹ پہنچنے پر جادوگر مارتا ہے اور جب گھر لیٹ جاتا ہے تو گھر والے مارتے ہیں' وہ راہب سے کہنے لگا' اے اللہ کے بندے مجھے روزانہ مار پڑتی ہے لیکن آپ سے اللہ کا میٹھا سا کلام اور اللہ کی رضاء والے پیارے پیارے کلمات سنا کروں' میں کیا بتاؤں' آتے ہوئے سن کر جب جادوگر کے پاس جاتا ہوں تو وہاں سے مار پڑتی ہے اور گھر سے بھی سزا ملتی ہے' یہ کہنے لگا اگر گھر والے پوچھیں تو انہیں کہہ دیا' جادوگر کے پاس لیٹ ہو گیا ہوں اور اگر

جادوگر پوچھے تو اسے کہنا گھر سے لیٹ آیا تھا' میرا بیٹا اس طرح وقت گذار' حالات بڑے خطرناک ہیں' تو اللہ کا دین سیکھ لے یہ زندگی میں تیرے کام آئے گا' اور تو قوم کا ہیرا بن جائے گا' یہ بچہ دین کا علم سیکھتا رہا' ایک ایسا وقت بھی آیا' یہ اپنی درسگاہ میں پڑھنے کے لئے جارہا ہے' کیا دیکھا پھر سارا راستہ بندہ ہو چکا ہے' ٹریفک بلاک ہو چکی ہے' ادھر والے ادھر' ادھر والے ادھر کھڑے ہیں اور درمیان میں ایک بہت بڑی بلاء بیٹھی ہوئی ہے' کوئی شخص اس کے قریب جانے کے لئے تیار نہیں' اس کے دل میں خیال پیدا ہوا' آج پتہ چلے گا کہ جادوگر کا علم سچا ہے یا راہب کا دین سچا ہے' میں پہلے راہب والا علم استعمال کرتا ہوں تاکہ پتہ چل جائے یہ جو تعلیم مجھے دیتا ہے' یہ سچی بھی ہے یا نہیں' یہ بچہ کہتا ہے' اے اللہ! اگر تیرے راہب والا دین سچا ہے تو میں یہ پتھر مارتا ہوں اس بلاء کو ہلاک کردے اور اس قوم کے حال پر مہربانی کردے' ورنہ میں سمجھوں گا' یہ تیرے دین والا مسئلہ کوئی مسئلہ نہیں ہے' اس بچے نے بسم اللہ پڑھ کر پتھر مارا تو اللہ پاک نے بلاء کو ہلاک کردیا' راستہ صاف ہو گیا' ٹریفک آنے جانے لگی' لوگ پوچھتے ہیں' اے بچے! تو نے کون سا علم پڑھا ہے' ذرا ہمیں بھی سنا دے' یہ ہاتھ پھیرتا ہے تو اللہ شفاء دے دیتا ہے' بات پھیلتی پھیلتی پھیل گئی' اندھے لوگ آئے تو اللہ کریم نے آنکھیں دے دیں۔

بھائیو! یہ ولی کی کرامت تھی' کوئی شخص ولی کی کرامت اور نبی کے معجزے کا انکار نہیں کرتا' فرق صرف اتنا ہے جب کرامت ہو تو ہاتھ ولی کا ہوتا ہے اور طاقت رب کی ہوتی ہے۔

جب معجزہ ہو تو ہاتھ نبی کا ہوتا ہے اور طاقت رب کی ہوتی ہے۔

معجزہ نبی کا ذاتی کمال نہیں اور کرامت ولی کی ذاتی کمال نہیں۔

اس بچے نے بیماروں کو دم کیا تو شفاء ہو گئی' جو آیا شفاء پا گیا' بادشاہ کا ایک وزیر نابینا تھا' وہ بھی سن کر آ گیا' کہنے لگا' بیٹا! میں نے تیرے بارہ میں بہت کچھ سنا ہے' اللہ پاک نے تجھے کوئی علم دیا ہے اور اس علم کے اندر بڑی برکت رکھی ہے' تو اللہ کا نام لے کر مجھے بھی دم کر اللہ میری آنکھیں ٹھیک کردے' بچہ کہتا ہے' آنکھیں دینا رب کا کام ہے' میں رب کائنات کا کلام پڑھ کر تجھے دم کر دیتا ہوں اور مولا سے تیری سفارش بھی کر دیتا ہوں اگر اللہ کریم کو منظور ہوا تو اللہ تیری آنکھیں ٹھیک کردے گا' اس بچے نے اللہ پاک کا نام لے کر وزیر کے سر پر ہاتھ پھیرا تو یہ وزیر بھی بالکل

ٹھیک ہوگیا' اب یہ اپنے بادشاہ کے پاس گیا' وہ حیران و پریشان ہوگیا کہ تو تو نابینا تھا' تیری آنکھیں کیسے ٹھیک ہوگئیں' وزیر کہنے لگا' جو بچہ جادو سیکھنے کے لئے ہم بھیجتے تھے' اس بچے کے پاس کوئی علم ہے' اس بچے نے مجھے دم کیا ہے تو میری آنکھیں ٹھیک ہوگئی ہیں' بادشاہ کہنے لگا میں نے بچے کو جادوگر کے پاس بھیجا' یہ بچہ تو اپنے استاد سے بھی زیادہ کامیاب ہوگیا ہے' بادشاہ اسے اپنے دربار میں بلا کر پوچھتا ہے' بیٹا بتا تو نے کون سا علم پڑھا ہے' یہ آنکھیں کون دیتا ہے' بچہ کہنے لگا بادشاہ آنکھیں دینا میرا کام نہیں یہ میرے اللہ کا کام ہے' بادشاہ کہنے لگا اچھا میرے بغیر بھی کوئی رب ہے' بچہ کہنے لگا' پاگل یہ آنکھیں وہ رب دیتا ہے جس نے تجھے پیدا کیا' مجھے پیدا کیا' جس نے تجھے آنکھوں والا اور اسے نابینا بنایا تھا' جس اللہ نے یہ ساری دنیا کا نظام چلایا ہے۔ میں نے اسی اللہ کا کلام پڑھا ہے تو مولا کریم نے اسے آنکھیں عطا کردی ہیں۔

بادشاہ کہنے لگا' اچھا مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تو میرے بغیر بھی کسی کو رب تسلیم کرتا ہے' بچہ کہتا ہے ہاں میں نے اس ذات کو رب مانا ہے جو عرش پر رہتا ہے!

﴿الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طٰہٰ:٥)

میرا رب عرش والا۔

میرا رب آسمان والا۔

میرا رب زمین وآسمان کے نظام کو چلانے والا۔

میرا رب اولاد دینے والا۔

میرا رب فریاد سننے والا۔

میرا رب بیماروں کو شفاء دینے والا۔

میں نے اس ذات کو رب مانا ہے جو!

زمین وآسمان کا مالک ہے۔

حجر و شجر کا مالک ہے۔

زیر و زبر کا مالک ہے۔

جن و بشر کا خالق ہے۔

یہ اپنے جلادوں کو بلا کر کہتا ہے' یہ بچہ میری بادشاہی اور سلطنت میں کسی اور کو رب مانتا ہے' اس کو دریا پر لے جا کر کشتی میں بٹھا لینا' جب کشتی دریا کے سنٹر میں چلی جائے تو اس بچے کو الٹا کر کے پھینک دینا' اگر توبہ کر کے مجھے رب مان لے تو پھر اسے واپس لے آنا' یہ کشتی چلتی جا رہی ہے' دریا کا درمیان آیا تو جلاد کہنے لگے' ہاں بیٹا! بتا تو اللہ پاک کو ماننا چھوڑے گا یا نہیں؟ بچہ کہنے لگا: ظالمو! عقل کرو' بادشاہ سے ڈر کر مجھے دریا میں پھینک رہے ہو' آؤ تم بھی میرے ساتھ مل کر عقیدہ بنالو ؏

ہمارا تمہارا اللہ غوث اعظم
نہیں کوئی اس کے سوا غوث اعظم
ہم سب کا لوگو داتا خدا ہے
وہی سب کا بھائیو مشکل کشا ہے
وہی سب کی سنتا ہے فریاد لوگو
وہی سب کو دیتا ہے اولاد لوگو
ہر نبی اور ولی اس کے در کا گدا ہے
ہمارا تمہارا اللہ خدا ہے

بچے نے عقیدہ پیش کیا ہے' کہنے لگا لوگو! جس نے مجھے پیدا کیا ہے' جس نے تمہیں پیدا کیا ہے' تم بھی اسی اللہ پر ایمان لے آؤ' انہوں نے کوشش کی کہ بچے کو پھینک دیں' اللہ پاک نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھایا' یہ سارا بیڑا اللہ کی قدرت کاملہ سے الٹ جاتا ہے' یہ سارے جلاد غرق ہو گئے اور یہ بچہ اللہ کا نام لیتا ہوا باہر نکل آیا' آ کر بادشاہ سے کہتا ہے' اے بادشاہ! میں اللہ پاک کو ماننے والا پھر تیرے دربار میں آ گیا ہوں' وہ کہتا ہے: تیرے ساتھ والے کہاں ہیں' بچہ کہنے لگا' جس کے دین پر قربانیاں دے رہا ہوں اس نے وہ سب منکر سنبھال لئے ہیں' بادشاہ نے اور فورس بلالی' کہنے لگا اس نے تو میری حکومت کا بیڑا غرق کر دینا ہے' اس کو پکڑو اور پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ' وہاں جا کر اس کا سر نیچے اور پاؤں اوپر کر کے الٹا کر کے نیچے پھینکو' اس کی بوٹی بوٹی کر دو یہ تو میری حکومت کو خراب کر رہا ہے' انہوں نے پھر پکڑا' یہ ننھا منا معصوم بچہ جس کی اسلام پر تربیت ہوئی ہے' یہ راستے میں کہتا ہے' کیا تم مجھے قتل کرنے کے لئے لے جا رہے ہو' جلاد کہنے لگے' ہاں

تجھے قتل کرنے کے لئے جا رہے ہیں، بچہ کہتا ہے یارو!

اللہ پاک کی ربوبیت کو مان لو۔

اللہ پاک کو الٰہ مان لو۔

تم نے مجھے کیا مارنا ہے ع

کوئی ڈبیاں بیڑیاں تاردا نئیں اللہ باہجوں کوئی ماردا نئیں

کہو لا الٰہ الا اللہ کوئی بگڑے کم سنوار دا نئیں

پہاڑ کی چوٹی پر چلے گئے، انہوں نے پھینکنے کا پروگرام بنایا، اللہ پاک نے فرمایا، ظالمو! تم میری توحید کے داعی، دین کے سپاہی اور ننھے منے فوجی کو مارنا چاہتے ہو، میں تمہیں اس معصوم کی آنکھوں کے سامنے ہلاک نہ کروں تو مجھے رب کون کہے گا، اللہ پاک نے زلزلے کے فرشتے کی ڈیوٹی لگا دی، اے فرشتے! ایسا پر مار کہ اس پہاڑ کا سارا پنجر ہلا کر رکھ دے، عرض کیا یا اللہ کیا کرنا ہے، فرمایا یہ جو میرے دین کے مخالف اور توحید پرست کے دشمن کھڑے ہیں، ان سب کو ہلاک کرنا ہے اور میرے اس ننھے سے سپاہی کو بچا لینا ہے، پہاڑ ہلا کوئی ادھر قلابازیاں کھاتا ہوا جا رہا ہے اور کوئی ادھر قلابازیاں کھاتا ہوا جا رہا ہے، رب کائنات نے تمام الٹے کر دیئے اور توحید کا داعی پھر بھی کھڑا ہو کر اللہ اکبر کے آوازے بلند کرتا ہے، یہ پھر بادشاہ کے پاس آیا، بادشاہ کہتا ہے تو پھر آ گیا ہے، بچہ کہتا ہے ہاں! میں جس کی توحید کی جنگ لڑ رہا ہوں اس رب نے خود ہی بچا لیا ہے، بادشاہ کہتا ہے تیرے ساتھ والے کہاں ہیں، بچہ کہتا ہے وہ سنبھالنے والے نے سنبھال لئے ہیں، بچہ کہنے لگا بادشاہ تو نے مجھ سے مقابلہ کر کے کیا لینا ہے، اگر تو نے مجھے مارنا ہی ہے تو آ میں تجھے نسخہ بتاؤں، وہ طریقہ استعمال کر، پھر تیرا راستہ صاف ہو جائے گا، بادشاہ کہتا ہے کیا کروں، بچہ کہتا ہے تو اس طرح کر کہ مجھے سولی پر چڑھا، میں رب کے پیار میں سولی پر چڑھ جاؤں گا تو مجھے سرور اور لذت آئے گی، اس وقت مزہ ہی کچھ اور ہو گا ع

جان دی، دی ہوئی تو اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

تربیت ایسی کی ہے کہ ع

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

بچہ کہتا ہے بادشاہ سارا شہر اکٹھا کر کے مجھے سر عام سولی پر چڑھا کر بِسْمِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ۔ کہہ کر مجھے تیر مار جب تو میرے رب کا نام لے کر تیر مارے گا تو میں شہید ہو جاؤں گا پھر تو اپنے مشن میں کامیاب اور میں اپنے مشن میں کامیاب ہو جاؤں گا بادشاہ نے اسی طرح ہی کیا' ساری پبلک جمع ہے' اس بچے کو سولی پر چڑھا لیا گیا' ان سب کے سامنے بادشاہ تیر پکڑ کر کہتا ہے بِسْمِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ۔ وہ رب جس کو یہ بچہ رب تسلیم کرتا ہے' میں اس رب کا نام لے کر تیر مارتا ہوں' جب بچے کے رب کا نام لے کر تیر مارا تو یہ بچہ شہید ہو جاتا ہے' جتنا مجمع کھڑا تھا سارا کہتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اے اللہ! اس ہونہار بچے نے تیری توحید پر جان قربان کر کے ہمیں ایک سبق دے دیا ہے' اس نے مجمع جمع کرنے کا مطالبہ کیوں کیا ہے' ہمیں اس کے راز کا پتہ چل گیا ہے' یہ بچہ منوانا چاہتا تھا کہ میرا دنیا میں رہنا بھی وعظ اور میرا دنیا سے جانا بھی تبلیغ بن جائے' اس طرح کا کردار بناؤ۔

اللہ کی قسم ہے!

یہ گانوں سے نہیں بنے گا۔

ایسا کردار قوالیوں سے نہیں بنے گا۔

ایسا کردار شور وغل سے نہیں بنے گا۔

## والدین کے لیے لمحہ فکر یہ اور زادِ آخرت:

اپنے بچوں کا کردار بنانا ہے تو قرآن اور آقا علیہ السلام کے فرمان کے ذریعے بناؤ۔

لوگو! جب قرآن حدیث کے مطابق تربیت ہوتی تھی تو رات کو ماباپ بچوں سے پوچھتے' بیٹے کتنی نمازیں پڑھیں' آج کتنا قرآن پڑھا' آج تیری کون سی نماز جماعت سے رہ گئی' آپ پوچھتے ہیں آج سیل کتنی ہوئی' فلاں چیز کس ریٹ پر فروخت کی' آج تم یہ دنیا کا حساب کرتے ہو۔

بھائیو! رات کو کبھی نمازوں کا حساب بھی کیا کرو' ان سے پوچھا کرو' بیٹا آج سارے دن میں

تو نے کتنی نمازیں پڑھی ہیں' جب ماں باپ اچھے تھے' اولاد کی اچھی تربیت کرنے والے تھے' اس وقت مائیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسی ہوتی تھیں' باپ حیدر کرار جیسے ہوتے تھے اور بیٹے حسن وحسن رضی اللہ عنہما جیسے پیدا ہوتے تھے' ماں بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔

﴿یٰسٓ ۝ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝﴾

ماں اپنے بچے کو چھاتی سے لگا کر چپ کراتی ہے اور ساتھ پڑھتی ہے!

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۝

﴿اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ۝ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ ۝﴾ (الرحمٰن: ۱-۷)

کبھی ماں باپ بچے کو گود میں بٹھا کر کہتے ہیں' بیٹا پڑھ!

لا الہ الا اللہ ----

جب اس طرح کی تربیت کرنے والے ماں باپ ہوتے تھے تو بیٹے حسن و حسین رضی اللہ عنہما پیدا ہوتے تھے' جب مائیں نیک ہوتی تھیں تو بیٹے میرے ابراہیم میر سیالکوٹی جیسے پیدا ہوتے تھے' جب ماں باپ نیک ہوں تو بیٹے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسے پیدا ہوتے ہیں۔

اللہ پاک نے قرآن مجید میں ان کا تذکرہ فرمایا جن کو اولاد کی تربیت اور ان کے مستقبل کا فکر ہے' قرآن پاک کے پہلے بارہ میں سیدنا یعقوب علیہ السلام کا تذکرہ آیا' اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝﴾ (البقرة: ۱۳۳)

لوگو! جب پیارے یعقوب کا آخری وقت آیا تو آپ اپنے بیٹوں کو بلا کر کہنے لگے' میرے بیٹو مجھے ایک بات کا جواب دو' میں دنیا سے جانے لگا ہوں' میرے جانے کے بعد عبادت کس کی کرو گے' کس کے سامنے جھکا کرو گے؟

باپ کو فکر ہے کہ میرے جانے کے بعد اولاد بے دین نہ ہو جائے' اگر پاکستانی تربیت یافتہ ہوتا تو انہوں نے کہنا تھا' ابا جی ہم نے آپ کے روضہ شریف کے لئے جگہ پہلے ہی چھوڑی ہوئی ہے' آپ کے جانے کے بعد تو ہمارا کاروبار چلنا ہے' یہ دربار پرستی اور اپنے بڑوں کی قبریں بنا کر اللہ کی قسم ہے! لاکھوں نہیں لوگ کڑوڑوں روپے کما رہے ہیں۔

یاد رکھو! اگر اپنے آباؤ اجداد کی قبروں کی کمائی جائز ہوتی تو انبیاء کی اولاد اپنے بڑوں کی قبریں بنا لیتی' لیکن شریعت میں اس کی گنجائش موجود نہیں۔

بیٹے کہنے لگے' ابا جی! فکر نہ کرو' پریشان ہونے کی ضرورت نہیں' آپ کے جانے کے بعد ہم اس کی پوجا کریں گے جس کی آپ اور آپ اباؤ اجداد پوجا کرتے رہے۔

دوسری جگہ اللہ پاک نے فرمایا: میرا ایک بڑا پیارا بندہ اپنے بیٹے کو سبق دے رہا ہے۔

﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (لقمان:١٧)

جناب لقمان کہنے لگے' بیٹا! نماز پڑھا کر' خود بھی نیکی والے کام کیا کر اور لوگوں کو بھی نیکی کا حکم دیا کر یعنی تبلیغ کیا کر' برے کاموں سے خود بھی رک جا اور لوگوں کو بھی روکا کر۔

یہ قرآن وسنت کی روشنی میں اولاد کی تربیت ہے' اگر تربیت کر جاؤ گے تو قیامت کے دن تمہاری اولاد جنت کا موجب بن جائے گی اور اگر کردار بگڑ گیا تو دنیا میں بدنامی اور آخرت میں بھی رسوائی ہوگی' اللہ سے دعا ہے کہ اللہ جن کو اولاد دی ہے ان کو اولاد کی اچھی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرما۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

